

U0211

فہرست کتاب بخطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۵۲۵	کتاب الصلوٰۃ کتاب ثانی کے بیان میں اور سیر		میں اور جو کوئی سورہ فاتحہ نہ پڑھ سکے وہ جو سورہ بر سکے پڑھے
۵۲۶	سنائیں باب میں	۵۲۶	باب ۱۱ اس بیان میں کہ اتنی ہی کو پکار کر قرآن پڑھنا امام کے پیچھے منع ہے۔
۵۲۷	باب ۱۲ اذان کیونکہ شروع ہوئی ہے یا نہیں	۵۲۷	باب ۱۲ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۲۸	باب ۱۳ اذان کے کلموں کو ایک یا سوا تہ فاست اصرارہ کر	۵۲۸	باب ۱۳ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۲۹	باب ۱۴ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۲۹	باب ۱۴ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۰	باب ۱۵ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۰	باب ۱۵ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۱	باب ۱۶ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۱	باب ۱۶ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۲	باب ۱۷ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۲	باب ۱۷ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۳	باب ۱۸ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۳	باب ۱۸ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۴	باب ۱۹ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۴	باب ۱۹ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۵	باب ۲۰ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۵	باب ۲۰ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۶	باب ۲۱ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۶	باب ۲۱ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۷	باب ۲۲ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۷	باب ۲۲ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۸	باب ۲۳ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۸	باب ۲۳ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۳۹	باب ۲۴ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۳۹	باب ۲۴ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں
۵۴۰	باب ۲۵ اذان کیونکہ کہے اس بیان میں	۵۴۰	باب ۲۵ اسم کو پکار کر نہ پڑھنے کے یا نہیں

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۶۲۶	باب ۱ مسجد بنانے کی فضیلت کا بیان		کا قصد و نیت کہانے نماز مکروہ ہے۔
۶۲۷	باب ۲ رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا مستحب ہونا۔	۶۲۹	باب ۱ احسن بیاض کہنا کہ مسجد میں نہ آوے۔
۶۲۹	باب ۳ اڑھین پر سرین رکھ کر بیٹھنا جس پر عربی میں اتفاق ہے	۶۳۳	باب ۱ اعلیٰ جو بیخیز مسجد میں بیٹھنے کی ممانعت
۶۳۰	باب ۴ کلام نماز میں حرام ہونیکا بیان	۶۳۴	باب ۱ مسجد سہو کا بیان۔
۶۳۳	فائدہ کا حدیث جاریہ اور خداوند تعالیٰ کے آسمان پر ہونے کا بیان	۶۳۶	باب ۱ مسجد تلاوت کا بیان۔
۶۳۸	باب ۵ شیطان پر لعنت کرنا اور اس سے پناہ مانگنا اور عمل قبیل سے نماز درست ہونے کا بیان	۶۳۷	باب ۱ نماز میں کہو نہ کر بیٹھنا یا بیٹھنا۔
۶۳۹	باب ۶ نماز میں بچکنے اٹھنا یا کھڑے ہونا اور عمل قبیل سے نماز باطل نہ ہونیکا بیان	۶۳۸	باب ۲ نماز کو ختم میں سلام کا بیان
۶۴۰	باب ۷ نماز میں دو ایک قدم چلنا ضرورت سے	۶۳۸	باب ۲ نماز کو بعد کیا پڑھنا چاہیے
۶۴۱	باب ۸ امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا ضرورت کے لیے	۶۳۹	باب ۳ عذاب قبر پر پناہ مانگنے کا بیان
۶۴۲	باب ۹ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت	۶۴۰	باب ۲ نماز کو بعد کے ذکر و وظیفہ
۶۴۳	باب ۱۰ نماز میں نکلے یا نکلے کی ممانعت	۶۴۱	باب ۲ نمیزخیر یا او قنات کی بچہ کی دعائیں
۶۴۵	باب ۱۱ جوتیان پہنکر نماز پڑھنے کا بیان	۶۴۲	باب ۲ دھار اور خشکین سے نماز کو آئینکا بیان
۶۴۶	باب ۱۲ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۴۳	باب ۲ نماز میں مقتدی کب کھڑے ہوں
۶۴۷	باب ۱۳ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۴۴	باب ۲ اجنبی نماز کی ممانعت یا کسی نہ نماز باطلی
۶۴۸	باب ۱۴ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۴۵	باب ۲ بیگناہ نماز میں کیر قوتوں کا بیان
۶۴۹	باب ۱۵ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۴۶	باب ۲ گرمی میں ٹھہرنا وقت پڑھنا کا بیان
۶۵۰	باب ۱۶ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۴۷	باب ۲ جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنا۔
۶۵۱	باب ۱۷ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۴۸	باب ۲ حصر اول وقت پڑھنا۔
۶۵۲	باب ۱۸ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۴۹	باب ۲ نماز عصر کے وقت ہونیکا بیان
۶۵۳	باب ۱۹ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۵۰	باب ۲ صلوٰۃ و سطر نماز عصر کے
۶۵۴	باب ۲۰ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۵۱	باب ۲ نماز صبح اور عصر کا وقت
۶۵۵	باب ۲۱ جس کے چپے میں بل بوتے ہوں ہمیں نماز مکروہ ہونے کا بیان	۶۵۲	باب ۲ نماز کا اہتمام

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۴۹	باب ۱۰۰ وقت و قرب کا بیان	۴۵	فی ثلث کا تحقیق ساجہ و صلوٰۃ میں حضرت
۵۰	باب ۱۰۱ عتاک و تشریح	۴۶	باب ۱۰۲ نماز کو بعد از نماز یا بابت ہرگز نہیں
۵۱	باب ۱۰۲ عتاک و تشریح	۴۷	باب ۱۰۳ امام کی وطنی طاعت رہنا مستحب
۵۲	باب ۱۰۳ عتاک و تشریح	۴۸	باب ۱۰۴ عتاک و تشریح
۵۳	باب ۱۰۴ عتاک و تشریح	۴۹	باب ۱۰۵ عتاک و تشریح
۵۴	باب ۱۰۵ عتاک و تشریح	۵۰	باب ۱۰۶ عتاک و تشریح
۵۵	باب ۱۰۶ عتاک و تشریح	۵۱	باب ۱۰۷ عتاک و تشریح
۵۶	باب ۱۰۷ عتاک و تشریح	۵۲	باب ۱۰۸ عتاک و تشریح
۵۷	باب ۱۰۸ عتاک و تشریح	۵۳	باب ۱۰۹ عتاک و تشریح
۵۸	باب ۱۰۹ عتاک و تشریح	۵۴	باب ۱۱۰ عتاک و تشریح
۵۹	باب ۱۱۰ عتاک و تشریح	۵۵	باب ۱۱۱ عتاک و تشریح
۶۰	باب ۱۱۱ عتاک و تشریح	۵۶	باب ۱۱۲ عتاک و تشریح
۶۱	باب ۱۱۲ عتاک و تشریح	۵۷	باب ۱۱۳ عتاک و تشریح
۶۲	باب ۱۱۳ عتاک و تشریح	۵۸	باب ۱۱۴ عتاک و تشریح
۶۳	باب ۱۱۴ عتاک و تشریح	۵۹	باب ۱۱۵ عتاک و تشریح
۶۴	باب ۱۱۵ عتاک و تشریح	۶۰	باب ۱۱۶ عتاک و تشریح
۶۵	باب ۱۱۶ عتاک و تشریح	۶۱	باب ۱۱۷ عتاک و تشریح
۶۶	باب ۱۱۷ عتاک و تشریح	۶۲	باب ۱۱۸ عتاک و تشریح
۶۷	باب ۱۱۸ عتاک و تشریح	۶۳	باب ۱۱۹ عتاک و تشریح
۶۸	باب ۱۱۹ عتاک و تشریح	۶۴	باب ۱۲۰ عتاک و تشریح
۶۹	باب ۱۲۰ عتاک و تشریح	۶۵	باب ۱۲۱ عتاک و تشریح
۷۰	باب ۱۲۱ عتاک و تشریح	۶۶	باب ۱۲۲ عتاک و تشریح
۷۱	باب ۱۲۲ عتاک و تشریح	۶۷	باب ۱۲۳ عتاک و تشریح
۷۲	باب ۱۲۳ عتاک و تشریح	۶۸	باب ۱۲۴ عتاک و تشریح
۷۳	باب ۱۲۴ عتاک و تشریح	۶۹	باب ۱۲۵ عتاک و تشریح
۷۴	باب ۱۲۵ عتاک و تشریح	۷۰	باب ۱۲۶ عتاک و تشریح
۷۵	باب ۱۲۶ عتاک و تشریح	۷۱	باب ۱۲۷ عتاک و تشریح
۷۶	باب ۱۲۷ عتاک و تشریح	۷۲	باب ۱۲۸ عتاک و تشریح
۷۷	باب ۱۲۸ عتاک و تشریح	۷۳	باب ۱۲۹ عتاک و تشریح
۷۸	باب ۱۲۹ عتاک و تشریح	۷۴	باب ۱۳۰ عتاک و تشریح
۷۹	باب ۱۳۰ عتاک و تشریح	۷۵	باب ۱۳۱ عتاک و تشریح
۸۰	باب ۱۳۱ عتاک و تشریح	۷۶	باب ۱۳۲ عتاک و تشریح
۸۱	باب ۱۳۲ عتاک و تشریح	۷۷	باب ۱۳۳ عتاک و تشریح
۸۲	باب ۱۳۳ عتاک و تشریح	۷۸	باب ۱۳۴ عتاک و تشریح
۸۳	باب ۱۳۴ عتاک و تشریح	۷۹	باب ۱۳۵ عتاک و تشریح
۸۴	باب ۱۳۵ عتاک و تشریح	۸۰	باب ۱۳۶ عتاک و تشریح
۸۵	باب ۱۳۶ عتاک و تشریح	۸۱	باب ۱۳۷ عتاک و تشریح
۸۶	باب ۱۳۷ عتاک و تشریح	۸۲	باب ۱۳۸ عتاک و تشریح
۸۷	باب ۱۳۸ عتاک و تشریح	۸۳	باب ۱۳۹ عتاک و تشریح
۸۸	باب ۱۳۹ عتاک و تشریح	۸۴	باب ۱۴۰ عتاک و تشریح
۸۹	باب ۱۴۰ عتاک و تشریح	۸۵	باب ۱۴۱ عتاک و تشریح
۹۰	باب ۱۴۱ عتاک و تشریح	۸۶	باب ۱۴۲ عتاک و تشریح
۹۱	باب ۱۴۲ عتاک و تشریح	۸۷	باب ۱۴۳ عتاک و تشریح
۹۲	باب ۱۴۳ عتاک و تشریح	۸۸	باب ۱۴۴ عتاک و تشریح
۹۳	باب ۱۴۴ عتاک و تشریح	۸۹	باب ۱۴۵ عتاک و تشریح
۹۴	باب ۱۴۵ عتاک و تشریح	۹۰	باب ۱۴۶ عتاک و تشریح
۹۵	باب ۱۴۶ عتاک و تشریح	۹۱	باب ۱۴۷ عتاک و تشریح
۹۶	باب ۱۴۷ عتاک و تشریح	۹۲	باب ۱۴۸ عتاک و تشریح
۹۷	باب ۱۴۸ عتاک و تشریح	۹۳	باب ۱۴۹ عتاک و تشریح
۹۸	باب ۱۴۹ عتاک و تشریح	۹۴	باب ۱۵۰ عتاک و تشریح
۹۹	باب ۱۵۰ عتاک و تشریح	۹۵	باب ۱۵۱ عتاک و تشریح
۱۰۰	باب ۱۵۱ عتاک و تشریح	۹۶	باب ۱۵۲ عتاک و تشریح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ثانی ترجمہ عجمیہ و عربیہ

یاد الصلوٰۃ کی بے نیاز کے بیان میں ف نامہ نامہ بار است بین پیر کے بعد عقد مسند است
بارت نماز کی شرح اور دیگر نماز و صورت میں اس کے بعد باریت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو کہا کرتے ہیں
بین سب اعمال تو پہلے نماز کا سوال ہوگا اگر نماز ہی نکل کر اور اعمال کا کتاب بھی اس کے بعد ہے اور بعد نماز کا کتاب
میں نماز کا نوہم اس میں مذکور ہے اور اعمال کا کیا ہوا کا اس کے بعد ہے کہ نماز کا کتاب ہے خیال کیے کہ نماز
پڑھتے ہوئے نماز کے شعر پڑھ کر اطمینان ہو کر نماز پڑھتے ہوئے نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
جدول لکھتے ہیں غرض اس کے بعد ہے کہ نماز کا کتاب پڑھتے ہیں وہ آخرت میں جو نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
نومہ غرض سے معلوم ہے کہ میں پڑھتا ہوں وہ نماز کے بعد ہے۔ ایک کتاب کے بعد نماز کا کتاب پڑھتے ہیں وہ آخرت میں
ادفات کی عادت ہوئی ہے جو نماز کے بعد ہے اور دوسری ایک نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
اور وہی اور نماز کی عادت ہوئی ہے جو نماز کے بعد ہے اور دوسری ایک نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
نماز اور نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
سکون سے جو نماز کی عادت ہوئی ہے اور نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
کی عادت ہوئی ہے جو نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
یہ کہ نماز کوئی سے عادت ہوئی ہے اور نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد نماز کے بعد
پہلے پر جب نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے
استغفار اور نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے
کامل نہیں ہوتی اور جب ایک نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے
چاہے بدو نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے کہ نماز کا وہاں ہوتا ہے

[illegible]

میرے بچے بنی حارثہ کے پاس بھیجا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا لہذا ایک ماموں تھا پہنچا۔
 میں ہم نام لکھ کر بچہ کے ساتھ واپس فرمایا کہ ان کے اندر دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔ یہ سچ ہے یا جھوٹ؟
 کہا ہاں اگر میں ایسا جانتا تو مجھ کو نہ بھیجنا جیسی آواز تو سنیں (جبکہ آواز نہ سنی)

نہ ہو نہ ان دی جیسے غار کے لیے افان بہتر میں کیونکہ میں نے ابوسریحہ سے

نہیں کہتے تھے آپ کو فرمایا جب نماز کی اذان ہوئی ہے تو شیطان

سَمِعْتُ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ أَدْبَارُ الشَّيْطَانِ وَتَزُولُ

[illegible][illegible]

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

ہوئے تو سلطان مچھہ سوڑ کر بادشاہ ہوا جلا جاتا ہے تاکہ انہیں جلا کر کھائے۔

انی ہے تو ہر بیگانہ ہے جس میں کوئی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دوسرے طرف سے کہیں سے آتا ہے اور ان کے لئے ہے تو لوٹ آتا ہے

ہاں ہے چہرہ بڑا ہے یہ چہرہ ہی ہے کہ لوٹ انا ہے امدن میں چہرہ ڈسٹا ہے لاشہ باتیں یاد دلانا

وَمِنْهُمْ مَن يَخُصُّكَ فِي الْغَيْبِ وَكَانَ صِدْقًا مِّنْ رَبِّكَ

سَمِعُوا اللَّهَ عَلَيْهِ سَلَامٌ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَفْلُحَ الرَّجُلُ أَنْ يَكُونُ كَيْفَ صَلَّى مُحَمَّدٌ

یہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جس پر کلمہ لکھری اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اور

۱۰۷
 اور کافر پڑی (یعنی شیطان ایسے ایسے خیالوں میں بہنا دیتا ہے کہ نماز کا وہ بیان ہی تہنیک کیسر

باب استعجابك فعليدين عند المتكبرين مع تكبيره الجحيم والنكوع

فَمِنْ أَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ رَبِّهِمْ فَيُقْبَلُونَ

پھر اٹھانے کی قیادت ہو ہو ٹڈوں تک مفلون، ماتھا اٹھانا اور سجدوں کے پیر میں ماتھے نہ اٹھانا عین

فَقَالَ رَأَيْتُمُ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ آلَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَأَمَّا لِيُفْجَرُوا عَنْهُمْ نَجْدٌ تَارِيَةً فَفَلَا هُمْ يَرْجِعُونَ

فَإِذَا رَفَعْنَا إِلَيْكَ فَلَا يَرَى الْكَوْكَبَ وَلَا يَفْقَهُ مَا بَيْنَ الشَّجَرَيْنِ ^{مِنْ} مَرْجَمٍ عَسَا

ہوئے وایت ہومین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب ناز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹاتے

مومن ملک بی طرح کوئے سے پہلو اور مد کوئے سے سر اٹھا تیوقت ماتھون کو اٹھائے اور مدون کے عہدہ

ماتے و نودوی نے کہا غار کے شروع میں قوم تہا ٹھانے پر اسے کہہ سکتے تھے کہ ہمیں کس سے ملنا ہے۔

۱۰۰

اندر تھا۔ یہ سن کر شاہی دربار میں موجود علماء کے نزدیک کہہ کر قتل وقت اور کون سے سربراہان تھے۔
 یہ بات نہ تو سن کر اٹھانے تھکتے، درالحکم ملک سے بھی ایک ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول ہی ہے۔
 یہاں تاہم یہ کہہ دیتے ہیں دو وزن ہاتھ اوٹھا دے اور یہی ٹھیک ہے کیونکہ بخاری نے عبد
 بن عمرو سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور اجماع ساعدی سے بھی بابہ نید
 صحیح ہے کہ ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی ثابت ہے اور ابوبکر بن منذر اور ابوعلی طبری اور ابو داؤد
 حدیث کے نزدیک نون مجدون کے یہ ہیں ہی ہاتھ اوٹھانا مستحب ہے اور ابو حنیفہ اور ابن کوفہ کے نزدیک
 سو اکیس تھوڑے وقت اور قاضی بن مین ہاتھ نہ اٹھاویں اور مالک سے بھی مشہور روایت یہ ہے کہ ایک شخص
 کا اوٹھانا کسی عتہ میں واجب نہیں ہے بلکہ اجماع اور داؤد و طاہری سے اسکا وجوب منقول ہے کہ ہر شخص
 کے وقت اور امام ابو الحسن احمد بن سید کا یہی قول ہے اب جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھ نہ اٹھاویں
 بلکہ اوٹھانا اس طرح کہ انگلیوں کے کنارے کا نوک اور پٹک پر نہیں اور انھوں نے کاغذ کی نوک اسی وقت
 کا پہلو روایت میں عجیب سے پہلی ہے اور دوسری روایت میں کہیر کے بعد اور تیسری روایت میں کہ
 کے ساتھ ہے **عَنْ** ابْنِ قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِمَا
 يَكُونُ حَتَّى يَكُونَ نَائِمًا وَمِنْ كِبَرِهِ كُنْزُكَ بَرْدًا إِذَا دَاوَيْتَ كَمَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ يَخْرُجُ
 مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَفْعَلُهُ حِينَئِذٍ كُنْزُكَ بَرْدًا مِثْلَ ذَلِكَ يَخْرُجُ مِنْ رَجْمِهِ عَلَيْهِ بِنِ عَزْزِ عَزْزِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دو وزن ہاتھ اوٹھاتا تو پہلے
 تم پر کبیر کہتے ہر جب رکوع کا ابراہیم کہتے تو ایسا ہی کرتے ہر جب رکوع کو سر اٹھاتا
 تو ایسا ہی کرتے اور جب سے سر اٹھاتا وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہ اوٹھاتے **عَنْ** ابْنِ قَالٍ
 الْأَسْنَادُ كَمَا قَالَ ابْنُ جَبْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ كَرَعَ
 يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ نَائِمًا وَمِنْ كِبَرِهِ كُنْزُكَ بَرْدًا مِثْلَ ذَلِكَ يَخْرُجُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ
 یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اوٹھتی تو دو وزن ہاتھ اوٹھاتے تو پہلے ہون تک پہنچتے
 کہ ہر **عَنْ** ابْنِ قَالٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ كَرَعَ
 يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ نَائِمًا وَمِنْ كِبَرِهِ كُنْزُكَ بَرْدًا مِثْلَ ذَلِكَ يَخْرُجُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ
 مِثْلَ ذَلِكَ يَخْرُجُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ يَخْرُجُ مِنَ الرَّكْعَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ يَخْرُجُ مِنَ الرَّكْعَةِ

تکبیر کہتے ہیں کیا حدیث کہ اس طرح اس میں سے کربہ نماز پڑھ چکے اور سلام پڑھ کر سجدہ الٹا
 ہوتا ہے کیا اور کہا تم اس کے جسے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم سے زیادہ شاہد ہوں رسول اللہ صلو
 علیہ وسلم سے نماز میں **عن** ابی ہریرۃ کہ کان یکتب فی الصلوۃ کما یرفع و
 نہ فقلت یا ابا ہریرۃ ما ہذا اللک فیہ فقال انھا الصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حجۃ ابوسلمہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نماز میں جب تکبیر اڑھتے اور جب تکبیر اڑھتے کہا اور ابو ہریرہ یہ بھی کہتا ہے
 ہوں کہ کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے **عن** ابی ہریرۃ کہ کان یکتب فی الصلوۃ کما یرفع و
 بعضہ یرفع و یجدد ان اسئل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
 وہ بھی کہتے ہیں جب تکبیر اڑھتے اور اڑھتے نماز میں ابوبکر کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے
عن مطر بن یوسف قال صلیت انا و عمر بن الخطاب علی زبیر بن العوف کان اذا سجد کثر
 رفع رأسہ کثرا و اذا انقض من الركعتین کثر فکنا انصرنا من الصلوۃ قال اخذ
 ابی بیدہ ثم قال کذا صلی بنا ہذا الصلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوقال فذکر فی
 الصلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ طرف سے روایت ہے میں نے اور عمر بن الخطاب نے حضرت
 ابوبکر سے نماز پڑھی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اڑھتے سجدہ سے تکبیر کہتے اور جب اڑھتے
 اڑھتے تھے تب ہی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑھ کر عمر بن الخطاب نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا ابوبکر ایسی نماز
 ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا ابن ابی کعبہ مجھے یاد دلاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب فی صلوۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ و انشاء المہجر الفاتحۃ ولا تمکنہ فقل
 ما یشرک عینہا سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے ابو بکر ہی سورۃ فاتحہ پڑھ سکے
 سورہ ہر کو پڑھ سکے **عن** عبادۃ بن الصامت یبلغہ عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ الا
 فی کتبہ و یفاتیحہ الکتاب ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فورا یا عباد
 وہ فاتحہ نہ پڑھ سکا اسکی نماز ہی نہ ہوگی **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے سورہ فاتحہ کا وجوب نکلتا
 ہے جو شخص سورہ پڑھ سکے اسکو اسکا پڑھنا ضرور ہے الگ اور شافعی اور مجہور علماء صحابہ اور تابعین کے
 ہر ایک البیضا نے کہا کہ فرض ایک آیت ہے قرآن کی اور بیضا نے کہا کہ حدیث **عن** عبادۃ بن
 صامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ الا فی کتبہ و یفاتیحہ الکتاب ما من الا ان ترجمہ

قال

رواہ
 ابی داؤد
 و ترمذی
 و ابن ماجہ
 و بیہقی

[illegible]

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ رَجُلًا مَلَكَ اللَّهُ تَائِبًا
 سماعت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایسی دعا پڑھے جس سے تائب ہو جائے
 نوری نے کہا تائیب عیاض نے کہا مراد یہ ہے کہ دوسرا اپنی رحمت اور کرم کا یادگار گناہ بیکار ہو جائے
 ہے جو کوئی ایسی کرے اور دوسرا گناہ بیکار ہو جائے **باب التَّائِبِينَ وَالْمُحْسِنِينَ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ**
 اور بناوٹ کے بعد اور آمین کہنے کا بیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
سَمِعَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ سَرَّ أَنْتَ
 قولہ کہ قول الملک لکے غفر لکے مانتا تھا کہ من ذنبہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ من حمد کہہ کر جب کہنا فرشتوں کہنے کو ہزار ہا
 اویس وقت یا ان کی طرح حضور اور خیر خواہ سے ہر گاہ اور کمال گناہ سے تائب ہو جائے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ حَدِيثَ سَمِعَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ مَنْ وَافَقَ تَائِبًا
الْمَلَائِكَةُ تَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعَ يَقُولُ آمَنَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے
 تو تم بھی آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کے آمین کے برابر ہو جائیگی اور کمال گناہ سے تائب ہو جائے
 ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (مصلحین کے بعد) **فَلَمَّا نَزَلَ**
 کہا اس صریح ثابت ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کے دونوں کو سہ ماخ کے بعد آمین کہنا سنت ہے
 اور جو اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اس کے پہلے نہ اس کے بعد
 یہ کہ دوسری روایت میں سبب امام و مصلحین کہ تو تم آمین کہو اور امام اور مقتدی سبب آمین کہیں
 کہنا چاہیے اور اس کے نزدیک ہے کہنا چاہیے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ الْإِمَامُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُ بَرٍّ شَاطِرٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس حدیث کو جو اوپر گزری آمین ابن شہاب نے فرمایا
 ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ**
آمِينَ وَالْمَلَائِكَةُ آمِينَ قَوْلًا وَاحِدًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ

بشیر نے آپؐ کو دیکھا ہوتا تو بہت تنہا پر آپؐ فرمایا تم یوں کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل
 ابراہیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم ہم نے اہل بیتؑ کو حدیث بخیر اور سلام تو مگو معلوم
ف علما اختلاف کیا ہے کہ اخیر شہد کے بعد پڑھنا واجب ہے یا نہیں اچھی طرح اور مالک اور جہور علما کو نزدیک
 درود پڑھنا سنت ہے اگر کوئی نہ پڑھتا ہے تنہا ہو جاوے اور نہ فی اور احمد کے نزدیک واجب ہے اگر کوئی نہ پڑھتا
 تو اسکی نماز درست ہے مگر حضرت عمر اور عبدالعزیز بن عمر کو ایسا ہی منظور ہے اور شبی کا بھی یہی قول ہے اور جب
 لوگوں نے کہا کہ شامی نے اس مسئلے میں اجماع کا خلاف کیا انہوں نے غلطی کی۔ یہی شعبی کا بھی قول ہے اور جب
 یہی سنے اسکا ایسا ہی روایت کیا۔ (نوی مختصر) **عن** ابراہیم بن ابراہیم قال لیس فی سبب من یحییٰ
 فقال لا اھدی لک ھدی خیر علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ندعہ فذلک
 لیکم فی حدیثک کفی نصلی علیک قال فلو ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی محمد وعلی آل محمد دنا
 صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم باریک علی محمد وعلی آل محمد گما
 بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید ترجمہ ابن ابی سلو سے حدیث ہے کہ ابن عمرؓ مجھے
 نے کہا میں تم کو ایک ہدیہ دوں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلتے تھے ہم نے کہا سلام کرنا آپؐ پر تو ہم
 کو معلوم ہے کہ تمہارے میں السلام علیک اے نبی رحمتہ اللعالمین کا ہے لیکن درود کیوں کر پڑھیں آپؐ نے
 فرمایا یوں کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم
 محمدؐ کما بارکت علی آل ابراہیم اے نبی رحمتہ اللعالمین **عن** الحکمہ بعد الا سناد مثله وکیس فی حدیث
 مسندہ اے اھدی لک ھدی ترجمہ حکم سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں یہ نہیں ہے میں تم کو
 ہدیہ دوں **عن** الحکمہ بعد الا سناد مثله ھذا اے اھدی لک ھدی اے نبی رحمتہ اللعالمین وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما
 ترجمہ یہی جواد پر گزرا اس میں یوں ہے وبارک علی محمد اور اللہم کا لفظ نہیں **عن** ابراہیم بن ابراہیم
 اللہم قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک قال فلو ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی محمد وعلی آل محمد
 دنا یتبرک گما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی آل محمد وعلی آل ابراہیم وبارک علی آل محمد گما بارکت
 علی آل ابراہیم انک حمید مجید **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا
 یا رسول اللہ ہم آپؐ پر درود کیونکر بھیجیں آپؐ فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی
 آل ابراہیم وبارک علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم وبارک علی آل محمد گما بارکت علی آل ابراہیم **عن** ابی حمزہ

۶
 حدیث
 صحیح
 مسلم
 ج ۱
 ص ۱۰۰

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حَقًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 سماعت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایسی دعا پڑھے جس سے میری تائید ہو
 نوری نے کہا قاضی عیاض نے کہا مروی ہے کہ دوسرا اپنی رحمت اور اس پر اس کا یا دوسرے گناہ کی جگہ پر
 ہے جو کوئی نیکی کرے اس کو دوسرے گناہ کی جگہ پر **بَابُ الشَّامِخِ وَالْحَمِيدِ وَالْقَامِدِينَ سَمِعَ ابْنُ جُمَاحٍ**
 ابی بن مالک رحمہ اللہ اور امین کہنے کا بیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ سَمِعَ اللَّهُ لِحُجْمِكَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ سَمِعَ نَقْوًا
 قولہ قول اللہ کی طرف سے کہ تم نے اللہ کی حمد کی تو تم اللہ کے ہاں حمد کی جگہ پر اس کی جگہ پر
 سلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ نے حمد کی تو تم اللہ کے ہاں حمد کی جگہ پر اس کی جگہ پر
 اویس وقت یا او کی طرح حضور اور حضور سے ہوا اس کے لئے گناہ کی جگہ پر اس کی جگہ پر
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ خَدِيجَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ تَقُولُ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آمَنَ أَحَدُكُمْ فَأَمَّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ
الَّذِي رَكِبَ خَيْرُكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِذَا آمَنَ تَرْجَمَهُ ابْنُ مَرْجَانٍ سَمِعَ ابْنُ مَرْجَانٍ سَمِعَ ابْنُ مَرْجَانٍ سَمِعَ ابْنُ مَرْجَانٍ
 تو تم یہی آمین کہو جس کی آمین فرشتوں کے آمین کے برابر ہو جائیگی اس کے لئے گناہ کی جگہ پر
 ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (ملائکہ) کے بعد **ف** نوری نے
 کہا اس حدیث میں ثابت ہوتا ہے کہ امام اور وقت کے دونوں کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے
 اس کو جو اکیلے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے نہ اس کے پہلے نہ اس کے بعد
 یہ کہ دوسری روایت میں صحیح ابیہم ولا الضالین کہ تو تم آمین کہو اور امام اور مقتدی کے آمین کے
 کہنا چاہیے اور اگرچہ یہ اور اس کے نزدیک ہے کہنا چاہیے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ تَقُولُ لَكَ الْحَمْدُ كَقَوْلِ ابْنِ مَرْجَانٍ
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کیا اسی حدیث کے بعد ابی ہریرہ نے کہا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ كَلِمَةً مِنَ الصَّلَاةِ
آمِينَ وَاللَّهُ يَكْتُبُ لَهَا بِهَا مِائَتَ أَلْفِ حَسَنَةٍ كَمَا كَتَبَ خَدِيجَةُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَرْجَمَهُ

اور کیا تو کہنے کا رہو گا پر نماز باطل نہ ہوگی اس طرح اگر امام سے پہلے سلام پڑھے تو نماز ٹھیک ہے اور جو شخص
 پہلے نہ گنہگار ہو گا اور جو آپ نے فرمایا جب ایام بیٹہ کے نماز ٹپست تم یہی بیٹہ کر پڑھو سو نہیں صحتاً شدتاً
 اذاعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اس حدیث کو جو جب عیسیٰ ضرور ہو اور امام مالک کے نزدیک جو شخص کھڑا ہو کر تو
 کی نماز بیٹہ کر پڑھنے والے کو پیچھے درست نہیں ہے خواہ کترے ہو کر پڑھتے یا بیٹہ کر پڑھتے اور ابو حنیفہ اور
 شافعی اور جہوڑ کے نزدیک نماز درست ہے لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کترے ہو کر پڑھے اور انکی دلیل یہ ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے کترے ہو کر
 پڑھے اور بعض علماء نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز میں ابو بکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہے کہ مقتدی ظاہری رکات کے ادا کرنے میں
 امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہیں کہ سب باتون میں مقتدی امام کے شریک ہو اسی واسطے فرض نفل میں
 والے کے پیچھے اور ظہر عصر پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑھنے والے کے پیچھے اور مالک اور
 ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے خوف کی نماز دوبارہ تودو بار
 بار کی نماز آپ کے لیے نقل تھی اور مقتدیوں کے لیے فرض اس طرح معاذ عشا کی نماز حضرت و ساتھ پڑھ
 کر پڑھنی قوم کے لوگوں کی امامت کرتے تو معاذ کی نماز نفل ہوئی اور ان کے قوم کی فرض تھی۔
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمَّا قَامَ عِدَا كَعْبَةَ ذَكَرَ خَوْفَهُ تَرْجَمَهُ النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ
 گئے نواب نے نماز پڑھائی بیٹہ کر پڑھان کیا اس طرح حسیہ اور پر گزرا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتَادَةَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَامَ عِدَا كَعْبَةَ
 فَصَلَّى قَامَ تَرْجَمَهُ النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ
 بن چل گیا پھر بیان کیا اس طرح حسیہ اور پر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ کہ جب امام کترے ہو کر نماز پڑھے تو
 تم یہی کترے ہو کر پڑھو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَصَلَّى قَامَ تَرْجَمَهُ النَّبِيُّ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور گڑ پڑے تو انکی داہنی جانب بن چل گیا ہر اسی طرح یہ روایت
 کیا جیسے اور پر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب امام کترے ہو کر نماز پڑھے تو تم یہی کترے ہو کر پڑھو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتِيَ
 مَا ذَاكَ اَكْبَرُ فَكَيْفَ وَادَا اِنْكُمْ فَاَرْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ مِنْ حَمِيدٍ
 الْحَمْدُ وَاِذَا تَجَدَّدَ وَاِذَا صَلَّيْنا فَاصْلُوْا بِلُحُوسِكُمْ اَجْمَعُونَ ترجمہ ابوہریرہؓ روایت
 ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے توست اختلاف کروادہر
 جب تکبیر کہ تم نبی بحیرہ اصیب کر کے تم ہی رکوع کرو اور جب سماع السمن حمد کہو تو تم اللہ بنالک الحمد
 کہو اور جب ہے کہ تم ہی حمد کرو اور جب بیٹہ کرناڑ پڑے تم سب ہی بیٹہ کر پڑو عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ
 عَنِ الشَّيْخِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِثْلِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ روایت ہو وہی جو اوپر گندی عَنِ
 ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ لَا تَبْاُدُوْا الْاِمَامَ اِلَّا كَلْبًا
 فَكَيْفَ وَادَا اِنْكُمْ وَلَا الصَّالِيْنَ فَقُولُوا اَمِيْنَ وَاِذَا اَرْكَعُوا فَاَرْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ مِنْ حَمِيدٍ
 فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ ابوہریرہؓ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھاتے
 تھے فرماتے تھے ست جلدی کرو امام سجدے تکبیر کہ تم نبی بحیرہ کہو اور جب ہلا الضالین کہو تو تم امین کہو
 اور جب رکوع کہ تم ہی رکوع کرو اور جب سماع السمن حمد کہو تو تم اللہ بنالک الحمد کہو عَنِ ابْنِ
 مَرْثَدَةَ عَنِ الشَّيْخِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِثْلِهِ اَلَا تَوَكَّلُوْا الصَّالِيْنَ فَقُولُوا اَمِيْنَ وَذَاكَ وَلَا
 تَرْفَعُوْا اَقْبَلُ ترجمہ ابوہریرہؓ روایت ہو جیسے اوپر گندی اگر اس میں ہلا الضالین کے وقت امین کہنے
 کا ذکر نہیں اور اتنا زیادہ ہے کہ امام سے پہلے سرست اٹھاؤ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُئْتُ فَاِذَا صَلَّيْنا فَاصْلُوْا قَاعًا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ
 اللّٰهُ مِنْ حَمِيدٍ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِذَا فَرَّقُوا اَهْلَ الْاَهْلِ قَوْلَ اَهْلِ
 الشَّامِ غَيْرُكُمْ مَا تَقْدَرُوْنَ ذُنْبِيْہِ ترجمہ ابوہریرہؓ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
 گویا وہاں سے در حفاظت کرتا ہے مقتدرین کی جب وہ بیٹہ کر پڑے تو تم ہی بیٹہ کر پڑو اور جب سماع السمن حمد
 کہو تو تم اللہ بنالک الحمد کہو کیونکہ جب کہنا آسمان ان کے کہنے کے ساتھ ہو جاوے گا اس کو اگلے گناہ بخش
 دے جاوے عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ
 الْاِمَامُ لِيُؤْتِيَ تَمْرِيْہِمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَيْفَ وَادَا اِنْكُمْ فَاَرْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ مِنْ حَمِيدٍ فَقُولُوا
 اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِذَا صَلَّيْنا فَاصْلُوْا قَاعًا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ مِنْ حَمِيدٍ فَقُولُوا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس کے لئے کہ اس کی پریز کی درجہ تکبیر کے بعد ہر تکبیر اور جب تک کہ کسی تکبیر کے بعد کہ دو درجہ سے سمع اللہ من جملہ کے تو تم یہی الہم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ تکبیر ہو کر نماز پڑھے تو تم یہی کہو کہ نماز پڑھو اور جب یہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم یہی بیٹھ کر پڑھو یا **اُتَخَلَّفَ** الامام اذا عدا من لحدود من مريض وسفر وغیرہ من یصلی بالناس ان من صلی خلف امام جالس لم یجزه عن القيام من القيام اذا قد رجع علیہ فی سجود الفقد دخلت القاعید فی حق من قد رجع علی القيام حب نام کو عذر ہو تو دوسرے کو نماز پڑھانے کے یہو اپنا خلیفہ کر سکتا ہے اور امام اگر قیام کر سکے اور مقتدی قیام پر قادر ہو تو مقتدی کو قیام لازم ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا حکم منسوخ ہے ۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَلَا تَخْبِئُنِي عَنْ كُرْضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلْ تَقُلُ الْبُيُوتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْلُ النَّاسِ فُلَانًا كَأَنَّهُمْ يَنْظُرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَا مَنَى الْخَصْبُ فَعَلَكُمَا فَاغْتَسَلَ بِهِ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُودَ فَأَعْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ اَصْلُ النَّاسِ فُلَانًا كَأَنَّهُمْ يَنْظُرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ضَعُوا لِي مَا مَنَى الْخَصْبُ فَعَلَكُمَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُودَ فَأَعْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ اَصْلُ النَّاسِ فُلَانًا كَأَنَّهُمْ يَنْظُرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَا مَنَى الْخَصْبُ فَعَلَكُمَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُودَ فَأَعْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ اَصْلُ النَّاسِ فُلَانًا كَأَنَّهُمْ يَنْظُرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عَكُوفُ وَالْمَسْجِدُ يَنْظُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْوُضْءِ لَا تَأْخُذُ تَالِثَ فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَنِّي يَكُنِي اَنْ يَصْلِيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاكَ الرَّسُولُ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَصْلِيَ بِالنَّاسِ فَقَدْ اُبَيِّنْتُكَ رَجُلًا رَقِيقًا يَأْمُرُ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذَلِكَ فَالْتَفَضَلْ بِهِمْ اَوْ بِيْكَ تِلْكَ اَيَّامُ ثُمَّ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَةً فَخَرَجَ بَيْنَ بَعْثَيْنِ حَذَاهُمَا الْعَبَّاسُ بِصَلَاةِ الْوُضْءِ وَابُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّاسِ فَلَمَّا رَأَى ابُو بَكْرٍ هَبَّ لِيَتَاخَذَ قَاوِمًا لِيَكْبِرَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَتَاخَذَ وَقَالَ لَهَا اَجْلِسِي اِنَّ الْحَبِيبَةَ فَاجْلَسَتْهُ الرِّجْلُ اِنْ يَكْبِرُ كَانَ ابُو بَكْرٍ يَصْلِي وَهِيَ قَائِمٌ بِصَلَاةِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّ النَّاسُ يَصْلُونَ بِصَلَاةِ ابْنِ بَكْرٍ وَالشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فَالْتَفَضَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَكَ اَلَا عَمْرُؤُا عَلَيْكَ مَا حُدِّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْثِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَتْ فَعَرَضْتُ حَلِدِي نَحْمًا عَلَيْهِ فَمَا اَنْكَرَ

باب اختلاف الامام اذا مرض وصلاته بالناس

تَقْلُبْنَا

الحیات قافل

[illegible]

[illegible]

三

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 سلم ابو بکر کو نماز پڑھانے کا حکم کیا (میں نے مکرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درجہ
 تہی کہ مجھے کہی اس بات کا بھی خیال تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت کا کہیں گے جواب کی جگہ قائم ہو میں یہ خیال
 کرتی تھی کہ جو کوئی آپ کی جگہ نہ ہو گا لوگ اسے منحوس کہیں گے اس لیے میں نے جاہ کہ ابو بکر کو اس امر سے سزا
 رکھیں **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَقَالَ مَنْ فِي الْبَيْتِ
 فَلَيْسَ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ سَجَلَ فَقِيلَ لَكَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَجُوزُ لَكَ دَمْعُهُ
 فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَ ابْنِ كَسَرًا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَرَأَيْتُكَ إِذَا كَسَرْتَ أَحَدَهُ أَنْ يَشْفِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بِأَوَّلِ مَنْ يَجْعَلُ فِي
 مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ قَالَتْ قَرَأْتُ جَعْلُهُ مَوْثِقًا أَوْ ثَلَاثَةً فَقَالَ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ لَيْسَ يَكُونُ كَمَا
 فَإِنْ كُنْ صَوَّ كَيْفَ سَمِعْتُ مَرَّ جَمْعِهِ امَّ التَّوَنِينَ عَائِشَةُ سَرَّاسِيَتْ حَبِيبُ سُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرُضَتْ
 میں) میرے کہ میں شرف لائے تو آپ نے فرمایا ابو بکر یہ کہ ہودہ نماز پڑھاؤں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
 ابو بکر کا دل نرم ہے وہ جے ان پڑھتے ہیں تو انہوں کو کہتا ہوں کہ تم نہیں کہیں آپ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم کریں تو
 مناسبت اور میں نے قسم خدا کی یہ سیدو کہا کہ مجھے برا لگا کہ میں لوگ اسکو منحوس سمجھیں جواب کی جگہ یہاں پہل
 کٹر ہوا اس لیے میں نے وہ باتیں یاد کر رکھی آپ بھی فرمایا ابو بکر نماز پڑھاؤں اور تم تو یوسف علیہ السلام سے ڈالیا
 ہر **ف** مجبورہ اپنی اپنی خواہش کے لیے غار بابرہٹ کرتی نہیں تھیں وہی تم ہی اپنی بات پراصر کرتی ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مصلحت نہیں سمجھتی ہو۔ یہ مکرر حضرت عائشہ کی بطور مشورہ مدخلانہ
 کہ تھی جیسے حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا تھا لوگوں کو عمل کرنے کے بغیر اور انکو غرض نہ کر دیتے کہ وہ
 ہمیں نہ معاذ اللہ بطور نزاع یا مخالفت کے ایسی پیاری لہجہ جیسی حضرت عائشہ تھیں کسبیا پوچھاوندہ
 پیاری میں نے والی تھیں اور آپ کی روایت میں گذرا کہ یہ مکرر بھی انہوں نے ابو بکر کو بدنامی سے بچنے کی کوشش
 تھی نہ اور کسی نیت سے اور جو حضرت عائشہ کی نیت معاذ اللہ مدہوتی تو ہرگز اس حکم میں جان کے ساتھ ہوتا
 مکرر نہ کر تھیں **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَلَ
 فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلَيْسَ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ سَجَلَ فَقِيلَ لَكَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَجُوزُ لَكَ دَمْعُهُ
 لَا يُسَمِّعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَ ابْنِ كَسَرًا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَرَأَيْتُكَ إِذَا كَسَرْتَ أَحَدَهُ أَنْ يَشْفِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بِأَوَّلِ مَنْ يَجْعَلُ فِي
 أَبَا بَكْرٍ سَجَلَ أَيْسَفُ دَائِمَةً مَتَى يَقْمُ مَقَامَكَ لَا يُسَمِّعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ غَيْرَ ابْنِ كَسَرًا قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ****

ائیر البکر اور اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا ینکحکم ما ینکحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالثانی قال
 فامرہ ابابکر فصلى بالناس قال فلما مکمل والصلاة بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم علي في سلم من
 نفسه خطبة فقام يعادى بين رجلين رجلان فقالا عطفان في الحرم قالت فلما دخل المسجد
 سمع أبو بكر حصة فذهب يتكلم فادعى اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقاموا نزل
 فحاض رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار أبي بكر قالت فكان رسول الله صلى
 الله عليه وسلم يصلي بالناس جالسا وأبو بكر قائما فأتى أبا بكر يمشي في البيت صلى الله عليه
 ويقتدى الناس يصلون إلى أبي بكر يعني الله عنه ترجمه تمام المؤمنین حاضر من اسرار عنہما ہوا
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بلال بن رباح نے کہا کہ میں نے فرمایا ابوبکر سے کہ وہ نماز
 پڑھ دین میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر کا دل نرم ہے انکو جھٹ دنا آجاتا ہے وہ جب آپ کی جگہ کھڑی ہو سکتا
 تو لوگوں کو قرآن پڑھنا سکھیں گے (یعنی دنا آجاتا ہوگا اگر آپ عمر کو حکم کریں نماز
 پڑھانیکا تو مناسب ہے آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہ وہ نماز پڑھ دین میں سے حصہ لے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے عرض کرو کہ ابوبکر نرم دل آدمی ہیں وہ اگر آپ کی جگہ کھڑی ہو سکے تو فزوت نہ کر سکیں گے اسنے عمر کو حکم
 دیکھیں حصہ لے ایسا ہی عرض کیا آپ نے فرمایا تم تو یوسف علیہ السلام کے ساتھ دلیان ہو ابوبکر کو وہ نماز پڑھ دین
 آخر ابوبکر کو حکم کیا اونہوں نے نماز پڑھائی جب نماز شروع کر چکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مزاج در
 بحال دیکھا اور آپ دعا دیوں کی پیچھڑیکا دیئے ہوئے لکھیں پائون آپ زمین پر گہستہ جاتے تھے جب مسجد میں
 پہنچے تو ابوبکر نے آپ کے آہٹ ہاں پر ہٹنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنی جگہ ہوا اور
 آپ انکر ابوبکر کے بائیں طرف بیٹھ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکر نماز پڑھ دین میں سے حصہ لے کر
 ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے تھے اور لوگ ابوبکر عن کا غشش بعد لا شناد
 ہوا وہ وحید یہ حال امر من رسول الله صلى الله عليه وسلم مرصته الذي فوقي وفيه وفي
 حديثنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس الجنبه وكان النبي صلى
 الله عليه وسلم يصلي بالناس وأبو بكر قائما فأتى أبا بكر يمشي في البيت صلى الله عليه
 وسلم حتى جلس عن يسار أبي بكر قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس
 جالسا وأبو بكر قائما فأتى أبا بكر يمشي في البيت صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار أبي بكر
 قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس جالسا وأبو بكر قائما فأتى أبا بكر يمشي في البيت صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار أبي بكر

ابن سہرک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور ابوبکر کو گون گونے کی آواز دے اور عیسیٰ کی رو سے مسیحا کے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے نماز پڑھتے تھے اور ابوبکر آپ کو بازو تھام کر گون گونے کی آواز دیتے تھے۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ رَوَاهُ
 فَكَانَ يُصَلِّيَ بِهِمْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَحْتِ خُفِّهِ خَيْرٌ قَرَأَ
 ابْنُ بَكْرٍ كَقُرْآنِ النَّاسِ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ سَخَاخَ فَانْكَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ
 فَخَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَأَى جَنْبَهُ فَكَانَ ابْنُ بَكْرٍ يُصَلِّيُ بِهِ لِمَا رَوَاهُ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ ابْنِ بَكْرٍ قَرَّحَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَوَاهُ رَسُولُ
 اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑھنا ایسی جیسا میں خود نماز پڑھتا تھا ایک دن آپ اپنے اہل بیت کے سامنے بایا تو
 آپ باہر نکلے دیکھا تو ابوبکر امام تھے ابوبکر نے دیکھ کر کہا تو پیچھے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ
 کیا اپنی جگہ پر ہوا اور آپ ابوبکر کے بازو تھام کر تو ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے تھے نماز بن اور لوگ ابوبکر
 کی پیروی کرتے تھے۔ **عَنْ** الزُّبَيْنِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيَ لِقَوْمٍ رَجَعُوا مِنْ صَلَاةِ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِذْ تَوَفَّى فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْأَشْجِدِينَ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ نَسُوا
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرَّ الْجَنْحُ فَنَظَرَ إِلَيْنَا دَهُوَمَا ثُمَّ كَانَ وَجْهَهُ وَرَقَهُ مَصْفُوفًا
 تَبَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاحًا قَالَ فَبِهِمَا دَخَرْنَا فِي الصَّلَاةِ مِنْ قَدَرِ الْخُفِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَمَرُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبِي لِيُصَلِّيَ الصَّفِّ وَطَنْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خَارِجٌ لِلصَّلَاةِ مَا كَانَ الرَّايِحُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ أَنَّ الْقَوْمَ أَصْلَهُ بَقْتَرُ قَالَ ثُمَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِي السَّيْرِ قَالَ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ذَلِكَ قَرَّحَهُ ابْنُ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ رَوَاهُ ابْنُ بَكْرٍ
 امامت کیا کرتے تھے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صفین باندھے کھڑے تھے
 طرف کھڑے کھڑے دیکھا کہ یا مناد کا صف کا ایک رقبہ ہمارے سامنے تھا
 آپ نے اس خوشی سے کہ لوگوں کو دین پر مستعد پایا اور نماز پر قائم ہم لوگ ماسخو علیہ
 سمجھا کہ اب آپ باہر نکلیں گے (سبحان اللہ صحابہ کرام کو جب اس سال آپ کی عیسیٰ رحمت اور اللہ تعالیٰ اور

. . . نہ پاؤں پیچھے ہٹے صوفیوں میں شریعت کے ماننے والے اور یہ سمجھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب باہر نکلتے ہیں
 نماز کے واسطے ان میں آپ انشاء کیا اپنے ہاتھ پر کاپی نماز پوری کر لو (شاہد پہلی آپ نے نکلنے کا قصد کیا ہو گا پھر
 طاقت نہ پائی) بعد اوس کو آپ حجری کے اندر ہو گئے اور بڑے چوڑا لیا پھر اسی روز آپ کا انتقال ہوا **عَنْ** النَّسِ
قَالَ أَخْبَرْتُكَ بِمَا نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَتِ السَّيِّدَةُ يَوْمَ الْاَشْنَيْنِ بِعَيْنِهَا
 الْقَبْرَةَ وَحَدِيثُ مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ اس روایت کا وہی جو اوپر گزرا اوس میں یہ ہے کہ انس نے کہا خیر
 باریک دیکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پر کے روز تھا جب آپ پر وہ اٹھا یا تھا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاَشْنَيْنِ بَخَّوْهُ حَدِيثُ مَا تَرْجُمَهُ انس بن مالک روایت ہے جو اوپر گزری
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا قَامَتْ الْعُلُوفُ فَذَهَبَ
 أَبُو مَكِّيٍّ يَتَّبِعُكُمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَحَابَ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَعَهُ لَنَا وَجَّهَ نَبِيُّ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَمَا كَانَ الْحَبِيبُ الْيَامِسُ وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ حِينَ وَضَعَهُ لَنَا وَدَعَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْوَالِي مَكِّيًّا أَنْ يَتَقَدَّمَ وَادْخُلْ بَيْنَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبَابَ فَكُلُّهُ نَقْدٌ عَلَى حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ
 انس بن مالک روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں روز تک باہر نہ نکلا اور نماز نہ پورے کی تو ابو بکر آگے بڑھ کر
 (امامت کو لیے) ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھا یا جب آپ کا چہرہ کھلا تو ہم کو ایسا بھلا معلوم ہوا
 کہ ایسی کوئی چیز ساری عمر میں ہم کو پہلی معلوم نہیں ہوئی آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا ابو بکر آگے بڑھ کر اور پردہ ال
 لیا اوس کو بعد وفات تک دیکھ نہیں دیکھا **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَاسْتَلَمَ مَرْجُلُهُ فَقَالَ مَرُُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ
 رَفِيعٌ مَثَرُكُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَصِلَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَرُُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَالْكَفُّ
 صَوَابٌ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَصَلَّ بَعْضُهُمْ أَبُو بَكْرٍ حَيًّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ ابو موسی
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئی اور بیماری آپ کی سخت ہو گئی آپ فرمایا ابو بکر سے کہو نماز پڑھو
 حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر کا دل بہت نرم ہے وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں تو نماز نہ پڑھ سکیں
 گے آپ فرمایا ابو بکر نہ کہ نماز پڑھاؤں اور تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ الیاں ہو ابو موسی نے
 کہا پھر جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ابو بکر نماز پڑھا یا کیے۔ **بَابُ تَقْدِيمِ**

الجماعۃ من فیہ بعد اذ اتاحلہ الامام وکلمتہا فوا مفسداً بالمقدیم جب امام کے انہیں یہ
 ہو تو جماعت کے لوگ دو سر کیو امام کر سکتے ہیں اسی صورت میں جیسا دکاؤ رہو **عن** سہیل بن
 سعد الساعی **ع** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذهب الى بنی عمر بن عوف لیصلی
 بینہم فحانت الصلوة فجاء المؤمنون الی ابی بکر فقال انصلی بالناس فایم قال نعم قال
 فصلی ابو بکر قال فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوة ففعل حتى
 وقفت فی الصف فصعق الناس وكان ابو بکر لا یدلت فی الصلوة فاکتأ کثر الناس
 التصفیق التفت قرأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشاد الیہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان امکت مکانک فرفع ابو بکر یدہ فحمد اللہ علی ما امن بہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استأخذ ابو بکر رضی اللہ عنہ حتی استوی فی
 الصف و تقدم المکی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم انصرف فقال یا ابا بکر ما منعت
 ان تلت اذا مررت قال ابو بکر ما کان لای فی الخاف ان یصلی بین یدئ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لای یکنکم اکثرتکم
 التصفیق من نأبہ شی فی صلوتہ فلیس فیہا اذا سمع التفت الیہ و انما التصفیق
 للشیاء ترجمہ سہیل بن سعد ساعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عوف کی اولاد کے
 پاس گئے اور بن مسلح کرانے کو اور نماز کا وقت آگیا تو موفون حضرت ابو بکر کے پاس آیا اور عرض کیا اگر تم نماز پڑھاؤ
 تو میں تمہیں کہوں انہوں نے کہا اچھا ابو بکر نے نماز پڑھا اور شروع کر دیا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
 لائے اور لوگ نماز میں تھے آپ لوگوں کو چیر کر صف میں جا کر کھڑے ہو اور سوقت لوگ دستک بخو گئے اور ابو بکر
 نماز میں کسی طرف بیان نہ کرتے تھے جب لوگ نے بہت شک میں دین و شرک دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ایسا اشارہ کیا کہ اپنے جگہ کھڑے رہو ابو بکر نے دونوں ہاتھ ہٹا کر اس کی تعریف کی اس بات پر کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو امامت کی اجازت ہی پہنچے تھے جہانک صف میں شریک ہو گئے اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم آگے ٹھہرے بلکہ نذر فارغ ہوئے تو ابو بکر سے پوچھا تم کہیں نہیں تشریف لے جاتے تو تم کو حکم
 کیا تھا پھر رسی کا ابو بکر نے کہا ابو بکر کے بیٹے (ابو بکر کے باپ کا نام ہے) کا یہ وجہ نہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہوئے آپ لوگوں سے فرمایا تم نے دستکین بہت دین جب نماز میں کوئی حادثہ پیش آوگا

صحیح
 مسلم

اللہ

کہ جس کی وجہ سے جو کئی قواد و جہانگیر کا جادو لگا اور سب تک مسنون کیے گئے ہر **ف** انوروی نے کہا اھ دیف کو
 بہت سرفاقت رکھتے ہیں ایک تہہ کہ ابو بکر کی امامت پر انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگوں میں صلہ کر انکی فضیلت
 امام کا جانا شروع تیسری جب امام نہ ہو تو دوسرا اس کا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ذمہ نہ ہو اور امام برائے مانے
 چوتھی یہ کہ امام کا اہل ہونے جو سب لگن میں اس کام کے زیادہ لائق ہو یا جو میں یہ کہ مودن یا ہر کے لیے اس کی وجہ
 سے افضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چوتھی یہ کہ عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے مستحک یا ساتویں یہ کہ
 ضرورت کے وقت نماز میں اور طرف دیکھنا درست ہے ساتویں یہ کہ اگر کوئی نئی لغت خدا کی ملے تو اس کا شکر کرنا اور دعا
 کے لیے دونوں باتوں کا اہتمام میں درست ہے تین یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز میں درست ہے چھٹی یہ کہ ہر سویر
 یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لیے امام دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے ہر طرف میں یہی صحیح ہے گیارہویں یہ کہ امام حبیب
 سے کوئی بات کہی اور اس کی عزت کے لیے نہ بطور وجہ اس کا نہ کرنا درست ہے ہر عایت ادب غیرہ اور یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ
 ادب اور تواضع اور محبت ہر دو میں یہ کہ بزرگوں کا ادب کرنا ضرور ہے تیرہویں یہ کہ جب زمین کوئی حادثہ پیش آوے
 تو مرد و سب جان اس کی اور عورت دستک یومی اس طرح وہ اپنی پہلی یا مین ہاتھ کی پشت پر یا ر اور تالی نہ بجا دے بلکہ
 کی طرح پورے نماز فاسد ہو جاوے گی چودھویں یہ کہ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے پندرہویں یہ کہ تکیہ اور سید وقت کہنا
 جاوے جیسے بلیم نماز پڑھنے کے لیے تیار ہو سوتلوہویں یہ کہ جو اذان دیوے وہی اذان سکے اور اس کا خلاف مکروہ ہے ہر بات
 جائز ہو جاوے گی سترہویں یہ کہ صغیر کر کے پڑھنا درست ہے اگر ضرورت ہو یا صغیر بھی پڑھنا کسی غلہ سے آہٹا ہو
 یہ کہ نمازی اس شخص کی اقتدار کر سکتا ہے جس نے اس کی بعد تیسرے تحریر یہ کہ ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ابو بکر کے بعد نماز نہ دے کی ہتی انتہہ حال انوروی **عَنْ** سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَذَلِكَ حَتَّى قَامَ فِي الصُّلُوفِ رَحِمَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا بَكَرَ فِي دُونَ مِائَةٍ أَشْهُارَ كَمَا شَكَرَ اللَّهُ وَأَوَّلَ مَا دُنِيَ فِيهِ بَيْنَ تِلْكَ صَفِّ مِّنْ مَّرْكَبٍ كَرَّ
عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَذَلِكَ حَتَّى قَامَ فِي الصُّلُوفِ رَحِمَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا بَكَرَ فِي دُونَ مِائَةٍ أَشْهُارَ كَمَا شَكَرَ اللَّهُ وَأَوَّلَ مَا دُنِيَ فِيهِ بَيْنَ تِلْكَ صَفِّ مِّنْ مَّرْكَبٍ كَرَّ
 بِمِثْلِ حَدِّ يَهُودَ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الصُّلُوفِ حَتَّى قَامَ عِنْدَ الصُّلُوفِ
 الْمَقْدَمِ فِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فِي تَرْجُمَةٍ اس وایت کا وہی جواد پر گزرا اس میں یہ کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم گئے صلہ کر انے کو بنی عمرو بن عوف میں نماز زیادہ ہے جب آئے تو صدقوں کو جویر الہی پہلی
 صف میں آن کر ٹھہرایا گئے اور ابو بکر اٹھے پانوں پیچھے ہٹے **ف** یوں ہی ٹھہرا جاوے نہ اس طرح کہ قبل

مَا لَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا
 مِنْ بَعْدِي وَذُبَّاعًا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا دُرِّكْتُمْ وَبِحَدِّكُمْ تَرْجُمُهُ النَّسَبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ
 هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا بِأَبِي طَرَفٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ كَوْنَهُ خَلْفَ مَنْ تَمَّ كَوْنَهُ أَوْ سَجْدَةٍ
 هُوَ مِنْ بَعْدِ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا
 الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا دُرِّكْتُمْ وَبِحَدِّكُمْ تَرْجُمُهُ
 فِي حَدِيثٍ سَعِيدٍ إِذَا دُرِّكْتُمْ وَبِحَدِّكُمْ تَرْجُمُهُ النَّسَبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَرَمَا بِأَبِي طَرَفٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ كَوْنَهُ خَلْفَ مَنْ تَمَّ كَوْنَهُ أَوْ سَجْدَةٍ هُوَ مِنْ بَعْدِ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ
 كَرْتُهُ بِأَبِي طَرَفٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ كَوْنَهُ خَلْفَ مَنْ تَمَّ كَوْنَهُ أَوْ سَجْدَةٍ هُوَ مِنْ بَعْدِ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ
 هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي
 إِذَا دُرِّكْتُمْ وَبِحَدِّكُمْ تَرْجُمُهُ النَّسَبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَقْبَلَ عَلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أَمَّا مُمْكُمْ فَلَا تَسْبُحُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ
 وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْأَضْرَابِ فَإِنِّي إِذَا كُنْتُ مَامِحٍ وَمِنْ خَلْفِي تَمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِ
 لَوْ أَنِّي تَمَّ مَا رَأَيْتُ لَهْزِكُمْ ثُمَّ قَلِيلًا لَأَكْتَلَيْتُكُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 الْجَنَّةُ وَالنَّارُ تَرْجُمُهُ النَّسَبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا يَرِيطُ تَوَجُّهُهُ أَوْ فَرَمَا بِأَبِي طَرَفٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ كَوْنَهُ خَلْفَ مَنْ تَمَّ كَوْنَهُ أَوْ سَجْدَةٍ
 هُوَ مِنْ بَعْدِ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا
 الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا دُرِّكْتُمْ وَبِحَدِّكُمْ تَرْجُمُهُ
 النَّسَبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَرْتُهُ بِأَبِي طَرَفٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ كَوْنَهُ خَلْفَ مَنْ تَمَّ كَوْنَهُ أَوْ سَجْدَةٍ
 هُوَ مِنْ بَعْدِ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَقْبَلَ عَلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أَمَّا مُمْكُمْ فَلَا تَسْبُحُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ
 وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْأَضْرَابِ فَإِنِّي إِذَا كُنْتُ مَامِحٍ وَمِنْ خَلْفِي تَمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِ
 لَوْ أَنِّي تَمَّ مَا رَأَيْتُ لَهْزِكُمْ ثُمَّ قَلِيلًا لَأَكْتَلَيْتُكُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 الْجَنَّةُ وَالنَّارُ تَرْجُمُهُ النَّسَبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَمَا يَرِيطُ تَوَجُّهُهُ أَوْ فَرَمَا بِأَبِي طَرَفٍ أَوْ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ كَوْنَهُ خَلْفَ مَنْ تَمَّ كَوْنَهُ أَوْ سَجْدَةٍ
 هُوَ مِنْ بَعْدِ رُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَقْبَلَ عَلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أَمَّا مُمْكُمْ فَلَا تَسْبُحُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ
 وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْأَضْرَابِ فَإِنِّي إِذَا كُنْتُ مَامِحٍ وَمِنْ خَلْفِي تَمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِ
 لَوْ أَنِّي تَمَّ مَا رَأَيْتُ لَهْزِكُمْ ثُمَّ قَلِيلًا لَأَكْتَلَيْتُكُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 الْجَنَّةُ وَالنَّارُ تَرْجُمُهُ النَّسَبُ بْنُ أَبِي سُرَيْبٍ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ غَيْرِ الْمَرْبُوعِ
 فِي غَيْرِ الْمَرْبُوعِ
 فِي غَيْرِ الْمَرْبُوعِ

بَابُ غَيْرِ الْمَرْبُوعِ
 فِي غَيْرِ الْمَرْبُوعِ
 فِي غَيْرِ الْمَرْبُوعِ

یہ غور کر سنبھالیں اور خدا کے کلام کو ہرگز نہ سمجھیں کہ وہیں انکو ایسی باتوں کے مانوس ہیں کچھ نہیں جو ہر چہ وہاں اور
 دماغ کے اندر ہیں اور عقل سے معذور ہیں اور یوقون کی تقلید پر مبنی ہیں ان باتوں کو ہر کان سے باہر جانتے
 ہیں اگرچہ چوچو تو خدا نے انکے گدے کا سا کر دیا ہے جس میں غور و فکر کا مادہ بالکل نہیں ہے گو وہ صورت میں
 انسان میں حقیقت میں گدے سے بڑے ہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ما یأمن الذی یرفع رأسہ فی صلوٰۃ قبل أن یمیز الخجل للہ صلوٰۃ فی صلوٰۃ جابر
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے نماز اٹھاتا ہے اسکو ڈونڈیں
 کہ خدا اس کی صورت پلٹ کر گدے کی صورت کر دیں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم یطعن اعدائہ فی خیر فیما الذبیح ہر مسلم ان یجعل اللہ وجہہ وجہ حمار ترجمہ جابر
 گدہ اس میں یہ ہے کہ اسکو کاٹ دینا گدے کا سا ہو جاوے **باب** اللہ عز وجل رفع البصر الى السماء فی
 الصلوٰۃ نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لیبتھن ین أقوام یرفعون أبصارهم الى السماء فی الصلوٰۃ اذ لا یجتمع البصر
 ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آویں وہ لوگ جو نماز میں آسمان کی طرف
 دیکھتے ہیں اس حرکت کو نہ اونکی آنکھیں جانی رہیں گے **ف** اللہ جل جلالہ کی ذات مقدس آسمان کی طرف نہ
 اٹھ دے نہ جہان میں کھڑا ہو تو یہ یہ کہ اپنی نگاہ نیچے رکھ کر ہر دوس نے کہا اس فعل کی ممانعت پر نماز میں
 اجماع ہے اور وہاں میں قاضی عیاض نے کہا اختلاف ہے نیز ہر بعضوں نے اسکو مکروہ جانا ہے اور اکثروں نے جائز
 کہا ہے اسلیکہ آسمان کا قبضہ ہے جسکو کعبہ نماز کا قبلہ ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال لیبتھن ین أقوام عن رفع أبصارهم عند الدعاء فی الصلوٰۃ الى السماء ان
 یخطفن أبصارهم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آویں نماز میں دعا
 کرتے وقت آسمان کی طرف نہ دیکھیں نہ انکی آنکھیں جانی رہیں **باب** الا تم بالکون فی الصلوٰۃ للی علی لا یشتاح باللیل
 و رفعہما عند اللہ اکرم ذلک اعمام الصلوٰۃ الا ذلک ما لا تراق فیما لا یجوز ان یجوز نماز میں حرکت بجا کر نیکی ممانعت اور اسلام
 کے لیے ممانعت نہ کرنا کہ نہ نماز میں ممانعت اور پہلی صفوں کو بڑا کر کے بیان اور پس میں ملکر کھڑے ہونے اور انکے ہر ایک کو **عن**
 جابر بن عبد اللہ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراکم ذابغی ایدیکم کا تھا اذنا ذیل تمہیں
 اسکو اذ الصلوٰۃ قال تم خرج علینا فرأنا لعلنا فقال مالی اراکم ذابغی ایدیکم کا تھا اذنا ذیل تمہیں

انما

باب فی رفع البصر الى السماء فی الصلوٰۃ

باب فی الصلوٰۃ فی الصلوٰۃ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَكَفِّرْ عَنَّا وَلِلْمُسْلِمِينَ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتُمْ كُنْتُمْ تَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَتَقْرَءُونَ فِي الصَّلَاةِ
 ترجمہ جابر بن سمرة سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر نکلے تو فرمایا یہ کیا بات ہم میں دیکھتا ہوں تم کو ہاتھ نہ ہائے
 ہر جیسے زمین میں گر گہڑوں کی (خیمہ بنی نہیں برابر جاتی ہے) نماز میں جمع کثرت مگر وہ ہر آپ کا نو دیکھا ہنسنے
 الگ الگ حلقے باندھتے ہیں آپ فرمایا یہ کیا بات ہم میں دیکھتا ہوں ہر آپ کا نو دیکھا ہنسنے
 صف کیوں نہیں باندھتے جیسے فرشتے آپے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کون
 ان پر پردہ کار کے سامنے کیوں کر صف باندھتے ہیں آپ فرمایا یہ ہر معنوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں ماکہ
 ہوتے ہیں **ف** یعنی چھ پرین خالی جاسے نہیں چھوڑتے اور صفوں کے پورا کرنے سے بغیر غرض کے جب ہم صف
 بالکل ہر جاتی ہے تو دوسری صف شروع کرتے ہیں ہر جیب دوسرے بالکل ہر جاتی ہے تو تیسری شروع کرتے ہیں
 طرح سب تک اگلی صف میں فراہمی جاؤ خالی رہتی ہے تو پچھلے صف میں نہیں کٹھ سے ہوا اور یہ آج احمد پشایین
 ہاتھ اٹھانے سے منع کیا ہے مرد اور اس سلام کے لیے ہاتھ اٹھانا ہے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے ہر
 مرد ہاتھ اٹھانا ہر کوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہر تہا ہے وہ تو مستحب اور جاہل یہ بدعتی جو اس
 حدیث کو اس کی مانعت کر کے پیش کرتے ہیں **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَنشَارُ
يُمِيدُ اَلْاَلْحَابِ يَمِينُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ يَا بَنِي كَرَامٍ كَاذِبًا اَذَا
حَيْلُ فَمُمَسِّرًا ثَمَّ اَيُّكُمْ اَحَدٌ كَرِهَ اَنْ يَكْفَعَ يَدَهُ عَنِ قَيْنِهِ ثُمَّ لِيَكُمُ عَلَيَّ خَيْرٌ مِنْ عَلَيَّ يُمِيدُ وَ
 شمس الہ ترجمہ جابر بن سمرة سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو کہتے تھے
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم ورحمۃ اللہ علیہ ہاتھ اشارہ کیا دونوں طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہاتھ کو کیا اشارہ کرنے ہو جیسے سر گر گہڑوں کی زمین ٹکوکا فی ہے ہاتھ اپنی ران پر رکھا اور اپنی ہاتھ کو سلام
 کرنا دہنے اور بائیں **ف** یعنی ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ
 کافی ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَذَا**
اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا يَا بَنِي اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فَظَنَّا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ يَا بَنِي كَرَامٍ كَاذِبًا اَذَا حَيْلُ فَمُمَسِّرًا ثَمَّ اَيُّكُمْ اَحَدٌ كَرِهَ اَنْ يَكْفَعَ يَدَهُ عَنِ قَيْنِهِ ثُمَّ لِيَكُمُ
 اَصَحِّہ کا یومی یقیناً ترجمہ جابر بن سمرة سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

بَابُ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْنَا

يُمِيدُ وَ

صَلَّيْتُ

اَلَيْسَ بِمَا لَكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَصِفُوهُ فَاِنْ اَرَادَ كَيْدًا خَلَفَ ظَهْرِي
 ترجمہ انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو۔ اگر وصفوں کو میں تم کو بھیجے ہوتا ہوں +
عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُنْذِبٍ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ
 احَادِيثُ مِنْهَا فَقَالَ اَقِيْمُوا الصَّلَاةَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اِقَامَةَ الصَّلَاةِ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ **ترجمہ** ہمارے
 بن مہزہ کی روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں ہم سے بیان کہیں اور میں سے ایک یہ
 ہی نہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم کو رخصت کو نماز میں اس لیے کہ صفت برکات سے نماز اچھی ہوتی ہے **عَنْ** النُّعْمَانِ
 بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَلشَّوْكَ صُفْوَى كَمَا لَلشَّوْكَ اَوَّلُ الْخَالِقِ وَاللَّحْيُ بَابُ اللَّهِ
 بَيْنَ دُحُوهِ كَمَا **ترجمہ** نعمان بن بشیر کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تم
 صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اس میں ہوش و دلچسپی **ف** لڑی نے کہا ظاہر معنی یہی ہے اور بعض نے
 کہا کہ اسد تہارسی صورت میں بدل دیکھا جیسے سحر کر دے گا واسطہ علم بالصواب **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
 يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفْوَى حَتَّى كَأَنَّهَا تُسَوِّي بِهَا الْقَدَاحَ
 حَتَّى رَأَى أَنَّهَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَدَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يَكْبُرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدَدًا
 مِنَ الصُّفْوَى فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَلشَّوْكَ صُفْوَى كَمَا لَلشَّوْكَ اَوَّلُ الْخَالِقِ وَاللَّحْيُ بَابُ اللَّهِ بَيْنَ دُحُوهِ كَمَا **ترجمہ** نعمان
 بن بشیر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو ہتھکڑی کی لڑی سے
 سیدھی ہو سکتی تھی (یہ سب لفظ سیدھی چیز کو تیر کی لڑی سے تشبیہ و تیر میں کوئی شے بہت سیدھی
 ہوئی تو گو تا تیر سیدھی میں اس کو گھٹ گیا) بیان یہ کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہم پہچان گئے صف سید کا نا
 پہر ایک ناپ باہر نکلے اور کھڑے ہو تھمیر کہنے کو تھی اتنی میں ایک شخص کی دیکھا جبکہ سینہ صفت باہر نکلا
 ہوا تھا آپ نے فرمایا اے خدا کے بندو صفیں اپنی برابر کرو نہیں تو اسہ تعالیٰ تم میں ہوش و دلچسپی (اس لیے کہ آئے پیچھے
 رہنا اختلاف کی نشانی ہے اور جب تم اس اختلاف کو گوارا کر لو گے تو رفتہ رفتہ دلوں سے اختلاف کو بھی جائز
 رکھ گئے اور یہی بہت ہے جو ساری آفتوں کی جڑ ہے) **عَنْ** أَبِي عَوَّانَةَ يَهْدِي هَذَا لَا يَسْتَدِخُوهُ
ترجمہ اسی جہاد پر گزرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ
 مَا فِي الْبَيْتِ آيَةُ الصَّلَاةِ لَأَقْبَلُوا لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنَّ لَيْتُمْ مَوَاعِيظًا سَتَهُ مَوَاعِلُ تَوَعُّمُونَ
 مَا فِي النَّجْدِ لَأَسْتَفْهَمُوا إِلَيْهِ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعِمَّةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ جَا **ترجمہ**

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر لوگ باجواذان میں شریک نہ ہوں تو اب
ہر پہاڑ کو موقع نہ ملتا بغیر قرعہ ڈالے تو وہ قرعہ ڈالتے (یعنی ہفتہ دن کا شوق ہوتا کہ کسی کو اذان دینا یا اصل صفت
میں شریک ہونا ملتا بغیر قرعہ میں نام نکلنے کے) اور اگر جانتے اول وقت نماز پڑھیں تو فضیلت کو حلقہ کرتے ہر
طرف اور اگر جانتے منشا اور صبح کی جماعت میں آئے کو نواب کو البتہ آتے اگر چل نہ سکتے تو سیر کے بل گڑتے ہوئے
آتے **ف** انہوں نے کہا عشاء اور صبح کی جماعت کی فضیلت زیادہ اس لیے کہ یہ دونوں نمازیں نفس پر نیک ہیں
اور دونوں میں نیند کا وقت ہوتا ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامَ فِي أَصْحَابِهِ تَاكُفُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوا أَوْ آتَمُوا فِي دَلِيْلَا تَقَرُّ بِكُمْ مَتَّبِعْدَكُمْ كَمَا يَزَالُ
قَوْمٌ يَتَاكُفُّونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ رَحِمَهُ أَبُو سَعِيدٍ خُدْرِي سَمِعَ رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَجْنِبِ أَصْحَابَ كِبَاحٍ يَهْتَمُّونَ بِمَوَاقِفِهِمْ (یعنی اول صفت میں شریک نہ ہوں) آپ فرمایا اگے بڑھو اور پچھلے
پیروی کرو اور تمہارے بعد والی تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ایسے ہوں گے جو پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں
تک کہ اللہ تعالیٰ ہی انکو پیچھے کر دیگا (اپنی رحمت اور فضل میں یا محنت لہجائے میں) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا فِي مَوْجِبِ السَّجْدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ +
رَحِمَهُ أَبُو سَعِيدٍ خُدْرِي سَمِعَ رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِي سَجْدَةٍ خِصْبَةٍ
يَا سَبِيحًا صَبِيحًا وَبَارِكًا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ
أَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْقَدَمِ لَكَانَتْ فَرَعَةً وَقَالَ ابْنُ حَرْبٍ لَصِفَ الْأَذِلَّ مَا كَانَتْ رَاكِعًا
فَرَعَةً رَحِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فرمایا اگر جانتے اول صفت کی فضیلت البتہ اقبہ
وہ ڈالتے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيضُ صُفُوفٍ
الرَّجَاءُ أَزْلَعُهَا وَتَنَزُّهَا أَحْدَرُهَا وَخَيْضُ صُفُوفٍ الشَّكَاةُ أَحْدَرُهَا وَتَنَزُّهَا أَزْلَعُهَا رَحِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
سَمِعَ رِوَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فرمایا مردوں کی صفوں میں سب بہتر اول صفت ہے اور سب بری
خیر صفت اور عورتوں میں سب بری اول صفت ہے (اگر مردوں کی صفیں ان کے پاس ہوں) اور سب بہتر
خیر صفت ہے (جو مردوں کو دور ہے) **ف** اگر نئی عمدتیں ہوں تو ان کی اول صفت مردوں کی طرح بہتر ہے
اور اول صفت عورتوں کو مردوں کی طرح ہے جو امام کے پاس ہوں خواہ اوکے لوگ بعد آئے ہوں یا پہلے اور خواہ وہ ایک صف
سے دوسرے کنارے تک ابرو پہنچیں کچھ جا مل ہو جانے سے ناقص ہو اور یہی قول صحیح ہے (نوروی) **عَنْ**

سَهْلٌ بِغُلَامٍ لَا يَسْتَدِجُهُ اس سوا بیت کا وہی جو درپردہ **بَابُ** امْرِئِ لَيْسَاءِ الْمُصَلِّاتِ وَرَسُولِ
الرَّجَالِ اِنَّ لَا يَرْفَعُ رُكْعَهُنَّ مِمَّا اسْتَجَابَ حَتَّى يَنْقُضَ الرَّجَالُ حُبَّ عَرْمَيْنِ مَرْدُونٍ سَجَّجَ نَارُ بَيْتِي مَرْدُونِ
مَرْدُونِ بَيْنِكَ وَمَرْدُونِ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجَالَ عَاوِدِي اُرْهُمُ
فِي عَتَا فَعِي مِثْلَ الصَّبْيَانِ مِنْ حَيْثُ الْاَنْدِخْلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ
النِّسَاءِ لَا تَرَفَعْنَ رُكُوعَكُمْ حَتَّى يَرْفَعَ الرَّجَالُ تَرْجَمَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ مَرْدُونٍ كَذَلِكَ
أَنَّ رُكُوعَكُمْ يَكُونُ زَيْنَ بَانَدِي هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَجَّجَ نَارُ بَيْتِي هُوَ اس لیے کہ
انہ میں تنگ تھیں (یعنی کپڑا کم تھا تو کھل جانے کے ڈر سے باندھ لیتی) ایک کہنہ وائے نے کہا اے
عورتوں تم اپنا سر اٹھاؤ (سجدے) جب تک کہ مرد مرثانہ نہیں (ایسا نہ ہو کہ کسی مرد کے سر پر نظر پڑ جائے)
بابُ حُرْمَةِ النِّسَاءِ وَالْمَرْءِ اَلَمْ يَرْتَدَّ لَيْسَاءُ وَاتَّخَذَ مَعِيَّةَ عَمْرُو تَوَكَّاهُ مَرْدُونٌ حَتَّى جَاءَ جَبَلُ كَيْسٍ طَرَفَهُ فَتَنَّهُ
نَمْرُو وَرَوَّاهُ بَنُو كَيْسٍ بَارِبَرُ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ مَرَاتَةَ اَلَى
النَّبِيِّ فَلَا يَنْتَهِمَا عَبْدُ بَنِي سَعْدٍ بَرَاءُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِيهِمْ مِنْ بَنِي كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
لَوْ اسْكُونَهُمْ ذَكَرَ عَنِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اَرْعَنَ اللَّهُ بَرَكَةَ مَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَأْذَنَ كُفَرُوا لَكُمْ اَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ يَلَاؤُ
بِرَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَمَنْعَهُمْ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ نَسَبُهُ سَبَابًا سَبَابًا سَمِعْتُ سَبَابَهُ فَمَنْكَ
قَطْرًا فَارْ حَيْدَلُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُولُ وَاللَّهُ لَمَنْعَهُمْ تَرْجَمَهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِيهِمْ مِنْ بَنِي كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
سَوَرْتُونَ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ سَعْدٍ اَبَارَتْ اَمْلِكُ بِنْتُ جَابِلٍ بَلَّالُ بْنُ سَعْدٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
سَالِمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
مَقَابِلُ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
حَالُ بَرِّ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
وَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلَّاهُ مَنْ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ
نِينَ خَيْرُ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ كَيْسُ عَمْرُو بْنِ كَيْسٍ

بَابُ
النِّسَاءِ

[illegible]

وَمَا يَكُنْ فِي قَوْلِهِ خُفَاةٌ وَلَا تُخَفِّفُهُ

تَهْدِيَة

ملفوظات حضرت امام علی بن ابی طالب علیه السلام

عز وجل

الْقَوْمِ هَـ فَقَالُوا مَا لَكُم مَّا لَوْ أَحْيَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَارْتَدَّ عَلَيْنَا الشُّمُوبُ قَالُوا
مَا ذَاكَ الْكَلِمَ شَيْءٌ حَدَّثَتْ فَأَضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِبَهَا فَانظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ مَا نَظَلُّوْا يُضِرُّونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَعَارِبَهَا فَمِنَ النَّعْرَةِ الَّذِينَ أَخَذُوا
خُكُوتَهُمَا مَهْ وَهُوَ يُجَلِّ عَامِدِينَ إِلَى سَوَاقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّ بِأَصْحَابِهِ صَلَوةَ الْفَجْرِ فَمَلَأَ سَمْعُوهَا
الْقُرْآنَ اسْمَعُوا لَهُ وَقَالُوا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا
يَا قَوْمِ مَنَّا أَنَا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يُقَدِّسُ إِلَى الرَّسِيدِ قَالُوا مَا بِهِ وَلَكِنْ كُنْتُمْ بِرَبِّكُم مِّنْ أَحَدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ نَّبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَتُحِبُّونَ الْكَلِمَةَ اسْمَعُوا نَعْرَتَيْنِ الْخَيْرِ تَرَجُمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
سے روایت ہر رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کو قرآن نہیں سنایا نہ انکو دکھایا **ف** انوی نے کہا ہر
کے بعد ابن مسعود کی حدیث ہر جس میں یہ ہے کہ رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جنوں کا قصدا
میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا۔ علماء نے کہا ہے یہ دونوں الگ الگ تفسیر ہیں ابن عباس کے
حدیث ابتداء نبوت میں ہے جب جن خود آئے تھے اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول امیر صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسکا علم دی ورنے کو بعد ہوا اور عبداللہ بن مسعود کی حدیث اور زبانی ہے جب اسلام خوش پہل
گیا تھا **ف** آپ انہی اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اوصوت شیطانوں کا آسمان پر جانا بند
ہو گیا تھا اور انہی پر آگ کو کڑی برساتے جاتے تھے تو شیطان اپنے لوگوں میں گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمان پر
جانا بند ہو گیا اور ہمیں انکار کے کوڑے برسے گئے **ف** انوی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
یہ امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس سے پہلے نہ تھا اسی واسطے شیطانوں کو اسکی فکر پیدا
ہوئی اور لگے کہ ہوج لگانے اور چادوں طرف پھرنے اور اس نے بین عرب کے ملک میں کامن اور نجومی ہفت
تھے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان سے خبروں کا آنا موقوف ہو گیا اور لگے آگ کے کوڑے برسے جسکو عوام
تار اڑھتا کہتے ہیں اور عربی میں اسکو شہاب کہتے ہیں تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور
ایک جماعت علماء نے کہا ہے کہ شہاب ہمیشہ سے ہے جب سودنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی
قول ہے اور عرب کے پُرانے شعروں میں بھی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس ایک حدیث بھی اسباب میں دی ہے
زہری کو پوچھا اس آیت کو ایت کوئی سنے وہ کوڑا کہا دیکھا اور انہوں نے کہا شہاب پہلی ہی تھا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت
کے بعد وہ نہایت سخت ہوا دیکھا اور بعضوں نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانوں کا چلنا جاننا نہایت

ہمارے غیر کی نبوت کر بعد ہوا اور اس علم **ت** اور انہوں نے کہا اسکا سبب یہ کہ کوئی نیا امر ہے تو خبر لو پوپ اور
 بچہ کھڑے پہرے اور دیکھو کیا وجہ ہے جو آسمان کی جنبین آنا بند ہو گئیں وہ لگے بھرنے زمین میں پوپ اپ بچہ کھڑے
 کچھ لوگ ان میں سے تھامہ رحمان کے ملک کہتے ہیں ان کی طرف اگر غلط کر بازار کو جانے کو لیے آپ اس وقت نخل
 میں نخل ایک مقام کا نام ہے اپنی ہوا کے ساتھ فوجی ناز پر رہے تھے جب انہوں نے قرآن کو سنا تو وہ نہ
 لگایا اور نہ ہو گئے یہی سبب آسمان کی جنبین موقوف ہو گیا **ف** اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز
 میں قنوت پکا کر کرنا چاہیے امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سنتے ہی اپنا
 لائے اور علماء کا اتفاق ہے کہ ہر کچھ جنوں کو آخرت میں گناہوں پر عذاب ہوگا اس لئے تعاضد فرماتا ہے میں جنم کو
 بھرون گا جنوں اور آدمیوں کو اسی طرح صمیم قول یہ ہے کہ انکو مومنین کی طرح ثواب ملیگا اور جنت کی نعمتیں بھی
 ملیں گی اور بعضوں کے نزدیک وہ جانوروں کی طرح خاک ہو جائیں گے **ت** پھر وہ اپنی قوم پاس لوٹ گئے اور کہنے لگے
 اے قوم کے لوگو ہم نے ایک عجب قرآن سنا جو میری راہ کی طرف ہے جانا ہے پھر ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کہیں نہ آکر
 ساتھ شکر نہ کریں گے تب اللہ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمادیا اے انکو سمیع نظر میں فرمائی **اخیر**
 عامر قال سالت علیہ ہل کان ابن مسعود شہید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکہ
 النجری قال فقال علیہ انا سالت ابن مسعود فقلت ہل شہدا حدیثکم مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لیکہ النجری قال لا ولیکنا کے سامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیکہ فقہ
 قالتمسنا فی الاودیۃ الشعار فقلنا انطیمرا و اخیل قال فینشأ لیکہ بات بھا قوم
 قلنا اخرجنا اذا هو جاک منزل حیرا قال قلنا یا رسول اللہ فقد ناک فکلکناک فکمر جھدک
 فینا بئر لیکہ بات بھا قوم فقال انا ذی النجری فذہبت معہ فقرأت علیہم القرآن قال
 ما نطعنہنا ما ناکنا رھم وانا رھم رسالہ الیہ قال لکم کلمۃ کل علیکم دکر اسم اللہ علیہ
 یقر فیہ یکرمہ اود ہما یكون لھما وکل بعروۃ علیہ لک و انکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا تستجروا بھما یا بھما طعمام انھما لکم رحمۃ عامر سرورایت میں نے علیہ سے پوچھا کیا ابن مسعود
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے امیر بن کو انہوں نے کہا میں نے ابن مسعود سے پوچھا اور کہا کوئی تم سے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لیکہ بن کمر نے جس بات اپنے عزیز سے ملاقات فرمائی انہوں نے کہا
 نہیں لیکن ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ گم ہو گئے ہم نے آپ کو ڈھونڈ ڈھپاڑ کے

باری تعالیٰ علیہ السلام

ملا

و دیون اور گھائیوں میں آپ نہ لڑیں گے آپ کو بن اور اسے لگو یا کسی اور ڈاکہ پیکر اور سات ہم نے نہایت
 برے طور سے لیس کر کی جب صبح ہوئی تو دیکھا اب جزا چھڑ چھوٹا ہے اور نہ کچھ چھڑ میں ہے کی طرف سے اس میں ہم
 نے عرض کیا یا رسول اللہ سات کو آپ کو نہ ملے ہنر وہ ہونڈا جب بھی نہ پایا یا آخر برے طور سے ہم نے سات کا پی آپ کو فرمایا
 مجھے جنوں کی طرف سے ایک طلبانیہ الا یا میں اس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا پھر ہم کو اپنے ساتھ لائے اور انکو
 نشان اور ان کے انکار کو نشان تھلائے جنوں نے آپ کو رشہ پنا آپ کو فرمایا ہنر ہی اور ان کی جو اللہ کو نام پڑا
 جادو و تمہاری خدا کی ہمت ہار دہتہ میں بڑی ہے وہ بڑا گوشت ہو جاوے گی اور ایک اونٹ کی سیٹنگ بنی رہا۔ یہ جادو
 کی خوراک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہنر ہی اور سیٹنگ سے ہتھیار کر دیکھو کہ وہ خوراک تمہاری ہے
 جنوں کی اور ان کے جادوؤں کی **ف** انہوں نے کہا اس حدیث میں صاف ثابت ہو گیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے بلکہ ان کو اور باطل ہوتی ہے وہ روایت جو مسند ابوداؤد میں ہے جن میں
 نبی سے و نہ کر نیکادو کہ ہے سلیم کہ امام مسلم کی روایت صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں زید بن مسعود سے یہ روایت
 کا اور وہ مجاہد ہے **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْنِ بْنِ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَالُوكَةَ الْأَنْدَلُكِيِّ
 عَنْ كَاتُونِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَنْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَكِيمُ بْنُ أَبِي عَرَبٍ قَالَ الشَّعْبِيُّ مَعًا صَلَاةً مِنْ خَدِيجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَرَجَّمَهُ رَجُلٌ
 رَوَاهُ كَادِيسِي جَوَادُ بْنُ جَوَادٍ بِرُكْنِ رِوَايَتِ بْنِ مَكْرُومٍ كَذَبُوا عَنْ نَوْفَلِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَوَاهُ
 خُثَيْمُ بْنُ مَكْرُومٍ جَعْفَرُ بْنُ جَعْفَرٍ كَذَبُوا عَنْ نَوْفَلِ بْنِ جَعْفَرٍ كَذَبُوا عَنْ نَوْفَلِ بْنِ جَعْفَرٍ كَذَبُوا عَنْ نَوْفَلِ بْنِ جَعْفَرٍ
 وَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مِنْ رِوَايَتِهِمْ وَلَكِنْ كَذَبُوا عَنْ نَوْفَلِ بْنِ جَعْفَرٍ كَذَبُوا عَنْ نَوْفَلِ بْنِ جَعْفَرٍ كَذَبُوا عَنْ نَوْفَلِ بْنِ جَعْفَرٍ
 لَيْسَ الْخَبَرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَيْتُ أَزْنُوتُ مَعَهُ تَرَجَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَوَاهُ
 ابوداؤد کہ میں نے یہ سنا کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھ کو آرزو رہی کہ میں
 آپ کے ساتھ ہوتا **عَنْ** مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَالُوكَةَ مَعَهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْنِ بْنِ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَالُوكَةَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ بَنَ مَسْعُودٍ أَذْ نَعْتُهُ بِرَحْمِ
 تَجَدُّةٍ تَرَجَّمَهُ رَجُلٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْنِ بْنِ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَالُوكَةَ الْأَنْدَلُكِيِّ
 نَزَّانِ كَذَبُوا تَرَجَّمَهُ رَجُلٌ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْنِ بْنِ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَالُوكَةَ الْأَنْدَلُكِيِّ
 بَابُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ انہوں نے آپ کو رشہ پنا آپ کو فرمایا ہنر ہی اور سیٹنگ سے ہتھیار کر دیکھو کہ وہ خوراک
 ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ کہی جادو کو تو ٹھٹھٹھا کرتا ہے اور قرآن کی آیتوں سے اس کا نفوت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ

رسول

نیکو الخیر

عن جابر بن سمرة قال قال عمر بن الخطاب قد شكت رسول الله صلى الله عليه وآله في الخلوقة قال انما
 انما كمل في الدنيا لا يدين كحديثي في الاخرين وما آلتها ما قد شكت به من خلق رسول الله صلى الله عليه وآله
 كمال فقال ذلك الخبر بملك او ذاك فلي بملك ترجمه جابر بن سمرة روایت پر حضرت عمر نے سعد سے
 کہا لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں ہر بات کی بیانتک کہ ناز کی ہی سعد نے کہا میں تو پہلی دو کھنوں کو بنا
 کرتا ہوں اور پہلی دور کھنوں کو مختصر بڑھاتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں میں کوئی نہی
 نہیں کہ تا حضرت عمر نے کہا تم سے ایسا ہی کیا ہے یا میرا لگنا تمہاری ساتھ ایسا ہی ہے **عن جابر**
 ابن سمرة عن حفص بن غوث عن ابي عبد الله قال قال علي بن ابي طالب بالخلوة ترجمه دوسری روایت کا وہی جو
 اوپر لکھا اسناد زیادہ ہے کہ سعد نے کہا یہ گنوار لوگ مجھ کو ناز سکھاتے ہیں **عن ابن مسعود** عن ابي عبد الله
 قال لقد كانت صلوة الظهر تقام في ذهاب الالبقيع فيقضي حاجته ثم يوضو وضوء
 ثم يأتى رسول الله صلى الله عليه وآله في الركعة الاولى معايطوها ترجمه ابو سعید صدیق
 سے روایت پر ظہر کی نماز کبھی ہر جاتی پر جانور البقیع کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر آتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پہلی رکعت میں ہوتے اس قدر اسکو لٹکارتے **عن جابر** عن ابي عبد الله قال آتيت ابا سعيد الخدري عن ابي
 الله عنه وهو مكتوف عليه فلما تفرقت الناس عنه قلت اولا اسألك عما سألت هؤلاء **عن جابر**
 عنه قلت اسألك عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وآله ثم قال ما لك في ذلك من خيب
 فاعادها عليه فقال كانت صلوة الظهر تقام فيمنظرون احدنا الى البقيع فيقضي حاجته
 ثم يأتى هؤلاء فيتموضون ثم يرجعون الى المسجد ورسول الله صلى الله عليه وآله سكر في الركعة
 الاخرى ترجمه جابر سے روایت پر میں ابو سعید خدری پاس آیا ان کے پاس بہت لوگ جمع تھے جب سب ملے
 گئے تو میں نے کہا میں تم سے سو باتیں نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے بلکہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نماز کو پوچھتا ہوں انہوں نے کہا اسکو پوچھنے میں تمہاری پہلانی نہ ہوگی رکھو کہ تو ایسی نماز پڑھو جس کے
 ظاہر کیا نامہ (ترجمہ دوبارہ یہی پوچھا جب ابو سعید نے کہا ظہر کی نماز کبھی ہوتی اور ہم میں سے کوئی البقیع
 کو جاتا اور حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر میں آکر وضو کرتا پھر مسجد میں آتا دیکھتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پہلی رکعت میں ہوتے **باب** الفرائض في الطهارة في كل ما ذكر من اركان الاسلام **عن جابر** عن ابي عبد الله
 عن ابي عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الطهارة من كل ما ذكر من اركان الاسلام

جابر

جابر

سے روایت ہرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا سورہ طور کو مغرب کی نماز میں **عَنْ** الزُّهْرِيِّ وَبِهَذَا
 الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **مَرْحُومَهُ** دوسری روایت ہریم اور کذا **بَابُ** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ
 قَرَأَتْ كَابِيَانِ **عَنْ** زُبَيْرِ بْنِ جَدْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ كَعْبَةَ بْنِ
 الْأَحْزَرَةِ فَقَرَأَ فِي أَحَدِ الرُّكُوعَيْنِ الْمَاقِلِينَ وَالْمُزَيْنُونَ **مَرْحُومَهُ** براہین عازبہ روایت ہر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آپ عشا کی نماز پڑھائی تو سورہ والشین والزینون ایک کتہ میں پڑھی **عَنْ**
 ابْنِ مَرْزُوقٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْمُزَيْنِ وَالْمَاقِلِينَ
مَرْحُومَهُ براہین عازبہ روایت ہرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر عشا کی نماز پڑھی آپ سورہ والشین
 والزینون پڑھی **عَنْ** ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ
 بِالْمُزَيْنِ وَالْمَاقِلِينَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حَقِيقَةً **مَرْحُومَهُ** براہین عازبہ روایت ہرین نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں سورہ والشین پڑھی یا غفرلہ ان میں سے کسی کو نہیں پائے **عَنْ**
 حَازِمٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِي نِيَّةِ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَلْقَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَأَتَتْهُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأَخْرَجَتْ
 رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ صَلَّيْ وَحْدَهُ وَأَنْصَرَفَتْ فَقَالُوا لَهُ أَتَاكَ فَقْتُ يَا لَئِنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَدِينُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ خَيْرَ لَهُ فَاذْكُرْهُ مَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
 أَهْوَابُ كَوَاهِجٍ نَحْمَلُ بِالْقَهَارِ وَإِنْ مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتَانِ أَنْتَ أَقْسَى يَكُونُ أَقْسَى
 فَمَا قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأْتَانِ أَنْتَ أَقْسَى يَكُونُ أَقْسَى
 يَكُونُ أَقْسَى فَقُلْتُ لِعَمْرٍو أَمَا الْقُرْبَى بَيْنَ كُنَاهُ حَازِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَقْرَبُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى رَسِيحُ اسْمُ رَبِّكَ أَكْهَلِي فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **مَرْحُومَهُ** جابر سورہ ایت ہر معاویہ
 جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اگر ان کے اپنے لوگوں کی امامت کرتے ایک ات وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہ البقرہ پڑھ کر ایک شخص سے
 سوئے مٹا اور سلام پیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بولا نہیں میں
 منافق نہیں ہوں تم خدا کی امداد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باس جاؤ گا ادا آپ کی کہوں گا پھر وہ آیا آپ کے
 پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم ہستی میں (دن بھر پانی بہرتے ہیں اور ٹھون پر) اور حاذ آپ کے ساتھ عشا

کی پڑھ کر آئے اور سورہ بقرہ وغیرہ کی یہ کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے
 معاذ کیا تو فساد ہی ہے (جو لوگوں کو دین و نفرت دلایا جا رہا ہے اور فتنہ مچا رہا ہے) یہ یہود و نصاریٰ کے جابر
 نے کہا آپ فرمایا وہ دشمن و اعداؤں کی لڑائی اور فتنہ ہے۔ ہر ایک کے لئے **ف** انہی نے کہا اے
 عیسیٰ بائین معلوم ہوتی ہیں ایک نہ کہ فتنہ پڑھنے والے کی اذیت اور فتنہ پڑھنے والے کو چھ جابر ہے کہونکہ
 معاذ فتنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آکر چکے تھے ہر اون کی نماز دوبارہ فعل ہوتی اور ان
 قوم کے فرض اور مسلم کے سوا اور کتابین میں یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن یہ
 اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اس کا جواز نہیں کہا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ نسخہ
 ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فعل کی نیت کرتے ہوں گے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی
 اور یہ سب تاویل میں بلا تاویل میں اور یہ ظاہر حدیث کی جوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے دوسرے یہ کہ عند کی وجہ سے نماز
 کا توڑنا اور اقتدار کا ترک کرنا درست ہے تاہم یہ کہ جو شخص یہی بات کرے اور کسوخت لفظ کہنا درست
 ہے یہی کہ مقتدرین کی رعایت ہو نماز کو نہ کا کرنا چاہیے واسطے علم **عَنْ** اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ صَلَّ
 مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَلَا تُصَادِقُنِي بِاَحْضَابِ الْعِصْمَاءِ قَطُّوْلَ عَلِيٍّ وَنَهَارَكَ رَجُلٌ مَيِّتًا كَصَلَّى نَاصِبٍ
 مُعَاذُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مَيِّتٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَخَبَّرَهُ كَمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَوْ اَلَيْسَ بِكَ سَلَامٌ اَنْ تَكُونَ كَمَا تَكُنَا
 مُعَاذُ اِذَا اَمَرْنَا النَّاسَ فَاَمَرْنَا بِالْمُحْسِنِ طَعْنًا وَنَجَسًا اَمَرْنَا بِالْمُحْسِنِ طَعْنًا وَنَجَسًا اَمَرْنَا بِالْمُحْسِنِ طَعْنًا وَنَجَسًا
 وَالْيَا بَنِي إِسْرَءِيلَ يَفْشَى تَرْجُمَةُ جَابِرٍ رَوَيْتُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ نَظَرَ فِي تَوَقُّرَاتِ لَبِيٍّ كِي
 اِيك شخص نے ہم میں کو نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا وہ منافق ہے
 یہ خبر اس شخص کو پہنچی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا آپ نے
 فرمایا اے معاذ تو فساد ہی ہونا چاہتا ہے جب تو امارت کرے تو دشمن و اعداؤں کے اسم ہر ایک کے لئے اور
 اور اقرار ہر ایک اور وائیل اور فتنہ پڑھ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ
 يُصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَاءَ الْاَخِرَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلُّونَ بِهِمْ
 تِلْكَ الصَّلَاةُ تَرْجُمَةُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ نَظَرَ فِي تَوَقُّرَاتِ لَبِيٍّ كِي
 پڑھتے پہر اپنے لوگوں کے پاس آکر وہی نماز پڑھتے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مُعَاذُ

يُصَلِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ ثُمَّ رَجَعَهُ
 بن عبد البر وروایت ہے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھتے ہوئے پھر اپنے لوگوں کی مسجد میں
 انما راستہ کے باب **أَمْرُ الْأَيُّمَةِ بِتَحْقِيقِ الصَّلَاةِ فِي تَمَازُجِهَا وَتَوْبِخِهَا** اور ملکا پڑھنے کا
 حکم اس کی یہ **عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ بِجُلِّ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَ إِنِّي لَا أَخْرُجُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ وَمَا يُطِيلُ بِنَا قَمَانًا نَيْتُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِنَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْغَرِبِينَ فَأَيُّكُمْ أَمَرَ النَّاسَ فَلَهُمْ وَخَرَّ قَائِلٌ مِنْ رَأْسِهِ الْكِبِيرُ الضَّعِيفُ
 ذَا الْحَاجَةِ ترجمہ ابو سعید الانصاری وروایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
 کیا میں صبح کی جماعت میں نہیں آتا فلان شخص کی وجہ سے کہ وہ قرأت النبی کرتا ہے تو میں آپ کو کبھی نصیحت
 کرنے میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ نے فرمایا ای لوگو تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو
 وہیں ہر نفرت کرتے ہیں جو کوئی تم میں راستہ کرے تو غصہ نماز پڑھو اس کے اس کے پیچھے بڑھا اور ناتوان
 اور کام والا ہے **فَإِنَّهُ سَبَّاهُمْ** لوگ مقتدیوں میں ہوتے ہیں بڑھتے ہیں یا ضعیف ناتوان تو فرغ
 نماز کو بہت لمبا نہ کرنا چاہیے البتہ یہ ضرور ہے کہ ارکان کو جمعی طرح ادا کرے سنت کو موافق اور اس میں کوتاہی نہ
 کرے اور وہ سورتیں ٹیپے جو متوسط ہیں جو دشمن الضعیف اقرا وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عندہ کیوجہ
 سے جماعت میں اگر شرکت ہو تو جائز ہے **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
إِذَا أَحَدُكُمْ كَرِهَ النَّاسَ فَلْيُخَيِّرْ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَلِلضَّعِيفِ كَادًا
صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ ترجمہ ابو ہریرہ وروایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
 تم میں سے نماز پڑھنا نہ چاہے تو بلکی نماز پڑھے اس کے کہ جماعت میں بچے اور بڑے اور ناتوان اور بڑے ہوتے ہیں اور جب آپ
 نماز پڑھے تو جس طرح چاہے پڑھے **فَإِنَّهُ مَعْنَى جَابِ قَرَارَاتِ النَّبِيِّ كَرِهَ** **عَنْ هَتَامِ بْنِ**
مُنْبَذٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَدَّ
أَسَاوِيْعُهُمْ وَأَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَيِّرْ
الصَّلَاةَ فَإِنَّ فِيهَا كَبِيرَيْنِ وَفِيهَا الضَّعِيفُ وَإِذَا قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ صَلَاتَهُ مَا شَاءَ ترجمہ
 ہمام بن منبذ وروایت ہے ابو ہریرہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کسی حدیث میں بیان کیا کہ میں

۱۰۰

ذات الضعیف والکبیر

ذات الضعیف والکبیر

سو ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھاوی تو ہلکی نماز پڑھی کس لیے کہ عجب
 میں نماز پڑھی اور ناتوان ہوتے ہیں البتہ جب اکیلی ٹپ ہے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَّى أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ
فِي النَّاسِ الْمَظْهِيْفَ وَالشَّقِيْمَ وَذَا الْحَاجَّةَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھاوے تو ہلکی نماز پڑھی اس لیے کہ لوگوں میں ناتوان اور بیمار اور کام والے
 ہوتے ہیں **عَنْ** ابی ہریرہ کہہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **يُخَفِّفْ لِمَنْ يَخَفُّ خَفِيْنًا**
أَنَّهُ قَالَ بَدَلَ الشَّقِيْمِ الْكَبِيْرَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
 جو اور بگڑا اس روایت میں بیمار کے بدلہ بڑا ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ النَّخَعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَفَرَقُوْكُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَقُوْكُمْ قَالَ **أَفَرَقُوْكُمْ** قَالَ
أَفَرَقُوْكُمْ بَيْنَ بَيْنِكُمْ لَمْ يَصْغَ كَفَّهُ فَرَضْتُ لَكُمْ تَدْيِيْكُمْ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ تَوَضَّعْهَا
فِي كَفِّهِ بَيْنَكُمْ بَيْنَكُمْ ثُمَّ قَالَ أَفَرَقُوْكُمْ ثُمَّ أَفَرَقُوْكُمْ كَلِمَةً خَفِيْفَةً قُلْتُ فَبَيْنَكُمْ الْكَبِيْرَيْنِ فَإِنْ فُتِحَ
الْمَرْيَضُ فَإِنَّ فِيْهِ مِنَ الضَّعِيْفِ وَإِنْ فُتِحَ الْكَبِيْرُ فَإِنَّ فِيْهِ مِنَ الْحَاجَّةِ فإذا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ بِخَفِيفَةٍ شَاءَ
 ترجمہ عثمان بن ابی العاص نخعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولیٰ کو فرمایا تم اپنی قوم کی
 امامت کرو نہ ہونے کہہ یا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ اور مجھ پر اپنی
 سامنے ٹہما یا پر اپنی تہلیل میرے سینہ پر رکھو بعد اس کو فرمایا مجھ پر اور اپنی تہلیل میری پیٹھ پر بوند ہوں گے
 یہ میں کہے بعد اس کو فرمایا جا اپنا قوم کی امامت پر **ف** انہوی نے کہا یہ عثمان نے کہا میں اپنے
 دل میں کچھ پاتا ہوں اس سے راویہ کہ عثمان کو ڈر تھا ہو گا کہ میں امام بننے سے غور اور کبر نہ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ
 نے اس کو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہلیل کی برکت سے یا راویہ کہ عثمان کے دل میں سو سے
 بہت آؤ ہوں گے اور ایسا شخص امامت کو لائق نہیں خود مسلم نے عثمان سے روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ شیطان نے میری نماز میں ہرج و مرج ڈال دی ہے مجھ پر قرآن پڑھتے پڑھتے بہلا دیتا ہے آپ نے فرمایا یہ ایک شیطان
 جس کا نام خنزیر ہے جب تو اس قسم کا دوسرا دوسرا باؤ تو اس کی پناہ مانگے بغیر اعدو بائیں شیطان اگر سیم
 بڑا اور بائیں طرف تین بار تو عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال میں جا رہا تھا **ف**
 اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑھے کس لیے کہ لوگوں میں کوئی بڑا ہے کوئی بیمار ہے

رجل

بجلی

بجلی

ناجس

فرز

کوئی کام لایا ہے البتہ جب کبھی ٹپڑ ہو جس طرح جی چاہے ٹپڑ ہو **عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرُ**
مَاجِدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَتْ قَوْمًا فَآخَفَتْ بِهِمْ الصَّلَاةُ فَرَجَحِمَهُ
عُمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ سرورِ امت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطہر بات جو مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ جب نبی
 امامت کرے لوگوں کی تو نماز کو ہلکا کر **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَخِّرُ**
فِي الصَّلَاةِ دُعَايَهُمْ ترجمہ انس سرورِ امت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھتے تھے لیکن پوری
 دینے رکوع اور سجود اور سب ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَحْفَظِ النَّاسِ صَلَوةً فِي تَمَامِ تَرْجَمِهِ انس سرورِ امت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے تھے اور پوری **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ**
مَا صَلَّيْتُ ذَرَاءَ لِمَا رَكُوعَ صَلَوةٍ وَلَا أَتَمَّ صَلَوةً مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ انس بن مالک نے کہا میں نے کسی امام کے پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز
 نہیں پڑھی **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّغِيرِ**
مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِالسُّودَةِ الْحَقِيقَةِ أَوْ بِالصُّوَّةِ الْقَصْبَةِ ترجمہ انس سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بچہ کا رونا سنتے تو اپنی ماں کو ساتھ ہوتا آپ چوٹی سورت پڑھتے۔
فَ اور نماز کو جلدی ختم کر دیتے تاکہ عورت کو تکلیف نہ ہو اور بچہ زیادہ نہ رودے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو خاص عالم سب پر شفقت تھی اور آپ رحمۃ للعالمین تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو مقتدرین کی ترغیب
 ضرور ہے اور عورتوں کا مردوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایسا بھونکا سمجھ میں ہے جانا درست ہے اگرچہ تیرہ بہت چوٹی
 ہے جو بائیس نہ یا بیسب ہر جگہ کر دیتے ہیں مسجد میں ملائکہ جاوین (نودی) **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْخُلُ الصَّلَاةَ أَوْ يَدُ الْإِطْلَاقِ نَا سَمِعَ بُكَاءَ الصَّغِيرِ فَآخَفُفُ
مِنْ صَلَوةٍ وَجَدْتُهَا یہ ترجمہ انس بن مالک سرورِ امت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز
 شروع کرتا ہوں کچھ ہونے لگا کہ میں نے بچہ کا رونا سنا کر نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں اس خیال سے کہ ماں کو اپنے
 بچے کے رونا پر بہت رنج ہو گا **بَابُ** اعتدال اگر کان الصلوة و تخفيفها في تمام نماز میں سب
 ارکان کو اعتدال سے پورا کرنا اور نماز کو ہلکا پڑھنا **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَتْ فِيمَا مَكَاتُهَا فَكَانَتْ عِنْدَ الْبَعْدِ كَمَا كُنْصِهِ فَجَعَلَ

بنی
ماریہ

بچہ
اور

تعمد فی
الصلوة و تخفيفها

جَمْعُهُ عَلَى الْأَخْرَاجِ ثُمَّ يَخْرُجُ مَنْ دَرَأَهُ مُبْجَدًا تَرْجِمُهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِرِوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ
 بِرَأْسِ بْنِ عَازِبٍ وَفِي حَدِيثِ بَيَانٍ كِي وَهَبُ بْنُ سَهْلٍ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَجْعَلُ نَارَ ثَوْبِهِ حَرَّ آبٍ
 رُكُوعٍ سَرَّادٍ هَاتِي تَوْمِينَ كَيْ كَوِاسِي مِثْلَهُ جَعَلَتْهُ نَذِيكَةً بِهَا نَكَاحُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْنِ
 بِشَانَ زَيْنٍ بِرِوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ
 جَعَلَتْهُ نَقِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ كَقَوْلِهِ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ
 كَسَافَةٍ جَعَلَتْهُ بُولِي كَالْأَنْبِيَاءِ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ
 كِي قَوْلِ ابْنِ إِسْحَاقَ كَلَامُهُ رَطَبٌ بِرِوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ
 صَحَابِي هِيَ - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مقتدی مجدی کے لیے نہ جہک جہک تک امام ابنی پیشانی زمین پر نہ لگاؤ
 البتہ اگر امام کے جلدی سر اوٹھنا بیگاڑ ہو تو مضائقہ نہیں کہ امام کے ساتھ ہی مسجد میں جہاد پر سنت ہی ہو
 کہ ہر ایک کن کہ امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرے (نہی مختصر) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ**
حَدَّثَنِي الْأَبَاءُ وَهُوَ عَزِيزٌ كُنْتُ دِرْقَالُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ
مِنْ حَمِيدٍ أَلَمَ عَيْنٍ أَحَدٌ مِّنَّا ظَهَرَ كَأَحَدٍ يَفْعَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
لَتَمَّ لَعَنَ مُجَوِّدًا بَعْدَ كَ تَرْجِمُهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِرِوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ
 نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ من حمد کہتے تو ہم میں سے کوئی نہ جہکتا (مجدی کے لیے)
 جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نہ جلتے ہر ہم آپ کو بعد مجدی میں جاتے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ عَلَيَّ السَّلَامُ حَدَّثَنَا الْأَبَاءُ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِذَا رُكِعَ رَكَعًا فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدٍ كَأَنَّهُ كُنْتُ قِيَامًا
حَتَّى تَرَكَهُ قَدْ وَضَعَ وَجْهَهُ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ نَتَجَعَلُ تَرْجِمُهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بِرِوَايَةِ أَبِي جَعْفَرٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ
 تھیں نہ یہ حدیث بیان کی ہم برابر ابن عازب (وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جب آپ
 رکوع کرنے تھے ہم بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ رکوع کو سر اٹھاتے اور سمع اللہ من حمد کہتے تو ہم کھڑے ہوتے
 یہاں تک کہ آپ کو کہتے زمین پر پیشانی رکھتے اور اس وقت ہم بھی مسجد میں جلتے **عَنْ الْأَبَاءِ قَالَ**
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْنُو أَحَدٌ مِّنَّا ظَهَرَ كَأَحَدٍ يَفْعَلُ كَأَنَّهُ قَدْ جَعَلَ
لَهُمْ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا الْأَنْبِيَاءُ أَنَّ ابْنَ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي تَرْجِمُهُ بِرِوَايَةِ

ن
وَأَذَا

ن
الْبَيْتِ

مراد ہے اور خطا سے حق اسر **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْمُنْكَدَمِ فِي رِوَايَةٍ مُعَاذِ كَمَا يُقَالُ فِي التَّوْبَةِ
 الْبَيْتِ مِنَ الدَّائِنِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ زَيْدٍ مِنَ الدَّائِنِ تَرْجُمَهُ دُورِي رِوَايَتِ كَا دُورِي كَا دُورِي
عَنْ رِوَايَةِ الْحَدِيثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَفَعَ رَأْسَهُ
 مِنَ التَّوْبَةِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَلَكَ الْإِثْمُ وَلَكَ مَا شِئْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَتَقَبَّلْ
 أَهْلُ التَّوْبَةِ لِمَا جَاءَ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَلَكُنَّا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ
 لَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ تَرْجُمَهُ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب کوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ربنا لک الحمد اخیر تک کہ پروردگار ہمارے جھکوس
 ہوں آسمانوں پہر اور زمین پہر اور ہر چیز تو چاہے اس کے بعد اس پہر قولائق ہے تعریف اور بزرگی کو
 بہت سچی بات جو بندہ نے کہی (اور ہم سب نیسے بندہ ہیں) یہ ہے۔ او اللہ ہمارے جو تو دیوے اور کار و کمنے
 والا کوئی نہیں اور جو تو روکے اور سکا دین والا کوئی نہیں کوشش کر پوائے کی کوشش نیسے سامنے
 ناندہ نہیں دیتی (بلکہ جو تو چاہے سدا ہوتا ہے اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندہ کی
 سب باتوں میں یہ ثبوت چڑھ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی ہمیں تفویض ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہو
 بندوں کی عاجزی کا اور قسم ہند شاہ ملک کی قدرت کا ملکا سبحان اللہ (ف) دنیا کے کا معلوم
 مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور یہ لوگ کوشش سے فائدہ ہو لیکر کبھی قائل ہیں پر بعد بہت شبہ
 عذر اور غرض کی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صد ہزار نا اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں
 سے بہت سی اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندہ کی قدرت کے باہر ہے پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا
 قدرت ہی کا ہر ایک درجہ باہر ہوا تو قدرت پر کبھی پرکھ کر رہنا اور مظاہرین جھوٹ ہوئے دنیا داروں کی طاقت
 ہے بچنے کے لیے نہ تہ پلٹن ہلانا لیکن بہرہ رسا اور اعتقاد دھار پہنا نہیں سکتے اور یہی طریقہ ہے علما اور فضلاء
 اور عرفا کا اور اس میں راحت ہے اور خلاصی ہے سچ اور غم سوہن کو طواف میں تباہی اور بربادی اور نیست
 ہے بن تو تیسیر کے بہت خلاف ہوں اور پہلے پہل کچھ تہیر کا قائل تھا باب نہیں اور خدا کے اور پر اعتماد کرنے
 کو بہر سبب ہمیں بغیر اللہ کا شکر اور کلمہ **عَنْ** زَيْنِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ إِذَا دَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّوْبَةِ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَلَكَ الْإِثْمُ وَلَكَ مَا شِئْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَتَقَبَّلْ
 رَمَائِهِمْ مَا شِئْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَتَقَبَّلْ أَهْلُ التَّوْبَةِ لِمَا جَاءَ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

وَقِي
 ن
 بَابُ قِيَمَةِ
 نَسْمَا الْكَفَرِ

لَا مَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ ترجمہ عبد الباقی بن عباس سے ایسی ہی روایت ہے جو اس پر
گذری مگر اس روایت میں اس کا حال العبد و کلمات عبد بن عباس **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْلِهِ وَمِمَّا لَا يَنْفَعُكَ مِنْ شَيْءٍ تَعْلَمُ وَتَعْلَمُ مَا بَعْدَكَ ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے جو اس پر گذری اس میں یہ دعا ملتا تھا من شئ بعدک ہو اگے نہیں ہے **بَابُ** النَّبِيِّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّجُودِ رُكُوعُ اَوْ سَجْدَةٌ مِّنْ قُرْآنٍ يُرِيدُكَ مَا نَفَعَكَ **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيِّئَاتِ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ
أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النَّبُوءَةِ إِلَّا الرَّكْعَةُ الصَّائِرَةُ بِرُكُوعٍ أَوْ سَجْدَةٍ
أَوْ تَرْتِيلٍ لَهُ الْوَاقِعُ نَفِثَتْ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الْكُفُوفُ فَغَطُّوا فِيهِ الْكَلْبَ
وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَبَهُ فِيهِ اللَّهُ عَذَابُ فَعَمِينَ أَنْ لَيْسَ جَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَافِيَانُ عَنْ
سُلَيْمَانَ ترجمہ عبد الباقی بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میں موت میں) پردہ اٹھا
اور لوگ صف باندھے کھڑے تھے ابوبکر صدیق کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری دینے
والوں میں سے کوئی نہ رہا (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجھ پر ہو گیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکھے یا اوسکو واسطے
کوئی اور دیکھو اور تمکو معلوم رہے کہ منع کیا گیا میں قرآن کو پڑھنے سے رکوع یا سجدہ میں رکوع میں تو پھر رب کی بڑائی
کر دو یعنی سبحان ربی العظیم کہو (اور سجدہ میں گردش کرو دعا میں تو دعا تمہاری قبول ہو **ف** نودی نے
کہا اس حدیث سے رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت کلی بلکہ رکوع میں صرف تثنیخ اور سجدہ میں تثنیخ
اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں قرأت کو سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورہ پڑھے تو مکروہ ہے لیکن نماز
باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ پڑھنے میں دو قتل میں ایک یہ ہے کہ مکروہ ہے اور سورہ تون کی طرح اور نماز باطل
ہوگی اور دو سجدہ کجرام ہے اور نماز باطل ہو جاوے گی یہ جب ہے کہ قصد اٹھے ہے اور جو ہوئے سے پڑھے تو نماز
مکروہ نہ ہوگی لیکن سجدہ ہو کرے دو قتل صدقوں میں امام شافعی کے نزدیک اور علمائے سنی حیات ہے
رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا اور سجدہ میں سبحان ربی العظیم تین تین بار اگر ایک بار کہے گا تو یہی کافی
ہے اور تثنیخ رکوع اور سجدہ میں سنت ہے وجوب نہیں ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا یہی قول ہے اور امام
حمد اور ایک جملہ اہل حدیث کے نزدیک اسب سے بدیل ظاہر حدیث کے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَشَفَ كُنْهَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دُعَاؤُهُ مَعْصُومٌ فِي مَوْضِعِ الدُّعَاءِ مَا تَ

فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ كُنْتُ مَشْرُوعًا لِنَارٍ إِلَّا أَنَّكَ يَا عَالَمُ بَرَاهِمَا
 الْعَبْدُ الْعَالِمُ أَوْ كُنِيَ لَهُ خَيْرٌ وَكَرِهْتُ لِحَدِيثِ سَفِيَّانَ تَرْجُمَهُ مَبْدَأُ بِنِ عِبَّاسٍ سَوْدَاتِ بِي
 رَحْلُ مَدَنِيٍّ مَعْلُومٍ سَلَّمَ بَعْدَهُ أَهْلُ يَأَسَاكِي سَهْرِي بَنَدِي هَوِي تَبِي مَرَضُ مَوْتِ مَن تَوَفَّيَا يَأَسَدُ مَن
 نَهَى بِإِسْمِ أَهْوِي وَبِأَمْنِ بَارِئِ يَأَسِي فَرَمَا يَأَسِرْ فَرَمَا يَأَسِرْ بَنَدُ مَن تَبِي خَيْرٌ وَبِنَدِ مَن مَن تَوَفَّيَا يَأَسَدُ مَن
 خَوَابُ جَوْنِكِ بَنَدُ دِيكِي يَأَسِرْ لِي دِيكِي مَعْلُومٍ يَأَسِرْ لِي دِيكِي مَعْلُومٍ يَأَسِرْ لِي دِيكِي مَعْلُومٍ
 عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنَّا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ أَقْدَرْنَا أَوَّجًا أَوْ سَاجِدًا تَرْجُمَهُ حَضْرَتُ عَلِيٍّ
 رَوَايَتُ هُوَ مَنَعَ كَيْفَ مَجْهُدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ رُكْعَ يَأَسِدُ مَن قَرَأَ ثَبَنَ سَوَّ عَنِّي نَبِي
 أَبُو طَالِبٍ يَقُولُ كُنَّا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَبَ آيَةُ الْقُرْآنِ وَأَقْدَرْنَا أَوَّجًا أَوْ سَاجِدًا
 تَرْجُمَهُ هُوَ جَوَادُ بَرَكْدَا عَنِّي بَرَأِي طَالِبٌ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكُنَّا عَنِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكْعِ وَالسُّجُودِ وَلَا أَقُولُ كُنَّا تَرْجُمَهُ حَضْرَتُ عَلِيٍّ سَوْدَاتِ هُوَ مَنَعَ كَيْفَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَ يَأَسِدُ مَن قَرَأَ ثَبَنَ سَوَّ عَنِّي نَبِي
ف اس سے یہ غرض نہیں کہ کھڑے رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے کی اجازت ہو بلکہ ممانعت عام ہو سکے
 لیے ہر احتیاطاً حضرت علیؑ نے حدیث کی نقل کرنے میں اتنا تصرف ہی جائز نہ کیا **عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا**
 حَتَّى أَنْ أَقْدَرْنَا أَوَّجًا أَوْ سَاجِدًا تَرْجُمَهُ حَضْرَتُ عَلِيٍّ لَمَّا مَنَعَ كَيْفَ مَجْهُدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنَعَهُ قَرَأَ ثَبَنَ سَوَّ عَنِّي نَبِي
عَنْ عَلِيٍّ سَعِيدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا قُلُوبًا لَوْ كُنَّا فِي عَزَبِ
قُرْآنِ الْقُرْآنِ وَأَنَا دَاكِعٌ لَوْ كُنَّا فِي رَدَايَا مَنَعَهُ عَنَّا فِي السُّجُودِ كَمَا ذَكَرَ الرَّهْصِيُّ
وَذَيْدُ بْنُ أَسَدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ كَمَا أَذْهَبَ بَنِي قَيْسٍ تَرْجُمَهُ حَضْرَتُ عَلِيٍّ لَمَّا مَنَعَ كَيْفَ مَجْهُدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنَعَهُ قَرَأَ ثَبَنَ سَوَّ عَنِّي نَبِي
 اس روایت میں ہی سجدے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ عَلِيٍّ لَمَّا مَنَعَهُ قَرَأَ ثَبَنَ سَوَّ عَنِّي نَبِي**
 فِي السُّجُودِ تَرْجُمَهُ هُوَ جَوَادُ بَرَكْدَا اس روایت میں ہی سجدے کا ذکر نہیں ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ**
قَالَ نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا دَاكِعٌ لَا يَنْ كُرْفَا سَدَادٍ عَلِيًّا تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 روایت ہو مجھے رکوع میں قرآن پڑھنے کی ممانعت ہوئی اس اسناد میں حضرت علیؑ کا ذکر نہیں ہے **بَابُ**
مَا يَقُولُ فِي الرُّكْعِ وَالسُّجُودِ رُكْعَ يَأَسِدُ مَن قَرَأَ ثَبَنَ سَوَّ عَنِّي نَبِي **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرْ مِنَ الرَّكْعَاتِ

ترجمہ
 حضرت علیؑ

باب
 ما يقول في الركعة والسجدة

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبیہ انہو پروردگار سے سجدہ میں بہت
 نزدیک ہوتا ہے تو بہت دعا کر دے سجدہ میں **ف** نزدیکی نے کہا مرا دیہ کہ نزدیک ہوتا ہے اور اس کے رحمت اور
 فضل سے اور اس حدیث میں عنبت کہ سجدہ میں غما کے لیے اور دلیل ہے اور شخص کی جو سجدہ کو قیام میں افضل
 بتاتا ہے اور اس باب میں قول ہیں ایک یہ کہ سجدہ میں بہت دیر کرنا اور سجدہ اور رکوع زیادہ کرنا طول
 قیام میں افضل ہے اسکو ترمذی اور بخاری نے ایک جامع سے علماء سے نقل کیا اور ابن عمر ہی سجدہ کے طول کہ
 افضل جانتے ہیں دوسرے کہ طول قیام افضل ہے امام شافعی کا بھی مذہب ہے کیونکہ جابر کی روایت صحیح مسلم
 موجود ہے کہ افضل نماز وہ جس میں قنوت میں قیام طویل ہو اور قیام کا ذکر قنوت ہو اور سجدہ کا ذکر تسبیح ہو
 اور قنوت افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ قیام میں سجدہ کو زیادہ طول کرتے -
 تیسری یہ کہ دونوں امیر برابر ہیں فضیلت میں اور امام احمد نے اس مسئلہ میں تعقیق کیا ہے اور کوئی حکم نہیں
 اور اسحاق بن اہویہ نے کہا کہ دو گونہ رکوع اور سجدہ زیادہ کرنا افضل ہے اور رات کو طول قیام آتے -
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 ذُنُوبِي كُلَّهَا وَرَحْمَةً وَأَوَّلَهَا وَأَخِرَهَا وَعَلَا بَيْتَكَ يَا مُرْكَاةَ مَرْجَمٍ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهِ دَعَاكَ تَلِيهِمْ غُفْرِي خَيْرٌ مِنْكَ يَنْوِي أَوْ أَمْرٌ يُخَفِّدُ مِيرَ سَبْغًا هَوْنًا
 كَوْنُهُ فِي هَوْنٍ يَأْتِيهِ هَوْنٌ يَأْتِيهِ هَوْنٌ يَأْتِيهِ هَوْنٌ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنُّ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 يَتَوَلَّى الْقُرْآنَ حَتَّى أَمُومِنِينَ عَائِشَةَ سَمِعَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْوِي أَوْ أَمْرٌ يُخَفِّدُ مِيرَ سَبْغًا هَوْنًا
 تَبَّ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي قَرَأَ فِي رُكُوعِهِ **ف** قرآن میں یہ وار دہر تسبیح مجھ ربک و
 استغفرہ اس کے موافق تسبیح اور استغفار بہت کہتے تھے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُنُّ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ السُّجُودِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
 وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَتْ بَابُ رَسُولِ اللَّهِ مَا هَذَا أَكْبَرُ الْيَقِينِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا نَسَا نَقُولُ
 قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَمَةً فِي رُكُوعِي إِذَا نَسَا نَقُولُ إِذَا جَاءَكَ اللَّهُمَّ وَاللَّهُمَّ الْغُفْرَانِ الْغُفْرَانِ
 ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس دنات ہو پہلے گزرتا تے ہر سہا ایک تہم و مجھ
 استغفرک و اتوب الیک میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا عمل میں جبکہ آپ نے کالہ آپ ہی کو کہا کرتے

جاء
 ما قال
 في سجدة
 من سجدة

ہیں آپ کو فرمایا خدا نے میری لیے ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں جب میں اسکو دیکھتا ہوں تو اس
 کلموں کو کہتا ہوں اذاجبارضر اللہ لغفر آخر سورۃ تک **ف** سورہ اذاجبارضر اللہ کہ کے فتح ہونے
 کے بعد اترتی جب اسلام پہل گیا اور جو حق جو حق لوگ مسلمان ہو گئے اللہ تعالیٰ اس سورہ میں اپنے پیغمبر کو
 خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بول اور استغفار کر اور ضحیٰ اس سورت میں اشارہ ہے آپ کی وفات کے
 قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کلام پورا ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ استغفار چھبہ تک درستی اور غیبت
 لے اسکو کر وہ بالکلیہ اس خیال سے کہ کہیں یہ گناہ نہ کرے اور جھوٹ میں مبتلا ہو سو پر افضل ہے کہ یوں کہو
 اللہم اغفر لی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا آتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ عَمَلٍ
 إِذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ يُصَلِّيَ صَلَاةَ الرَّادِّ عَاذًا وَقَالَ نَبِيُّكُمْ سُجَّاتُكَ رَبِّي تَرْجُمُكَ اللَّهُ عَمَلُكَ
 ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سورہ اذاجبارضر اللہ
 اترتی تو آپ جب نماز پڑھتے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک بی محمدک اللہم اغفر لی منی ویاک ہر تو اسے
 رب کبر اور شکر ہے تیرا یا اللہ بخیر **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ يَكْتُبُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَجْمَدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَرَأَيْكَ تُكْتُبُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَجْمَدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ خُذْ مِنْ يَدِي
 أَرَأَيْكَ سَأَرَى عِلْمًا فِي أَمْرِي كَذَا أَرَأَيْتَهَا أَكْتُبُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَجْمَدُكَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ
 أَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا إِذَا جَاءَهُ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قُمِ مَعَهُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِهِ
 اللَّهُ أَنْوَاجًا كَسَيِّدٍ يَخْدُوكَ وَاسْتَغْفِرُكَ إِنَّهُ كَانَ قَوْلًا تَرَاهُ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفرج فرماتے تھے سبحان اللہ و بجمدک استغفر اللہ و اتوب الیہ آپ فرمایا مجھ سے یہ کہیں بیان کیا
 تو ایک نشانی دیکھتا ہے اپنی امت میں یہ جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو پیغمبر کہتا ہوں میں بھی سبھاں اللہ
 و بجمدک استغفر اللہ و اتوب الیہ کہتا ہوں وہ نشانی شاید یہ ہے اذاجبارضر اللہ اذاجبارضر اللہ کہ میں جب اسکی دعا گئی ہوں
 کہ نہ ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں حق جو حق شریک ہونے لگے تو اسکی تعریف کر پاکی بول اور غیبت نہ کر
 اس سے وہ خوش ہو لے **عَنْ** ابْنِ جُرَیجٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَسَاءُ
 سُجَّاتُكَ وَجَمْدُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَا خَبَرْتُ فِي بَرٍّ إِلَّا سَأَلْتُكَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَّا ذَلِكَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّكَ لَمْ يَكُنْ يَكُنْ أَتَاكَ فَخَبَرْتُ عَنْهُ فَقَسَمْتُ لَمْ يَرْجِعْ

عَنْ ابْنِ جُرَیجٍ
 قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ
 كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي
 الرُّكُوعِ قَالَ أَسَاءُ

بَابُ مِثْلِهِ

وَالْحَقُّهُ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ بَدُونِ بَرٍّ
 سَجْدَةٍ كَرْنِيكَ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے ساتھ اعضا میں اور سجدہ کرنے والے کو وہ سب اعضا زمیں
 سے لگانا جائیہ اور سجدہ پیشانی اور ناک دونوں پر کرنا چاہیے لیکن پیشانی کا تو زمین پر رکھنا واجب
 ہے اور ناک کا لگانا مستحب اگر ناک لگاؤ اور پیشانی نہ لگاؤ تو سجدہ درست نہیں ہوگا امام مالک اور شافعی
 اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں میں سے ایک کا لگانا کافی ہے اور امام احمد اور حنفیہ
 کے نزدیک دونوں کا لگانا ضروری ہے۔ وجوب ظاہر حدیث کو اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ ظاہر حدیث کو مستحب
 ناک اور پیشانی ایک عضو کو حکم میں ہے ورنہ مسجد کے اعضا آٹھ ہوں گے دو دونوں ہاتھ اور دونوں
 گھٹن اور دونوں پاؤں اور ناک اور پیشانی (نودی مخصا) **ف** اور منع کیا بال اور کپڑے کے سمیٹنے
 سے **ف** بال کا سمیٹنا یہ کہ سر جوڑے کی طرح باندھو اس طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے باتفاق علماء۔
ف سمیٹنے کی روایت ہے اور ابوالربیع نے کہا سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا نیک اور بال اور کپڑے سمیٹنے کو
 مخالفت کی سات ہڈیاں یہ ہیں دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں دونوں پاؤں پیشانی **عَنْ ابْنِ**
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَضْغُمٍ وَكَأَنَّكَ
تَكُونُ بِأَوْشَعًا تَرْجِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّيَا يَجْعَلُ حُكْمَ بَرٍّ سَجْدَةٍ كَرْنِيكَ
 سات ہڈیوں پر اور کپڑے اور بال سمیٹنے کا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَضْغُمٍ وَكَأَنَّكَ**
تَكُونُ بِأَوْشَعًا تَرْجِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّيَا يَجْعَلُ حُكْمَ بَرٍّ سَجْدَةٍ كَرْنِيكَ
 صلوات اللہ علیہ وسلم حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کرنا اور مخالفت ہوئی بال اور کپڑے سمیٹنے کی **عَنْ ابْنِ**
عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَضْغُمٍ وَكَأَنَّكَ
تَكُونُ بِأَوْشَعًا تَرْجِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّيَا يَجْعَلُ حُكْمَ بَرٍّ سَجْدَةٍ كَرْنِيكَ
 کرنا پیشانی پر ہر اشارہ کیا اپنے اپنے ہاتھ ناک پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں
 قدحوں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال سمیٹنے کا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَضْغُمٍ وَكَأَنَّكَ تَكُونُ بِأَوْشَعًا
وَأَمَّا رِجْلَايَا عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّجُلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَكَأَنَّكَ تَكُونُ بِأَوْشَعًا تَرْجِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّيَا يَجْعَلُ حُكْمَ بَرٍّ سَجْدَةٍ كَرْنِيكَ
 کرنا پیشانی پر ہر اشارہ کیا اپنے اپنے ہاتھ ناک پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں ہاتھوں پر اور دونوں
 قدحوں کی انگلیوں پر اور حکم ہوا کپڑے اور بال سمیٹنے کا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَضْغُمٍ وَكَأَنَّكَ تَكُونُ بِأَوْشَعًا
وَأَمَّا رِجْلَايَا عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّجُلَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَكَأَنَّكَ تَكُونُ بِأَوْشَعًا تَرْجِمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّيَا يَجْعَلُ حُكْمَ بَرٍّ سَجْدَةٍ كَرْنِيكَ

روایت ہے

ن
الی
ن
القول

علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا سات اعضا پر سجدہ کر ٹیکا اور بائیں اور کپڑوں کو نہ ہیشہ کادہ سات اعضا پر
 ہیں پیشانی اور ناک (یہ دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) اور دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں دونوں قدم **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيَ وَيَدَا سَاحِئَهُ مَعْصُوفَيْنِ وَرَأَى سَاحِئَهُ قَامَ
 فَجَعَلَ يَحْكُمُ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأَيْتَنِي فَقَالَ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُمَا امْتَلِ هَذَا امْتَلِ الَّذِي يُصَلِّي دَهْوً مَكَتُوفٌ تَرْجُمُهُ عِدَابُهُ
 بن عباس نے دیکھا عبد اللہ بن حارث کو وہ جوڑہ باندھ کر ہاتھ و پاؤں پڑھ رہے تھے تو عبد اللہ بن عباس ان کے
 جوڑے کو کھولنے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہو کر پوچھا تم نے میرا سر کیوں چھوا عبد اللہ بن عباس نے کہا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ فرماتے ہیں جو شخص بائیں اور دائیں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے اسکی
 مثال ایسی ہے جیسے کوئی ستر لگا کر نماز پڑھے **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری اگرچہ
 باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ مذکورہ ہوگی **بَابُ الْاِعْتِدَالِ**
فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَدَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ عَنِ الْجَبْهَيْنِ وَدَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْخَدَّيْنِ
 السُّجُودِ سجدہ کس طرح کرے دونوں ہتھیلیاں زمین پر لگا دے اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے جدا کرے
 اور پیٹ کو ان سے جدا کرے **عَنْ** ابْنِ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَدُوا فِي
 السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ الْبَسَاطَ الْكَلْبِ تَرْجُمُهُ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اعضا کو برابر رکھو سجدہ میں اندر نہ بھاؤ کوئی تم میں سے اپنی بائیں اور دائیں ہتھیلیاں
 زمین پر نہ لگا دے اور نہ پہلوؤں سے ملادے جیسے کتا بیٹھا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اوٹھی رہیں اور دونوں ہاتھیں
 کشادہ کر رکھیں اگر بدن متکا ہو تو بطن نظر آوے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ طَلْحَةَ كُنَّا نَسْأَلُ فِي حَدِيثِ ابْنِ
 جَعْفَرٍ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ الْبَسَاطَ الْكَلْبِ تَرْجُمُهُ وہی جواب پر گزرا **عَنْ** ابْنِ قَالٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدْتَ فَاصْنَعْ كَذَلِكَ وَادْفَعْ مِنْ فَتْكَ تَرْجُمُهُ بار سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ اور کہنیاں زمین سے
 اٹھا لے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 إِذَا صَلَّى فَدَفَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَسْتَدِيرَ بِأُضْرَاطِطِهِ تَرْجُمُهُ عبد اللہ بن مالک بن نجیحہ سے روایت ہے
 بحمید عبد اللہ کی مان کا نام ہے مالک کی بی بی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ

بَابُ حَقِصِ الْوَأْسِ فِي الصَّلَاةِ

بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ وَوَضْعِ الْمِرْفَقَيْنِ

بَابُ الْبَسَاطِ

بَابُ الْبَسَاطِ فِي السُّجُودِ

يَعْبُدُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاتِلًا وَكَانَ إِذَا دَفَعَهُ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ كَمَا يَجْعَدُ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا كَمَا
يَقُولُ فِي كُلِّ مَعْتَبَرٍ الْحَيَّةُ وَكَانَ يَهْرُسُ بِرُجْلِهِ الْيُسْرَى سَعْيًا يَجْعَلُهُ الْيَمْنَى وَكَانَ يَنْهَى
عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَنْفَتِرَ رَأْسُ الرَّجُلِ ذِرَاعَيْهِ وَاقْتِرَاشُ الشَّيْءِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ
بِالشَّيْطَانِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ مَرَّ حَمِيمٍ أَمِ الْمَوْنِينَ عَالَمَةً
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو اللہ اکبر کہہ کر اور قرات کے الحمد بعد رب العالمین سے
(توسیم اللہ الرحمن الرحیم آمین) کو کہتے اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا کرتے نہ نیچا بلکہ (پیشہ کے برابر کہتے) پھر
بیچ میں اور جب سر اٹھاتے رکوع سے توسیع نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھی کھڑی ہو جاتے اور جب سجدے سے
سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھی بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد (تقدیر میں) التعلیات
بیٹھتا اور بایں پاؤں بچھا کر اٹھنا پاؤں کھڑے کرتے اور منع کرتے کہ شیطان کی بیٹھک سے فحشو اٹھا
کہتے ہیں وہ یہ کہ دونوں سرین کو زمین سے لگا دو اور پٹہ لیون کو کھڑا کر لے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے
جیسے کتا بیٹھتا ہے **ف** اور منع کرتے تھے اس بات سے کہ آدمی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر بچھا دیوے درندے
جائزہ کی طرح اور ختم کرتے تھے نماز کو سلام سے **ف** احمدیہ سے بہت سے مسئلے معلوم ہوئے ہیں ایک یہ کہ قرات الحمد
بعد رب العالمین سے شروع کرے یہ دلیل ہے امام مالک رحمہ اللہ اور ابولون کی جو رسم اللہ کو سورۃ فاتحہ میں داخل نہیں
سمجھتے اور شافعی اور اکثر علماء نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی صدقوں میں سے
پہلے یہ سورہ پڑھتے تھے یعنی الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہیں کہ الحمد بعد رب العالمین بغیر اسم اللہ کے پڑھتے تھے
اور بہت سے دلیل ہیں اس امر پر قائم ہوئی ہیں کہ اسم اللہ جب سورۃ فاتحہ کا دوسرے یہ کہ رکوع میں پیشہ کو برابر کہنا
چاہیے اگر اوپر پھر سے تیسری یہ کہ جب رکوع سے سر اٹھا دو تو سیدھا کھڑا ہو اس طرح دونوں سجدوں کے پچھلے سیدھا
بیٹھتے چوتھی یہ کہ ہر دو رکعت کو جو قصہ پڑھے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک دونوں
تغھمد واجب ہیں احمدیہ کے رد میں امام مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونوں تغھمد سنت ہیں
امام شافعی کے نزدیک پہلا تغھمد سنت ہے اور دوسرا واجب ہے پانچویں یہ کہ بایں پاؤں بچھا دو اور اٹھنا پاؤں
کھڑا کر کے تقدیر میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں تقدیر میں اس طرح بیٹھو اور امام مالک کے نزدیک دونوں
تقدیر میں تو رکعت سنت ہے اور شافعی کے نزدیک جس طرح جسکو بعد سلام ہو اس میں تو رکعت سنت ہے اور مالک کا
بیان اور پھر گند چکا اور امام شافعی کے نزدیک نماز میں چار جگہ ہیں ایک دونوں سجدوں کے پچھلے دوسری رکعت

فَيُصَلِّيُ الْبُحْرًا وَالنَّاسُ وَدَرَأَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الشَّكْرِ فَمَنْ شَاءَ اخْتَذَ هَذَا الْمَرْكَزَ وَتَرْجُمَهُ عَلَيْهِ
 بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کو دن باہر نکلتے تو حکم کرتے تھے کہ ہر چہ گارنیکا اپنے
 سامنے پہر نماز پڑھتا ہو اس کی آڑ میں اور لوگ آجکے پیچھے ہوتے اور یہ امر سفین میں کہتے اسی وجہ سے اس عید دن نے
 اس کو مقرر کیا ہے (کہ ہر چہ سناہنہ کہتے ہیں) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يَوْمَ عِيدِهِ يَقُولُ كَيْفَ رُزِ الْعَزَّةُ وَيُصَلِّيُ الْبُحْرًا زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ وَ
 هِيَ الْخُزَيْمَةُ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كُوَاثَرْتُهُ أَوْ اسْلَى طَرَفَ نَازِ
 ثُتْهُ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْرُضُ رَأْسَهُ فِي الْمَاءِ وَهُوَ يُصَلِّيُ
 الْبُحْرًا تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَوْمَ عِيدِهِ كُوَاثَرْتُهُ أَوْ اسْلَى طَرَفَ نَازِ
 طَرَفَ نَازِ ثُتْهُ تَرْفِ اَوْ ثَمَنِي كِي اَوْ ثَمَنِي نَزْوِي سَے کہا اس حدیث میں دلیل ہے نماز جائز ہونے پر
 حیوان کے نزدیک اور اونٹ کے نزدیک اور اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اس میں کسی کہہ ہیں
 بکہ کثرت ہوں اور نماز میں خلل واقع ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 يُصَلِّيُ إِلَى رَأْسِهِ وَقَالَ ابْنُ مَسْرُورٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى بَيْتِ حَرْبِ
 عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَوْمَ عِيدِهِ كُوَاثَرْتُهُ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اونٹ کی طرف **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
 أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَلَا بِطَرِيقِ قُبَّةٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ أَدِيمِ قَالِ مُحَمَّدٌ
 يَلَا بِطَرِيقِ قُبَّةٍ لَمْ يَخْرُجْ قَالِ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ صَلَواتُ اللَّهِ
 كَلَّمَ أَنْظَرُ إِلَى بَيْتِهِ سَأَلَهُ قَالِ قَتُومَةُ زَادَنَ يَلَا قَالِ جَعَلْتُ أَتَّبِعُ مَا هُوَ نَا هُوَ نَا
 يَقُولُ يَمِينًا وَشِمَالًا يَقُولُ حَيْثُ عَلَى الْعُلُوَّةِ حَيْثُ عَلَى الْعُلُوَّةِ قَالِ ثُمَّ زَكْرِيَّا لَكَ عَزَّةُ فَتَقَدَّمُ
 فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ زَكْرِيَّا لَكَ عَزَّةُ فَتَقَدَّمُ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ زَكْرِيَّا لَكَ عَزَّةُ فَتَقَدَّمُ
 ثُمَّ زَكْرِيَّا لَكَ عَزَّةُ فَتَقَدَّمُ ثُمَّ زَكْرِيَّا لَكَ عَزَّةُ فَتَقَدَّمُ ثُمَّ زَكْرِيَّا لَكَ عَزَّةُ فَتَقَدَّمُ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہ میں اور آپ بطبع (ایک مقام پر باب کہ پر) میں تیرا ایک لال چمڑے کے کٹا سٹک
 میں تیرا لال چمڑے کے کٹا سٹک (اور آپ) (دعویٰ کیا) پہر کسی کو باقی ملا اور کسی کو نہ ملا اور اس
 دوسرے سے لیکر ذرا سا چمڑا لیا **ف** میں حضرت کو وضو جو باقی بچا اس کو لوگوں نے تبرک سمجھا لیا

باب السجود في عرفة

باب السجود في عرفة

شروع کیا کسی کو تو پانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسرے نے اوپر دو چار قطر چھڑک دیے اور دوسری ادایت میں یہ
 فقیر کو مجھ سے کہیں لے لو گوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے رہے تھے۔ نذوی نے کہا اس حدیث سے
 یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صالحین کے آثار سے برکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہو کر کہا نے پانی کا
 استعمال بطور تبرک کو جائز ہے **ت** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلتے سرخ جوڑا پہن کر گویا میں اس
 وقت آپ کی ہڈیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ نے وضو کیا اور ہال نے اذان دی میں نے اون کے منہ
 کی پیروی کی جو اہم اور بائیں طرف دیکھ کر کہتے تھے **ح** علی الصلوۃ **ح** علی الفلاح **ف** نذوی نے
 کہا اس حدیث سے یہ امر نکلا ہے کہ سو دن کو **ح** علی الصلوۃ اور **ح** علی الفلاح میں دہانے اور بائیں طرف
 منہ پیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف نہ پیرے صرف سر اور گردن پہرا دی اور اس باب
 میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ **ح** علی الصلوۃ میں دونوں بائیں اور اپنی طرف منہ پیرے اور **ح** علی الفلاح
 میں دونوں بار بائیں طرف منہ پیرے اور یہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ ایک بائیں طرف **ح** علی الصلوۃ اور اپنی طرف موٹھ
 پہرا کر کہے اور ایک بار بائیں طرف منہ پیرے پہرا کر اسی طرح **ح** علی الفلاح تیسرے یہ کہ پہلا **ح** اپنی طرف منہ
 پہرا کر **ح** علی الصلوۃ کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر دہانے طرف منہ پیرے اور **ح** علی الصلوۃ کہے
 پھر بائیں طرف موٹھ پیرے اور **ح** علی الفلاح کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر بائیں طرف منہ
 اور **ح** علی الفلاح کہے **ت** پھر ایک بہالا گاڑا گیا آپ کر لے اور آپ کے ٹہرے اور ظہر کی دو رکعتیں
 پڑھیں (قصہ کیا اس لیے کہ سفر میں تھے) آپ کے سامنے سگدھی اور کتے نکل رہے تھے آپ روکتے نہ تھے کہیں نہ
 پہالے کا سترہ تھا) پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (دونوں نمازوں کو جمع کیا) پھر سابعہ دوسری رکعتیں پڑھتے
 رہے (قصہ) یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے **عَنْ** عَوْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا كُرَّاءَ رَأَى رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةِ حَضْرَتِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَى بِلَاكَ أَخْرَجَ وَهُوَ دَاخِلُ النَّاسِ
 يَتَبَدَّلُونَ ذَلِكَ الْوُضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا كَتَمَهُ بِدَمْعٍ لَمْ يَصِبْ مِنْهُ أَحَدٌ مِنْ
 بَلَّالٍ يَدُ صَلَاحِهِمْ ثُمَّ أَيْتُ بِلَاكَ أَخْرَجَ عَنْهُ فَرَكَّهَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حُلَّةٍ حَمْرٍ مَشْتَرٍ فَضَلَّ إِلَى الْعَتَرَةِ بِالنَّاسِ دُكْعَتَيْنِ وَرَأَى النَّاسَ وَالْأَوَّلَ يَمْنَانِ
 لَيْتَنِي يَدِي الْعَتَرَةَ ترجمہ عمن بن ابی جعفر سے روایت ہے اور ان کے بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 چھڑکے کہ غامیہ میں دیکھا اور میں نے ہال کو دیکھا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا

ہوا پانی نکالا تو لوگ اسکو لینے کے لیے چٹھن گئے پہر جب کو پانی مل گیا اس نے بد پر پہل لیا اور جب کو نکالا اس نے
 اپنا ساتھی کے ہاتھ سے ہاتھ لگایا پہر بڑے مال کو دیکھا انہوں نے بچا نکالا اور اسکو گاڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم سرخوڑا پہنے ہوئے اسکو (پنڈلیوں تک) اوٹھائے ہوئے نظر اور بچہ کی طرف لہڑی ہو کر لوگوں
 کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور بچہ کو دیکھا اوسین کو اور جانوروں کو وہ برجہ کو سامنے سے گزرتے ہی تھے
عَنْ عَوْنِ بْنِ مَخْلَفَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَّحَ حَدِيثَ سُفْيَانَ
 وَظَهَرَ مِنْ ذَلِكَ زَيْدًا يَدُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَفِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مَعْمُورٍ كُنَّا كَانُوا بِالْمَدِينَةِ
 خَرَجَ يَلَاكُ فَنَادَى بِالْمَلُوكِ تَرْجِمَهُ دُوسری روایت کا وہی مطلب ہے جو اوپر لکھا کہ کچھ کسی نہیں ہے
 مالک بن مہول کی روایت میں ہے جب دو پہر ہو گئی تو مالک نے اور نماز کے لیے اذان دی **عَنْ** ابْنِ
 جُمَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَاجِزَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى الْفَجْرَ
 وَكُفَّتَيْنِ فِي الْعَصْرِ رَكَعَتَيْنِ فَلْيَا بِيَدَيْهِ عَنْكَ قَالَ شُعْبَةُ وَرَأَى فِيهِ عَوْنُكَ عَنْ أَبِي جُمَيْفَةَ
 وَكَانَ يَكُنُّ مِنْ قِبَلِهَا الْكَلْبُ إِذْ وَاحْتَمَاكَ تَرْجِمَهُ ابْنُ جُمَيْفَةَ دُوسری روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر
 کو بطحائے کے طرف نکلے اور وضو کیا پہر دو رکعتیں ظہر کی پڑھیں اور دو رکعتیں عصر کی اور آپ کو سامنے پرچی
 لگی تھی اس کے بارے میں اور گدہ گزرتے ہی تھے **ف** اس حدیث سے سفر میں قصر اور جمع دونوں ثابت
 ہوئی اور یہی نکلا کہ اگر سفر میں پہلے نماز کے وقت اور نہ کے اتفاق ہو یہی ظہر کے وقت تو عصر ہی اسی وقت
 پڑھ لیں اور جمع تقدیم ہے اور جب پہلے نماز کے وقت پہلے کا اتفاق ہو جیسے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے
 اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیں اور یہ جمع تاخیر ہے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَفِي حَدِيثِ الْحَكَمِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْ فَعْلِ وَضُوئِهِ تَرْجِمَهُ وہی جو اوپر لکھا
 حکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کو وضو کا بھابھا پانی لینا شروع کیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ
 رَأَيْتُ أَهْلَ الْكَافَةِ إِذَا كَانُوا مَوْثِقِينَ قَدْ نَازَعَتْ الْأَحْزَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
 بِالنَّاسِ وَفِي كَثَرَتِ يَدَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَ الْكَافَةَ أَنْ تَرْفَعَ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ
 فَكُنْتُ يَكُونُ لَكَ عَيْنُكَ تَرْجِمَهُ ابن عباس سے روایت ہے کہ یہی ماویا بن سوار ہو کر آیا اور ان لوگوں کو
 حواں ہو گیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناظر ہمارے تھے منا میں من صحت کو سامنے آکر اترے اور گدہ کو چھوڑ دیا جو بڑے بڑے اور میں صحت
 میں شریک ہو گیا پہر کسے جو پہر اعتراض کیا **ف** کہ تم صحت میں کسی کو آئے اور گدہ کو کھان کیوں چھوڑا کس

حادث بن صمد الفزاری ا پاس و پیچو کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا ہے اور شخص کے من میں جو بھاری
 کے سامنے ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نازی کے سامنے سے گزرنے والے کجا
 جو بال و دھڑے البتہ اگر چاہیں تک کھڑے ہو تو اس کے لیے بہتر ہے کہ سامنے گزرنے سے البتہ نظر نہ کیا میں نہیں جانتا
 بصر کیا کہا چاہیں نہ یا چاہیں میں نے یہاں لیس **عَنْ** ثَبْرَانَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ الْأَوَّلَى مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَدَاكَ يَوْمَئِذٍ مَعِيَ
 مَا لَكَ تَرْجِمُهُ دِي جَوَادُ بَكْرٌ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحَبْدَاءِ مِثْلُ الشَّائِطَةِ تَرْجِمُهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ سَعْدِي وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعًا نَازِكًا كَثِيرًا هُوَ تَمْرُ هَوَسٍ مِنْ دِيَارِ مِثْلِ تَمْرِ جَابِثِي كَأَيْكَ كَبْرَى نَحْلُ جَوَادُ تَوَابِ
 دِيَارِ كَيْسِ تَقَرِّبُ كَبْرَى هُوَ تَمْرُ تَمْرُ هُوَ سَنَتُ أَنْ نَازِي تَمْرُ الْقُدُورِ سَتَرُ كَيْسِ نَزِيكٌ كَبْرَى هُوَ **عَنْ**
 سَكْمَةَ وَهُوَ أَنْ لَكَ سَمَاءُ كَانَ يَحْدِثُنِي مَوْضِعَ مَكَانٍ الْمُصَوِّفُ لَيْسَ بِهِ وَدَكَ أَنْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْدِثُنِي ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمَذْبُوحِ وَالْبَيْتِ قَدْ رَمَقَ الشَّائِطَةُ تَرْجِمُهُ
 سَهْلُ بْنُ كَوْمٍ وَسَعَادِي هُوَ دُونُ تَمْرُ تَمْرُ هُوَ مَعْفُوفٌ كَيْسِ تَمْرُ تَمْرُ تَمْرُ تَمْرُ تَمْرُ تَمْرُ تَمْرُ
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو ڈھونڈتے تھے اور درمیان منبر اور قبیلے کا ایک بکری
 کے گھسنے کی جگہ تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد میں نازد اور کرنے کو لیے کوئی ایک جا مقرر کرنے
 میں قیامت نہیں بفرمائی کہ جا و دوسری اور جا میں کو زیادہ فضیلت رکھتی ہو ورنہ مکروہ ہے اور تالیس
 ان کے لیے جا مقرر کرنے میں قیامت نہیں **عَنْ** زَيْدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ سَلَمَةُ يَحْدِثُنِي الصَّلَاةُ عِنْدَ
 الْأَسْطُوَانَةِ أَوْ الْإِخْوَانِ عِنْدَ الْمُصَوِّفِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مَسْلَمٍ أَدَاكَ تَحْتَ الصَّلَاةِ عِنْدَ هَذِهِ الْأَسْطُوَانَةِ
 قَالَ نَأْيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُنِي الصَّلَاةُ عِنْدَ هَذَا تَرْجِمُهُ زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ وَرَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَسْمَعُ مِنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْدِثُنِي
 اس ستمن کو پاس نازد پڑھتے تھے جو صوف کو نزدیک سے میں نے ان سے کہا اے اباسلم میں نے دیکھا ہوں تم صوف
 پڑھتے ہو اسی ستمن کے پاس نازد پڑھتے ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نازد
 اسی ستمن کے پاس نازد پڑھتے تھے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ
 حَلَّ كَرِيضَتِي لِمَا لَكَ يَسْتَسْرُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ أَخْرِجِ الْكَلْبَ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ
 خِرَّةِ الرَّجُلِ فَإِنَّهُ يَطْعَمُ صَلَاتُهُ لِحَارِ الْكَلْبِ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ فُلْتُ يَا أَبَا دَاوُدَ مَا بَالُ الْأَصْلَافِ لَا تَحْضُرُ

باب دواصلی من المصنوع

بَابُ قَدْ مَا يَكُونُ الْمَعْلُومُ

ام المؤمنین عائشہؓ کو کہا تم کو ہر گز نہ ہون کے برابر کر دیا حالانکہ میں بخود اپنے تئیں دیکھا ہے
تحت پریش ہو کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور سخت کیے چرسین نماز پڑھتے مجھ کے سامنے
کہنا برا معلوم ہوتا تو سخت کر پاؤں کی طرف میں کہہ سک کر خان سے باہر آئی **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَبْنِيَّةٌ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا
تَجَدَّ عَمْرِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي وَإِذَا قَامَ كَبَحْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبَيُوتُ حَيْثُ قِيَمْتُ لَيْسَ فِيهَا مَصَلَّةٌ
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میری پاؤں
آپ کو سامنے قبلہ کی طرف ہوتی توجہ آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤں دبا دیتا میں پاؤں سمیٹ لیتی
پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے میں پاؤں پہلا لیتی حضرت عائشہؓ نے کہا اوں دونوں گہروں میں جہانغ
نہ تھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور عبور و مرور کے
نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ چونکہ کھڑے وضو کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو
نہیں ٹوٹتا **عَنْ** **كَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبِي إِذَا تَجَدَّ ترجمہ ام المؤمنین ہونہ
سے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کو سامنے ہوتی حین کی حالت میں کہی ایسا
ہی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میری من ہوگ جانا جب آپ سجدہ کرتے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا أَلْتَجِدُهُ فَإِنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبِي إِذَا تَجَدَّ
وَالْوَجْهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ کی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ
کے بعد کی طرف ہوتی حین کی حالت میں اور ایک چادر میں لپیٹی ہوئی اس میں سے کچھ ٹکڑا آپ پر ہی ہوتا۔
ف نزدیکی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو میں کھڑی ہو تو نماز باطل نہ
ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور یہی ثابت ہوا
کہ عائشہؓ عورت کو کھڑے ہاں میں گروہ مقام جہان غن لگا ہوا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہی
ثابت ہوا کہ عائشہؓ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک سہی کپڑا کچھ عائشہؓ پر ہو کچھ نمازی پر
نہی تھا نہیں **بَابُ** **الْمَلَاةِ فِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَصِفَةِ النَّجْصِ** ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یا کچھ
إِلَهُ يَرَى أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَاةِ فِي التَّوْبَةِ الْوَاحِدَةِ

فَقَالَ اَوْلَيْكَ كَرُفُوَانٌ ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایک کپڑا پہن کر (جیسے صرف تہ بند) نماز درست ہے آپ فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو دو کپڑے ہیں **ف** نیز ایسے بہت لوگ ہیں جنکو پاس ایک کپڑے کو سوا دو مسل کپڑا نہیں اور نماز کو سب پر فرض ہے تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود سے اسکا خلاف منقول ہے پراسکی سند معلوم نہیں ہوتی اور اجماع ہے اس بات پر کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں ہی **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے کہ **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَادَى نَجْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَحَدٌ نَافِي ثَوْبٍ اَحَدٍ فَقَالَ اَوْكُلْتُكُمْ يَحْيَى ثَوْبَيْنِ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے آپ فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ اَحَدٌ كَرُفُوَانٌ اِلَّا وَاحِدًا لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مِنْهُ نَيْتِي** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اس طور نماز نہ پڑھے کہ اس کے گاندے پر کچھ نہ ہو **ف** اکیسواں اگر گاندے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہو سکتا ہے کہ اگر تہ نہ ہو تو تہ باندہ کی سنت میں غل آویگا اور یہ ممانعت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر کوئی ایک کپڑے میں اسی طرح نماز پڑھے کہ گاندہ میں کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور غیر سلف کے نزدیک اگر گاندہ میں کچھ کپڑا رکھنے کی گنجائش ہو اور نہ کہ نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت امام احمد سے ہے کہ نماز صحیح ہو جاوے گی لیکن گنہگار ہوگا **عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ فِي نَيْتِهِ اِلَّا سَلْبٌ وَاحِدًا طَرَفِيهِ عَلَيْهِ عَاتِقَتُهُ** ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ام المؤمنین ام سلمہ کے گہرے ایک کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور دونوں کناروں کے آپ کے منڈھون پر ہر **عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَتَوَيْتُ اَكْبَرَكُمْ رَيْلًا مُشَاجِلًا** ترجمہ وہی جو ابورکبان اس میں ہے کہ آپ نے اس کپڑے کو ساتھ توشیح کیا تھا **ف** اندوسی نے کہا توشیح یہ کہ جو گاندہ کپڑے کا کا داہنے گاندے پر جو اسکو بائیں ہاتھ لگے سے لیا جاوے اور جو بائیں گاندے پر جو اسکو داہنے ہاتھ کے تلے سے

عاقبہ

یہو

ابو ہریرہ

كَاتِبُهُ كَاتِبُ الْمَسْبُورَاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو فضیلت
 دی گئی اور پیغمبروں پر چھ بانوں سے پہلو تو مجھ کو وہ کلام ملا جس میں لفظ تہوڑی میں اور معنی بہت ہیں اور
 کلام اللہ یا خود حضرت (کلمات) اور میں مردو یا گیا رعب سے اور مجھ پر غیبتیں حلال کی گئیں اور میرے لیے ساری
 زمین پاک کر دی گئی اور نماز کی جگہ کی گئی اور میں تمام مخلوقات کو طرقت (خواہ جن ہوں یا آدمی عرب کے ہوں
 یا غیر عرب کے) پہنچا گیا اور میرے اور نبوت ختم کی گئی **ف** اب سیر بعد دنیا میں کوئی نبی نہیں کتاب
 یا شریعت لیکر آیا انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا شک قیامت کو قریب آئے گا پھر وہ ساری دین کی
 باتوں میں ہمارے پیغمبر کی ترجیح ہوں گے **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ بَعُوثُ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَذُخْرُتِ بِالْعَرَبِ بَيْنَا أَنَا وَأَنْتُمْ كَأَنَّكُمْ كُنْتُمْ بِمَعَالِيَةِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
 لَوْ حُفَّتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ
 تَنْتَقِلُونَ فَمَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دے وہ باتیں دیکر پہنچا
 جنہیں لفظ تہوڑی میں اور معنی بہت ہیں اور مجھ کو مدلی رعب سے اور میں ایک بار سورہا تھا اتنے میں نے
 خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں لکھ دی گئیں ابوہریرہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم تو نشر لے گئے اور تم زمین کے خزانے نکال رہے ہو ایسے ملک ملک فتح کرتے ہو وہاں کی سب باتیں
 لوٹ رہے ہو **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ
 يُونُسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایسی ہی ہے جیسو اور پھر گندری **عَنْ** ابی ہریرۃ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعُوثُ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَذُخْرُتِ بِالْعَرَبِ بَيْنَا أَنَا وَأَنْتُمْ كَأَنَّكُمْ كُنْتُمْ بِمَعَالِيَةِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خُصِرْتُ بِالْعَرَبِ عَلَى لَعْدٍ وَدَائِيَّتِ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَبَيْنَا أَنَا
 وَأَنْتُمْ كَأَنَّكُمْ كُنْتُمْ بِمَعَالِيَةِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دشمن پر مدد ملی رعب سے اور مجھ کو باتیں لکھیں جن میں انظلم میں برعانی بہت ہیں اور
 میں ایک بار سورہا تھا اتنے میں نے خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں لکھ دی گئیں **عَنْ** ابی ہریرۃ
 قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَكَ كَأَنَّكَ كُنْتَ بِمَعَالِيَةِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْوَعْدِ أَمِيتُ جَوَامِعِ الْكَلِمِ ترجمہ ہمارے ہاتھ میں روایت ہے یہ حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ نے ہم سے بیان کیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر پہر بیان کی کسی حدیث میں انہیں ایک یہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے

بَعُوثُ
 جَوَامِعِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مولى عرب اور مجروحہ بائیں دی گئیں جن میں معانی بہت ہیں (اور الفاظ تہذیبی ہیں) **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَنزَلَ فِي عِلَّةٍ لَدَيْ بَنِي حَنِي يَقُولُ لَهُمْ يَبْنَ
 حَمْرٍ وَبِعَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ حَمْرٌ ثَلَاثَةَ عَشَرَ لَيْلَةً ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مَلِكِ بَنِي النُّجَارِ فَجَاءَ وَاسْتَقْبَلَهُ
 سَيُوفُهُمْ قَالَ فَكَانُوا أَنْظَرُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلُوَّ رَأْسِهِ وَانْتِظَارَهُ دُونَهُ وَمَلَأَ
 بَنِي النُّجَارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَطْلَعَ بِمَاءِ الْوَيْطِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ
 أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّي فِي مَرَاتِعِ الْعَمِّ ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالسَّجْدِ قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلِكِ بَنِي النُّجَارِ
 فَجَاءَ وَانْقَالَ بِأَهْلِي النُّجَارِ ثَامِنُونَ فِي عِيَالِهِمْ هَذَا أَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا أَطْلَعُ كُنْهَهُ إِلَّا إِلَهُ تَعَالَى قَالَ
 أَنَسُ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ كَانَ فِيهِ غُلٌّ وَكُفُورٌ لِلشَّرِكَينَ وَخَرَبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِالْحُلِّ فَنُقِطِعَ دِيْبُورَ الشَّرِكَينَ فَفِي ذَلِكَ الْخَرْبِ قُيُوتٌ قَالَ فَصَلُّوا الْحُلَّ وَبَكَدُوا وَجَعَلُوا
 عِصَادَتِيهِ حِجَارَةً قَالَ فَكَانُوا إِذَا خَرَجُوا مِنْ دَرَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ
 إِنَّكَ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرٌ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرٌ لَا تَنْصُرْ إِلَّا تَنْصَارَ وَالْمُحْجَرَةَ حَرَّمَ حَجَّجَهُ السُّبْحُ مِنْ مَلِكِ سَعْدَاتِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَشْرِيفِ الْكَلْبِ بَدَنُ مِثْلِ شَهْرِ كَلْبِ أَوْ تَرَكُوا لِكُلِّ مَحَلٍّ مِنْ حَبُونِ عَمْرٍ وَبَنِي عَمْرٍ كَمَا حَلَّ هَبْ مِنْ
 دَنَانِ جُودِ دَنَانِ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ كَوَلُوكُنْ بِهِيَ جَاهِ ابْنِي تَوَارِيْنِ لُكَا تُوْهَوُكُ آتَى السُّبْحُ كَمَا كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ
 وَقْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَلُوكُنْ مَا هُوَ ابْنِي أَوْ مِثْلِي بِرَبِّي أَوْ بَوَلُوكُنْ آبَ كَبِيْجِي مِثْلِي تَوَارِيْنِ النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ
 لَوْكُنْ آبَ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ
 مَنَازِلَ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ
 مِثْلِي دَنَانِ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ
 بِهِيَ جَاهِ آتَى السُّبْحُ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ
 سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ
 حَدِيثُ بَنِي حَنِي فَخَصَرَهُ مِثْلِي لَكِنْ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ فِي طَبَقَاتِهِ مِنْ دَعَايِ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ
 عَلَيْهِ سَلَّمَ وَهَذَا دَسْ
 تَهْنِئَاتُ لَكُنْ مِثْلِي سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ
 كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ سَبَّحَ آبَ نَبِي النَّجَارِ كَوَلُوكُنْ

دختون کا کٹنا کسی ضرورت کیوقت درست ہے جس کی کٹائی کی حاجت ہو یا اور درختوں کا اودن کے بدلے لگانا
منفصل ہو یا اودن کے گرٹنے کا ڈھرو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں انکو سزا دینے
کے لیے کاٹے اسی طرح پرانی قبروں کا کھودنا اور جب وہ ٹھوس ہیں خون اور پیچے کو کی ملی ہو کا لکڑی پینکڑی
جاوے تو اس زمین میں نماز درست ہے اور اسکو مسجد کہتے ہیں اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ قبرستان کی
زمین مالک کو ملک میں ہوتی ہے اور وہ اسکو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقت ٹھیک ہو **ف** اور کہ مندر برابر کیے
گئے اور درختوں کی کٹائی قبلہ کی طرف نہ کی گئی اور دروازے کے دونوں طرف پتھر لگا کر گئے جب یہ کام شروع
ہوا تو اصحابہ بجز پڑھتے تھے **ف** اینو شعرین پڑھ کر گاتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جاوے علماء نے کہا کہ
اگر کلام موزون ہو تو اس کو طعنے نہ کہیں گے جب تک کہ نروائے کی نیت نہ ہو شعر کہنے کی اور اسی سبب سے
بعض موزون کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں پر وہ شعر نہیں ہیں کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا
ف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی انکے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی آخرت
کی بہتر ہے اور بھلائی ہے تو مذکور انصار اور مہاجرین کی۔ یہ ترجمہ ہے اس موزون کلام کا جو حدیث میں مروی
زبان میں ہے **عَنْ** اَنْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَايِضِ
الْعَمْرِ قَبْلَ اَنْ يُنْفِىَ الْمَسْجِدَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے مکہ میں کے
رہنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے **عَنْ** اَنْسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِلُهُ
ترجمہ اسی جواد پر گزرا **ف** انوری نے کہا امام مالک اور امام احمد نے اس حدیث سے ہٹالال کیا ہے
کہ جس جاذبہ کا گوشت حلال ہے نہ کہ پیشاب اور پاخانہ پاک ہے **بَابُ** تَحْوِيلِ التَّوْبَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى
الْكُوفَةِ بیت المقدس کی طرف سے قبلہ بدرگاہ کعبہ کی طرف ہونیکا یہ **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى تَزَلَّتِ الْاَيَةُ الْاُخْرَى
فِي الْبَقْعَةِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ قَوْلًا وَجَّوْهُكُمْ شَطْرَ كَافَزَلَّتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنظَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَمِيْزًا يَسْتَمِرُّ اَلْاَنصَارُ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَكَانَ تَحْوِيلًا لِّلْحَدِيثِ
قَوْلًا وَجَّوْهُكُمْ قَبْلَ الْبَيْتِ ترجمہ برابر بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی سولہ مہینے تک کہ یہ آیت اتری جو سورہ بقرہ میں ہے۔ تم جہان پر ہو
مردم اپنا کعبہ کی طرف کرو۔ تو یہ آیت اترتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے ایک شخص

باب التَّوْبَةِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى الْكُوفَةِ

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

آپ کے ساتھیوں میں سے یہ سن کر جبار استر میں انصار کے کچھ لوگوں کو باپا نماز پڑھتے ہوئے (بیت المقدس کی طرف) روانہ معمول کے) اور اس نے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ کعبہ کی طرف منورہ کرنیکا) یہ سنکر وہ لوگ (نمازی میں) کعبہ کی طرف پہر گئے۔
ف امام نووی نے کہا اس حدیث پر نسخ کا جواب ناورد
وقوع ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص متنبیٰ بن خباب بن مین مقبول ہو اور یہ بھی ثابت ہوتا ہو
کہ اگر ایک ہی نماز کسی وجہ سے دو طرف پڑھی جاوے (جیسے قبلہ کی جانب میں سفیر پہلے ایک طرف شروع کرے
پھر نمازی میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہو اور اوپر پہر جاوے) بلکہ اگر چاہے کتنی نماز کی ہر ایک رکعت
ایک طرف پڑھی جاوے (اس طرح کہ نمازی کی راے ہر رکعت پر قبیلہ کی جانب میں بدلتی جاوے) تو نماز صحیح
ہے بہر حال اختلاف کیا ہے کہ بیت المقدس کی طرف آپ کا نماز پڑھنا قرآن سے تھا یا حدیث سے اگر حدیث
سے ہو گا تو یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن کی حدیث منسوخ ہو سکتی ہے اسی طرح حدیث قرآن منسوخ ہو سکتی ہے
اکثر علماء اصول کا یہی قول ہے پر شافعی اسکی خلاف منقول ہے عَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَقْدَسِ سِتَّةَ عَشْرَ كُفَّةً أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ كُفَّةً
فَنَزَلَتْ آخِرُ الْكُعْبَةِ ترجمہ ہار بن حرب روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی
بیت المقدس کی طرف سولہ سینچے یا سترو سینچے تک ہر ہم نے سورۃ نہ کیا کعبہ کی طرف عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ بَيْنَمَا
النَّاسُ فِي صَلَاةٍ الطُّغْيَانِ بِقُبَاءِ أَهْلِهِمْ أَنْتَ فَقَالَ الرَّائِدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ
عَلَيْهِ إِلَهٌ وَقَدْ آمَرَأَنْ يَسْتَفِيلَ الْكَعْبَةُ فَاسْتَغِيْلُوْهَا وَكَانَتْ رَجُوهُمْ فَمُرُوا إِلَى الشَّامِ
فَاسْتَدْنَا زَعَارَى الْكَعْبَةِ ترجمہ عبدالمہد بن عمر روایت ہے ایک بار تنباہیں لنگھنے کی نماز پڑھ رہے تھے اتنے
میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا سات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اور ظلال علم ہوا کعبہ کی طرف سورۃ
کرنیکا یہ سنکر لوگ کعبہ کی طرف پہر گئے اور پہلو ان کے منحنی شام کی طرف ہو تو گوہم گئے کعبہ کی طرف عَنِ
ابْنِ عُمرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةٍ إِذَا نَزَلَتْهُمْ نَجْلٌ مِنْ حَرْبٍ فَلَمْ يَخُذُوا بِهِمْ رَجُوهُمْ وَهِيَ جَوَابُ رَغْدِنَا -
عَنِ ابْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بَيْنَ يَدَيِ الْمَقْدَسِ فَأُنْزِلَتْ قَدْ
نُوحِيَ بِقُلُوبِ رَجُلَيْنِ فِي السَّمَاءِ لَكَؤُولِيكَ فَبَكَرُوهَا فَوَلَّى وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ وَهُمَا رُكُوعٌ فِي صَلَاةٍ الْعَجْرِ وَقَدْ مَنَّوْا رَكْعَةً فَنَادَى الْأَوَّلُ الْقِبْلَةَ
فَدَحَوْلَتْ فَمَا لَوْ كَمَا هُمُ غَوَا الْقِبْلَةَ ترجمہ انس روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول

تجارت و صنعت

بَابُ عِشْرِينَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَحْمَةِ الْإِذْنِ كَرِهْتُمْ مِنْهُ لَكِنَّ اللَّهَ الْيَقُودُ وَالنَّصْرُ أَخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
 مَسَاجِدَ قَالَتْ فَذَلِكَ لَا يَزِيدُ قَبْرَهُ عِزًّا وَكَأَنَّ حُشْنَ أَنْ يُخَدَّ مَسْجِدًا وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 وَلَوْ كَذَلِكَ بَذَلَتْ قَالَتْ تَرْجَمَهُ امَّ الْمُسْلِمِينَ عَائِشَةُ سَرَدَايْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ
 مِنْ كَرَامَتِهِمْ خَلْفَهُ نَبِيْنُ هُوَ لَعَنَتْ كَرِهْتُمْ مِنْهُ لَكِنَّ اللَّهَ الْيَقُودُ وَالنَّصْرُ أَخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
ف لَمْ يَسْجُدْ لَهُمْ كَيْطَمَ دَلَنَ رُشْقِي كَرْنِ نَذْرِيَا زُجْرَانِي دَعَا لِكُنْ عِبَادَتِ كَرْنِ رُزْمَرَه اَنَّهُ جَانَتْ
 حَضْرَتِ عَائِشَةَ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَسَّ بَاتِ كَا خِيَالِ نَهْ هُوَ تَوَاتَبَ كِي قَبْرِ كَبَلِي مَا كَمِنْ هُوَ رَجَزُ
 مِينَ نَهْ هُوَ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ لَوْ كِي قَبْرِ سَجْدَ نَبَا لَمِينَ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اللَّهُ الْيَقُودُ أَخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ تَرْجَمَهُ مَسَاجِدَ تَرْجَمَهُ ابُو بَرِيْرَةَ سَرَدَايْتُ هُوَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَسَّ بَاتِ كَا خِيَالِ نَهْ هُوَ تَوَاتَبَ كِي قَبْرِ كَبَلِي مَا كَمِنْ هُوَ رَجَزُ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
 مَسَاجِدَ تَرْجَمَهُ ابُو بَرِيْرَةَ سَرَدَايْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَسَّ بَاتِ كَا خِيَالِ نَهْ هُوَ تَوَاتَبَ كِي قَبْرِ كَبَلِي مَا كَمِنْ هُوَ رَجَزُ
 نَفَرَا يَأْتِيهِمْ قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ
 قَالَتْ كَا تَزَلَّتْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُفُوْهُ خَسْبَةَ أَلَا عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا
 انْعَمَتْ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
 مَسَاجِدَ يَحْجِدُ تَرْجَمَهُ مَسَاجِدَ تَرْجَمَهُ ابُو بَرِيْرَةَ سَرَدَايْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَسَّ بَاتِ كَا خِيَالِ نَهْ هُوَ تَوَاتَبَ كِي قَبْرِ كَبَلِي مَا كَمِنْ هُوَ رَجَزُ
 نَفَرَا يَأْتِيهِمْ قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ
 كِي قَبْرِ كَبَلِي مَا كَمِنْ هُوَ رَجَزُ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ كِي قَبْرُونَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ عَجَمِيْنَ هُوَ يَقُولُ إِنَّهُ إِذَا رَأَى اللَّهَ أَنْ يَكُونَتْ لِي مِنْكُمْ
 خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا أَخَذَكَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ خَلِيلًا
 وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ خَلِيلِي لَأَخَذْتُ مِنْ أَبَا بَكْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكَادِرَاتٍ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا
 يَخْتَلِفُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَمَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ مَسَاجِدَ
 عَنْ ذَلِكَ تَرْجَمَهُ جَنْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَرَدَايْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَا يَأْتِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَسَّ بَاتِ كَا خِيَالِ نَهْ هُوَ تَوَاتَبَ كِي قَبْرِ كَبَلِي مَا كَمِنْ هُوَ رَجَزُ

ذَاكَ الْيَوْمَ
 فَلَمْ

جَدَّ
 لَمْ

نَفَرَا
 تَزَلَّتْ

جَدَّ
 لَمْ

تو اسکو اذان اور اقامت کہنا ضرور نہیں لیکن جمہور علماء و سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ اقامت سنت
اوس کے لیے ہے اور اذان میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ جماعت گہرین پہاؤ اور نادرست
لیکن اوس کو فرض کفایہ ادا نہ ہوگا جب تک جماعت مسجد میں نہ پڑھی جاوے اور عبدالمصرب سے وعدے پر خیال کیا
کہ فرض ماقطہ ہو جاوے گا امیر دن اور نوافل کی جماعت ادا کرنے سے گروہ دیر میں نہ پہنچے۔ ہم اون کے
پیچھے کھڑے ہونگے تو ہمارے ہاتھ پکڑ کر ایک کو دہانتی طرف کیا اور ایک بائیں طرف جب کہ وہ ہم نے
ہاتھ پکڑ گھٹنوں پر رکھی اونہوں نے ہمارے ہاتھ پر بار اور نیپلسیوں کو جوڑ کر انوں کے پیچ میں کہا جب نماز پڑھ
چکے تو کہا اب تمہارا کوئی خاص میرا ہے پیدا ہو گیا جو منازمین دیر کرینگے اوس کو دقت سہاوت رنگ کے پڑ
گئے نماز کو یہاں تک کہ آفتاب غروب کے نزدیک ہوگا دینے صحر کی نماز میں اتنی دیر کرینگے جب تم اٹھو ایسا کرتے
دیکھو تو اپنی نماز وقت پڑھ لو (یعنی فصل وقت پر) پھر اون کے ساتھ دوبارہ نفل کے طور پر پڑھ لو
ماگر شتر اور شاد نہ پیدا ہو اور امیر دن کے تکلیف سے بچو یہ جانبین گے کہ تم فرض دن کے ساتھ پڑھتے ہو
اور تم اپنا فرض ادا کر چکے گے۔ اس حدیث معلوم ہوا کہ فتنہ اور شاد سے بچنا بہتر ہے اگر گناہ میں نہ پڑے اور جو
بغیر گناہ میں پڑے فتنہ سے نہ بچ سکے تو گناہ نہ کرے اور فتنہ پر صبر کرے۔ اور یہی معلوم ہوا کہ اول وقت نماز
پڑھنا بہتر ہے اور یہی بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک نماز کو دوبار پڑھے تو پہلے بار کی نماز فرض ہوگی اور دوسرے
بار کی نفل ہی میم ہے۔ اور جب تم تین آدمی ہو تو سب ملکر نماز پڑھو (یعنی برابر کھڑے ہو یا مہج
میں ہی) اور جب تیس سے زیادہ ہوں تو ایک آدمی امام بنے اور وہ اگر کھڑا ہو اور جب رکوع کرے تو اپنی ہاتھوں
کو رانوں پر رکھے اور جب کہ اوردون تھیں ان میں سے ایک ایسا جان جوڑ کر انوں میں رکھے اور گویا میں اس وقت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں **عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُوْدُرَةَ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَمَعْنِي
حَدِيثًا مَعَارِيَةً وَفِي حَدِيثِهِ ابْنُ مُسْجَرٍ قَبِيْرٌ فَلَمَّا قَامَ اَنْظَرُنَا اِلَى اَخْتِلَافِ اَصَابِعِ رُسُلِهِ
اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَكْتُمُ تَرْجُمَةً عَلَمَهُ اَوْ اَسْوَدُ سَوَاعِثُ هُوَ وَدُونُ عَبْدِ اَبِيْنَ
مَسْعُوْدٍ بَاسْطٍ پَر ہاں کیا حدیث کو اسی طرح ہر اور گندے **عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُوْدُرَةَ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلِيْ مِنْ خَلْقِكَ فَلَا نَعْمَ فَقَامَ يَتَبَعُ مَا وَجَّعَ لَحْدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَآلَا خَسْرًا عَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللّٰهِ لَوْ مَضَعَا اَيْدِيْہَا عَلٰی رُكْبَتَيْہَا فَفَرَّبَ اَيْدِيْہَا شَرَطِيْ بَيْنَ يَدَيْہَا لَعْنَةُ اللّٰهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَوْ مَضَعَا اَيْدِيْہَا فَاَلَا خَسْرًا
لَكَ مَا صَلَّيْتَ فَالْ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَةً عَلَمَهُ اَوْ اَسْوَدُ سَوَاعِثُ هُوَ وَدُونُ****

فَمَكَّاتِي

مہجور تھے جو یہ سکر وہ لنگ اپنی ماترہ انون بر مارنے لگے اس کی چپ کرنے کے یہو شاید اس وقت تک اس پر
 کاموں کے لیے تسبیح کا رواج نہ ہو گا اس حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کو واسطے فعل قلیل درست
 ہے اور اس میں کرہت نہیں ہے (نوذی) **ف** احباب میں لکھا وہ جب کو چپ کرنا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو
 رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو قسم میری ماں باپ کی میں نے آپ کو پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ
 سے بہتر سکھایا اور لکھا **ف** اس حدیث میں بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جب کسی کو اسی
 اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے اور نظیر ہی سکھائیوں کو کہ کس طرح قتل اور زخمی اور شرفقت تعلیم میں لانا ہے
ف قسم اس کی نہ آپ نے مجھ کو چپ کرنا مارا نہ گالی دی یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں
ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے اگرچہ ضرورت سے یا مصلحت سے ہو پھر اگر کہتے ہی
 ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندر آنے کے لیے اجازت دینی کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھنے والا مہجور
 اور جو عورت ہو تو دست تک دیو کہ یہی ہمارا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جہور سلف اور خلف کا مذہب ہے اور لکھا
 جماعت علماء کے نزدیک یہی ادناعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کے لیے درست ہے اور دلیل انجی
 ذوالسیدین کی حدیث ہے جو کہ ہم اپنے مقام میں بیان کرینگے یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجہ کہ قصداً نماز
 میں بات کرے لیکن اگر جو اسے بات کرے تو مہجور ہی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک
 اور احمد اور جہور علماء کا یہی ہے قول ہے اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی ہمارے قول
 ذوالسیدین کی حدیث ہے اور جہور بطل کرہت سے باتیں کرنے کو اس میں ہمارے اصحاب کو دخل میں صحیح ہے کہ
 نماز باطل ہو جاوے گی اسی طرح اگر وہ شخص باتیں کرے جو نہ مسلم ہو اور نماز کے انکسار سے خوبے اقف نہ ہو تو اس
 کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اس کی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے اور انہوں نے ماواقیہ کی وجہ سے نماز میں
 باتیں کیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز ٹوٹے کا حکم دیا صرف اتنا کہ لایا کہ نماز میں باتیں
 کرنا حرام ہے **ف** وہ تو تسبیح اور کبیر اور قرآن مجید پڑھنا یا جیسا آپ نے فرمایا **ف** ایضاً نماز میں اس کے
 پاکی بیان کرنا کبیر کہنا قرآن پڑھنا اور جہ باتیں اس کے مثل میں چپ و تفتہ ہندو عا سلام وغیرہ سب دکار
 مشرور ہیں ہر دو گون میں جو آپس میں باتیں ہوتی ہیں اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص قسم کھا دے میں بات نہ کرے گا پھر تسبیح کہے یا کبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم ٹوٹے
 گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اللہ یہی نکلا کہ کبیر تحریر فرمے ہے اور جس نے نماز کا اور یہی معلوم

اخیر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بن کر رہیں۔ سبک دہانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے
 مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں پر یہی کہہ سکتے ہیں اس دعویٰ پر پشیم نہیں کرتے
 اور بخوشیوں اور مالوں کو غیب کی باتیں بچھڑھڑھیں اور اپنے اعتقاد کے ہر میں لاجلہ لاقوۃ اللہ باہر
 پہر میں نے کہا بعض ہم میں سے بے شکون لیتے ہیں آپ فرمایا یہ ان کے دلوں کی بات ہے تو کسی کام سے روکنے
 زرد کے یا تم کو نہ روکے **ف** یعنی بد شکون لینا نہ روکے سلاہر دلا ایک لغو سوسہ ہر تو بد شکونی کو
 خیال ہے کسی ایک کام سے باز نہ آنا چاہیو۔ یعنی بد شکونی کا خیال اگر دل میں گندے تو قیامت نہیں نہ آدمی
 اس کی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے لیکن آپ پر عمل کرنا منع ہے اور گنہ کا باعث ہے اور بہت سے صحیح حدیثوں
 سے یہ امر ثابت ہے کہ بد فالی منع ہے **ت** پہر میں نے کہا بعض لوگ ہم میں سے کھیر کر زمین (یعنی کاغذ پر یا نیلے
 پر جس پر مال کیا کرتے ہیں) آپ نے فرمایا ایک پیچہ بکیرین کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی بکیر کرے وہ تو درست
 ہے **ف** حدیث درست نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اصل پیچہ کو ملتا تھا صحیح طور سے نہیں پہنچا اس لیے ہم
 کو لکھیں کہ پیچہ کر کچھ بات تھلا نہ درست نہیں تو وہی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل ہے
 ہے کہ ہماری شریعت میں علم بدلنا مکمل منع ہے **ت** معاویہؓ نے کہا میری ایک نوٹدی تھی جو اب حداد و جہنم
 (ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرا پا کرتی تھیں ایک دن میں جو وہ ان نکلا تو دیکھا بہتیرا ایک بکری
 کو لے گیا ہے آخر میں یہی آدمی ہون بھگہو ہی غصہ آتا ہے جیسے اٹھو غصہ آتا ہے میں نے ایک تمہکا اس کو دیا پھر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گراں گذرا **ف** یعنی اس نوٹدی کا مارنا
 ہر پہ غلام نوٹدی کو قصور کے اوپر سزا دینا درست ہے مگر نہ ایسی سزا جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جاوے بھول چک غفلت
 پر سب سے ہوتی ہے خود میان سے ہوتی ہے پھر غلام نوٹدی کو بھی اپنی طرح سب سے ان کی بھول چک غفلت کو بھی
 معاف کرے اگر کوئی شخص اس پر تائید کر سکے اور غلام نوٹدی پر ظلم کرے تو حاکم وقت اس کو سزا دے سکتا ہے
 اس نے میں بہت لوگ نا بھیجے سے اسلام پر پشیمن ہوتے ہیں کہ اس دین میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ
 وہ غلامی جو بشریت اسلام کے رد و جائز کی گئی ہے اور عیسائے استعمال اسکا شریعت میں تھلا یا لیا ہے وہ مثل فریاد
 کے ہے اور نوٹدی کے بد چہا فائن ہے مگر ہند کے لوگ شاید ذکر کریں کہ عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں
 انکو یہ معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میان کے ساتھ کہا تا ہے میان کے برابر بیٹھتا ہے میان کا سا کپڑا پہنتا
 ہے اور ہند میں جو ذکر ان کو ساتھ کہلاتا یا برابر بیٹھتا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے پھر جس امر کا نام خود

برتاؤ کرو تو یہ تمہاری برائی ہے اور میں کوئی برائی نہیں شریعت اور اخلاق کے سارے کلام ایسے ہیں جو
 نہایت عمدہ ہیں اگر انکو کوئی بری طرح ہتھال کر تو بری معلوم ہوتے ہیں ایسی ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے
ت میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس لوٹدی کو آؤ اور اسے اپنے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آئیں آپ
 کو پاس لے کر گیا آپ اسے پوچھا اسکو کہاں ہے اس نے کہا آسمان پر **ف** حدیث میں نے السمار کا
 لفظ جسکے معنی علی السمار ہے کیونکہ فی علی کے معنوں میں متصل ہے جیسو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **فیشیر فوقی للأنف**
 اور فرمایا **لَا تَصْلُكُ بْکُمْ** نے خبر فوج النمل - نو دی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس میں دو
 مذہب ہیں جبکہ بیان کتاب الایمان میں گندسا - ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر ایمان لا دین اور
 زیادہ کہوچ انکو مطلب میں نہ کریں اور سب کا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور
 وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے دوسرے مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کریں ج طرح کو لائن ہے اب جس نے
 تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لوٹدی کا امتحان منظور تھا کہ وہ موصد ہے خدا
 واحد کو مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے جب اس لوٹدی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ موصد
 ہے تب تو کو نہیں پوچھتی اور اس سے یہ مطلب نہیں کہ خدا آسمان پر ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے
 کہ قبلہ پر نماز کا - قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کے فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور متکلمین
 ان میں سے کسی کا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر خصوص اللہ تعالیٰ کے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آئے
 ہیں جیسو **لَا تَصْلُكُ بْکُمْ** فی السماء **لَا تَصْلُكُ بْکُمْ** فی الارض ان میں تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے
 قائل ہیں بغیر تحدید اور تکیف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ اس کی غلامی
 معنی آسمان کے اندر ہیں (علی السمار مراد ہے) یعنی آسمان کے اوپر (اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین ہیں
 سے نفی اور استحالہ جہت کے قائل ہیں وہ اور طرح کی تاویلین کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ اللہ اسکو لے کر
 یہ کہ اسکی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے) بہر حال اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ
 ذات الہی میں نہ کہ جگہ یا جیسو اور کیفیت اور شکل بیان کرنا حرام ہے اور اس کے وجود یا توحید
 میں شک نہیں پیدا ہوتا اسباب جنوں نے اس بات سے کہ خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور تکیف
 اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں شیخ مین خدا کے لیے وارد ہوئی ہیں جیسو وہ قاسم
 ہے انہی بندوں کے اوپر اور وہ عرض ہے کہ اسکو لے کر تاویل ہوتا اور تزیوہ کے باب میں اس جامع آیت میں

کشیدے ہو جسے رہنما سب بائیسوں کو بچانا ہے جسکو خدا توفیق دیوے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم
 کہتا ہے کہ قاضی نے جو عقیدہ بنایا دیا وہی اعتقاد ہے تمام سلف اہل سنت کا جیسے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
 کا ان سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع میں جو بات خدا کے لے کر وارد ہے اسکو کوئی ناسخ نہیں کر سکتا اور وہی
 وہ نہ بولنا چاہیے اب شرع سے یا منزا بہترین کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنے بندوں کے اوپر آسمان کے اوپر اور
 وہ ہماری ساتھ ہے اور گردن کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اسکا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونیکے
 خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چسپی اور کہلی رتی مٹی سب باتوں کو جانتا ہے فوہ ہماری
 ساتھ ہوا جہاں ہم ہوں اسی طرح ایک ہی آیت میں خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ ہمارے ساتھ
 ہے اب یہ باتیں کہ خدا کسی اور مکان اور جہت میں نہیں ہے یا وہ ہر مکان اور جہت میں ہے اور وہ نہ جہر ہے نہ
 عرض اور وہ جسم نہیں ہے یہ سب کچھ لوگوں کی تراشی ہوئی باتیں ہیں جنکی اصل کتاب اور سنت سے بالکل پائے
 نہیں جاتی اور ہر اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انتہائی الاستوار میں بیان کیا ہے جسکا جی چاہے ملاحظہ
 کرے **ف** آپ نے فرمایا میں کون ہوں وہ بولی آپ کو اس لئے بھیجا ہے تب آپ نے فرمایا اس کو آزاد
 کر دیو مگر وہ **ف** انوروی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسلمان بربد کو آزاد کرنا کافر ہے بربد کو آزاد
 کرنے سے بہتر ہے لیکن علماء نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ کفار کے سوا اور قاصون میں کافر بربد کا بھی آزاد کرنا
 درست ہے اور کفارہ قتل میں کافر بربد کا آزاد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ قرآن میں موت کی قید ہے اور کفارہ
 طہار اور یسین اور صوم میں شافعی اور مالک اجماع بربد کے نزدیک مومن ہونا ضروری اور جزیہ اور اہل کوفہ کے
 نزدیک کافر ہے درست ہے۔ اس حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ ایمان بعد انہیں ہوتا جب تک خدا کی توحید اور حضرت
 کی رسالت کا قائل ہو اور یہی نکلا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا قائل ہو اسکا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل
 قبلہ اور اہل جنت میں سے ہے اب یہ ضرور نہیں کہ دلائل سے ان باتوں کو سمجھے اور یہی صحیح ہے **ع** بخاری بخاری
 اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَلُوقِ قَبْرٌ مَخْلُوعٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ قُلْمٌ يَدْعِيهِمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَدْعِيهِمْ قُلْنَا لَمْ يَكُنْ فِي الْمَلُوقِ قَبْرٌ مَخْلُوعٌ قُلْنَا لَمْ يَكُنْ
 فِي الْمَلُوقِ شُعْلَةٌ مَرَّحِمَةٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَبُو بَكْرٍ نَزَلَ مِنْهُنَّ أَبُو بَكْرٍ وَتَجَرَّ بِمِصْبَاحٍ فِي يَدِهِ فَسَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

نہ دیا (نار کے مجید) سمجھو چاہا یا رسول اللہ پہلو ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب
 دیتے تھے (لیکن آپ جواب نہیں دیا اس کی کیا وجہ ہو) آپ نے فرمایا نماز میں سلام کرنے سے دل پر پڑتا
 ہوتا ہے (اور وضو اور خشوع میں فرق آتا ہے) **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِعَدِّ الْأَسْنَادِ عَنْهُ عَنْ تَرْجُمَةٍ هِيَ
 جَوَابُ رِجَالٍ **عَنْ** سُرَيْدِ بْنِ أَوْقَعٍ قَالَ كُنَّا نَتَرَكُكُمْ فِي الْمَكَّةِ يُكَلِّمُ الْجُلُ حَاجِبَهُ وَهُوَ
 رَاقٍ حَتَّى يَفِي السَّلَوةَ حَتَّى تَزُولَ وَقُوَّاهُ اللَّهُ قَائِلِينَ فَأَمَرَ نَايَا الشُّكْرِيَّةَ بِخِيَارِ الْكَلَامِ
 ترجمہ زید بن ارفم سے روایت ہو ہم نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں
 بات کرتا یہاں تک کہ آیات اور نسی و قولہ فاتتیں بیٹے اللہ کے سامنے چپ چاپ کھڑے ہو جب ہم کو حکم ہوتا
 چپ ہونے کا اور بات کرنا منع ہو گیا **عَنْ** إِبْنِ أَبِي خَالِدٍ بِعَدِّ الْأَسْنَادِ عَنْهُ عَنْ تَرْجُمَةٍ دُوسَرَى
 رَوَيْتُهَا هِيَ جَوَابُ رِجَالٍ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَلَّمَ بَعَثَنِي لِحَاجَةٍ لَمْ أَدْرِكْهُ وَهُوَ يَسِينُ قَالَ قَدْ بَدَأْتُ بِصَلَاةٍ فَلَمْ أَتُكَلِّمْ عَلَيْهِ وَكَأَنَّ
 رَأْيِي فَلَمَّا انْتَرَعْتُ دَخَلْتُ فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ انْفِادًا أَصْلَى وَهُوَ مَوْجِبٌ حِينَئِذٍ قَبْلَ الشَّرَفِ تَرْجُمَةٍ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَوْدَاتٍ رَوَيْتُهَا هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ لِي حَاجِبٌ
 آپ چل رہے تھے (سوار پر) قنبر کی روایت میں جو نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل ساری پر درست ہے) میں
 نے سلام کیا آپ نے اشارہ کیا جواب دیا جب نماز سوئے ہو تو مجھ کو بلایا اور فرمایا تو نے ابھی مجھ کو سلام
 کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ منہ آپ کا پورب کی طرف تھا (اور قبیلہ پورب کی طرف
 نہ تھا تو معلوم تھا کہ نفل ساری پڑھ رہے تھے کہ لیے قبل کے طرف منہ ہوا ضرور نہیں) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَرَسَلَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصَلِّيٌّ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرٍ
 فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّكَ دَرَسْتَ زُهْدِي بِمِدَّةِ حَرْفٍ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا وَأَوْفَى زُهْدِي
 إِتْيَا بِمِدَّةِ حَرْفٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِهِ يَقْرَأُ يُحْفِي بِرَأْسِهِ كَلَّمْتُهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ فِي الدِّينِ
 أَوْ سَلَّمْتُ لَكَ فَإِنَّكَ لَتَفْتَنَنِي أَنْ أَكَلِمْتَ إِلَّا أَنْتَ كُنْتُ أَصْلَى قَالَ زُهْدِي وَأَوَّلُ الزُّهْدِيِّ جَالِدُ
 مُتَّقِيلُ الْكُفَّةِ فَقَالَ بِمِدَّةِ حَرْفٍ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِمِدَّةِ حَرْفٍ الْكُفَّةِ تَرْجُمَةٍ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُهَا هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ لِي حَاجِبٌ
 کہیں جابریں لوٹ کر آپ پاس آیا تو آپ اپنے ارٹ پہ نماز پڑھ رہے تھے میں نے بات کی تو آپ نے اٹھ کر سارے

باب الاشارة بالسكينة في الصلوة

نماز باطل نہ ہوگی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک باطل ہو جاوے گی مگر میرے
 یہ کہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا نماز میں درست ہے اور خفیف عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی جو یہی یہ کہ اگر کمر
 عند سلام کا جواب نہ دیں کمر کو سلام کرنے والے سودہ عند بیان کر دیوے تاکہ اوس کو دل کو پہنچ نہ ہو۔
 باب جواز لغیر الشیطان فی اثناء الصلوۃ والوقوف فیہ واذاعی القلیل فی الصلوۃ شیطان یلوث رست کرنا اور اوس کے
 پیادہ اٹھنا نماز میں باطل نہیں تاکہ اندر نہ ہو۔
 عن عذیر بن ابی الحارث یقول علی الباری رحمۃ لیقطع علی الصلوۃ وان الله امكنني ومنه ذلك
 فقلت هممت ان اذبحكم لے جنوۃ ویتھ من سکاری للتعبد حتی یفعلوا انتظرونی الیہ
 اجمعون او کلکم لمرذکرت فی الارضی سکتان علیہ السلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا ینکح فی احدیہما بعدی فردک اللہ حاسنا ترجمہ ابوہریرہ وروایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا ایک جنگا شریحین پہلی سات کو بچ کر کپڑے لگا سیری نماز توڑ دینے کے لیے لیکن اللہ تعالیٰ
 نے اوسکو میری قابو میں کر دیا میں نے اوسکا کٹا دیا یا اللہ میرا قصد یہ تھا کہ اوسکو مسجد کے ایک ستون سے باندھ
 دوں تاکہ صبح کو تم سب اوسکو دیکھو لیکن مجھے اپنی بہائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی انہوں نے
 یہ دعا کی تھی اے پروردگار میری ہر جگہ بخش دے اور ایسے سلطنت دی جو بعد میرے کبھی کسی کو نہ ملے (تو اللہ تعالیٰ
 نے انکو ویسے ہی سلطنت دی شیطان اوسکے تابع ہے جن سے خرقہ ہوا اور پرند اذکی اطاعت میں جیسا کہ پھر
 تعالیٰ نے اوسکو پہنکا دیا ذلت کو ساتھ۔
 ف انوئی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن موجود ہیں
 اور بعض آدمیوں کو دکھائی دیتے ہیں اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان اللہ اس کے کنبہ والے نہ کو دیکھتے ہیں
 اس طرح سے کہ تم انکو نہیں دیکھتے تو یہ محمول ہے غالب اند اکثر احوال پر اور اگر شیطان اور جنوں کا دیکھنا محال ہوتا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو کو کونکر دیکھتے اور کیسے فرماتے کہ میرا قصد اوسکی باندھ دینے کا تھا تاکہ
 سب لوگ اوس کو دیکھیں بلکہ مدینہ کے بچے اوس سے کہیں لین فاضی عیاض نے کہا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ
 انکو دیکھنا اذکی اصلی صورتوں میں محال ہے بدلیل ظاہر آیت کے مگر پیغمبر نے کے لیے جائز ہے اور جن کے
 لیے خرقہ عادت ہو سکتا ہے اور اور لوگ جو دیکھتے ہیں وہ دوسری صورتوں میں دیکھتے ہیں کہ دی گئے
 کہایہ نرا دعویٰ ہے اگر اوسکی کوئی صحیح دلیل ہے تو وہ قبول کے لائق نہیں آئم ابو عبد اللہ مامدی نے کہا
 جن اجسام لطیفہ ہیں روحانیہ تو استعمال ہے کہ وہ ایسی صورت پذیر نہیں ہے کہ وہ کسی انکو باندھ سکیں

فتنظروا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پہرہ اپنی اصلی صورت پر نہ جا سکیں تاکہ پھر نہ کہیں کہیں اور اگر خرق عادت ہو تو اور باتیں بھی ممکن ہیں ہوتے
 یہ جو فرمایا کہ مجھ کو حضرت سلیمان کی دعا یاد آئی اسکا یہ مطلب ہو کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول فرمائی تھی
 ایسی سلطنت جو جنوں اور پرندوں اور ہر کوئی شامل ہوا نہ ہو کچھ دوسرے خاص تھے اسلئے میں اس سلطنت میں انکا شریک
 ہونا مناسب جانا مجھے ہو سکا **عن** شعبۂ بنی ہذا الاستاذ و لکس فی حدیث ابن جعفر قوله قد عثتہ
 واما ابن اوفیہ فقال فی روایتہ قد عثتہ ترجمہ وہی جو اوپر گذر **عن** ابی الدرداء قال قال قام رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمعناہ یقول اعود یا اللہ منک ثمر قال اعدک بلعنتہ اللہ ثلاثا قال
 بسطید کا کہ بتاؤں شیئا فلما فرغ من الصلوۃ قلنا یا رسول اللہ قد معناک تقول فی الصلوۃ شیئا
 لم نسمعک تقول قبل ذلک وذا ینک بسطت ذلک قال ان عدو اللہ الیس جبار متکبر من اللہ و یعدک
 فی وجہی قلت اعود یا اللہ منک ثلاث مرات ثم قلت اعدک بلعنتہ اللہ التامہ لکے دستاؤں ثلاث مرات
 ثم ارددت اخذہ واللہ لک دعویٰ لیخسائلمان لا یضع مؤثقا لکعبہ ولکان اهل المدینۃ ترجمہ وہی جو
 سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ہمنے سنا آپ کہتے تھے پناہ مانگتا ہوں
 میں اللہ کی تجھ سے پہر یا یا میں تجھ پر لعنت کرتا ہوں جیسی اللہ نے تجھ پر لعنت کی میں بار بار پناہ مانگتا ہوں
 جیسے کوئی چیز لیتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آج ہمنے آپ کو نماز میں
 باتیں کر کے سنا جو سیکر کسی نہیں سنی تھیں۔ اور یہ بھی ہمنے دیکھا آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اپنے فرمایا اللہ کا دشمن
 الیس انکار کا ایک شعلہ لیکر آیا میرا منہ جلانے کو میں نے میں بار کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے پہر ہے کہا تجھ پر
 لعنت کرتا ہوں جیسے اللہ نے لعنت کی تجھ پر پوری لعنت وہ پیچھے دہشتا تینوں بار آخر میں چاہا
 اسکو کہ لوں قسم خدا کی اگر چاہا ہی سیدہ ان علیہ اسلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح تک بند ہوتا اور
 مدینے کے بچے اوصح کہتے **ف** انودی نے کہا اسکا نام معلوم ہوتا ہے کہ بغیر قسم دینے کے کسی
 قسم کہنا درست ہے جب کوئی امر عظیم ہو یا مبالغہ منظور ہو کسی خبر کی محنت میں اور شیخیں ایسا بت یا **ابو**
 جابر عن البخیان فی الصلوۃ وان شاکم عملکم علی الطہارۃ حتی یحقق نجاستہا وان الوصل القلیل
 یبطل الصلوۃ وکذا اذا فرق الکفعل نماز میں بچوں کا اٹھنا لینا درست ہے۔ اور انکے کپڑے
 معمول طہارت پر ہیں جب تک نجاست ثابت نہ ہو اور عمل قلیل نماز کو باطل نہیں کرتا اس طرح متفرق
عن ابی قتادہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وهو حامل امامۃ

حاکم علیہ السلام
 حاکم علیہ السلام

ضرورت و درست ہر حکم ایسا نہ ہو کہ کفر لکھا ازل سے نہ تھا نہ ہو سعادہ قد ثمار دار فی الدنیا و آخرت
 اے عورت ہو فقال اما والله انی لا کفر فی عودہ و من عودہ و ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ازل سے نہ تھا نہ ہو فقال کما یا ابا عباس یحذرنی کما قال ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و السلام انہ لم یکن فیہ کفر لیسیمہا کومنین انظر فی علامات النبی الفار یعمل فی احواد
 اکثر الناس علیہا فعمل هذه الثلاث و دحابت ثم امر بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و لم یفوضت هذه الموضع فیہ من طرد فائد الغابۃ و لکن رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و السلام قام علیہ فکذب و کتب الناس و رآہ و هو علی النبی کلم ثم رفع فذل القصر اے
 حتی یجک فی اصل النبی ثم عاد حتی فزع من اخر صلواتہ ثم اقبل علی الناس فقال
 یا ایہا الناس انکم صنفتم ہذا لیت علی فذلکم و اصلو فی ترجمہ ابو حازم سے روایت ہے
 کہ لوگ سہل بن سعد باس بائے اور زبیر کی باس میں جہگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہوں نے کہا میں
 ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور میں نے اسکو بنایا اور میں نے دیکھا جب سہل باہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 بیٹے میں نے کہا اے ابو عباس پھر بیان کرو ہم سے یہ سب حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک عورت کو کہلا بھیجا۔ ابو حازم نے کہا سہل بن سعد اسدن اس عورت کا نام لکڑی ہے۔ تو اپنے غلام کو
 چڑھایا ہے ہی اتنی فرصت دی کہ میری پچھلے لکڑیاں بنا دی میں اون لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا انہوں
 و حفظہ صحت کروں گا) پھر اس غلام نے میں شیر میں کاسنیر بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
 وہ مسجد میں اس مقام میں رکھا گیا اس کی لکڑی غام کی جہار کی تھی (غالب ایک مقام ہر دین کی عبادت
 میں) اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہے لوگوں نے بھی آپ کے
 پیچھے تکبیر کہی اور آپ منبر پر پہر آپ نے کعبہ سے سر اٹھایا اور اٹھے باؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ کعبہ
 حرم میں پہنچے یہاں تک کہ خانہ پر پہنچے نماز سے بعد اسکو متوجہ ہونے سے لوگوں کی طرف اور فرمایا اے لوگو میری
 بے نیلہ اسلیم کہ کیا کہتم میری پیروی کرو اور میری طرف نماز پڑھنا سیکھو **ف** میں میں اپنی جگہ پر پہنچا کہ
 تم سب کو کہلائی دونوں درندہ حضیروں کو کہہ کر کہہ سکتی۔ اس حدیث میں یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کر کے نماز میں
 ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا دائر یا بائیں ٹہنا درست ہے اور اس نماز میں کہ کسارت نہیں ہوتی اور یہی معلوم
 ہوا کہ نہ تکبیر پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی اپنی جگہ میں کسی ضرورت سے تو کچھ نہایت نہیں ہے۔ علماء اسنے

فی النبی و من عودہ و ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انہ لم یکن فیہ کفر لیسیمہا کومنین انظر فی علامات النبی الفار یعمل فی احواد
 اکثر الناس علیہا فعمل هذه الثلاث و دحابت ثم امر بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و لم یفوضت هذه الموضع فیہ من طرد فائد الغابۃ و لکن رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و السلام قام علیہ فکذب و کتب الناس و رآہ و هو علی النبی کلم ثم رفع فذل القصر اے
 حتی یجک فی اصل النبی ثم عاد حتی فزع من اخر صلواتہ ثم اقبل علی الناس فقال
 یا ایہا الناس انکم صنفتم ہذا لیت علی فذلکم و اصلو فی ترجمہ ابو حازم سے روایت ہے
 کہ لوگ سہل بن سعد باس بائے اور زبیر کی باس میں جہگڑنے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہوں نے کہا میں
 ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور میں نے اسکو بنایا اور میں نے دیکھا جب سہل باہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر میں تین بیڑیاں تھیں تو آپ دو قدم چکر بیٹھے اور منبر کے
 بازو سجود کیا تب نہانے کا احتیاب اور حلیب کا منبر پر کھڑا ہونا یا اور کسی اور بچے مقام پر اور عمل قلیل سے نماز فاسد
 نہ ہونا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ قلیل سے نماز نہیں ٹوٹی ہو بلکہ حضرت مکروہ ہر اسی طرح عمل کفر اگر
 بدعات ہو تو نماز نہیں ٹوٹی کہ جبکہ حضرت کسی بار منبر پر چڑھے اور اترے ہو گئے **عَنْ ابْنِ حَازِمٍ قَالَ**
اَقْرَأَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَسَأَلُوهُ مِنْ لَدُنْهِ قَسَمَ قَسَمًا مِمَّنْ بَا الشَّيْءِ مَلِكُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلُوهُ اَلْحَدِيثَ
يُخَوِّدُ حَدِيثَ بَنِي اِبْنِ حَازِمٍ تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَرْگَنْدَا بَابُ كِرَاهَةِ اَلْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ مَا رَوَى
كُرْبُ بَاهْتَرُ كَهْنُ كِي مَانَفَتِ عَنْهُ اَبْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ
الرَّجُلُ الْمُخْتَصِرُ اَوْ فِي رِوَايَةٍ اَبْنُ حَازِمٍ قَالَ نَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ اَبْنُ حَازِمٍ
 روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر باندھ کر نماز پڑھنے سے **ف** حدیث میں مختصر کا لفظ
 ہے جسکے معنی اکثر عمل کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر باندھ کر کھڑے اور بعضوں نے کہا لکڑی کا تختہ میں بیکر اور سپر ٹیکار
 اور بعضوں نے کہا مختصر کہ منبر پہن کر پوری سجدت نہ پڑھے اور آخر سے دو چار آیتیں پڑھے اور بعضوں نے
 کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ٹھنڈا جاسیے اتنا نہ ٹھہرے اور
 صبیح دہی سے پہلے ذکر ہو اور اوس کے ممانعت کی یہ وجہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا
 کہ پھل شیطان کا ہے بعضوں نے کہا اہل بیت کی طرح اور اتنا بیٹھنا کہ کمر پر بیکر ہوئے بعضوں نے کہا معذور
 لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔ **بَابُ كِرَاهَةِ مَنَعَةِ الْحَسَنِ وَتَشْوِيْعِ الثَّانِي فِي الصَّلَاةِ كُنْ كَرِيْمٌ**
اَوْ رُشِي رَابِرُ كَرْنِي كِي مَانَفَتِ عَنْهُ اَبْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ
اَلْحَسَنُ اَلْكُنْتُ لَكُنْ اَلْعَلَا كُوَا حُكْمُ تَرْجُمَهُ مَعْنِي كِي رُوَايَتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَكَرَ اَيَّاكَ اَيُّو بَرْگَنْدَا
 کا آپ نے فرمایا اگر سجدت پڑھ کر تو ایک بار پوچھ لے (اور بار بار ایسا کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ خلاف ہے اور باندھ
 تو اضع کے **عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ**
اَلْحَدِيثُ يَخَوِّدُ حَدِيثَ بَنِي اِبْنِ حَازِمٍ تَرْجُمَهُ وَهِيَ جَوَادُ بَرْگَنْدَا بَابُ كِرَاهَةِ اَلْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ مَا رَوَى
كُرْبُ بَاهْتَرُ كَهْنُ كِي مَانَفَتِ عَنْهُ اَبْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ
الرَّجُلُ الْمُخْتَصِرُ اَوْ فِي رِوَايَةٍ اَبْنُ حَازِمٍ قَالَ نَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُمَهُ اَبْنُ حَازِمٍ
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر باندھ کر نماز پڑھنے سے **ف** حدیث میں مختصر کا لفظ
 ہے جسکے معنی اکثر عمل کے نزدیک یہی ہیں کہ کمر باندھ کر کھڑے اور بعضوں نے کہا لکڑی کا تختہ میں بیکر اور سپر ٹیکار
 اور بعضوں نے کہا مختصر کہ منبر پہن کر پوری سجدت نہ پڑھے اور آخر سے دو چار آیتیں پڑھے اور بعضوں نے
 کہا کہ نماز کے ارکان اچھی طرح ادا نہ کرے اور قیام اور رکوع اور سجدہ میں جتنا ٹھنڈا جاسیے اتنا نہ ٹھہرے اور
 صبیح دہی سے پہلے ذکر ہو اور اوس کے ممانعت کی یہ وجہ ہے کہ یہودی ایسا کیا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا
 کہ پھل شیطان کا ہے بعضوں نے کہا اہل بیت کی طرح اور اتنا بیٹھنا کہ کمر پر بیکر ہوئے بعضوں نے کہا معذور
 لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔ **بَابُ كِرَاهَةِ مَنَعَةِ الْحَسَنِ وَتَشْوِيْعِ الثَّانِي فِي الصَّلَاةِ كُنْ كَرِيْمٌ**
اَوْ رُشِي رَابِرُ كَرْنِي كِي مَانَفَتِ عَنْهُ اَبْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبْنِ حَازِمٍ
اَلْحَسَنُ اَلْكُنْتُ لَكُنْ اَلْعَلَا كُوَا حُكْمُ تَرْجُمَهُ مَعْنِي كِي رُوَايَتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَكَرَ اَيَّاكَ اَيُّو بَرْگَنْدَا

مختصراً
 بَابُ كِرَاهَةِ اَلْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

اَنْ تَكُنْ مَعَهُ كَمَا تَرْتَجِمُهُ ام المومنین عائشہ سہر وایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل کی دیوار میں ہنگام
 یاریت دیکھا آپ نے اسکو کچر ڈالا **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 دای غامکہ فی حبلة السجود فأكبل على الناس فقال ما بال أحدكم يقوم مستقبل رجلي
 فيسجد أمامي أحب أحدكم أن يستقبل بكتفه في وجهي فإذا انكسح أحدكم
 فليب خلفه معني يسارده تحت قدمي فإن لم يجد فليقل هكذا ووصف القاسم فتقل
 في فؤكبه ثم مسح بكتفه على بطن ترجمہ ابوسریہ سہر وایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مسجد میں قبل کی طرف تہوک دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم میں سے کوئی
 اپنے پردہ گار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے ہر اپنے سامنے تہوک ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند
 کرتا ہے کہ کوئی اس کی طرف منہ کرے ہر اس کے منہ پر تہوک دیو جب تم میں سے کسی کو تہوک آوی تو بائیں
 طرف قدم نیچے تہوک کے اگر گہرہ دہو تو ایسا کرے قاسم نے جو راوی ہے اس حدیث کا یوں بیان کیا کہ ہر
 کھڑے میں تہوک پہر لٹالا اسی کپڑے کو **اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر فعل نماز میں درست**
ہے اور یہی معلوم ہوا کہ تہوک بائیں یا ریٹ یا بپاک ہین اور اس میں کسیکا اختلاف نہیں ہے مگر خطا
نے نقل کیا اب اسیم مفسی سے کہ تہوک نجس ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے (نودی)
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ حَتَّى رَأَى بَرْدًا عَلَى رِجْلَيْهِ وَتَرَاهُ فِي خَدَيْهِ
هَفْدًا ثُمَّ قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ ذُكُوبَ بَعْضِهِ
عَلَى بَعْضٍ ترجمہ ابوسریہ سہر وایت ہر جیسو اور بگندی امتنا زیادہ ہے کہ ابوسریہ نے کہا گویا میں اب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ کپڑے کو اولٹ پٹ کرتے تھے **عَنْ ابْنِ مَالِكٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ نَفْسَهُ
فَلَا يَدِينُ كُنْ يَدِينُ يَدَانِي فَإِنَّ كَفَّيْهِمَا وَلَكِنْ عَوَّضَ مَا لِيَا وَخَفَّتْ قَدَمِي ترجمہ انس بن مالک
سہر وایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے تو گویا اپنی دو گار سے
کان میں بات کرتا ہے (ایا قرب نماز میں ہوتا ہے تو خوب دل لگا کر نماز پڑھنا چاہیے) اسلیو اپنی سار
اور اپنی طرف نہ تہوک کے لیکن بائیں طرف قدم کے نیچے **عَنْ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزِّي فِي السَّجْدِ فَيُطَيِّئُ كَفَّاهُ فَتَهَا تَرْجِمُهُ انس بن مالک

۱۰
 جامع
 الترمذی

جامع
 الترمذی

ترجمہ ابو سلمہ سعید بن زید سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تہان
 پہن کر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہاں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تہی اور تہو
 پہنے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے حسب تکلیفی نجاست کا یقین نہ ہو اگر تہو کے نیچے نجاست لگ جاوے تو صرف ہنگام
 رکعت نماز میں پڑھنا کے لیے کافی ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں **عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
سَأَلْتُ أَبَا بَرْزَةَ عَنِ صَلَاتِهِ تَرَجِمَهُ هِيَ جَوَابُ رُكْعَتِهِ بَابُ كَذَلِكَ هَذِهِ الصَّلَاةُ فِي تَكْلِيفٍ كَذَلِكَ أَعْلَمُكُمْ
بِهَا میں نے بل بڑے سے پوچھا اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
فِي خَمِيصَةٍ كَمَا أَعْلَمُكُمْ وَقَالَ شَفَعْتُ لِي أَنْ أُعْلِمَ هَذِهِ مَا ذُهِبَ إِلَيَّ إِلَّا لِيُجِيزَ لِي
بِأَنْجَانِي ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس پر
 میں نقش و نگار تھے اور فرمایا میرا دل ان نقشوں میں پڑ گیا اسکو لے جاؤ ابوجہم کے پاس اور مجھ اور اس کی کسلی
ف ابوجہم نے نقش و نگار کی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دی تھی آپ نے قبول
 کیا پھر نماز میں دل و سکر ہل بولٹوں پر چلا گیا اور خضوع اور خشوع میں غل دافع ہوا اس نے اسکو
 واپس کر دیا اور اسکو دبے سادہ کپڑے ابوجہم سے منگوایا تاکہ ابوجہم کو رنج نہ ہو۔ سبحان اللہ پیغمبر دل کتنا کم
 خلوص سے ہوتی تھی کہ ذرا بھی جس چیز کا خیال نماز میں آجائے اس چیز کو دور کر دیتے۔ نووی نے کہا اس حدیث
 سے یہ بات نکلی کہ نماز میں کمال حضور اور خضوع لازم ہے اور جو چیز حضور قلب کو مانع ہو اسکو دور کرنا
 چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد کے محراب یا دیواروں کو آراستہ کرنا اور اس پر نقش و نگار کرنا
 مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نماز میں ان چیزوں کی طرف خیال ہو جاوے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز میں کوئی اور
 خیال آجائے تو نماز ہو جاتی ہے اور اس پر اجلاس ہے فقہا کا لیکن بعض سلف اور اصحاب زہد یہ منقول
 ہے کہ نماز صحیح نہیں ہوتی۔ ہمارے اصحاب کو نزدیک نماز میں مسجد کی جائے کو دیکھنا چاہیے اور اور
 طرف نگاہ نہ ڈالنا چاہیے اور بعضوں نے کہا کہ تمہیں بت کرنا مکروہ ہے اور میرے نزدیک کراہت کی کوئی وجہ
 نہیں ہے کہ حسب نقصان کا ذکر ہوا ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ ذَاتِ أَعْلَامٍ كُنْتُ إِلَى حَيْكِمَا فَلَمَّا نَعَى صَلَاتَهُ قَالَ أَذْهَبُوا بِهَذِهِ
الْخَمِيصَةِ إِلَى بَنِي جَعْفَرٍ مِنْ حُدَيْكَةَ وَاتَّبَعُونِي بِأَنْجَانِي لَمْ يَخْلُصُوا لَهَا لَمْ يَخْلُصُوا لَهَا فِي صَلَاتِي ترجمہ
 ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے لگے پھر بنو جعفر

ہر جب مل ہی نہ ملے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجائش ہو لیکن نماز پہلے پڑھ لیں کہ اگرچہ درست ہو جاوے گی اور اہل ظاہر سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نودی) **قَالَ** مَنْ أَكَلَ مِنْ أَمْرٍ أَوْ بَصَلًا أَوْ لَوْنًا أَوْ خُفًّا فَإِنَّهُ رَاىَ رَجُلًا مِنْ حُصُونِ الْجَحْدِ حَقَّ يَدُ هَبَّ لَكَ الْيَمِّمْ وَلَوْ جِئْتِ الْجَحْدِ جَوْشَنَ لَسَنَ يَافِيزَ يَالَا كُوفَى بُوَارِجِرَ كَهَارِ تَوَهَّجِ بَيْنَ أَوْ جَنَبَتِ بَوَاسِ كَسَنَ سَنَ سَنَ جَادِ **عَنْ** بَرِ عَمَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَفِغَتْ وَتَحَبَّيْدَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لَا يَفْنَى النَّوْمُ لَكَ لَا يَأْتِيَنَّ السَّجْدَ قَالَ دُهْمِي فِي عَزْوَرٍ وَكَوْنِي كَسَنَ حَتَّى تَرَحَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَمَا نَسِيرَ كَيْ جُكَّ مِينَ جَوْشَنَ اس رَحْنَتِ مِينَ كُ كَهَادِ (یعنی لہسن کے درخت کو کٹو نہ آؤ ہر سجدہ میں **ف** نودی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مانفت ہر سجدہ کے لیے ہر اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص سجدہ نبوی میں جانے سے مانفت ہر اور یہ مانفت سجدہ میں جانے سے نہ پیازا اور لہسن کہانے سے کیونکہ پیازا اور لہسن کا کہانا باجماع علماء درست ہر اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے انکی حرمت نقل کی ہے کیونکہ وہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور قیاس کیا ہے علمائے پیازا اور لہسن پر بد بودار چیز کو اور سجدہ پر ہر مجلس علم اور عبادت کو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقَالَةِ فَلَا يَقْدِرَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي النَّوْمُ تَرَحَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَمَا جَو كُوفَى اس رَحْنَتِ مِينَ كُ كَهَادِ (یعنی لہسن کے درخت میں سے وہ ہماری سجدہ کے پاس نہ پہنچے جب تک اسکی بدبودار نہ ہو **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صَهْبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ عُرَيْنَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْدِرَنَّ بَأَدَا وَلَا يُصَلِّيَ مَعَنَا تَرَحَّمَهُ عَبْدُ الْغَزِينِ صَہِبِ رَوَايَتِ هِ انْس سے پوچھا لہسن کو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت میں سے کھاوے وہ ہماری پاس نہ آوے گا ساتھ نماز پڑھے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْدِرَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُدْزَنَ بَيْنَهُ لَتَرَحَّمَهُ رَحْمَةً بُوَارِجِرَ كَهَارِ تَوَهَّجِ بَيْنَ أَوْ جَنَبَتِ بَوَاسِ كَسَنَ سَنَ سَنَ جَادِ (یعنی لہسن کے درخت میں سے کھاوے وہ ہماری سجدہ کے پاس نہ پہنچے اور ہم کو نہ ستاوی لہسن کے بر سے **عَنْ** حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَا كَلِ الْبَصَلِ وَالْكَثْرَةِ أَنْ تَقْلَبْنَا الْحَاجَةَ كَا كَلْنَا مِنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْدِرَنَّ مَسْجِدَنَا وَلَا يُدْزَنَ بَيْنَهُ لَتَرَحَّمَهُ رَحْمَةً بُوَارِجِرَ كَهَارِ تَوَهَّجِ بَيْنَ أَوْ جَنَبَتِ بَوَاسِ كَسَنَ سَنَ سَنَ جَادِ

باب الثامن في فضل السجدة الأولى

باب التاسع في فضل السجدة الثانية

باب العشر في فضل السجدة الثالثة

باب الحادي عشر في فضل السجدة الرابعة

لَتَشْفَعَنَّهُ فَلَاحَ قَرِيبٌ مَسْجِدًا نَّافَاتُ الْمَلَائِكَةِ تَلَاذِي مَنَاتٍ اَذَى مِنْهُ اَلْاَنْسُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ گندنا کھانے سے بہرہ کو ضرورت ہوئی اور ہم نے کہا یا تو آپ نے فرمایا جو کوئی
اس پر بودار درخت میں سے کھا دے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو یہی تکلیف ہوئی ہے جس سے
آدمیوں کو تکلیف ہوئی ہے **ف** یعنی نہ صرف یہ بودار چیز کی استعمال سے آدمی ناخوش ہوئی ہیں بلکہ
فرشتوں کو بھی بدبو ناگوار ہے اور انکو تکلیف ہوئی ہے جب پانچ روز ہسن کی بوکا بجالا دے تو بدبودار تنباکو
کی استعمال سے بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیوں سے خالی ہو
تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جاوے شاید وہ ان فرشتے سے عداوت ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ
نَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَذِرْ لَنَا أَوْ لِيَعْتَذِرْ لِي سَجَدْنَا وَلِيَعْتَذِرْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّمَا نَقْدُ بِرَفِيقِهِ خَضِرَاتُ مِنْ
بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهُ رِيحًا فَسَأَلَ فَأَخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَدْ نَوَيْتُهَا إِلَى بَعْضِ أَهْلِكَ فَكَرِهَ أَنْ يَكُونَ
كَرَاهَةً أَكَلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِئْتُ مَنْ كَانَتْ جِئْتُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سلم نے فرمایا جو شخص پانچ یا ہسن کھا دے وہ ہم سے جدا ہو یا ہماری مجلس سے جدا رہے اور اگر گھر بیٹھے ایک
بار آپ کے پاس ایک مٹھی لائو جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بری بو پائی تو پوچھا اس میں
کیا چڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اسکو فلان صحابی پاس لے جاؤ اور اسے تحب دیکھا تو اسکا کہنا
برا سمجھا اور اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا یا آپ نے فرمایا تو کہالے میں تو اس سے گھر گھر
کر رہا ہوں جس سے تو نہیں کرتا دینے فرشتوں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبُقُولَةِ الثُّومَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالثُّومِ وَالْكُوفَةِ فَلَا يَقْرَأُ
مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلَاذِي مَنَاتٍ اَذَى مِنْهُ بَوَادِرُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت یا ہسن میں سے کھا دے اور کبھی دین فرمایا جو شخص پانچ یا ہسن
یا گندنا کھا دے وہ ہماری مسجد میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوئی ہے ان چیزوں سے جن سے آدمیوں کو تکلیف
ہوئی ہے (یعنی بودار درخت سے) **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ أَكْلِ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
يُرِيدُ الثُّومَ كَلَّا يَفْشِنَا فِي مَسْجِدِنَا وَأَوْفَرَيْنَا كَمَا الْبَصَلُ وَالْكُنْزُ ترجمہ دہی جواد پر گزرا اس نے
میں صرت ہسن کا ذکر ہے اور پانچ روز گزرتے گزرتے نہیں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَرِهْتُ

فَالْاَنْسُ

بَوَادِرُ

عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ تَعَلُّوا ذَلِكَ مَا وَتَيْتُكُمْ عَنْهُ اللَّهُ الْكَفَرُ الْفُلَالُ لَكُمْ أَنْ لَا تَجْعَلُوا بَعْدِي نَبِيًّا
 أَهْمَ عِنْدِي مِنْ ذَلِكَ مَا رَأَيْتُمْ رَجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبِّي تَبَوُّعًا مَا رَأَيْتُمْ
 فِي كَلَامِهِ مَا أَغْلَظَ فِي شَيْءٍ مِمَّا أَغْلَظَ فِيهِ حَتَّى طَعَنَ بَعْضُ بَنِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عَمْرُؤُ لَا تَكْفُرُكَ أَبَا الْقَاسِمِ
 الَّذِي فِي آخِرِ سُورَةِ النَّسَاءِ وَإِنْ أَنْ أَعِشَ أَقْعُودَ فِيهَا بِقَوْصِيَّةٍ تَقْفِي بِهَا مَنْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَنْ
 لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ تَكْفُرُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرٍ أَدَاكَ مَصَارِكًا فِي الْإِسْلَامِ بَعَثْتَهُمْ عَلَيْهِمْ
 لِيَعْبُدُوا عَلِيَّ هُمْ وَلِيَعْلَمُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيُقِيمُوا فِي دِيْنِهِمْ وَرَبِّهِمْ
 إِلَى مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرٍ هُمْ تَكْفُرُ أَنْتُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا
 إِلَّا خَبِيئَتَيْنِ هَذَانِ الْبَصَلُ وَالْتِمُورُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَوَّجَبَ
 رِيحَهُمَا مِنَ الشَّجَلِ إِلَى الْمَجِيدِ أَمْسَ بِهِ مَا خَرَجَ إِلَى الْبَيْعِ كَمَنْ أَكَلَا كَلْبَيْنِ هُمَا خَبِيئَتَانِ
 معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے خطبہ پر جامعہ کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور ابوبکر صدیقؓ کا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک مرغ نے بچے تین ٹونگین میں سے تین سمجھا ہوں
 اس کی تفسیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی
 کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو برباد نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس پسند کو جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ بیجا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ کے اور چہ آدمیوں کو اندر رہیگی
 ف اپنے لوگ مشورہ کر کے چہ آدمیوں میں سے جو حکو جا میں خلیفہ کر لیں وہ چہ آدمی ہیں جو عثمان اور علی
 اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن ابی ہریرہ اگرچہ عفوہ بدشہرہ میں تھے لیکن
 حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ اور ان کا نام نہیں لیا میرا بچہ میٹھی عبد اللہ کا نام نہیں لیا ف جن سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہے وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں اس کام میں
 جن کو میں نے خود اپنا اس نام سے مارا ہے سلام پر پھر اگر انہوں نے ایسا کیا ایسا طعن کو درست
 سمجھو ان وہ دشمن ہیں اللہ کے اور کا فر گمراہ ہیں اور میں انہیں کسی چیز کو اتنا مشکل نہیں سمجھتا جتنا کلام
 کلام وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد نہ چھوڑے نہ ان باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سی بات
 کو اتنی بابر نہیں جیسا جتنی بار کلام کو چھوڑا اور اپنے ہی اتنی سختی جیسا کہ کسی بات میں نہیں کی جتنی اس میں
 کی جہاں تک آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسا مارا میرے سینے میں اور فرمایا اے عمر کیا تجھ کو وہ آیت بس نہیں جو گرمی

کے موسم میں اوتری سوسہ سارے کے اخیر میں (وَالْيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُنْ مِنَ الْكَاذِبِينَ) اور میں اگر جیوں تو کلام میں ایسا فیصد
 کہوں گا جس کو موافق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو پھر حضرت عمرؓ نے کہا یا اے صدیق! میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں
 ان لوگوں میں جو کچھ میں نے حکومت دی جو ملکوں کی (یعنی ناموں اور عہدوں اور عہدوں پر) میں نے انکو
 اسی لیے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلا دیں اور اپنی پیغمبر کا طریقہ سکھا دیں اور ان کا کلمہ
 ہو مال جوڑائی میں تہ آدمی بابت دین اور حیرت میں انکو فکلی پیش آدمی اور کو مجھ سے دریافت کریں۔ پھر
 لوگوں میں یہ کہتا ہوں کہ انکو نا پاک سمجھتا ہوں وہ کون ہے یا ز اور لہسن اور میں نے دیکھا رسول
 اے صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونوں کی کبھی شخص میں سوائی تو آپ کو حکم سے دفعہ کالاجا تا مسجد پر بیچ کے طرف
 اب اگر کوئی انکو ہاتھ پکڑ کر کہا دے (تاکہ منہ میں ان کی بوند نہ رہے) **ف** احادیث سے اگر یہ پیاز اور لہسن کے جہت
 نخلی ہے کہ کچے پیاز اور لہسن کھانے کی کراہت ہے نہ کہ کچے میں بہت ہوتی ہے پھر کچھ دوسرے کا
 یہ حال ہو تو متبا کو کہا کہ یا جعہ یا جعہ پیکر یا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں آنا ضرور مکروہ ہوگا اگرچہ
 منہ صاف اور پاک کر کے آدمی تو فحاشت نہیں ہے **عَنْ** قَتَادَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَرْجَانٍ عَنْ
 سَدُوسٍ رَوَى عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ جَبْرِ **بَابُ** النَّبِيِّ أَنْ تَقْدِمَ الْحَالَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَقُولُ مَنْ
 سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْتَدِي مَسْأَلَةً فِي الْمَسْجِدِ لَيْسَ
 كَأَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْهِ لَكَ فَإِنَّهُ لَيَسْجِدُ لَكَ ثُمَّ لَيُكَبِّرُ لَكَ ثُمَّ لَيُسَلِّمُ لَكَ ثُمَّ لَيُحِبُّكَ ثُمَّ لَيُحِبُّكَ ثُمَّ لَيُحِبُّكَ ثُمَّ لَيُحِبُّكَ
 سلم سفر یا جو شخص کسی کو کوئی گئی ہوئی چیز مسجد میں ڈھونڈتے ہیں (یعنی نہ اپنی بندہ آواز سنی ہوئی چیز کے لیے
 لوگوں کو بھاری تو کہے خدا کرے میری چیز نہ ملے اس لیے کہ مسجد میں سواطع نہیں بنائی گئیں **ف** اگر لوگ اس
 میں اپنی گئی ہوئی چیزیں ڈھونڈتے ہیں یا ضرر و فحاشی یا اور معاملات دنیا کے کریں **عَنْ** ابْنِ حُرَيْرٍ يَقُولُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَسْأَلُكُمْ رَجُلٌ ابْنُ سَدُوسٍ رَوَى عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ جَبْرِ
 ہے جس کو پرگندی **عَنْ** بَرْزِيٍّ عَنْ أَبِي رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَجُلٍ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُ إِلَّا مَسْجِدًا لَيْسَ بِمَسْجِدٍ لَيْسَ بِمَسْجِدٍ لَيْسَ بِمَسْجِدٍ لَيْسَ بِمَسْجِدٍ
 روایت ہو اب شخص نے مسجد میں پکارا اور کہا کہ پکارا اس رخ اور کھٹکھٹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 خدا کے پیغمبر نے مسجد میں پکارا اور کہا کہ پکارا اس رخ اور کھٹکھٹ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کی ہے اس میں مدد گشتین پڑھ کر اوشہ کثرت ہے اور اسلام سے پہلے سجدہ کا بیان تو اب غلامی کے اختلاف
 کیلئے ہے ان احادیث پر عمل کرنے میں دعوہ ظاہری نے کہا اور پھر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک سے پیش
 جیسو وادہ ہر اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی دعوہ کے ساتھ ہیں ان خاص ماندن میں شکیا ذکر ان
 حدیثوں میں ہے اور باقی نمازوں میں ان کے نزدیک اسلام سے پہلے سجدہ کرنا جائز ہے چونکہ ان کے قیاس پر
 عمل کیا ہے اور ان میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ منادی کو اختیار ہے کہ پہلے بعد اسلام کے سجدہ کرے یا پہلے اسلام کے
 اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ اسلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ اسلام سے پہلے سجدہ کرے
 اور امام مالک کے نزدیک اگر سجدہ کو چنانچہ زمین زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کسی ہو تو سلام
 سے پہلے کرے اور جب فوری مذہب امام مالک سے پہلے شافعی کا لیکن امام مالک کے نزدیک اگر دوسروں کو ہوں
 ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کسی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ اختلاف افضل میں ہے جو عباد میں اور دین
 میں یا زیادہ سہولت کے لیے دوسری سجدہ کو کافی ہیں اور اس پر اتفاق جو علماء کا (نوی مختصر) کہ
 اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَدَّعَى بِلَا ذَا اِنَّا اَدْبَرُ الْقِطَافِ لَكَ
 فَكُرْ اَطْعَمِي لَا تَيْمَمِ الْاَذَانَ فَاِذَا اَتَوَيْ الْاَذَانَ اَقْبَلْ فَاِذَا اَتَيْتَ رُبْعَ الْاَذَانِ فَاِذَا اَتَوَيْتَ التَّوْبَةَ
 اَقْبَلْ اَتَوَيْتَ الْاَذَانَ اَلَمْ يَرَوْا نَفْسَهُ يَلُوكُ اِذَا كُرِّكَا اِذَا كُرِّكَتَا اَلَا لَمْ يَكُنْ يَتَنَاكُرُ كَحُكِّ
 يَكُلُّ الْاَجْلُ اِنَّ كَلِمَتَكُمْ صَلَّيْ فَاِذَا الْاَذَانَ رَاَحَدُكُمْ كَرَّمَ صَلَّيْ كَلِمَتُكُمْ صَلَّيْ فَكَلِمَتُكُمْ صَلَّيْ
 ہو جائیں تو ترجمہ اہر یہ سہولت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوئی ہے جو شیطان پڑے
 سڑ کر پاؤں ہوا بہا گتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے چرب اذان ہو چکی ہے تو آنا جب تکیر مونی ہو تو پہر
 بہا گتا ہے چرب تکیر ہو چکی ہے تو لوٹ آنا اور منادی کے دل میں دوسو ڈالتا ہے کہنا ہر وہ بات یاد کر یہ بات
 یاد کر تو ان باتوں کو یاد دلانا ہے جو کہی یاد نہ کرنا یہاں تک کہ وہ پہل جا یا ہو کشتی رکشتین پڑھیں چرب تم
 میں سے کسی کو یاد نہ ہو کشتی رکشتین پڑھیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدہ کر لیں و ف نووی نے کہا علامہ نے
 اختلاف کیا ہے کہ مطلب میں امام حسن بصری اور ابی جاعت سلف و خطبہ حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے چرب
 منادی کو تکبیر رکشتوں کی گنجائش زیادتی میں تو وہ بیٹھ کر دو سجدہ کر لیں اور اسی اور ایک جاعت
 سلف نے کہا ہے کہ پہر سے سجدہ نماز پڑھیں یہاں تک کہ یقین ہو اگر پہر شک ہو تو پہر سے پڑھ جا بارنگ
 چربی یا نہی شک ہو تو اعلاہ نہ کرے اور مالک اور شافعی اور علامہ کا یہ قول ہے کہ جب تک کہ میں رکشتین

پھر میں یا چار تو ایک کھیت اور پھر ہی بعد سجدہ ہو کر رہے تاکہ چار کا نقین ہو جاوے انہی مختصر رکعت **عَنْ** ابی ہریرۃ **عَنْ**
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الطُّغْيَانَ إِذَا قُتِبَ بِالْقُلُوبِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ خُطْبَةٌ لَمْ يَكُنْ غُفْرَانٌ
 بَيْنَهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ وَذَكَرَ مِنْ حُلَاثِهِ مَا كُنْ يُكْنِي كُنْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان ہوئی ہے نماز کی تو باؤں ہوا بیٹھ کر چلا جائے پھر اسکو اگر غیب میں لگا
 ہو تو آرزو میں دلانا ہے اور وہ کلام یاد دلانا ہے جو اسکو کہی یا دہ آئے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْنَةَ قَالَ
 صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَكُنَّا نَحْمِلُ نَقَامَ
 النَّاسِ مَعَهُ فَلَمَّا كُنَّا فِي صَلَواتِ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَةً كُنَّا نَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ
 ثُمَّ سَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن جبینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے
 ہو گئے اور بیٹھنا بھول گئے لگے ہی تک ساتھ کھڑے ہو کر جب آپ نماز پڑھ چکے اور ہم انتظار میں ہو کر اب
 سلام پڑھنے کے آپ نے تمہیں کہی اور دو سجدے کی پیشگی بیٹھنے سلام سے پہلے پھر سلام پڑھیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ جُبَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَوةٍ
 الطُّغْيَانِ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَلَمَّا أَتَاهُ صَلَواتِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكْنِي فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ
 أَنْ يُسَلِّمَ وَتَجِدَ هُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا كُنَا مِنْ الْجُلُوسِ ترجمہ عبد اللہ بن جبینہ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور اٹھ کر
 ہرے جب آپ نماز پڑھ کر چکے تو دو سجدے کی لیے تمہیں کہی سلام سے پہلے بیٹھیں اور
 لوگوں نے بھی آپ کو ساتھ دو سجدے کیے یہ عرض تھا اس قدر کا سجدہ بھول گئے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي السُّجُودِ الْبَاقِي يُرِيدُ
 أَنْ يُحْلِسَ فِي صَلَوةٍ فَمَضَى فِي صَلَوةٍ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الصَّلَوةِ سَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ
 ترجمہ عبد بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا دو گانہ پڑھ کر کھڑے ہو گئے
 جس کے بعد بیٹھنے کا قصد تھا پھر آپ نماز پڑھ چکے تھے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پھر سلام پڑھا
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ
 فِي صَلَوةٍ فَلَمْ يَدْرِكْهُ صَلَواتِ فَلَا تَأْمُرْهُمَا فَلْيُطْرَحِ الثَّلَاثُ فَلْيَمْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ سَجِدْ
 سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَإِنَّكَ تَكُونُ فِي صَلَوةٍ وَأَنْ كَانَ صَلَواتِ تَمَامًا مَا لَا مَنَاجِعَ

رَسُولُ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَمَدَكِ دُؤَالَيْدَيْنِ فَقَالُوا كَعَمْرٍ
 بَارِسُوكَ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْرَأُونَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَصَوَّبَ لِكُلِّ رُكْعَةٍ
 التَّسْلِيمَ تَرْجُمَةً ابْرِهِةً وَرَوَايَتُ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَصْرِ كِي نَمَازِ ثَرْهَانِي اُور دُرُكَمِينِ ثَرْهَانِي اُور دُرُكَمِينِ
 پیر دیا تو ذوالیدین اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بہول گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا یہ کوئی بات نہیں ہوئی (یعنی نہ نماز گھٹی نہ میں بہولا) وہ بولا کچھ تو ضرور ہوا ہے یا رسول اللہ آپ (لوگوں کی طرف
 رخ کیا اور پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہتا ہے وہ لوگ بہول مان سچ کہتا ہے یا رسول اللہ نبی آپ (یعنی نماز گھٹ گئی نہیں وہ
 ہوس کی بہر دوسرے کیسے بیٹھے بیٹھے سلام کے بعد **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ ثُمَّ سَلَّمَ نَافَاكُ بْنُ جُلٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ بَارِسُوكَ اللَّهُ أَفَعَرَبَتْ
 الصَّلَاةُ أَهْرَيْتِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ تَرْجُمَةً ابْرِهِةً وَرَوَايَتُ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُو
 رُكْعَتَيْنِ ثَرْهَانِي اُور دُرُكَمِينِ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ
 بہول گئے اور بیان کیا حدیث کو جسے اب دیکھ رہے ہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيَّنَّا أَنَا أَصْلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَزَ الْوُكُوعَيْنِ فَقَامَ
 رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَاقْتَضَى الْحَدِيثَ تَرْجُمَةً ابْرِهِةً وَرَوَايَتُ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُو
 رُكْعَتَيْنِ ثَرْهَانِي اُور دُرُكَمِينِ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بہول گئے اور بیان کیا حدیث کو جسے اب دیکھ رہے ہیں
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ سَلَّمَ
 فِي ثَلَاثِ رُكْعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ مَنًى لَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ لِيُجْلِسَ فَقَالَ لَهُ الْخَدْرَانِيُّ فَكَانَ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ فَقَالَ
 بَارِسُوكَ اللَّهُ فَذَكَرَ لَهُ صَبِيغَهُ وَخَرَجَ غَضَبَانِ يُجَادِلَانِ حَتَّى أَتَوْهُ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَمَدَكِ
 هَذَا قَالَ لَوْ كَعَمْرٍاءُ لَكُمُ لَصَلَّى رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ تَرْجُمَةً ابْرِهِةً وَرَوَايَتُ هِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُو
 رُكْعَتَيْنِ ثَرْهَانِي اُور دُرُكَمِينِ سچ کہتا ہے یا رسول اللہ کیا نماز گھٹ گئی یا آپ بہول گئے اور بیان کیا حدیث کو جسے اب دیکھ رہے ہیں
 ہاں ایک شخص گیا جبکہ خراب کہہ رہے تھے اور اس کا ہاتھ اندھا بننے لگا وہ بولا آپ سچ کہتے ہیں تو کیا تھا (یعنی میں کہتا ہوں
 پڑھ کر کمال بیان کیا) آپ نے میں سے نکلے جاؤ کہ پہنچتے ہوئے (کیونکہ نماز کا آپ کو بہت خیال تھا اللہ ہی سچے مقلد ہی
 کی اور جاؤ اور منہ کے موافق ہی نہ ٹھہرے) یہاں تک کہ لوگوں ہاں سے پہنچ گئی اور پوچھا کیا سچ کہتا ہے
 لوگوں نے کہا مان پیر آپ ایک رُکعت پڑھی اور سلام پیرا پڑھ دوسرے کیسے پیر سلام پیرا **عَنْ**

ن
 مین بیان

یدہ

[illegible]

بَابُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

مستقیم

لگایا اور کہا یہی کافی ہے مجھ کو۔ عبداللہ نے کہا میں نے تو کہا اس کو وہ بڑا کفر کی حالت میں مارا گیا۔ ف
 ہر کی ڈرائی میں یہ صلہ تھا اس کی ناشکری اور بے ادبی کا اللہ تعالیٰ نے انکو ایمان نہیں دیا جو بت سیرہ الخیم
 اتری اور اپنے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کو ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ منکر کون اور جنوں
 بھی سجدہ کیا اور عباس نے کہا بلکہ یہ خبر مشہور ہو گئی کہ مکے والے مسلمان ہو گئے قاضی عیاض نے کہا سبب ان سب
 کے سجدہ کرنے کا یہ تھا کہ یہ سجدہ سب سجدوں کے پہلے اور عبداللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا اور آریہ جو بعض مفسرین
 اور مخبرین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی سے اس سورت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جس کو
 منکر کون کے اذکار کی تعریف نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل سوہنہ ہے کہ اس کو سوادو سر کسی معبود کی تعریف
 کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپ کی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان سے ایسی بات نکلوا
 (روزی) **عَنْ عَلَاءِ بْنِ رِیَاسٍ** **أَنَّكَ سَأَلْتَ زَيْدَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَةَ مَعَهَا كَلَامَ**
فَلَمَّا كَلِمَاتٍ مَعَهَا كَلَامَ مَرٍ فِي تَحْمِيضٍ وَذَعَمَ أَنَّكَ كُنْتَ عَلَى نَسْوَالِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
الْحَجَّ إِذَا أَهْوَى فَكَلِمَةً يَسْتَعِزُّ ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے اور انہوں نے پوچھا زید بن ثابت سے کہ امام کے
 پیچھے پڑھنے کو اور انہوں نے کہا امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کہا کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ النجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا **ف** ابوہریرہ سے زید بن ثابت کہ
 قول سے استدلال کیا ہے اور امام کے پیچھے مطلق قرار سے منع کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورہ خواہ
 ستی نماز ہو یا جہری اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ مقتدی کو سورت فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے سری اور جہری
 نماز میں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز
 نہیں ہوتی اور فرمایا جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورۃ نہ پڑھو سوا سورہ فاتحہ کے اور جہنم میں ہیں
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں زید بن ثابت کہ قول یہ مقدم میں دوسری یہ کہ زید کا مطلب ہے
 کی ممانعت سے یہ کہ سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھی جاوے اور یہ تاویل ضرور ہے تاکہ اور احادیث کو
 خلاف نہ ہو اور آریہ جو زید نے کہا کہ انہوں نے سورہ النجم پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
 اور آپ نے سجدہ نہ کیا یہ ظاہر دلیل ہے امام مالک کی جو کہتے ہیں بفضل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ النجم
 اذالساۃ انشقت اور اقرہ باسم ربک کہ سجدہ منسوخ میں اس حدیث سے یا عبداللہ بن عباس کی حدیث سے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا بفضل میں جب سوہنہ میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کیونکہ

حدیث
 صحیحہ

ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذی السجود انشقت اور اقرار ہم
 ایک میں اور اجماع کیا ہے علمائے اس امر پر کہ ابوہریرہؓ سجدہ جبری میں مسلمان ہوئے اور ابن عباسؓ کی سجدہ
 کا اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر
 ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے تو اس کا ترک جائز ہے باختلاف کیا ہے علمائے کساری قرآن میں کتنے سجدے
 تلاوت کر میں تو امام شافعیؒ اور ایک طائفہ علمائے کافہ قول ہے کہ قرآن میں سجدے دو سجدے ہیں دو سجدہ حج میں اور
 تین فصل میں اور صادمین سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالکؒ اور ایک جماعت علمائے
 کے نزدیک سب گیارہ سجدے ہیں اُن کے نزدیک فصل کو تینوں سجدے کا قطع میں اور امام ابوحنیفہؒ کے
 نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صادمین ایک سجدہ ہے اور احمد اندابن
 شریح کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں انہوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صادم کے سجدے کو کہی قائم رکھا اور
 مقامات سجدے کے مشہور میں صرف حم کے سجدے کے مقام میں اختلاف ہے امام مالکؒ اور ایک جماعت سلف
 کے نزدیک یہ سجدہ اِنْ كُنْتُمْ اَيَّاهُ تَعْبُدُونَ پر ہے اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور جمہور کے نزدیک لایسا مون
 پر (نوری) **عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدَّرَ اَلْعُمَّةَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ**
فِيهَا ثَلَاثًا اَلْاَوَّلَةَ اَحَدًا ثَمَّ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فَيَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَوَّاهُ رَوَاهُ ابُو هُرَيْرَةَ سجدہ اذی السجود انشقت پڑا تو سجدہ کیا جب نماز سو فارغ ہوئی تو بیان کیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحت میں سجدہ کیا تھا **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ تَامَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي اَذَى الْعَمَاءِ اَنْشَقَّتْ وَاقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ترجمہ ابوہریرہؓ روایت ہے ہم نے سجدہ کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذی السجود انشقت اور اقرار باسم ربک میں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّكَ قَالَ**
سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ترجمہ ابوہریرہؓ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذی السجود انشقت و اقرا باسم ربک میں **عَنْ اَبِي**
هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُهُ رَجُلًا مِّنْ عِبَادِ رَبِّكَ ترجمہ وہی جو اور پکڑا **عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ**
مَلِكٌ مَّعَ اَبِي هُرَيْرَةَ صَلَوَةُ الْعُمَّةِ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَيَقِيْتُ مَاهُذَ السَّجْدَةِ
قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلَفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَالَ اَسْجُدُ بِهَا حَتَّى اَلْقَاوُ قَالَ بَنُ

ابوہریرہؓ

نہ
 مثلاً
 فقلت

اپنی نگاہ ہی اور ہری رکھی (انتہ مختصراً) مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ میں امر ثابت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اسی طرح سے بیٹھتے یعنی کھڑکی انکلی سے اشارہ کیا ہوئے اب غرض اللہ
کے وقت اشارہ کرنا یہ کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ شروع
مقدمہ آخر تک کھڑکی کی انگلی سے اشارہ کیے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے **عَنْ عَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
الْمَعَارِي أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَامَا عَبَثًا بِالْحَسَةِ فِي الصَّلَاةِ نَكَمًا أَنْفَعُونَ كَمَا
فَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ كَذَلِكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا اجْلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَكَمَّ كَمَّهُ الْيَمْنَى عَلَى خَدِّهِ
الْيَمْنَى وَتَبَعَ كَأَنَّهُ دَاخِلًا بِصَبْعِهِ الْيَمْنَى إِلَى الْأُذُنِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى
خَدِّهِ الْيُسْرَى مترجم علی بن عبد الرحمن معادی سے روایت ہے مجھ کو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا
نماز میں کھڑکیوں سے کہلاتے ہوئے جب میں نماز میں آتا ہوں تو مجھ کو منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر صبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب نماز میں بیٹھتے تو دھنی تھیلی
دائیں ہاتھ پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انکلی سے اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے پاس ہے
(یعنی کھڑکی کی انگلی سے) اور بائیں تھیلی بائیں ران پر رکھتے **عَنْ عَظِيمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَارِي**
قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ مَدَّ كَرَّخَوْ حَذِيثًا مَالِكٍ وَكَرَّ أَدَا قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ
يَحْتَمِلُ سَعِيدًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ نَحْوَهُ حَدَّثَنِيهِ مُسْلِمٌ مترجم اس روایت کا وہی جو ابویان ہوا
بَابُ السَّلَامَةِ لِلْعَدِيلِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ كَرَّخَا وَكَفَيْتِهِ نماز ختم کرتے وقت سلام پہیر کر لیا
عَنْ أَبِي مَعْصُومٍ أَنَّهُ أَمِينًا كَانَ يَمْكُمُ يُسَلِّمُ الْتُسْلِيمَتَيْنِ فقال عَبْدُ اللَّهِ أَتَى عَلَيْهَا قَالَ لَمْ
وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفَعِّلُهُ مترجم ابوسمر سے روایت ہے کہ میرا
ابا میرا وہ دو سلام پہیر کرتا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی کھڑکی روایت میں ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے **عَنْ أَبِي مَعْصُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَنْ قَالَ**
أَنَّ أَمِينًا أَوْ حَلًّا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فقال عَبْدُ اللَّهِ أَتَى عَلَيْهَا مترجم اس روایت کا وہی جو ابورنگنا
یعنی ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پہیر کرے تو عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی **عَنْ سَعْدِ**
قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ دَعْنُ يَمِينِهِ حَتَّى دَا

نہیں
انحصار
نہیں

باب السَّلَامَةِ فِي الصَّلَاةِ

بَيَّاضٌ خَلْدٌ ترجمہ سعد بن روایت ہر مین دیکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دامنہ اور بائیں طرف
 سلام پہیرتے یہاں تک کہ آپ کی گال کی سفیدی مجھکو دکھائی دیتی **ف** انہو می نے کہا اس میں دلیل
 ہے امام خائفی اور جمہور سلف اور خلف کو نہ سب کی جو کچھ میں نماز کے بعد دو سلام کرنا چاہیے اور امام
 مالک اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ ایک ہی سلام کرنا سنت ہے پر اذکی دلیلین ضعیف ہیں اور اتفاق
 صحیحہ سے دو سلام کرنا ثابت ہوتا ہے اور بغیر من تسلیم یہ بات نکلتی ہے کہ ایک سلام پر انقضاء کرنا جائز ہے
 اس پر اجماع ہے علماء کا کہ واجب ایک ہی سلام ہے مگر ایک سلام کرے تو منہ کو قبلہ کی طرف رکھے اور جو دو
 سلام کرے تو ایک دامنہ طرف کرے اور ایک بائیں طرف کرے اور ہر سلام میں اتنا منہ پہیرے کہ اس
 طرف سے ایک گال دکھائی دیوے یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں گال دکھائی دیوین اور
 سلام نماز کا ایک رکن ہے جسکو بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی یہ قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین اور علماء کا
 اور ابو حنیفہ کے نزدیک لفظ سلام سنت ہے اور نماز سے باہر آسکتا ہے کوئی کام نماز کے خلاف کرنے سے
 سلام ہو یا کلام یا حدث ہو یا قیام اتھے **بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ** نماز کے بعد کیا پڑھنا
 چاہیے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَعَرَّفْتُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِاللَّحْظِ كُنْتُ أَسْمَعُ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم پہچانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
 ختم سب آپ بخیر کہتے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
 بِالتَّكْبِيرِ قَالَ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ كُنْتُ ذَلِكَ لَا بِي مَعْبُدٍ فَأَتَكَدُّهُ وَقَالَ لَكَ أَحَدٌ فَتَدَّ بِطَلِّكَ قَالَ عُمَرُ
 فَقَدْ اتَّخَذَ بَيْنَهُ قَبْلَ ذَلِكَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز
 کا ختم نہ ناجب پہچانتے جب بخیر کی آواز سنتے۔ اس حدیث کو عمر بن دینار نے ابو معبد سے روایت کیا عمر
 نے کہا میں نے دوبارہ جب اس حدیث کا ذکر ابو معبد سے کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا میں نے تم سے
 یہ حدیث بیان نہیں کی حالانکہ انہوں ہی نے مجھ سے بیان کی تھی **ف** اگرچہ ابو معبد نے دوبارہ اس
 حدیث کی روایت سے انکار کیا مگر عمر بن دینار نے روایت محبت ہوگی امام مسلم اور جمہور فقہاء اور اہل
 حدیث کو نہ بکے موافق **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَفَعَةَ الْقَوَاطِبِ بِاللَّحْظِ كُنْتُ سَمِعْتُ النَّاسَ
 مِنَ الْكُتُبَةِ كَانَتْ عَلَى عَصِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

النِّبْيِ

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا اَنْصَرَفْتُ بِذَلِكَ اِذَا سَمِعْتُكَ تَرْجُمُهُ عَبْدُ الْمَدِينِ عَمَّا سَمِعَ كَمَا بَدَأَ اَوَّلَ ذِكْرِكَ نَافِرُ
 نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اور میں جب اس ذکر کی آواز سنتا تو معلوم کرنا کہ لوگ
 نماز سے فارغ ہوئے **ف** نودی نے کہا یہ دلیل ہے بعض علماء سلف کی جو کہتے ہیں فرض نماز کے بعد
 بلند آواز سے تکبیر کہنا یا ذکر کرنا موجب ہر اور متاخرین میں سے ابن حزم ظاہری نے اسکو مستحب جانا ہے اور ابن
 بطال اور علماء نے یقل کیا ہے کہ ساری مذہب الے ذکر جہری کو مستحب نہیں جانتے اور امام شافعی نے
 یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید یہ جہر کہی کہی کیا ہو لوگوں کو سکھانے کر لیے نہ اس لیے کہ جہر
 کرنا مستحب یا لوگ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اور امام یا مقتدی دونوں کو لازم ہے کہ فرض کے بعد اگر ذکر کریں تو
 آہستہ سے کریں مگر جب امام لوگوں کو تعلیم کرنا چاہے تو تہذیبی دیکے لیے جہر کر سکتا ہے **ا** تھے **کاب**
 الشَّجَابِ التَّعْوِذِ مِنْ عَذَابِ الْغَوْرِ وَهَذَا ابْنُ مَرْجَانٍ وَفِيهِ الْحَيَاةُ وَالْمَوَاتُ فَيُسَبِّحُ اللَّهَ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ
 بَيْنَ الْكَلْبِ وَالشَّيْطَانِ وَرِثَانِ نَشِيدِ اَوْ صَلاَمِ كَمِ عَذَابِ قَبْرِ اَوْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ
 تَوْصِيَةً بِنَاحِ كَمِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ
 الْبُيُوتِ كَمِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ
 تَفْسِيَةً بِنَاحِ كَمِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ
 اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ اَوْ رِثَانِ
 مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ تَرْجُمُهُ اَمُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا
 اور ایک عورت یہودی میرے پاس بیٹھی تھی وہ کہنے لگے تم کو معلوم ہے قبر میں تم آزمائے جاوے گے (یعنی
 تمہارا ایمان ہوگا اور جو امتحان میں پور نہ اترے تو عذاب ہوگا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پٹا
 گئے اور فرمایا یہودی کے واسطے ہوگا حضرت عائشہ نے کہا پر خیر! تین ہم ٹہرے بعد اس کو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ معلوم ہے میری اور پرچی اتاری کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ
 نے کہا میں نے سنا اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے قبر کے عذاب سے **ع**
 اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِينُكَ مِنْ عَذَابِ
 الْقَبْرِ تَرْجُمُهُ اَبُو هُرَيْرَةَ رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا رَوَايَتُهَا
 تھے قبر کے عذاب سے **ع** عَائِشَةُ قَالَتْ كَخَلَّتْ عَلَى نَحْوِ اَنْ مِنْ عَجْزِ يَفُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ
 اِنَّ اَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَلِمَتُهُمَا وَكَلِمَتُهُمَا وَكَلِمَتُهُمَا وَكَلِمَتُهُمَا وَكَلِمَتُهُمَا

وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَسَاكِرَ
 وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَسَاكِرَ

وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ مِنْ عَجَبِ
يَهُودِيٍّ لَيْسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ وَفِيهِمْ نَفْسٌ مَكَارِمٌ
يُعَذَّبُونَ عَذَابًا بَاطِلًا مَعَهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُكَ لَا تُعَذِّبُ فِي صَلَواتِهِ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ ثُمَّ جِئَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سُورَايَتِ هِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
كُنِيَ لَيْلِينَ قَبْرُ الْوَلَدِ كُوْنَابِ هُوَ قَبْرُ الْوَلَدِ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
وَدُوْنِ جَلِيٍّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ
عَائِشَةُ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ
عَائِشَةُ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ جِئَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سُورَايَتِ هِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سُورَايَتِ هِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
وَجَالِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ
أَحَدُكُمْ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ كُنِيَ تَابِ فِي فَرَايَا بُنْدَتِ نَسَبِ
عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
ابو هريرة سُورَايَتِ هِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
تَوَاجِرُ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سُورَايَتِ هِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ
إِنَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّجَالِ
اللَّهُ فَقَالَ إِنَّ النَّجَالَ إِذَا تَعَذَّرَ حَلَمَهُ فَكَذَّبَ وَقَصَدَ فَلَخَلَفَ ثُمَّ جِئَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سُورَايَتِ هِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ

ابو هريرة سُورَايَتِ هِيَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ يَهُودِيٌّ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ مِنْ بَنِي إِسْرَافِيلَ

روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کو فتنے سے یا اللہ
پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ سے اور قرض داری سے ایک شخص بولا یا رسول آپ اکثر قرض داری سے
کیونکہ پناہ مانگتے ہیں آپ فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو چھوٹ جاتا ہے اور وعدہ خلاف کرتا ہے
ف تو اگرچہ قرض داری کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر دوسرا اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس سبب قرض داری
سے پناہ مانگئے حقیقت میں قرض داری یہی بلایا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کو قرض نہ لے اور
سخت ضرورت یہ ہے کہ ماری بہوک کے مرتا ہو اور اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے
قرض کے بلا میں ٹپسے اور شادی یا موت کی رسیدیں تو محض لغو ہیں ان کے لیے مسلمان کو قرض لینا
ضرور نہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَّخَ أَحَدُكُمْ
مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ مِنْ عَذَابِ جَعَلْتُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
مِنْ فِتْنَةٍ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ سَكْرَةِ الْمَسِيِّ الدُّجَالِ ترجمہ ابوسریجہ سے روایت ہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اخیر تشہد پڑھ کر تو چار چیزوں سے پناہ مانگو جنہم کے
عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کو فتنہ دوسرا دجال کی برائی سے **عَنْ**
الْأَفْزَاجِيِّ بِعَنْدِ الْأَسْنَادِ وَفَاكَ إِذَا فَرَّخَ أَحَدُكُمْ مِنَ الشَّيْءِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ
ترجمہ دہی جو اور پگندہ ابوسریجہ سے تشہد کا لفظ ہے اخیر کا لفظ نہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُتْنَةُ الْخَوْدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَةُ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةُ الْمَسِيِّ الدُّجَالِ ترجمہ ابوسریجہ سے روایت ہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور
زندگی اور موت کو فتنہ دوسرا دجال کی برائی سے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيِّ الدُّجَالِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوسریجہ سے روایت ہر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو
کی دجال کے فتنے سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کو فتنے سے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابنِ عَبَّاسٍ يَأْذَنُ الْجَلَالَ وَالْكَرَامَ تَرْجُمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ امُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَرَوَيْتُ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا رَوَى عَنْ سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا ابْنُ مَسْلُومٍ إِلَى سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ
 تَجِبِي سَلَامِي بَيْنَ تَامِ عَالَمٍ كِبَرِيٍّ بِرُكَّتِ وَالْإِسْمُ تَوَاسُخُ زُرْكَ أَوْ عَزَّتِ وَالْمُؤْمِنِينَ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ
 فَالْجَلَالَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَابْنِ مَسْلُومٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَشْتَلِيهِ عَيْنٌ أَنْتَ كَانَ يَقُولُ
 يَأْذَنُ الْجَلَالَ وَالْكَرَامَ تَرْجُمَهُ جَوَابُ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 وَكَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَعْمَ كَذَا شَرِّكَ لَكَ لَهُ
 الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا نَعْمَ لِيَا أَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِيَا مَنَعْتَ
 وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَلَدِ مِنْكَ الْجَدُّ تَرْجُمَهُ وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 حَضْرَتُ مُعَاوِيَةُ كُتِبَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا ابْنُ مَسْلُومٍ إِلَى سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ
 بَيْنَ كَرَمِي سَاحِبِ وَهَبِينَ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا ابْنُ مَسْلُومٍ إِلَى سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ
 تَعْرِيفُ أَوْ دَعَا سَكَبَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا ابْنُ مَسْلُومٍ إِلَى سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ
 سَكَبَ أَوْ كَرَمِي تَبَرُّهُ أَوْ بَيْنَ بَيْنَ هَانِي عَيْنٌ قَدْ دَا مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا ابْنُ مَسْلُومٍ إِلَى سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ
 عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ بِعَائِلِ مُعَاوِيَةَ تَرْجُمَهُ وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 أَوْ مِثْلِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَابُ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 كَمَا كَرَمَ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ كَتَبَ ذَلِكَ الْكِتَابَ كَمَا دَا
 رَاقِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ سَلَّمَ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا ابْنُ مَسْلُومٍ إِلَى سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْدِرْ كَرَمًا تَرْجُمَهُ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 كَمَا كَرَمَ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 كِي رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ ابْنِ مَسْلُومٍ
 قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ مِثْلُكَ بَعَثَ بِهَا ابْنُ مَسْلُومٍ إِلَى سَلَامٍ بِهَيْبَةٍ لَا يَشْهَدُ مِثْلَهُ

معاویہ فرمیں کہ وہ بھیجا مثل روایت مضر اور عیش کے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَبْكَبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
عَمْرِئِ بْنِ عَمْرٍو ادا کا وہ **الْمُعْذِرَةُ بِرُشْبَةِ بَقُولِ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْخَزِيرَةِ كَتَبَ إِلَى بَنِي**
سَمِيعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال **كَتَبَ إِلَيْهِ سَمِيعَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قُضِيَ الصَّلَاةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَا نَفَعَنَا مَا نَفَعَنَا لِمَا آخِطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا أَمْنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا
 الْعِزَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ ترجمہ عبد الملک بن زون نے وادوسنا جو تیس تہے مغیرہ کے کہ کہہ بھیجا
 نے مغیرہ کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی کہہ دیجو جس سے ہر قسم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غرض انہوں نے کہہ
 بھیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے تھے لا الہ الا اللہ اور
 ترجمہ اس دعا کا اور گزرا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يَسْتَمِ**
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لا حول
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَعْبُدُ إِلَّا آيَاكَ لَهُ الْيَوْمَ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ الْحَمْدُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَكَرِيمُكَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ بَعْضَ بَنِي دُبُرٍ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے
 بعد سلام پہیرنے کہہ دیتے تھے لا الہ الا اللہ وکافرون تک پڑھتے تھے کوئی معبود لائق عبادت کو نہیں کوئی شریک
 ہے اسکا اسی کی پرستش اسکا اسی کی پوجا حسب تعریف اور حسب کہ چکر سکتا ہے اور نہ گناہ سے بچنے کے
 طاقت نہ عبادت کہ فیکی قدرت ہر نماز ساتھ اللہ کو نہیں ہر کوئی معبود لائق عبادت کو اور نہیں ہر چیز میں ہم مگر
 اسی کو اسب کا حسب احسان اللہ ہی کو ہر بزرگی اور اسی کے لیے ہر تعریف اچھی نہیں ہر کوئی معبود
 لائق عبادت کو مگر اللہ ہی کی عبادت کرنا ہے میں اگرچہ چھوٹا مگر مانیں کافر اور کہا راوی نے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ بَعْضَ بَنِي دُبُرٍ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے
 اور کہہ دیتے تھے کہ عبد اللہ بن زبیر اس دعا کے ساتھ میں جو اب پڑھتا ہوں ہر نماز کے بعد اپنی آواز بلند کرتے
 تھے میرے ابن نے روایت کی ہے اور اسکا آخرین یہ کہا کہ ابن الزبیر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ

اقرار بندہ کو یہ پڑھا کرتے ہیں ہر نماز کے بعد۔ **ف** ابن ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی ہریرہ اور یونس بن عمار
 ابی الزبیر قال سمعت عبد الله بن الزبير يقول هذا المنبر لم يؤمنوا به وكان رسول الله
 الله عليه وسلم يقول اذا سلم في دويرة القلعة او الصلوة قد كثر به مثل حديثه هذا امر بن عمرو
 ترجمہ ابی الزبیر کہتا ہے میں نے سنا عبد الرحمن بن الزبیر سے کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس میں ہر بار کہتے تھے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہنرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور یہ ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عمار
 کے **ف** ہشام کی روایت وہی ہے جو ابی الزبیر سے اور بزرگوار ہونی جیسے ہم عائشہ کو یہ سنا کہ رسول اللہ
 بن عقبہ کان ابا الزبير المكي حدثني انه سمع عبد الله بن الزبير يقول في اتي القلعة ادا
 سلم يقول حدثني ما وقال في اخره وكان يذكركم انك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ترجمہ ہشام بن عقبہ سے ابی الزبیر کی بیان کیا کہ انہوں نے سنا عبد الرحمن بن الزبیر سے کہ وہ کہتے تھے ہر نماز
 کے بعد جب سلام پہنرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور عمار نے ابی الزبیر اور اس کی آخر میں کہا
 کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ **ف** ابی ہشام کہتا ہے کہ ان کا ذکر
 انما رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الكوفة بالدعوات العلى والى
 المقام فقالوا ايسلون كما ايسل ويصومون كما يصوم ويصدقون كما تصدق
 ويقيمون كما يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا اعمل فيكم شيئا من ذلك
 به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما
 منعكم قالوا بل يا رسول الله قال فممن ومنكم ومن في غير كل صلوة ثلاثا وثلاثين
 مرة قال ابو بصير فخرج فقرا المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمعنا اخواننا
 اهل الاموال مما فعلنا ففعلوا مثلنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك فضل الله
 يؤتيه من يشاء ودا عير فيكم به وهذا الحديث عن النبي عن ابن عباس قال سمعنا
 بعض اهل هذا الحديث فقال وهنت انما قال سمعنا الله ثلاثا وثلاثين وحمد الله ثلاثا
 وثلاثين وتكثرت ثلاثا وثلاثين فمحصى الى ابن عباس فقلت لك ذلك فاحد يهدي فقال
 الله اكبر وسبحان الله واحمد لله واكبر وسبحان الله واحمد لله حتى تبلغ من
 جميعهن ثلاثة وثلاثين قال ابن عباس فقلت بطل الحديث رجلا بن حنيفة قال لا

اور بکت والی (پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر اُٹھنے فرمایا یہ کہنہ والا کون تھا جس پر یہ کلمات
 کہے سو قوم کے لوگ حسیب پر ہو رہے تھے پہر اُٹھنے فرمایا کہ کس نے کہے یہ کلمات البتہ اس کے کوئی بڑی بات نہیں کہی سو
 ایک شخص نے عرض کی کہ میں آیا اور میری سانس چڑھ گئی تھی سو میں نے ان کلمات کو کہا تو آپ (فرمایا میں نے
 بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ ایک پر ایک گر رہے کہ کون او نہیں کا اسکو اور پے جاوے (یعنی خداوند تعالیٰ کے پاس)
عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعُمْمُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُحَّاءُ اللَّهِ جُكَّاءُ وَاصْبِرْ لِقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَائِلِ كَلِمَةً كَذَلِكَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
عَجِبْتُ لَهَا فَوَحَّشَتْ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ قَالَ أَبُو عَمْرٍو فَمَا تَرَكْتُمْ مَنَّهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ ترجمہ ابن عمر نے کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ایک
 شخص نے حاضرین میں سے کہا اے اکبر صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی اللہ بڑا ہو سب بڑائی اس کے وہ طرح ہے اور بہت
 تعریف ہو اسکو اور پاک ہو اللہ باکی بولن ہو صبح اور شام) پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے
 کہے یہ کلمات ایک شخص نے عرض کی کہ میں نے اس کو کہہ دیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ تو فرمایا آپ فرمائیے تعجب آیا جب
 کہو لگو اس کے لیے دروازے آسمان کے ابن عمر نے کہا میں نے ان کلمات کو کہی نہیں چھوڑا جب یہ
 بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ اسْتِخْبَالِ التَّيَّانِ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَسْبِهَا فِي الْقِيَامَةِ**
هَذَا إِنَّمَا أَخْبَرَنَا عَنْهُمَا أَبُو عَمْرٍو وَابْنُ عَمْرٍو وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَابْنُ أَبِي عَمْرٍو
مَنْ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُنْشِئَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْخُذْ بِهَا شَعْوَنَ وَكَوْهًا تَسْتَوُونَ وَ
عَلَيْكُمْ مِمَّنْ الشَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَاكُمْ تَمُوتُوا أَمْ لَا تَمُوتُوا قَالُوا لَا تَمُوتُوا قَالُوا لَا تَمُوتُوا قَالُوا لَا تَمُوتُوا قَالُوا لَا تَمُوتُوا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جاوے تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے
 تسکین سے اور جو اے امام کے ساتھ چلے اور جو نہ لے اسکو پوسا کر لو **ف** نووی نے کہا سب نمازوں
 کا یہی حکم ہے جمعہ ہو خواہ غیر جمعہ اور اس وقت تالے (جو فرمایا ہے) فاستمعوا لے ذکر اللہ ومان ہی سہی سے
 مراد ہے چلنا ہے اور دوڑنے سے منع اس لیے فرمایا کہ جب نماز کا ارادہ کیا گو یا نماز میں داخل ہو گیا
 پس ضرور ہو کہ اس کے آداب کا لحاظ کرے ہی لیے ایک روایت میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ جب تم نے
 نماز کا قصد کیا نماز میں ہو گئے اور جو فرمایا کہ جو نہ لے لاؤ پوسا کر لو اس سے قبیح ہو گئی کہ اگر نماز کو فوت

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

بَابُ اسْتِخْبَالِ التَّيَّانِ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَسْبِهَا فِي الْقِيَامَةِ

بِالصَّلَاةِ
دَمًابِالصَّلَاةِ
دَمًا

ہر ایک خوف و ترس و آماج میں وہ نماز کو دنا پہنچا نہ ضرور نہیں اور اگر عوام بلکہ خاص ہی اس غافل
 میں اور امام غاضی اور جہود علماء کا قتل ہے سلف و خلف کو جو امام کے ساتھ سبق سے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز
 کا جو اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہی اور ابو حنیفہ کا مذہب کو خلاف ہے کہ وہ امام کو سلام
 کے بعد نماز کو اول نماز کہیں میں اسلئے آخر کی رکعتوں کو بہری پڑھتے ہیں اور قوی وہی مذہب کی ہے اور وہ
 جو دعایت میں آیا ہے واقعاً مسبقاً بن قضاہ بنی اور اس ہی جواب جہود نے حنفیہ کو دیا ہے کہ وہ نماز کو قضا
 جز اول ہے چنانچہ یہ کہتا ہے حُضْنُ حَقِّ تِلْكَ اِنْ اَوَّلِهَا مِنْ نِيَّةِ غَلَايَا عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُوتِبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوا هَآؤُلَاءِ ثُمَّ تَسْعَوْنَ رَاكُوعًا
 وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا إِنَّمَا فَاتَكُمْ فَاتِيُوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِنْ كَانَ يَجِدُ إِلَى
 الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ تَرْجُمُهُ ابْرَهِيْمَ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيَا جَابِ بِحَبِيرٍ كَيْسٍ جَابِ وَمَا
 فَرَضَ كِي تَوَدُّتْ مَنِيَّةُ أَوْلَادِ السَّكِينِ سَآءَ جَوَاطِرُ لَوْ اَوْ جَوَفَتْ حَوَاسِي بُوْر اَكْرُوْا سَ لَوْ كَيْسٍ كَلَّ قَم
 مِيْنِ نَمَازِ كَا اِرَادُوْا كَرِهَتْ نَوْدَه نَمَازِيْنِ مَجَامَا هِيَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَاتُوا
 وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا إِنَّمَا فَاتَكُمْ فَاتِيُوا تَرْجُمُهُ وَهِيَ تَرْجُمُهُ
 كَذَا عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُوتِبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا
 تَسْعَوْا إِلَيْهَا أَحَدُكُمْ وَلَكِنْ لِيَمْسُ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ صَلِّ مَا أَذْرَكْتَ وَاقْصِ مَا سَبَقَكَ
 تَرْجُمُهُ ابْرَهِيْمَ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيَا جَابِ بِحَبِيرٍ كَيْسٍ جَابِ وَمَا
 كَرِهَ لَكِنْ اِسْتَحْتَمَ حَوَاسِي سَآءَ جَوَاطِرُ لَوْ اَوْ جَوَفَتْ حَوَاسِي بُوْر اَكْرُوْا سَ لَوْ كَيْسٍ كَلَّ قَم
 عَنِ ابْنِ تَمَادَا أَنَّ أَبَاكَ قَالَ يَتِمُّ الْكُلُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ جَلْبَةً
 فَقَالَ مَا أَتَى كَلِمَةً قَالُوا اسْتَجَبْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَقْعُدُوا إِذَا أُنْتِخِمَ الصَّلَاةُ فَمَلِكُكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا
 أَذْرَكْتُمْ فَصَلُّوا إِنَّمَا سَبَقَكُمْ فَاتِيُوا تَرْجُمُهُ ابْرَهِيْمَ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَابِقَ كَرِهَ لَكِنْ اِسْتَحْتَمَ حَوَاسِي سَآءَ جَوَاطِرُ لَوْ اَوْ جَوَفَتْ حَوَاسِي بُوْر اَكْرُوْا سَ لَوْ كَيْسٍ كَلَّ قَم
 نماز کیے آپ کو گون کے کٹر پڑے تو فرمایا دین بعد نماز کے کہ کیا ہے تمہارا انہوں نے عرض کی کہ منہ جلدی کی
 نماز کیے آپ فرمایا ایسا کہ جب تم اذان کو تو آرام سے اذان پڑھتے پڑھ لو اور جہ سے آگے ہو چکو اور پھر اگر کو
 قَبِيْلَةُ هَذَا اِسْنَادِ تَرْجُمُهُ وَهِيَ جَوَابُ كَذَا بِأَبٍ مَعْنَى يَقُومُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ تَرْجُمُهُ ابْرَهِيْمَ كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الصَّلَاةُ كَمَا تَرَجَّمَهُ هِيَ جَوَابُ رِجَالٍ أَمْرَانِ الْيُونِ كِي رَفَاعَتِ مِينَ مَعَ الْإِمَامِ كَالْفَضَائِلِ هِيَ أَوْرَعِيهِ
 نَظْمًا كَالْفَضَائِلِ كَمَا فَرَسَ جَبْرُ الْبُحْرَانِ سَارِي نَمَانِ بَالِي حَبِيبِ عَبِيدِ الْمَسْكِي مَدَارِيتِ
 مِينَ هِيَ سَلَاةُ طَلَبِ مِينَ هِيَ كَبَابُ رِجَالِ رِجَالِ مِينَ هِيَ مَدَارِيتِ مِينَ هِيَ مَدَارِيتِ مِينَ هِيَ مَدَارِيتِ
 أَوْرَعِيهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ
 كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ
 قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الْعِشَاءِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعِشَاءَ وَمَنْ أَدْرَكَ رُكْعَةً
 مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ تَرَجَّمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَرَمَا بِحَبِيبِ كَعْتِ مَلَاحِظِ قَبْلَ طُلُوعِ آتَابِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ
 غُرُوبِ آتَابِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ كَرَأْسِهِ
 صَبْحِ كِي نَمَانِ كِي نَمَانِ كِي نَمَانِ كِي نَمَانِ كِي نَمَانِ كِي نَمَانِ كِي نَمَانِ كِي نَمَانِ
 بَاطِلِ نَمَانِ هِيَ نَمَانِ هِيَ نَمَانِ هِيَ نَمَانِ هِيَ نَمَانِ هِيَ نَمَانِ هِيَ نَمَانِ هِيَ نَمَانِ
 حَقِيقَةِ كَا سَمِينِ بَاطِلِ أَوْرَعِيهِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ
 كَا اتَّفَاقِ هِيَ عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
 أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَالْحُجَّةُ
 أَيْمَانُهُ تَرَجَّمَهُ أَمْرَانِ مِينَ هِيَ مِينَ هِيَ مِينَ هِيَ مِينَ هِيَ مِينَ هِيَ مِينَ هِيَ مِينَ
 ارشاد فرمایا جس عصر کی نماز سے ایک سجدہ قبل غروب آفتاب پالیا یا صبح سے قبل طلوع آسمان نماز پالی اور سجدہ
 سے مراد رکعت ہے عَنِ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ
 الْعَصْرِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعِشَاءِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا تَرَجَّمَهُ
 ہوں جو اوپر گندہ عن مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ مَدَارِيتِ
 کے وقتوں کے بیان میں عَنِ ابْنِ مَرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ
 الْعَصْرِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعِشَاءِ رُكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا تَرَجَّمَهُ
 اَعْلَمُ مَا تَقُولُ يَا عَرُودُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَرْزُوقَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَرْزُوقَةَ يَقُولُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَمَرَنِي

ہے جب تک آفتاب نہ دیکھو پھر جب مغرب پڑے پھر تو اسکا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب ہو پھر جب تم غشا
 پڑے پھر تو اسکا وقت باقی ہے آدمی رات تک وقت حدیث دلیل پر جمہور کی کہ اوقات خمسہ انکو نزدیک اس وقت
 تک باقی رہیں مگر غشا کا وقت مستوفیعت شب تک ہو جیسا اس حدیث میں آیا ہے اور وقت اذا اسکا
 تک ہو جیسا ابو قتادہ کی روایت میں آگئے آنا ہو اس باب میں کہ جو شخص نماز پہل جاوے یا سو جاوے **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَخْضُرَ الشَّمْسُ وَقْتُ
الْعَصْرِ مَا لَمْ تَضُمَّرَ الشَّمْسُ وَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغْطِ الْغُرُوبُ وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى بَضْعِ اللَّيْلِ
وَقْتُ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُبِ الشَّمْسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت
 ظہر کا باقی ہے جب تک کہ عصر کا آدمی لینے آفتاب کا سایہ ایک مثل سو جاوے اور وقت شب عصر کا باقی ہے جب تک
 کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی ہے جب تک کہ تیزی شفق کی نہ جاوے اور وقت عشاء کا باقی ہے
 جب تک کہ آدمی رات نہ ہو اور وقت فجر کا باقی ہے جب تک کہ آفتاب نہ نکلم **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطَوْلِهِ
مَا لَمْ يَخْضُرَ الْعَصْرُ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَضُمَّرَ الشَّمْسُ وَقْتُ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغْرِبِ الشَّفَقُ وَ
وَقْتُ صَلَوةِ الْعِشَاءِ إِلَى بَضْعِ اللَّيْلِ إِذَا سَطَتْ وَقْتُ صَلَوةِ الْفَجْرِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُبِ الشَّمْسُ
إِذَا ذَاكَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَمَا مَسَلَتْ عَنْ الصَّلَوةِ فَإِنَّمَا تَطْلُبُ قَبْلَ شَيْطَانٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہو تا ہے کہ سورج ڈبل جاوے اور رہتا ہے جب تک کہ سو جاوے سایہ ہر آدمی
 کا اور سکلن ان کے برابر جب تک عصر کا وقت نہ آوے اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہے کہ آفتاب زرد نہ ہو اور وقت
 مغرب کا جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشاء کا جب تک رہتا ہے کہ بچہ کی آدمی رات نہ ہو اور وقت
 نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک کہ آفتاب نہ نکلم پھر جب آفتاب نکل آوے تو نماز سرکارہ اسلیم کہ وہ شیطان کے دونوں
 سینگوں میں ہو نکلتا ہے **ف** نودی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی ہے اور یہی
 مذہب و اہل شافعی اور جمہود فقہ کا اور اہل سنت کا اور ابو حنیفہ اور زہری اور ایک فرقہ فقہاء آرا اہل سنت کا کہتا
 ہے کہ مراد اس کو سپیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے ہی تہی رہتی ہے مگر قریب اہل راجع ہے چنانچہ اہل
 میں نودی نے تہذیب اللغات اور شرح منہب میں بہت دلائل نقل کیے ہیں اور شیطان کے سینگوں سے
 یا تو اس کی چوٹ اور اگر وہ مرنا یا اسکا ایک کنارہ سر کا اور ظاہر حدیث معنی ثانی پر دال ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ

صلوة الفجر

قَوْلُ الشَّيْطَانِ

دیا صبح کا جب روضہ غنی ہو گئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈھل گیا تھا آسمان کے بیچ سے پھر حکم کیا انکو عصر کا اور
 سوچ بند تھا پھر حکم کیا انکو مغرب کا جب سوچ ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو عشا کا جب غائبی نہی شفق پھر حکم کیا انکو دوسرے
 دن اور روضہ غنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا انکو ظہر کا اور شمس در وقت پڑا پھر حکم انکو عصر کا اور سوچ سفید صاف تھا
 کہ اس میں زردی نہیں ملنے پائی تھی پھر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پادے پھر حکم کیا انکو عشا کا
 سب نمٹ بیل گند گئی یا اس سے کچھ کم شک کیا اس میں حرمی نے (جو راوی حدیث میں) اہر جب صبح پہلی
 فرمایا کہاں ہے وہ سائل پھر فرمایا اس درمیان میں جو تم نے دیکھا سب وقت ہر عین اِنِّی مُؤَمِّنٌ عَنْ
 رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّهُ اَنَا کَا سَائِلٍ لِّکَا لَعَنَ مَوَاقِیْتُ الصَّلٰوۃِ کَلَّمَ بِرُؤُکَ عَلَیْہِ
 شَیْئًا قَالَتْ نَا قَامَ الْجَبْرُ حِیْنَ اَنْشَقَّ الْخَبَرُ وَ النَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِی بَعْضُہُمْ بَعْضًا شَرَّ اَمْرًا قَا قَامَ
 بِالظُّہْرِ حِیْنَ ذَا لَہِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُولُ قَدْ اَنْتَصَفَ النَّہَارُ وَ هُوَ کَانَ اَعْلَمَ مِنْہُمْ شَرَّ
 اَمْرًا قَا قَامَ بِالْعَصْرِ وَ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ شَرَّ اَمْرًا قَا قَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ شَرَّ
 اَمْرًا قَا قَامَ الْعِشَاءُ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ شَرَّ اَمْرًا اَخْرَجَ مِنَ الْعَدِ حَتّٰی اَنْصَرَفَ مِنْہَا الْقَائِلُ
 یَقُولُ قَدْ خَلَعَتِ الشَّمْسُ اِذْ کَادَتْ تَمُ اَخْرَجَ الظُّہْرَ حَتّٰی کَانَ فَرِیْقَانِ وَ وَقَّتِ الْعَصْرَ بِالْاَمْسِ ثُمَّ
 اَخْرَجَ الْعَصْرَ حَتّٰی اَنْصَرَفَ مِنْہَا الْقَائِلُ یَقُولُ قَدْ اَحْمَرَّتِ الشَّمْسُ شَرَّ اَمْرًا اَخْرَجَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ
 حِیْنَ سَطَوِ الشَّفَقُ شَرَّ اَمْرًا الْعِشَاءُ حَتّٰی کَانَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ شَرَّ اَمْرًا حِیْذَا نَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ
 الْوَلَدُ یٰہِذِیْنَ مَرَحِمَہِ ابی اوس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا
 اور اوقات نماز پوچھی آپ نے اس وقت کچھ جواب نہیں دیا (اس لیے کہ آپ کو کر کے بتانا منظور تھا) پھر ادا کی فجر جب فجر
 نکلے اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے (یعنی اندھیری کے سبب) پھر حکم کیا اور ادا کی ظہر جب نکل گیا آفتاب
 اور کہنہ والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئی اور حضرت سب بہتر جانتے تھے پھر حکم کیا انکو اور ادا کی عصر پھر حکم کیا
 پھر حکم کیا انکو اور ادا کی مغرب سوچ ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو اور ادا کی عشا ڈوب گئی تین پہر کی پھر کچھ کا دوسرے دن اور جب اس سے فارغ
 ہو کر نہ پہنچا لاکھتا تھا کہ سوچ نکل آیا یا کہنہ کو ہی پھر تاخیر کی خبر میں یہاں تک کہ قریب ہو گیا کل کو عصر
 پڑنے کا وقت پھر تاخیر کی خبر میں یہاں تک کہ جب غروب ہوئے کہنہ والا کہتا تھا کہ آفتاب سرخ ہو گیا یہ تاخیر
 کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گیا پھر تاخیر کی عشا کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی کلی پھر صبح ہوئی اور
 سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز ان دنوں وہ دنوں کے بیچ میں ہیں عین اِنِّی مُؤَمِّنٌ اَنَّ سَائِلًا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ بِالْمُصَلِّينَ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنْ ابْنِ مَرْيَمَ عِيسَى قَالَ
 قَالَ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّمْسُ فِي الْيَوْمِ ثُمَّ تَرْجِمُهُ ابْنُ مَرْيَمَ عِيسَى فِي رِجْلَيْهِ جَوَابُ
 گندی صحت متافرق ہر کہ اس اوی نے کہا کہ نماز پڑھی مغرب کی قبل غروب شفق کے دوسرے دن **بَابُ**
اسْتِحْبَابِ الْكَبِيرِ وَالْفُلْجِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ یعنی **تَحْضِي** اِلٰی جَمَاعَةٍ دَيْنَالَهُ الْحَرُّ فِي طَرِيقِ مَرْيَمَ
 میں ظہر ٹہندی وقت میں کابیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ نَجَسٍ جَهَنَّمِ تَرْجِمُهُ ابْنُ مَرْيَمَ
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ٹہندی وقت میں پورے نماز کے اسیلے
 گرمی کی شدت و نزخ کی بہا پ سے **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ السَّيِّدِ الْكَلْبِيِّ عَمَّا بَا هُرَيْرَةَ
 يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَدُّ سَوَاءٌ تَرْجِمُهُ ابْنُ سَلَمَةَ وَابْنُ سَعِيدٍ
 دونوں نے ابورہیرہ سے وہی حدیث سنی جو ابورگندی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْكَلْبِ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ نَجَسٍ جَهَنَّمِ **قَالَ** عُمَرُو وَتَحَدَّثَنِي
 ابْنُ شُعَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ابورہیرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو تو ٹہندی وقت نماز کو اسیلے
 گرمی کی جہنم کی بہا پ سے عمر نے کہا جہاں ابْنِ شُعَابٍ ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ مَرْيَمَ عِيسَى ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ سَعِيدٍ
 کی ابی ہریرہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْكَلْبِ
 میں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْكَلْبِ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ نَجَسٍ جَهَنَّمِ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْكَلْبِ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ نَجَسٍ جَهَنَّمِ
 لَعْنَةُ دِرْقَالٍ كَذَن مُؤَدِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفُلْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَنْ مَابُرْدُ آبُرْدُ أَوْ قَالَ أَتَطْلُرُ أَتَطْلُرُ قَالَ ابْنُ سَلَمَةَ الْحَرِّ مِنْ نَجَسٍ جَهَنَّمِ نَادَا أَشْتَدَّ الْحَرُّ
 فَكَذَرُوا عَنِ الْمُصَلِّينَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْدٍ الشُّوَلِ تَرْجِمُهُ ابْنُ مَرْيَمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عِيسَى
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزن طہر کی قرآن فرمایا در اٹھتا ہونے دوزخ اٹھتا ہونے دوزخ فرمایا در
 انتظار کرو در انتظار کرو اور فرمایا شدت گرمی کی جہنم کی بہا پ سے ہر جب شدت گرمی ہو تو نماز کو
 ٹہندی وقت فکر و ابور نے کہا یہاں تک انتظار ہوا کہ مجھے ٹیلوں کے ساتھ تک دیکھ لے **ف**

بِالصَّلَاةِ

بِالصَّلَاةِ

بیسے بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا سا اٹھا ہوتا ہے اور چاروں طرف سردیابا ہوا اور کھل گیا
 نہیں پڑتا مگر جب کہ نعل کو زیادہ دیر ہو جاوے گا اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پھر ہی ہو سیکو کہ
 اگر یہ ہوتا تو راوی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ ہاں تھا بھلاں ٹیلوں کے سائے کو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَكِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكُلُ
بَعْضُ بَعْضًا نَازِلًا لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ كَمَا جَدُّكَ مِنْ الْحَرِّ
وَأَشَدُّ مَا جَدُّكَ مِنْ الزَّمْعِ نَبْرٍ مَرَّجَمٍ أَبُو هُرَيْرَةَ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت
 کی دوزخ کی آگ اپنے پروردگار کو آگے اور عرض کی کہ اے رب کہا گیا سیرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت دی
 اوسکو دوسانوں کی ایک سانس جاڑو میں اور ایک سانس گرمی میں سو اسی وجہ سے جو تم پاتے ہو شدت گرمی
 اور سردی کی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ قَاتِلًا وَدَفَا**
حَرُّ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قِيَحِ جَهَنَّمَ مَوْءَاكِرَ أَنَّ النَّارَ أَشْتَكِ إِلَى رَبِّهَا مَا ذُنُ
لَهَا فِي كُلِّ حَامٍ بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ ترجمہ امیر جو گندہ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ أَكُلُ بَعْضُ بَعْضًا نَازِلًا لِي أَنفُسٍ
كَأَن لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَدْتُ مَوْءَاكِرَ قِيَحِ جَهَنَّمَ نَبْرٍ مَرَّجَمٍ
نَفْسٍ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَدْتُ مَوْءَاكِرَ قِيَحِ جَهَنَّمَ نَبْرٍ مَرَّجَمٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی کہ آپ نے فرمایا دوزخ نے کہا اے رب کہا گیا سیرا ایک ٹکڑا دوسرے کو سو
 اجازت دی مجھے دوسانوں کی سو اجازت دی اوس دوسانوں کی ایک سانس جاڑو میں ایک گرمی میں
 جو پاتے ہو تم سردی کو وہ جہنم کے سانس ہے اور جو پاتے ہو تم گرمی کو وہ بھی جہنم کی سانس ہے **ف**
نَدَى لَمْ يَكُنْ لِيَكْ قَاضِي حِيَاضٍ لَمْ يَكُنْ لِيَكْ قَاضِي حِيَاضٍ لَمْ يَكُنْ لِيَكْ قَاضِي حِيَاضٍ
 رب تعالیٰ کی اور اہل سنت کا مذہب یہ کہ دوزخ اور جہنم دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث
 اپنے ظاہر پر محمول ہیں ظاہر حدیث یہی ہے اور ابراہیم وغیرہ سے ظہر میں مصر میں مگر نزدیک اشہب بالی کے
 اور صلوات جمعہ میں ابراہیم و ہار کے نزدیک مطروم نہیں مگر بعض اصحاب خافضہ کو نزدیک **بَابُ اخْتِصَابِ**
تَقْدِيرِ الظُّفْرِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ فِي عَيْدِ شَرِّقٍ وَالْحَبْرِ حَبِيبٍ گرمی نہ ہو تو ظہر اہل وقت پڑھنے کا بیان
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْبِلَ الْخُفَّيْنِ إِذَا دُخِيَ الْخُفَّ

ترجمہ مکتبہ کہا نبی صلو اللہ علیہ وسلم ٹھہر پڑا کرتے تھے جب آفتاب نے بل جاتا تھا **ف** اس حدیث سے ثابت
ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو اول وقت پڑھنا ظہر کا سب سے **عَنْ** حَبَابٍ قَالَ كُنَّا نَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الْمَضَلِّ لَمْ يُشْكِنَا تَرْجِمَهُ حَبَابٌ (کہا ہم نے شکایت کی رسول اللہ صلو اللہ علیہ
علیہ وسلم سے نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو ہماری شکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید
لوگ حواہن ہوں گے کہ آخر وقت سب سے زیادہ تاخیر فراوان **عَنْ** حَبَابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَرَى الْإِسْحَاقَ الرُّمَضَانَ لَمْ يُشْكِنَا قَالَ دُهِدُكُمْ لَكُمْ فِي صَحَابِي
الظُّهْرِ قَالَ نَعَمْ فَلَمْ أَتِي تَجْيِيلَهَا قَالَ نَعَمْ تَرْجِمَهُ حَبَابٌ (کہا ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کی خدمت میں اور شکایت کی آپ کو سخت دھوپ کی تو آپ نے قبول فرمایا نہ میرے کہا میں نے ابی اسحاق
سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی شکایت تھی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اول وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے
کہا ہاں **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَتَاةٍ لِحِ
فَإِذَا الْكَرْبُ نَكَلْنَا أَحَدَنَا أَنْ يَمُوتَ جَبَعَةً طَمِينٍ الْكَرْبُ بَطَأُ ذَوْبِهِ فَتَجِدَ عَلَيْهِ تَرْجِمَهُ انْسَ
کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں پھر جب کسی سے پیشانی
سمندر میں زمین پر نہ لگی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سمندر پر مارتا تھا **بَابُ** اسْتِغْبَابِ
التَّكْبِيرِ بِالْعَصْرِ عَصْرُ اَوَّلِ نَفْتِ پڑھنے کا بیان **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ دَسَّوَلُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ كَانَ هَبُ الدَّاهِبِ إِلَى الْعَوَالِي
فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً لَمْ يَدْرِكْ كُنْتُ كُنْتُ لِكُنْتُ الْعَوَالِي تَرْجِمَهُ انْسَ (کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور ہمیں گرمی مچتی تھی اسے جاننے والا جانتا تھا اور پھر
گمان دون تک اور وہ وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا قیہ نے اپنی روایت میں اور پھر غاروں کا ذکر
نہیں کیا **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ كَانَ هَبُ الدَّاهِبِ إِلَى الْعَوَالِي
فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً لَمْ يَدْرِكْ كُنْتُ كُنْتُ لِكُنْتُ الْعَوَالِي تَرْجِمَهُ انْسَ (کہا ہم نماز عصر پڑھتے تھے اور وہاں پہنچ جاتا تھا اور پھر
بلند رہتا تھا **ف** عصر کنار پر بلند رہنے کے آٹھ میل تک تھی اور نصف تین میل و میل تک اور فاما میرے
نیم میل تھی **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيْثُ كَانَ هَبُ الدَّاهِبِ إِلَى الْعَوَالِي تَرْجِمَهُ انْسَ

تَرْجِمَهُ

اسی فوج نہیں ہوا تھا پہرہ فوج ہوا اور کمانا گیا اور پکایا اور کہا یا ہمنے اوس میں سے قبل غروب آفتاب کے اس
 حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت اول وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سب کام ایک پیگم میں نہیں ہو سکتے اور بعد
 سے قبول کرنا دعوت کا ثابت ہوا خواہ اول وزین خواہ آخر وزین **عَنْ** دَفْعِ بْنِ خَلِيفَةَ يَقُولُ كُنَّا نَصِلُ الْعَصْرَ
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَخْرُجُ وَنَقْضُ الْعَصْرَ وَنَقْضُ الْعَصْرَ وَنَقْضُ الْعَصْرَ وَنَقْضُ الْعَصْرَ وَنَقْضُ الْعَصْرَ
 رافع کہتے کہ ہم نماز عصر پڑھتے تھے رسول اللہ صلا علیہ وسلم کے ساتھ اور پھر اونٹ فوج ہوتا تھا اور دوسرے حصے تقسیم ہو
 تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور پچھتے ہم کہا لیتے تھے قبل غروب آفتاب **عَنْ** الْأَزْهَرِيِّ يَهْدِي الْإِسْلَامَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا
 نَخْرُجُ وَدَعَى عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَاكْبُرُ لَنَا نَصِلُ مَعَهُ تَرْجُمَةُ زَيْدِ بْنِ أَبِي سِنَاءٍ
 روایت کی فقط اتنا ہے کہ انہوں نے کہا ہم فوج کرتے تھے اونٹ کو نماز میں رسول اللہ صلا علیہ وسلم کے بعد عصر
 پڑھیں کہا کہ ہم نمازوں کے ساتھ پڑھتے تھے **بَابُ** الْخَلِيفَةِ فِي تَقْوِيتِ صَادَةِ الْعَصْرِ حُرِّكَ نَمَازُكَ فَوْتَ هُوَ يَكْتُمُ تَدْوِكَ بَابِ
عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِي تَقَوُّهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ كَمَا تَأْوِزُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ تَرْجُمَةُ ابْنِ
 روایت ہے رسول اللہ صلا علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جاوے گا وہ گویا اوکا اہل مال مال ہو گیا **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ الْعَصْرَ كَمَا تَأْوِزُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ تَرْجُمَةُ ابْنِ
 الدَّيْلَمِيِّ قَالَ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى هِيَ صَلَوةُ الْعَصْرِ يَجِيءُ نَمَازُ عَصَا نَامِيهِ اَوْ كَمَا بَيَّانَ **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ
 الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ بَوَاطِنَهُمْ وَيَوْمَهُمْ مَا دَاكُمَا حَبَسُوا وَاسْتَقَلُّوا حَزَنَ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى
 حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ تَرْجُمَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 جیسے ہونے لگا اور مشغول کر دیا کہ نمازوں سے بے نیازی اور عصر کے یہاں تک کہ کتاب و کتاب گیا ف تو وہی کہا ابن سوری
 میں تصریح الکی ہے کہ نمازوں میں نماز عصر اور صبح کے اختلاف تھا کہ نمازوں میں جو قرآن میں نگوہے کون سی نماز ہے حضرت علی اور
 ابن سوری اور ابو بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اہل بیحد غدیری اور ابی ہریرہ اور عبیدہ سلمانی اور حسن بصری اور ابو نعیم
 اور قتادہ درمکان رکبلی و مقاتل اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد اور ابن مندہ وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر اور
 ترمذی کہا یہی قول ہے اکثر علماء اصحاب کا اور جو ان کے بعد ہیں اور ماوردی لکھا ہے یہی مذہب امام شافعی کا اس کے بعد احادیث
 اس بارہ میں محبت کو ساتھ وارد ہو چکی ہیں اور شافعی نے نفس کیا ہے کہ وہ صبح ہے ایسے کہ اوکھا حدیث عصر کی
 پہنچی اور اگر پہنچی تو وہ بھی جیسی کہ قابل ہے کہ وہ نماز عصر ہے ایسے کہ اس مذہب کا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ سلف
 کیا ہے کہ وہ نماز صبح ہے اور یہ منقول عن ابن خطاب سعاد بن جہل درابن عباس اور ابن عمر و جابر اور عطاء اور عمر

اور مجاہد اور بریق بن السن اور مالک اور شافعی اور جہور شافعیہ وغیرہم سے اور ایک گروہ نو کہا ہے کہ وہ ظہر
ہے اور یسوقا ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن
شراح اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیصہ بن ندیب نے کہا وہ مغرب ہے اور کسی نے کہا
ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ نماز پنجگانہ کی کوئی نماز نہیں ہے نہ ہم کو اس کا علم نہیں اور بعض
نے کہا پانچون نمازین وسطی میں نفل کے یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز جمعہ ہے اور صحیح ان سب
قولوں سے دو قول ہیں ایک صبح و دوسری عصر اور صحیح ترجمہ ہے بسبب دو احادیث صحیحہ صریحہ کہ اور جس نے جمعہ
کہا ہذا نہ نہایت خفیہ ہے اور کیا پانچ نمازین یہ وہ ضعیف کیا بلکہ غلط ہے عن وشیام فیذا الاستاذ ترجمہ بھی اور گزرا
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَعَلُوا عَنِ الصَّلَاةِ الْوَسْطَى حَقَّ أَنْتِ النَّفْسُ مَلَكَ اللَّهُ
فَبُودَ دُحْمُ دُيُوتِهِمْ أَوْ بَطُونُهُمْ شَدَّ شُجْبَتِي الْبُيُوتِ ترجمہ بھی جو اپر گزرا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ قَالَ بَيُّوتُهُمْ وَفُيُوتُهُمْ وَكَرَيْشُكَ ترجمہ قنادہ کی روایت میں بیت اور فوہر کا لفظ
وارد ہوا ہے اور راوی کو نہیں ہے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
الْأَحْزَابِ هُوَ نَاعِدٌ عَلَى فُيُوتِهِمْ مِنْ فُيُوتِ الْأَحْزَابِ فَعَلُوا عَنِ الصَّلَاةِ الْوَسْطَى حَقَّ أَنْتِ النَّفْسُ مَلَكَ اللَّهُ
فَبُودَ دُحْمُ دُيُوتِهِمْ أَوْ قَالَ فُيُوتُهُمْ وَبَطُونُهُمْ فَا تَرْجِمُهُ عَلَى سَوَادِيتِ ہر
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کو دن کے غزوہ شہر سے ہجرت کو چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا
پانچویں سال ہوا ہے ایک راستہ چندق کے پیش ہے اور فرماتے ہے کہ ان کافروں نے باز رکھا ہمارے
نماز وسطی سے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اسامی قبروں اور گھر و گویا فرمایا قبروں اور بیٹوں کو آگ سے بے
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَعَلُوا عَنِ الصَّلَاةِ الْوَسْطَى حَقَّ أَنْتِ النَّفْسُ مَلَكَ اللَّهُ
فَبُودَ دُحْمُ دُيُوتِهِمْ أَوْ قَالَ فُيُوتُهُمْ وَبَطُونُهُمْ فَا تَرْجِمُهُ عَلَى سَوَادِيتِ ہر
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کو دن کے غزوہ شہر سے ہجرت کو چوتھے سال ہوا ہے اور بعضوں نے کہا
پانچویں سال ہوا ہے ایک راستہ چندق کے پیش ہے اور فرماتے ہے کہ ان کافروں نے باز رکھا ہمارے
نماز وسطی سے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اسامی قبروں اور گھر و گویا فرمایا قبروں اور بیٹوں کو آگ سے بے
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ فَعَلُوا عَنِ الصَّلَاةِ الْوَسْطَى حَقَّ أَنْتِ النَّفْسُ مَلَكَ اللَّهُ
فَبُودَ دُحْمُ دُيُوتِهِمْ أَوْ قَالَ فُيُوتُهُمْ وَبَطُونُهُمْ فَا تَرْجِمُهُ عَلَى سَوَادِيتِ ہر

میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئی اور اگر کتب میں ہے کہ چاروں نمازیں ہمارے پرچہ میں ظہر عصر وغیرہ بے عاف اور
تطبیق اسمین یوں ہے کہ واقعہ انحراف کا کئی روز رہا تھا اوس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا ہوگا
ایک بار ایسا ایک بار ویسا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَبَسَ النَّبِيُّ كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ**
صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى انْصَرَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ انْصَرَفَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَلُوا نَاعِينَ
الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ مَلَكًا اللَّهُ أَجْوَأَهُمْ وَكُنُوا لَهُمْ نَادًا أَوْحَى اللَّهُ أَجْوَأَهُمْ وَكُنُوا لَهُمْ
نَادًا ترجمہ عبد اللہ نے کہا روکنے یا مقرر کرنے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے پہلے تک کہ سرخ
ہو گیا آفتاب یا زرد ہو گیا سو فرمایا آپ کے کہ انہوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطیٰ نماز عصر سے اندھکے بیٹوں میں اور
قبور ان میں آگ ہو دی یا فرمایا وحی اللہ معنی دونوں کے ایک میں **عَنْ ابْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ**
أَمَرَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مَعْصُومًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَاتَّقِي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى قَالَتْ فَلَمَّا بَلَغْتَهَا أَذْنُهَا فَأَمَلْتُ عَلَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى
وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَكُنُوا مَوَالِيَهُ فَلَانِئِينَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابی ہریرہ جو بوسے میں حضرت عائشہ معنی اللہ عنہا کو اپنے غلام آزاد انہوں نے کہا مجھے سر فرمایا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن میں کہہ دو اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علی الصلوات تو
مجھے خبر دو جب میں وہاں پہنچتا ہوں میں نے انکو خبر دی انہوں نے مجھ کو بتلایا کہ یوں کہو حافظوا علی الصلوات
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَكُنُوا مَوَالِيَهُ فَاثْنَيْنِ یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطیٰ اور نماز
عصر کی اور اس کے ہوا اس کے ادب سے اور فرمایا کہ ایسا ہی سننا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ**
الْبُرَيْدِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا
سَلَّمَ اللَّهُ ثُمَّ تَعَمَّهَا اللَّهُ فَانْزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَقَالَ نَجْلُ كَانَ
جَالِسًا حَيْثُ شَفِيعِي لَكَ هِيَ إِذَا صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبُرَيْدُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ
لَكَ تَعَمَّهَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ترجمہ برابر بن عازب نے کہا اتری یہ آیت حافظوا علی الصلوات
وَصَلَاةِ الْعَصْرِ (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور پھر پھر ہم اس کو جب تک اللہ جانے پہرہ میں نسخ
ہو گئی اور اتری حافظوا علی الصلوات و الصلوة الوسطیٰ یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور بیچ کی نماز پر تو ایک
شخص میاں تہا فقیہ کے پاس عرض اس نے کہا کہ اب تو صلوة وسطیٰ نماز عصر پر تو برا نے کہا میں تو تم کو

نمبر دو چکا کہ یہ کیوں کر اور تری اور کیوں کر اللہ تعالیٰ نے اُسکو منسوخ کر دیا اور اسہی خوب جانتا ہے مسلم نے
 کہا روایت کی یہ سہوشی نے سفیان قہی سہوشیوں نے اسود بن قیس نے انہوں نے شقیق سہوشیوں نے ابیہ
 بن عازب سے کہ کہا انہوں نے پڑا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مائتہ تک نذر روایت فضیل
 بن مزوق کے (نیز جو اور پگندی) **عن** حابر بن عبد اللہ ان عمر بن الخطاب یقول انما اُخذت
 جعل یسب کفًا فذکر فیہ قال یا رسول اللہ واللہ ما کذبت ان اُصلی العصر حتی کادت
 ان تعرب الشمس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ ان صلیتہا فذلکنا الی
 بطان فتوصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکوننا کعلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم العصر بعد ما غربت الشمس فہو مثل بعد ما غربت ترجمہ جابر کہا کہ عمر بن خطاب قر
 کے دن آئے اور قریش کے کافروں کو برا کہنے لگو اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے قسم ہے اسکی مین نہیں جاتا
 کہ مین نے نماز پڑھی ہو عصر کی یہاں تک کہ آفتاب قریب غروب کر گیا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قسم ہے اسکی مین نے ہی نہیں پڑھی پھر گئے ہم ایک زمین لنگریلی کی طرف اور وضو کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم سب نے اور نماز پڑھی اپنے عصر کی بعد غروب آفتاب کے پھر نماز پڑھی بعد غروب کی عنہ بن
 فہذا الشہادۃ ترجمہ دیکھو اور پڑھا باب فضل صلوۃ الضحیٰ لعلیٰ الخافضہ علیہما السلام ربیع عصر کی فضیلت اور انکی عظمت
 کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتعاقبون فی کسر
 ثلاثۃ باللیل ولیلۃ کسر باللیل ویتعاقبون فی صلوۃ العصر ویتعاقبون فی صلوۃ الضحیٰ الذین
 بانتم فی کسر لیلۃ کسر بکسر وهو اعلیٰ بعمر کتبتم عبادی فبقولون تردکنا
 ہم وکم یصلون واذینا کسر وکم یصلون ترجمہ ابیہ میر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم نے فرمایا آگے پیچھے آتے رہو مین تمہارے پاس فستورات کہ اندر فرشتے دن کے (یعنی حفاظت کے
 لیے) اور جمع ہوتے مین نماز اور نماز عصر مین پھر چڑھ جاتے مین جو رات کو تمہاری پاس اور پھر دو گارادن کے
 پوچتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے کہ کس حال مین چوڑا تم نے میرے بندوں کو وہ عرض کرتے ہیں کہ
 جب ہم نے انکو چوڑا جب ہی وہ نماز پڑھتے تھے یعنی صبح کی (اور جب ہم ادن کے پاس گئے تھے جب ہی
 وہ نماز پڑھتے تھے) **ف** اس حدیث سے نماز فجر اور عصر کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **عن** ابی ہریرۃ
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وللنکۃ کثیرا یتعاقبون فیکم یصل حدیث ابی الزناد

ترجمہ ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ فرمایا فرشتے آتے جاتے ہیں تہا دیو پاس آخر
 حدیث تک مثل روایت ابی الزنادکی (جو ابھی اوپر گندھی) **عَنْ جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا**
جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ
سَكَرْتُمْ وَنَزَلَكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَمُوتُونَ فِي دُفُوعِهِ يَا أَيُّهَا اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَمُوتُوا
عَلَى صَلَواتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْقَمَرِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَِا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْعَجَلَ ثُمَّ قَدَّ أَحَدُهُمْ فَسَجَّ بِحَمْدِ
الْإِلهِ قَبْلَ طُلُوعِ الْقَمَرِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَِا ترجمہ کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
 تھے کہ آپؐ اچھوڑ دیں رات کو چاند کی طرٹ دکھایا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے اپنی پروردگار کو بصیر و بکھیر
 ہو اس چاند کو ہرگز ایک دوسرے کی آڑ میں نہ ہو گے اوسکو دیکھنے میں پہراگرم سے ہو کہ تونہ دوسرے سے چھنے کے
 قبل کے نمازیں اور سورج غروب ہوئی نمازیں مینے فجر اور عصر میں پہر ٹپھی جیسے یہ آیت بھی دیکھ دینے پاکی بار
 اپنے رب کی تعریف کر ساتھ قبل طلع آفتاب کو اور قبل غروب کو گہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابو بکر بن
 ابی شیبہ نے انہوں نے عبد الصمد بن ہشیر اور ابو اسلمہ و اسد کی سے اس اسناد کو اور اس میں پہر ہے کہ آپؐ نے
 فرمایا تم پیش کیے جاؤ گے اپنی پروردگار کے آگے پہر دیکھو گے اسکو صیا دیکھتے ہو اس چاند کو اور گہا کہ پھر ٹپھی ہم
 آیت اور جریر کا نام نہیں لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہو کہ رویت بابتعالے کی جانب فوق میں ہوگی
 اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا پس دیکھ گیا اس میں فوج جیسا
 ناپاک کا جو شکران فوق میں اور ندی نے گہا ہم کو دیدار الہی خاص ہے ساتھ مومنوں کے غرض کفار اس
 محروم ہیں گے اور ایسی ہی منافقین ہی اس قیلے کو نہ دیکھیں گے اسی پر ہیں جہود و ہنسنت **عَنْ عُمَارِ**
بْنِ نُفَيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَرَى الْبَارِئُ أَحَدًا مَلَكًا يَخْلُجُ
الْعَمَلِينَ قَبْلَ غُرُوبِهَِا يَعْنِي الْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ نَعْلَمُ بَيْنَ أَهْلِ الْبَصَرِ وَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ رَأَيْتَا أَشْهَدُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ إِذْ نَأَى دَوْعَاهُ قُلْتُ ترجمہ عمارؓ نے کہا میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے خدا جل جلالہ کو کسی وہ شخص و مخرج میں جس نے نماز ادا کی قبل طلع آفتاب
 کے اور قبل غروب آفتاب کر لینے فجر اور عصر کی سوا ایک شخص نے بصیر و مومن میں کو کہا کہ تم نے سنا ہر اس کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے گہا ہاں اس نے کہا اور میں ہی گاہی دیکھتا ہوں کہ میں بھی سنا

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے **عَنْ**
 عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْبُرُ الشَّادِمَنْ مَتَى قَبْلَ حُلُومِ
 الشَّمْسِ قَبْلَ غُرُوبِهَا وَجَدَكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَصَرَةِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْعَدُ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْعَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِالْمَدَائِنِ الَّتِي سَمِعْتُ مِنْهُ تَرْجِمُهُ عَارِضٌ كَمَا رَأَيْتُمْ كَمَا رَأَيْتُمْ
 سلم نے فرمایا داخل ہو گا ورنہ میں جس نے نماز پڑھی آفتاب نکلنے کے پہلے اور دوپہر کے پہلے اور انکو با-
 آدمی اتنا بصرے والوں میں سے اس کے کہا کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
 کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں نے یہ آپ سنا ہے کہا اس نے کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں
 کہ میں بھی سنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایسے مکان سرکہ میں سنتا تھا اس بات کو ان
 سے **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَاتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُكُورَيْنِ مَحَلَّ
 النِّجَاسَةِ تَرْجِمُهُ إِلَى مَكْرَمَةٍ ابْنِ أَبِي قَتَاتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُكُورَيْنِ مَحَلَّ
 نمازین ادا کرے داخل گزرتا میں نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو دوپہر
 وَقْتُ الْمَغْرِبِ جَدُّهُ الشَّامِيُّ قَالَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ غُرُوبِ شَمْسٍ هُوَ بِكَ بَيَانٌ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْكَافُورِ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَوَّامَتِ بِالْحِجَابِ تَرْجِمُهُ
 سلم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑھا کرتے تھے جب آفتاب ڈوب جاتا تھا اور پردہ
 چھپ جاتا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم کیسے صرف اُحد نوازاتہ کیسے ہر موقع تہلیل تَرْجِمُهُ رَافِعٌ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت اور ہر ایک ہم میں سے دیکھ سکتا تھا اپنے تیر کرنے کے جگہ کو (یعنی اتنی
 روشنی ہوتی تھی) کہ اس صلیف سے معلوم ہوا کہ نور بعد غروب آفتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تھی -
عَنْ أَبِي الْخَلَّافِ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ بِهَيْئَةٍ تَرْجِمُهُ
 جو پردہ گندا **بَابُ** رَقْمِ الْعِقَادِ وَتَاخِيرِ عَاتِ كَرَقَاتٍ اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان **عَنْ**
 عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً
 مِنَ اللَّيَالِي بِصَلَاةِ الْعِقَادِ وَهِيَ الْيَقْنُ مَدْنَى الْعَتَمَةِ وَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ حَبِيبُ خَبْرٍ لَكُمْ لَعَنَ ظُرُونُ صَلَوَاتُ مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْ أَنَّ يَنْتَقِلَ عَلَى
 أُمِّي لَصَلَّيْتُ بِكُمْ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَدِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى **ترجمہ** عبد اللہ کہہ رہے
 رہے ہم ایک دن انتظار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشاء کیو طے پھر نکلے آپ ہماری طرف
 سب گندگی تھائی رات یا بعد اوس کے پہر نہیں جانتے ہم کہ آپ کو کچھ کام ہو گیا تھا اپنے گھر میں یا کچھ اور
 تھا پہر فرمایا آپ نے جب تک کہ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کوئی دین والا تمہارے سوا اسکا انتظار نہیں
 کرتا تھا اور اگر بار نہ ہوتا میری است پر تو میں ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا پہر حکم فرمایا مؤذن
 کو اور اقامت کہی اوس نے اور نماز پڑھی آپ نے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 شُفِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَذَهَا حَتَّى رَقَدَ نَافِي السَّجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ
 خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا لَيْلَةً يَنْتَظِرُ
 الصَّلَاةَ فَظَنُّكُمْ كُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشاء کی نماز کی وقت
 کسی محل میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سو گئے مسجد میں اور پہر جاگے پہر سو گئے اور پہر
 جاگے پہر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ میں زمین والوں کی رات اس سزا
 کی انتظار میں نہیں ہے سوا تمہارے **عَنْ** ثَابِتٍ أَنَّهُ خَرَسَ كَلْوًا لِحَاظِ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ
 أَوْ كَادَ يَذْهَبُ لَلَّيْلِ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا رَدَا مَوَادَّ كَلْمَ لَمْ يَزَالُوا فِي صَلَواتِ بَنِي
 أَنْتُمْ تَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ أَتَيْتُ الْفُطْرَ الَّذِي فِيهِ خَاتَمُ مِنْ فَضْلِهِ رَدَعَ اصْبَعُهُ الْيَمَانِي
 بِالْخَنْصِيرِ **ترجمہ** ثابت نے کہا لوگوں نے اس سے پہر حال حضرت کی انگوٹھی کا تو انہوں نے کہا ایک رات
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں نصف شب تک یا قریب تھا کہ نصف شب ہو جاوے پہر آئے
 آپ اور فرمایا لوگ نماز میں پڑھ رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گے یا نماز میں ہو رہے تو اب کی
 وجہ سے پہر کہا اس نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کیچک کو جھپاندی کی تھی اور انہوں نے
 بائیں ہاتھ کی انگوٹھی سے اشارہ کیا (یعنی انگوٹھی اسی انگلی میں تھی) **ف** اس حدیث سے چاندی کی
 انگوٹھی پہننا رد معلوم ہوا اور اس پر اجماع ہے مسلمین کا **عَنْ** الْأَثَرِيِّنَ مَا لَيْلٍ قَالَ ظَهَرَ لَنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قُرَيْبًا مِنْ تَقِيبِ اللَّيْلِ لَمْ يَجِدْ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ

وَرَدُّهُ إِذَا اسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَحَمَى اللَّهَ عَنْهُ فَقَالَ الصَّلَاةُ فَقَالَ عَطَاءُ قَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ لَأَن يَقْعُدَ
 رَأْسُهُ مَاءً وَأَضْعَافُ دَلْعَلٍ فَمِنْ رَأْسِهِ قَالَ لَوْ أَنِّي لَيْسَ عَلَيَّ أُفْتَةٌ لَأَمَرْتُ حُرَّانَ يُصَلُّوْهَا فَقَالَ
 كَذَلِكَ قَالَ فَاسْتَنْبَتَ عَطَاءُ كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا
 أَنبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَبْلَ ذَلِكَ عَطَاءُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِمَّنْ تَبْدِيدُ لُحْمٍ وَضَعَهُ
 أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى ثَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ صَبَّهَا يَمُرُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الثَّوْبِ حَتَّى مَسَّتْ بِهَا مَاءً فَلَمَّا
 طَرَفَ الْأُذُنَ مِثْلَ الْوَجْهِ ثُمَّ عَلَى الصُّنْجِ وَنَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ لَا يَقَعُّ وَلَا يَكْبُشُ بِشَيْءٍ إِلَّا
 كَانَ ذَلِكَ ثَلَاثَ لَعَطَاءٍ كَمَا ذَكَرَكَ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَلَتَيْنِ قَالَ
 لَا أَدْرِي قَالَ عَطَاءُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَهَا أَمَّا أَذْخُلُوا مَوْحِدَةً كَمَا صَدَّكَهَا الشَّيْءُ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَلَتَيْنِ فَإِنْ شِئْتَ عَلَيْكَ فَلَا تَخْلُوا أَوْ عَلِ النَّاسَ فِي الْحُجَّةِ وَنَوَاتِهَا لَمْ يَصْلُحُوا نَسْلًا لِمَنْ لَمْ يَفْعَلْ
 وَكَأَنَّهُمْ فِي الْحُجَّةِ حَرَجٌ فِي حَرَجٍ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا كُنَ سَادِقَتِ بَيْتِهِمَا - يَزِيدُكَ - أَوْ سَوَّيْتِ مِنْ نَارِ
 بَرْهَانِ عَشَاكِ جَبَلُكَ عَمَّةُ كَثِيرِينَ خَوَاهُ إِمَامٌ هُوَ خَوَاهُ فَخَاصُ عَطَاءُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا نَسِجَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ
 فَرَمَاتِ تَبِيٍّ كَدِيرِكِي نَبِيِّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَوْ بَحْرٍ سَوَّيْتِ أَوْ بَحْرٍ جَانِبِ بَحْرٍ عَمْرٍو نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 ابْنُ عَبَّاسٍ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بَانِي ثَبَاتٍ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مِّنْ أَنْبِيَاءِ عَمْرٍو نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 كَمَا كُنْتُ كَرَاهِيَةً نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَطَاءُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بِهَا نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 كُنْتُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَطَاءُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 جَانِبِ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نَبِيُّ

نَبِيُّ

نَبِيُّ

ہے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس امت میں اور اگر تم پر باگداری یا لوگوں پر بار ہو اور تم انکے امام ہو تو
 اور کیا کرو اسکو متوسط وقت میں نہ بعدی نہ دیر کر کے **ف** سر پر ہاتھ رکھ کر کی ہیئت جو ابن جریر
 نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کو خالص اور فاضل میں یہ بات ہو کہ پڑ
 نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُوحِرُ صَلَوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر کیا کرتے تھے
 نماز عشا میں **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ الْمَلَائِكَةُ**
خَوَائِمَ صَلَواتِكُمْ وَكَانَ يُوحِرُ الْعَمَّةَ بَعْدَ صَلَوةِ كَلْبِ شَيْبَانَ وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَوةَ دُونَ رَدَائِيَةِ
 اپنی کامل تخفیف ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھتے تھے اور عشا
 کی نماز میں تمہاری بنسبت ذرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز مکمل پڑھتے تھے اور ابوبکر کی روایت میں تخفیف
 کا لفظ بمعنی اسکو بھی وہی ہیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغْلِبُكُمْ كُمُ الْغَرَابُ عَلَیْكُمْ صَلَواتُكُمْ إِلَّا الْفَاحِشَةَ الْعِشَاءَ
 وکھڑے ہو کر یا لایل ترجمہ عبد اللہ نے کہا نہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تھے غالب
 نہیں تم پر گنوار لوگ کہ مساویں تمہاری نماز عشا کے ہم کو اس لیے کہ وہ دیر کیا کرتے ہیں اونٹوں کے دودھ
 دہنے میں اپنے سپرد وہ عشا کو عتمہ کہتے ہیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبُكُمْ كُمُ الْغَرَابُ عَلَیْكُمْ صَلَواتُكُمْ إِلَّا الْفَاحِشَةَ الْعِشَاءَ
 کتاب اللہ العشاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا غالب نہیں تم پر گنوار لوگ عشا کی نماز کے نام پر اس لیے کہ وہ اسکی کتاب میں عشا ہے پہلو کہ وہ دیر
 کرتے ہیں اونٹنوں کے دودھ میں **ف** یعنی عشا کی نماز کو عشا ہی کہہ عتمہ نہ کہو جسکو گنوار لوگ عتمہ کہتے
 ہیں اور اصل لغت میں عتمہ دیر کرنے کو کہتے ہیں چونکہ گنوار لوگ دودھ دہن میں اونٹنوں کے دیر کرتے تھے
 اسلئے وہ عشا کی نماز کو عتمہ کہتے ہیں **بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّكْبِيرِ بِالْمُتَّبِعِ فِي الْأَوَّلِ وَفِيهَا وَهُوَ التَّكْبِيرُ**
وَيَكُونُ قَدْرَ الْقِرَاءَةِ فِيهَا سَوِيْرٌ جَانِبُهَا کی نماز کے لیے اور اسکی قرأت کو بیان میں **عَنْ عَمْرِو بْنِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلُّونَ الْعُجُومَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
يُحَرِّجْنَ مَتَلَقَاتٍ بِمُؤَدِّطِينَ لَا يَغْدِرُ فَوْقَ أَحَدٍ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

سے روایت ہے کہ عورتیں جو سات نماز پڑھتی تھیں صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر لوثی تھیں
اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں کہ نہ بچاؤ نہ پھانسی (یعنی بعد نماز کو ایسا اندھیرا ہوتا تھا) **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اہم وقت اندھیری میں پڑھنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک
اور شافعی اور احمد اور جہود کا اور اس حدیث سے حاضر ہونا عورتوں کا بھی ثابت ہوا اگر کچھ خوف فتنہ کا نہ ہو
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ فِيهِ
الْجَنَّةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَقِّعَاتٍ بِمَرُوطٍ كُنَّ يَقْلِبْنَ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ
وَمَا يُعْرِفَنَّ مِنْ تَغْلِيظِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُلُوبِ مَرَحِمَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مومن کی بیان حاضر ہوتی تھیں نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی
چادروں میں لپٹی ہوئیں اور پہر لوث جاتی تھیں اپنے گہر دن کو اور نہ بچاؤ نہ پھانسی تھیں اسباب سویر پڑنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْصَلُ الْقُبْحِ لَيْصَرُ اللَّيْلِ مُتَلَقِّعَاتٍ بِمَرُوطٍ مَا يُعْرِفَنَّ مِنْ تَغْلِيظِ
قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِيَاضِ قُبُورِهِ مُتَلَقِّعَاتٍ مَرَحِمَهُ امَّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی جاتیں تھیں اور
اندھیرے میں بچاؤ نہ تھیں تھیں اور انصاری نے اپنی روایت میں متلفعات کہا معنی اسکو ہی وہی پڑ
لپٹی ہوئیں **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ**
يُكَلِّمُ النَّاسَ بِالْعَجْرِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ تَغِيثُ وَالْمَغْرِبُ إِذَا وَجِبَتْ وَالنَّسَاءُ أَحْبَابُ نَاكِحَاتِهَا
وَأَحْيَا نَاكِحَاتِهَا إِذَا أَهْمَرُوا أَجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا أَهْمَرُوا أَهْمَرُوا أَهْمَرُوا أَهْمَرُوا أَهْمَرُوا أَهْمَرُوا
كَأَنَّهُمْ إِذَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُهَا بِعَلَسٍ مَرَحِمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوال کے) پڑھ کر تے تھے
اور عصر ایسے وقت میں کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور عثمان میں کہی بخیر
کرتے اند کہی اول وقت پڑھتے جب کہ بہتر کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑھ لیتے اور جب دیکھتے
کہ لوگ دیر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز ادا کرتے تھے اندھیرے میں **ف** اس کا ثابت
ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور مغرب مجروح و خوب آفتاب اور عثمان میں جماعت کو حضور اور انکم

نہ جود ان میں ضرورت ہے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ**
فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا **عَنْهُ** **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ**
 بن علی نے کہا کہ حجج نمازون میں دیر کرتا تھا تو ہم نے جابر سے پوچھا تو انہوں نے وہی روایت بیان کی
 جو یہی اپرگزری جبکہ عندہ نے روایت کیا ہے **عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سَلَامَةَ**
ابْنَ بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ صَلَوةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ
فَأَنْ فَقَالَ كَأَنَّمَا أَسْمَعُهُ السَّاعَةَ **فَالْ سَمِعْتُ ابْنَ يَكْنَاهُ عَنْ صَلَوةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُ تَأْخِيرِهَا قَالَ يَغْنَى الْعِشَاءُ وَالْوُضُوءُ اللَّيْلُ وَلَا يَجِبُ التَّوَكُّلُ عَلَيْهَا
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ يَزِيدُ
الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ مِثْلَ هَبِّ الرِّيحِ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَالْغَرْبُ لَا أَدْرِي أَنَّى
حِينَ ذَكَرْتُ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الْعُشَيْرَ وَيُكْثِرُ الرَّجُلَ إِلَى
رَجُلٍ عَلَيْهِ الدُّنْيَى يُعْرِفُ فَيُعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يُقَرِّبُهَا بِالسَّيِّئِينَ إِلَى الْبَائِسَةِ **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ**
 نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ پوچھتے تھے ابو بزرہ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا شعبہ
 کہا گیا تم نے شا ابو بزرہ سے انہوں نے کہا میں گویا یہی سن رہا ہوں (یعنی مجھ کو ایسا یاد ہی ہے کہ
 سیر نے کہ میں نے اپنے باپ کو سنا کہ وہ ابو بزرہ سے پوچھتے تھے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا
 تو کہا انہوں نے کہ پردہ نہ کہتے تھے آپ اگر عشاء میں آدمی رات تک تاخیر ہو جاوے اور اس کو آگے
 سے بیکو اچھا نہ جانتے تھے اور نہ اس کو بعد باتیں کرنے کو شعبہ نے کہا کہ پھر میں ان سے (یعنی سیر سے ملا) اور
 پوچھا تو کہا انہوں نے کہ نظر ٹریپت تھی جب آفتاب ڈبل جاتا اور عصر جب کہ جاتا آدمی (یعنی بعد نماز کے)
 کو ہر ٹک مینے کے اور تو مابین گرمی ہتے اور کہا کہ مغرب کو میں نہیں جانتا کہ کیا ذکر کیا پھر ملاقات
 کی میں نے اوج اور پوچھا تو کہا انہوں نے کہ صبح ایسے وقت پہنچتا کہ بعد نماز کے آدمی اپنے ہنشن کو
 دیکھتا جسکے سچا نہ تھا تو پہچان لیتا اس کو اور اس میں ساڑھے آیتان سے سو آیتوں تک پڑھتا **فَسَوْنَا**
 قبل عشاء کے پہلے کہ وہ خانہ کعبہ میں احتمال ہوتا تھا نفضا ہو نہ کیا یا وقت مختار و عمدہ کے نکل جائیگا اور اس کو مد
 باتوں کو اس لیے ہر حاجت کہ احتمال ہو کہ زیادہ جاگے اور تہجد کو نہ اوٹھ نہ گویا زیادہ جاگنے کو سبک و دن کے
 ضروری کا۔ وہ ان میں مرجع ہو **عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**

لہ
اسمعت

وہ

نہ
یغرف

ذَرَّ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَمْرًا يُجَيِّتُونَ الصَّلَاةَ كَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ فَإِنْ صَلَّيْتَ لَوْ قُبِحَتْ
 كَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابو ذر میرے بعد ایسے حکم ہونگے کہ وہ نماز کو مار ڈالیں گے (یعنی
 آخر وقت پڑھیں گے) تو تم اپنی نماز اپنے وقت پڑھ لیا کہ پھر اگر انہوں نے وقت پڑھیں تو خیر نہیں ہے
 نماز جو ان کے ساتھ تم نے پڑھی وہ نفل ہو گئی اور نہیں تو تم نے بجا لیا اپنی نماز کو **عَنْ أَبِي ذَرٍّ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا مُجْتَدِعَ الْأَخْلَاقِ
وَإِنْ أَصْلَى الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا
كَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ میرے دوست نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
 وصیت کی کہ میں حکم کی بات سنوں اور اسکا کہا مانوں اگر ایک غلام یا تہہ پیر کٹا ہوا ہو اور یہ کہ نماز پڑھوں
 میں اپنے وقت پڑھ کر پڑوں میں لوگوں کو کہ وہ پڑھ چکے تو میں اپنے نماز پہلے ہی محفوظ کرچکا اور نہیں تو
 وہ میرے لیے نفل ہوگی (یعنی جو دوبارہ ان کے ساتھ پڑھ لوں گا) **عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ مُحَمَّدٌ بِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يَخْرُجُونَ
الصَّلَاةَ عَنْ دُفْعَتَا قَالَ قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ خَرَجْتُ عَنْهَا لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أَقْبَمْتَ
الصَّلَاةَ وَأَنْتَ فِي السَّجْدِ كَصَلَّى **ترجمہ** ابی ذر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تہہ پیر
 میری ران پر کہ کیا کہے گا تو جب رہ جاوے گا ایسے لوگوں میں جو نماز میں دیر کرینگے اور اگر وقت سر
 تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم اپنے وقت پر نماز ادا کر لیں اور اپنے کام
 کی جگہ جا پھر اگر تم میرے ہم سفر ہو تو لوگوں کے ساتھ ہی پڑھ لو **عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْكَلْبِيِّ قَالَ**
أَخْبَرَنِي زَيْدُ الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ مَنَعَ بَرٌّ بَرًّا دَفْعَتَا لَمْ يَفْتَحْ فَضْرَتَهُ فَقَضَى بِي فَقَالَ لِي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتُ فَضْرَتِي فِي كَمَا فَضْرَتِي فَقَالَ
وَقَالَ لِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتُ فَضْرَتِي فَقَالَ لِي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتُ فَضْرَتِي فِي كَمَا فَضْرَتِي فَقَالَ
الصَّلَاةَ مَعَ فَضْلٍ وَلَا تَقُلْ إِنَّكَ صَلَّيْتَ فَلَا أَصِلُ **ترجمہ** ابی العالی نے کہا ابن زید
 نے ایک دن نماز میں دیر کی اور عبد اللہ بن مسعود میرے پاس آئے اور میں نے ان کے لیے کہ کسی ڈالیا
 وہ اس پر پڑھیں اور میں نے ان سے عبد اللہ کے کام کو دیکھا انہوں نے اپنے ہونٹ چبا کر دینو انوس اور

ناموں

علی بن ابی

عصرِ امیرِ ران پر ہاتھ مارا کہ میں نے ابی فرس پوچھا جیسے تم مجھ سے پوچھا سو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسی میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے تم نے مجھے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ نماز پڑھ لیں تو اپنے وقت پر پہر اگر تھکے اور ان کے ساتھ ہی نماز پڑھ لیں تو پہر اور ان کے ساتھ پڑھ لیں اور یہ کہ میں نے پڑھا ہوں اب نہیں پڑھتا (کہ اس میں جماعت میں بیٹھ کر پڑھیں) **عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْذَرَكُمْ أَوْ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ نَفْسِ أَفْصَلِ الصَّلَاةِ لَوْ قُبِحَتْ شُحْرَانُ أَفِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّهَا زِيَادَةٌ خَيْرٌ مِنْكُمْ** ابی ذر نے کہا کیا ہو گا جب باقی رہے گا تو ایسے لوگوں میں جو دیر کرتے ہیں نماز میں اپنے وقت سے تو پڑھ لینا تم نماز کو اور اس کے وقت پر پہر اگر تمہیں ہو تو لوگوں کے ساتھ ہی پڑھ لے اس میں نیکی کی زیادتی ہے **سَلَّمَ أَبُو الْعَالِيَةِ الْكِنْدِيُّ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ أَهْلِ أَهْلِهِمْ تَبَدُّدَاتِ الصَّلَاةَ قَالَ فَضْرَبَ خَنْزِيْرِي خَرْبَةً أَرْجَعَنِي وَقَالَ لَمْ أَبَادِرْ عَنْ ذَلِكَ فَضْرَبَ خَنْزِيْرِي وَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُبِحَتْ وَأَجْعَلُوا صَلَواتَكُمْ مَعَهُمْ فَإِنَّكَ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَذَكَّرْتُ أَنِّي أَنَا نَبِيٌّ** اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرب خنزیر (جو کہ ابی العالیہ نے کہا میں نے سبامہ بن مسامت کے کہا تم جمعہ کے دن نہ پڑھتے ہیں جاگوں کے پیچھے اور وہ نماز کو اخیر وقت اور کرتے ہیں ابی العالیہ نے کہا کہ عبد اللہ بنے تیری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درد ہو گا اور کہا میں نے ابو ذر سے پوچھا اسی بات کو تو انہوں نے مجھ سے پوچھا میری ران پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی بات کو تو آپ نے فرمایا نماز پڑھ لیا کہ وہ تم اپنے وقت سنوں پر اور ان کے ساتھ کی بنا کو نفل کر دیا کہ وہ انہوں نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا کہ ذکر کیا مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابو ذر کی ران پر ہاتھ مارا

بَابُ تَفْضِيلِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ عَلَى بَيِّنَاتِ التَّشْرِيدِ فِي التَّكَلُّفِ عَنْهَا وَأَنَّكَ تَرْضَى بِكَائِكَ نَازِلَتْ كَلَامُكَ اور اس کی دلیل کہ نہ تو اس کو فرض کیا گیا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّوْا الْجُمُعَةَ أَفْضَلَ مِنْ صَلَاةِ أُسْبُحٍ وَحَدَاةٍ خَمْسَةِ قَعْدَةٍ مِنْ جُزْءٍ** ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ کی ایک گھنٹہ کی ایک گھنٹہ سے بھی زیادہ

تاک

الحمد لله
الرجعتني

رَبِّكَ فِي صَلَاتِكَ وَالْجَنَّةِ

تھے اور یہی منسوب ہے جمہور کا اور اس حدیث میں شقت انہا کے سجد میں آنا ثابت ہوتا ہے **عَنْ عَبْدِ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَطَلِّحْ لَهَا الصَّلَاةَ حَيْثُ مَنَّا
بِهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَرَّكَ لِيَزِيدَكَ مِنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَنْ الْهُدَى لَوْ أَنَّكَ صَلَّيْتَ فِي بَيْتِكَ
كَمَا يَصِلُ هَذَا الْخَلْفُ فِي بَيْتِهِ تَرَكْتُ سَنَةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سَنَةَ نَبِيِّكُمْ
لَمَّا لَمْ دَمًا مِنْ رَجُلٍ يَتَقَرُّ بِحَسَنِ الْمَعْرُوفِ كَمَا يَعْبُدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ لَا كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً تَنْعِطُ عَنْهُ بِهَا سَبْعَةُ وَفَقَدْ رَأَيْنَا
وَمَا يَخْتَلِفُ عَنْهَا إِلَّا مَنْ أَفْوَحَ مَعْلُومُ الْإِنْفَارِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتِي بِهِ يَهْدِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
حَقُّ يَهْدِي فِي الصَّفِّ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ كَمَا جَاءَ خُشْ لَكِ كَمَا سَرَّ طَائِفَاتٍ كَرِهَ قِيَامَتِ كَرُونِ سَلَامٍ
 ہو کر تو ضرور ہے کہ حفاظت کے ان نمازون کی جہان اذان ہوئی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے
 نبی کے لیے طریقہ ہدایت کو مقرر کر دیے اور یہ نمازین ہی انہیں میں ہیں اور اگر تم بڑھو انکو گمراہی میں
 فلانا جماعت کا چھوڑنے والا اپنے گمراہ میں بڑھتا ہے تو بیشک چھوڑ دیا تمہاری طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چھوڑا
 تم نے طریقہ اپنے نبی کا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ طہارت کرے اور اس جی طرح طہارت
 کرے پھر ارادہ کرے کسی مسجد کا ان مسجدوں میں ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہے ایک نیکی
 لکھتا ہے اور ایک رجب بلند کرتا ہے اور ایک بدی گھٹاتا ہے اور ہم اپنے تئیں ایسا دیکھتے تھے کہ نہیں
 غیر حاضر ہوتا تھا جماعت میں مگر منافق جس کا اتفاق کہلاتا ہوتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے گاندھوں پر ماتہ کر کے
 کے چلایا جاتا تھا یہاں تک کہ کٹر کر دیا جاتا تھا صف میں **وَ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس قدر بڑا رکوع
 جماعت میں **أَنَا مَسْبُوحٌ عَنْهُ** ابی الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنَّا دُعُوًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَتَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْنَعُنِي فَأَتْبَعُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَصَرًا وَحَقِي
 خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ تَرْجِمَهُ ابْنُ الشَّامَةِ كَمَا هُمْ سَجْدِينَ يَبْطِئُ تَبْطِئُ أَبُو هُرَيْرَةَ كَمَا سَاهَتْ كَمُوزُونِ لَ اَذَانِ دِي اَوْر
 ایک شخص سجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اس کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ
 نے کہا کہ اس شخص نے نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **عَنْ** ابی الشَّعْثَاءِ الرَّحْمَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ
 أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَى رَجُلًا يَخْتَارُ الْمَسْجِدَ خَارِجًا بَعْدَ الْإِذَانِ فَقَالَ أَمَا هَذَا

باب الثانی فی السجود اور اذان مؤذن

جہنم ترجمہ جس کی روایت میں ہی وہی مضمون ہے مگر دوزخ میں ڈالنے کا ذکر نہیں **بَاب**
 الرُّخَصَةِ فِي التَّكْلِيفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ لِعَدَدٍ عِنْدَ سَبَبِ جَمَاعَةٍ كَالْمَعَانِ بِمَا عَنِ عُمَرَ بْنِ
 أَبِي مَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا
 مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَكْرَمْتُ
 نَهْرِي وَأَنَا أَصْلِي لِقَوْمِي وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالَتْ الْوَادِي يَنْفِي وَيَنْفِيهِمْ وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ
 مَسْجِدَهُمْ فَأَصْلِي لَهُمْ وَذُوتُكَ أَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي فَصْلِي فِي مَصْلِي أَخَذُ فَمَصْلِي قَالَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ أَسْرُورُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ جَيْشٍ أَرْقَعَهُ الثُّغَارُ فَاسْتَلْقَتْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُرْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ
 يُحِبُّ أَنْ صَلَّى مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَمَرْتُ إِلَى نَاحِيَةِ بَيْتِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَنُصَّادَرَاءُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَسْبُنَا اللَّهُ عَلَى خَيْرِ مَنَعَانَا
 لَهُ قَالَ فَتَنَابَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَتَّى أَتَى جَمْعَ فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ دُفِعَ دَفْعًا قَائِلًا اللَّهُ
 مِنْهُمْ أَيْرُ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَابِقٌ لِي يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ لَهُ ذَلِكَ الْكَثْرَ كَذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِهَذَا
 وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ قَالَ فَإِنَّمَا تَرَى وَجْهَهُ وَفِيهِ عَمَلُ الْمُنَافِقِينَ قَالَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ عَلَى الشَّارِكِينَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 يَنْتَعِ بِهَذَا وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو شَهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصَيْنَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ
 أَحَدُ بَنِي آلِ رِثْمٍ مِنْ سَدِ أَقْبَحَ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعٍ فَصَدَّقَ بِهَذَا لِكِ مَرْجَمِ
 عُمَرَ بْنِ جَوْصَجَانِ بْنِ نَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ وَجْهِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي فَدَسْتُ مِنْ حَاضِرِهِ أَوْ عَرْضَ كِي كَمَا أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَاتِي بِرَمِينَ أَوْ رَمِينَ ابْنِي تَرَمُّ كِي أَمَامَتْ كَرْتَاهُونَ أَوْ رَجَبِ مَدِينَةِ بَسْمَاءَ كَالْأَمَامَةِ جَوْبِيَّةٍ أَوْ كَرَمِ
 جِجِ مِنْ هُوَ قَوْمِينَ أَيْ سَجْدِينَ نَبِينَ جَابِلًا كَمَا أَمَامَتْ كَرَمُونَ أَوْ كِي أَوْ أَرَزُو كَرْتَاهُونَ أَيْ كَمَا
 رَسُولُ كَرْتَاهُونَ أَوْ كَرْتَاهُونَ أَوْ كَرْتَاهُونَ أَوْ كَرْتَاهُونَ أَوْ كَرْتَاهُونَ أَوْ كَرْتَاهُونَ أَوْ كَرْتَاهُونَ

فَاخْذُ
 فَخِذُ

غَيْرِي

الرَّبِيعِ

مقرر کر دوں تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا میں ایسا ہی کر دوں گا اگر اللہ نے چاہا
عقبان نے کہا پھر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابو بکر ہی آپ کے ساتھ تھے جب کچھ
دن چڑھا اور آواز دہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں نے آپ کو بلایا اور آپ جب گھر
میں آئے تو مینہ بہین اور فرمایا تم کہاں جا رہے ہو کہ میں نماز پڑھوں تمہارے گھر میں کہا انہوں نے کہ میں
نے ایک کرنا بنایا اور آپ کے گھر سے ہو کر اسے لے کر آیا اور ہم سب آپ کے پیچھے گھر سے ہو گئے اور آپ نے دعوت
پڑھ کر سلام پھیرا اور ہم نے آپ کو روک کر کہا تمہارا گھر کی کڑی کڑی ہے جو آپ کی یہ بگائی تھی اور محلہ کے لوگ
بھی آگئے یہاں تک کہ کئی آدمی جمع ہو گئے گھر میں ہو ایک شخص نے ادن میں کہہا کہ مالک بن خضن کہاں
ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہیں کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
نیکو اور سکوتم نہیں دیتی کہتے کہ وہ لاکھ لاکھ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے رمضان مندی اللہ کی لوگوں کے کہا اللہ اور
رسول اس کا خوب جانتا ہے پھر کہا ایک شخص نے کہ ہم اس کے توجہ اور خیر خواہی سے متاثر ہوں گے ساتھ دیکھو پھر
نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگ پر اس کو جو کہے لاکھ لاکھ اور چاہتا
ہو اس گھر سے رمضان مندی اللہ کی یا میں فرما رہے کہ پھر یہی ہے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس حدیث
کو اور وہ نبی سالم میں کے سردار میں جو روایت کی مجھو بن ربیع نے سو قصدیق کی انہوں نے **ف**
احمدی میں کی فائدہ ہے میں ایک ایک جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہ وہ سر برکت دے گا نہ نیکوں
کے ساتھ اور ان کی نشانیں اور مفاہون سے قیاسی نماز ادا کرنا نیکوں کے نماز کی جگہ میں چھٹی
افضل شخص کا دعوت قبول کرنا اور اپنی سے کم درجہ والے کو گھر جانا یا پانچویں صاف ہونا جماعت کا عند
کے سبب سے چھٹی امام اور عالم کے ساتھ جانا اور کثرت میں کثرت کا توفیق اجازت چاہنا باہر سے آنوالا
کا گھر والے سے انہوں نے یہ کہ پہلے عمدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی نوین
نفل کا جماعت سے ادا کرنا دسویں دن کے نماز ہی دودھ رکعت افضل ہو مسائل کی نماز کے اور شافعیہ
کا یہی مذہب ہے اور جہود کا گیارہویں تخت ہونا اس کا محلہ میں جب کوئی شخص نیک آدمی تو اس کو ملنے کو
آدین اور اس کی زیارت سے شرف ہوں اور اس کی صحبت سے فیض اٹھاویں اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
تمام مسلمانوں پر ہر جوین گھر میں نماز کی جگہ مقرر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہویں جو ذکر سے
کسی کے لوگوں کو روک دینا جو دسویں یہ کہ لاکھ لاکھ کہتا ہے اللہ کا قائل صدق مل سے دفع میں ہمیشہ رہے گا سوا

اسکے اور یہی بہت سے فوائد میں جو بخیر طول معزز تحریر میں نہ آ سکے (نودی) **عن محمد بن النبی**
عن عتبان بن مسعلب رضی اللہ عنہ قال ائیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ساقی الخدیج
بمعنی حدیث یونس عین ائیکہ قال فقال رجل ائیکہ مالک بن النخعی اور الخدیث و زاد فی
الحدیث قال محمد بن محمد بن عبد اللہ الخدیث کفر فیہ امر ابو ایوب الانصاری رضی
اللہ عنہ فقال ما اظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قلت قال فقلت ان جئت
المحبان ان اسالہ قال رجعت الیہ ووجدتہ شیخا کثیرا قد ذهب بصره و هو اقل
قوم یجلس الجسد فکلتہ عن هذا الحدیث فی حدیثہ کما حدثنیہ اقل من
قال الذہری کثر نزالت بعد ذلك فرائض و امور و نحو حی ان الامرا اتبعوا لیکھا فمن
استطاع ان لا یفتن فلا یفتن ترجمہ محمد نے عتبان کی روایت کی کہ انہوں نے کہا آیامین سلم
امہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم معنی رہنے جو اوپر مذکور ہو چکی (مگر اتنی بات
زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ ان میں مالک بن مخش یا کہا خدیش اور یہ بھی زیادہ کیا کہ محمد نے کہا یا
کی ہیں یہ روایت چند شخصوں میں کہ ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے تو انہوں نے کہا میں نہیں
گمان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو میں نے قسم کھائی کہ
میں پھر جا کر عتبان سے پوچھوں گا سو میں انکے پاس گیا اور انکو بہت بڑا پایا کہ انہیں جاتی رہی تھیں
اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے ان کو یہی حدیث پوچھی تو
انہوں نے ویسی ہی بیان کر دی جیسے مجھ سے پہلے بیان کی تھی نہ ہری نے کہا کہ اس کے بعد اوپر خیرین فرض
ہو میں اور بہت سے احکام انسی اور نری کہ جگو ہم جانتے ہیں کہ کام اور خیر تم ہو گیا پھر جو یہ چاہا ہو کا کتاب و توفیر
اور جو چاہا ہو **عن محمد بن النبی** رضی اللہ عنہ قال اؤکھول محبة جھار رسول اللہ
ابو بیت عن محمد بن النبی رضی اللہ عنہ قال اؤکھول محبة جھار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم و کونی دار کا قال محمد بن محمد بن عبد اللہ الخدیث کفر فیہ امر ابو ایوب الانصاری رضی
اللہ عنہ قال قلت لابی بصری قد ساء و ساقی الخدیث الی فکلمہ فصلی و نادعتین و
حبسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جشیث صنعنا ها کہ و لم ین کد ما بعد
من فی یاد یونس و معین ترجمہ محمد نے کہا مجھ پر باد ہے ایک کلی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمارے محکمہ کو ڈال کی تھی اور محمود نے کہا روایت کی مجھ سے عتابان نے کہا انہوں نے عرض کی
 میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری عبارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک لکھا
 عتابان نے کہ دو رکعت پڑھی آپ ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کہانے کے لیے جسکو
 جثیفہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کو بت بکایا تھا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا
 ہے **ف** جثیفہ یہ ہے کہ گھوٹا باریک آٹا لیا اور اسمین گوشت ڈال کر بکایا یا کھجور ڈال کر اور بخاری
 کی روایت میں مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سونہ پر کلی کی اور اس
 روایت سے جو از کلام لطیف و مزاج کاڑھوں کے ساتھ اون کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ چون
 کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب ہمارے فیض محبت
 کو یاد کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا **بَابُ** جَوَالِ الْجَمْعَةِ فِي التَّائِيَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى حَصِينٍ وَخُتْمُ
 الْخُرَيْنِ مَالِكٍ اَنْ جَدَّاهُ مَلِكٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رِبَاطًا مَصْنَعَةً فَأَكَلَ مِنْهُ شُخْرٌ قَالَ قَوْمُوْنَا أَصْلَ لَكُمْ قَالَ اَنْتُمْ بَنُو مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلَى حَصِينٍ اَنَا قَدْ اَسْوَدْتُ مِنْ طُولِ مَالِكٍ فَصَعْتُكُمْ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْكُمْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّكُمْ اَنَا وَالْاَيْتِيمُ وَدَادَةُ الْعَجُوزِ مِنْ قَدَرِ اِنَّا فَصَلَّيْنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَكَتَيْنِ شُخْرٌ اَنْصَرَفَتْ تَرْجَمَهُ النَّاسُ لَمَّا كَانُوا اِدَى
 نَجْمَا نَامَ مَلِكٌ كَمَا بَلَايَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَايِكَ كَهَانَةِ كَلِيَّةٍ جَوَادُ نَهْوَنِي بَكَايَا تَسَا
 ہر حضرت نے اسمین سے کہا یا اور فرمایا کہ کٹرے ہو میں غیر در بکت کر لیے نماز پڑھوں انس نے کہا کہ میں ایک
 بوریا کو کٹر ہوا جو بہت بچانے سے کالا ہو گیا (یعنی متعل تھا) اور اس پر میں نے بانی چتر کا اور حضرت
 اوس پر کٹرے ہو اور میں نے اور ایک تیسیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی ہی ہم ہمارے پیچھے
 کٹری ہو میں ہر نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتیں اور سلام پیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول
 کرنا دعوت کا اگرچہ دلیہ نہ ہو اور جماعت میں نفل نماز پڑھنا اور جائز ہوا بکت لینا ساتھ نماز ٹیکوں کے
 اپنے گھر میں اور شایاں کو انکی تعلیم ہی منظور ہو علی الخصوص عورت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی
 بیعت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں اسوجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت ہوا نماز پڑھنا اور یوں

بَابُ الْجَمْعَةِ فِي التَّائِيَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَى حَصِينٍ وَخُتْمُ الْخُرَيْنِ مَالِكٍ

فَالْاَيْتِيمُ وَدَادَةُ الْعَجُوزِ مِنْ قَدَرِ اِنَّا فَصَلَّيْنَا

وغیرہ پر جو چیز پاک ہو اگر چہ متعل ہو اور بیہوشی معلوم ہو کہ امام کے سوا جب دوا دی ہوں تو صفت
 امام کے چھپا بندہ لین اور عورت چھپو کٹھری رہی اگر چہ اکیلی ہو اور پانی چھڑکنا بورے پر اوسکی نرم کرنے
 کے لیے تھا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ نیک نجاست کو سبک بانی چھڑکا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے
 پہلے کہا ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ذَرَبًا خَضِرَ الصَّلَوةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا قَالَ لَيْسَ بِالْبَسَاطِ الَّذِي تَحْتَ مِثْلَسٍ
 بِمَنْعِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُحَلِّي بِنَا قَالُوا كَانَ يَسْأَلُهُمْ
 مِنْ جَدِيدِ الْخَلِّ رَجَبُهُ انْسِ امك کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کا
 زیادہ اجیر تر اخلاق میں اور کبھی آپ کو نماز کا وقت آجاتا اور آپ ہمارے گھر میں ہوتے تو حکم کرتے
 ہمارے بچوں کو جو آپ کے پیچھے ہوتا کہ اوسکو جہاڑ دیتی پھر پانی چھڑک دیتی پھر امامت کرتے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور ہمارے ساتھ آپ نماز پڑھتے اور آپ کا بچونا
 گھر کے بچوں کا تھا **ف** اس نے کلمہ انبیا کی ثابت ہوئی **عَنْ** أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ دَخَلَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَدِثْنَا
 فَقَالَ قَوْمُوا فَلَا صَلَاةَ بَكُمُ غَيْرِي قُبْتُ صَلَوةً فَصَلَّى بِنَا فَقَالَ نَجَلُ لَنَا مِتْ بَيْنَ جَعَلُ
 انْشَأَ مِتُّ قَالَ جَعَلَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ دَعَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ لَدُنَّا
 وَأَخِيرَ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُودِي مَكَ أَدْعُ اللَّهُ لَهُ قَالَ قَدْ عَاقَى بِكُلِّ خَيْرٍ
 قَالُوا كَانُوا فِي الْخَيْرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَأَلَدَهُ وَأَبْيَاكَ لَهُ فِيهِ وَرَجَبُهُ
 اس نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر اور گھر میں تھا اور میری ماں اور میری خالہ اور
 آپ کو فرمایا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور ہر وقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تھا پھر آپ کو
 نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابت کر دیا کہ حضرت نے اس کو کہاں کھڑا کیا انہوں نے کہا اپنے دینی
 طرف پھر دعاؤں کی ہم سب گھر والوں کے لیے سب بترہون کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض
 کی میری ماں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا چوٹا خادم ہے (یعنی انس) اس کے لیے آپ
 دعا فرمادیں سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور انیس میں اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا
 مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پھر اس میں برکت عنایت فرما **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَغْظَمَ النَّاسِ أَجْدًا فِي الصَّلَاةِ أَجْدُ هُمْ إِلَهُهَا مُمْشِي فَأَبْعَدُ هُمْ
 وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يَصِلَ بِهَا مَعَ الْإِمَامِ أَغْظَمُ أَجْدًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي بِهَا لَشَرِّ
 يَنَامُ قَالَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى كَرِيبٌ حَتَّى يَصِلَ بِهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ تَرْجُمُهُ ابْرُوسِي نِي
 کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا گھر مسجد پر جتنا زیادہ دور ہو اوتنا ہی ثواب بھی اُس کا
 زیادہ ہو اور جو نماز کا منتظر ہے کہ امام کے ساتھ پڑھ سکے اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے اس شخص سے
 کہ ٹہرے اور سورہ اور ابورکب کی روایت میں یہ لفظ ہے حَتَّى یُصَلِّ بِهَا سے آخر تک اور مطلب یہ ہو
 کا ایک ہی ہے عَنْ ابْنِ کَعْبٍ قَالَ كَانَ يَجُلُّ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ
 وَكَانَ لَا يَخْطِيهِ صَلَوةٌ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَوْفَلْتَ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظُّلُمَاءِ
 وَفِي الرَّقَصَاءِ قَالَ مَا أَسْرَفْتُ أَنْ مَنَنْتُ بِإِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ ابْنُ أَبِي رَيْدٍ أَنْ يَكْتُبَ لِي مَسْأَلَةً
 إِلَى الْمَسْجِدِ دُخُولِي إِذَا جَعَلْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللَّهُ
 لَكَ ذَلِكَ كَلِمَةً تَرْجُمُهُ ابْنُ بَنِي كَعْبٍ کہہ کہ ایک شخص تھا کہ اس کے مکان سے زیادہ کسی کا مکان
 مسجد پر دور نہ تھا اور کبھی کوئی جماعت اُس کی بجائی تو اس سے کہہ گیا یا میں نے کہا کہ تم اگر ایک گدھا
 خرید لو کہ اس پر سوار ہو کر آکر واندھیری اور دھوپ میں تو خوب ہو اس نے کہا کہ میں یہ نہیں چاہتا
 کہ میرا گھر مسجد کے بائیں میں ہو اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے قدم مجھے جاوین مسجد کی طرف اور میرا
 ٹوٹا بھی جب میں لوٹوں گھر کو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سب کا
 ثواب تمہارے لیے لکھا کیا ہے عَنْ ابْنِ بَنِي كَعْبٍ قَالَ كَانَ دَخَلَ مِنَ الْأَنْصَارِ سَابِئَةً
 أَتَتْ بَيْتَ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا يَخْطِيهِ صَلَوةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ فَتَوَجَّعًا لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا لَكَ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا أَتَيْتُكَ مِنَ الرَّمَضَانِ
 لَيَقِيكَ مِنْ هَوَاكِ الْأَرْضِ قَالَ أَمَّا وَاللَّهِ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يَتَقَى مُعْتَبَرٌ بَيْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَلَّتْ بِهِنَّ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ
 قَالَ قَدْ عَاكَ فَقَالَ لَهُ مَخْلُ ذَلِكَ وَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ يَرْجُو فِي ثَرِيهِ الْأَجْدَ فَقَالَ لَهُ التَّيْبُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ تَرْجُمُهُ ابْنُ بَنِي كَعْبٍ کہہ کہ انصار میں ایک شخص
 تھا کہ گھر اس کا سب گھر دن میں مدینہ کے دور تھا مسجد سے اور کوئی جماعت ان کی جانے نہ پاتی

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہم لوگوں کو اون پر ترس آیا اور میں نے ان کو کہا کہ کاش تم ایک
 گدا خرید لو کہ تمہاری کمری سے اور راہ کے کپڑے کوڑوں سے بچاؤے اُنہوں نے کہا کہ سنو قسم ہے اللہ
 کی کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میرا گھر بند ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور یہ بات اسکی مجھ پر بہت با
 اور گران گذری اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی آپ نے اُنکو بلایا اور انہوں
 حضرت کے ہی یہی کہا کہ گھر سے کہتا ہوں کہ کیا تم میں اپنی قدموں پر جا رہے ہو انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہمارے
 جو کہ ہم سید اور ہر عمر کا یہ ہے کہ اَلَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ
 فَالْكَانَتْ دِيَارُنَا نَابِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ نَارِدًا اَنْ تَنْبِيعُ بَيُوتَنَا فَتَقْرَبَ مِنْ الْمَسْجِدِ
 فَتَهْتَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَكُمْ مِنْ كُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةٌ ترجمہ
 ابوالبر نے جابر سے سنا کہ انہوں نے کہا ہمارے لوگوں کے گھر مسجد سے دور تھے تو ہم نے چاہا کہ بیچ
 ڈالیں اور مسجد کے قریب آریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تمہاری ہر قدم
 پر ایک درجہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَّتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ
 فَأَرَادَ بَنُو سَكَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا ثَلَاثَ ثَلَاثٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ يَلْبِسُ سَكَمَةُ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ اَلَا رَأَيْتُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ
 اَلَا رَأَيْتُمْ تَكْتَبُ ترجمہ جابر نے کہا کہ جب کہ میں خالی ہو میں مسجد کے گرد تو بنو سکہ کے قبیلہ والوں نے چاہا
 کہ مسجد کے پاس دھم آویں اور یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری خبر ہو
 پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے قریب آ رہو انہوں نے عرض کی کہ ہاں اے اللہ کے رسول ہم نے
 چاہا تو ہے تب آپ نے فرمایا ای نبی سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہارے قدم بھی جلتے ہیں یعنی
 تاکہ انکا ثواب ملے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَ بَنُو سَكَمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا
 إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي سَكَمَةَ
 دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ اَلَا رَأَيْتُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ اَلَا رَأَيْتُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ اَلَا رَأَيْتُمْ دِيَارَكُمْ تَكْتَبُ ترجمہ جابر نے کہا بنو سکہ
 نے چاہا کہ مسجد کے قریب آویں اور کہ گھر خالی تھے تو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا ای
 نبی سلمہ اپنے ہی گھروں میں رہو تمہاری قدم کچے جاتے ہیں تو انہوں نے کہا اس زمانے میں ایسے خوش

بجائے

الکتاب

ہر کو کہ مان کر اٹھانے سے انہی خوش نہ ہوئی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ كَفَّرَ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا مَشَى إِلَى بَيْتِ مَنْ يَكْفُرُ اللَّهُ لِيَقْضَى ذِمَّتُهُ مِنْ بَيْتِ أَبِيهِ **اللَّهُ**
كَانَتْ خَطْوَاتُهُ إِحْدَاهُمَا عَطَا خَطِيئَةٍ وَآخَرُهَا رَفْعُ دَرَجَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طہارت کرے اپنے گھر میں ہر جاوے کسی اس کے گھر میں کہ ادا کرے
 کسی فرض کو اللہ کے فرضوں میں سے تو اس کو قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سو تو برابر بیان اور تین گئی
 اور دوسرے درجہ بڑھیں گے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ فِي حَدِيثٍ بَكَى أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْكُمْ
لَوْ أَنَّ فَخْرًا بَابَ أَحَدٍ كَرِهَ يَفْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَاتٍ هَلْ يَجُوزُ مِنْ دَرَجَةٍ شَيْءٌ
فَالْوَأَلَاءُ يَجُوزُ مِنْ دَرَجَةٍ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَحُكُّ اللَّهُ بِهَا عَنِ الْخَطَايَا حَرَجَهُ
 ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادا کیو کہ اگر کسی کے دروازے پر ایک سو کہ وہ اس
 میں ہر روز پانچ بار نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ پیل باقی رہے گا صحابہ نے عرض کی کہ نہیں فرمایا یہی
 مثال ہے پانچ نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت ہو گناہوں کو صاف کر دیتا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ**
هُوَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصَّلَاةِ
الْخَمْسِ كَمَثَلِ فَخْرٍ جَاءَ عَمْرٍَا بَابَ أَحَدٍ كَرِهَ يَفْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَاتٍ قَالَ
فَالْخَمْسُ وَمَا يُجِزِي ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ تَرْجَمَهُ جَابِرٌ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ
 نمازوں کی مثال مانند بہتی گہری نہر کی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار نہاتا
 ہو جس طرح کہ نہ باقی رہے گا اس پر کچھ پیل باقی رہے گا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَدَّ إِلَى التَّسْبِيحِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ تَرْجَمَةً لِمَا عَدَّ أَنْ
 رَاحَ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو یا شام کو گیا سجدہ میں اس
 تعالیٰ نے اس کی ضیافت طیار کی ہر صبح اور شام میں **بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مَسْجِدِهِ**
بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسْجِدِ صَبْحَ كَيْفَ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِمَ يَرْجُو سَجْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ يَقُولُ مَنْ مَلَكَهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ أَوْ الْعَصَا

قَالَ لَا تَخْرُجُوا مِنْ دَارِكُمْ مَكَانَ سِلْمًا سِغَا تَرْجِمُهُ ابُو سَعْدٍ نَعَى كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا قوم کی امامت وہ کرے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت
 زیادہ جانتا ہو اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے ہجرت پہلی کی ہو اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو
 اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کے حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی
 مسند پر بیٹھے مگر اس کے حکم سے ہجرت نے اسلام کی جگہ عمر کو ذکر کیا نیز جبکہ عمر زیادہ ہو عن ابی ہریرۃ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْرَبُ
 هُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَقْدَمُ هُمْ قِيَادًا فَإِنْ كُنْتُمْ قِيَادَهُمْ سَوَاءً فَلْيُكَلِّمَهُمْ أَقْدَمُهُمْ
 رَجُلًا فَإِنْ كَانُوا فِي الْعِجْرَةِ سَوَاءً فَلْيُكَلِّمَهُمْ أَحَدُهُمْ سِتًّا لَا يَوْمُ مَنَ الرَّجُلِ الْوَحْدَ
 فِي أَهْلِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَجْلِسُ عَلَى تَكْبِيرٍ مَتْرَفٍ فِي بَيْتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَكَ أَوْ يَأْذَنَ تَرْجِمُهُ
 ابی سعید کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا امامت کرے لوگوں کی وہ جو قرآن زیادہ
 جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں برابر ہوں
 تو جو سن میں بڑا ہو اور کسی کے امامت نہ کر اس کے گھر میں اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ بیٹھ
 اس کی مسند پر اور اگر گھر میں جب تک وہ بیٹھ اجازت نہ دی یا فرمایا اس کی اجازت سے عن ابی ہریرۃ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَيْتَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا شَبَابَةً مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا
 عِنْدَ الْغُضْرَيْنِ لَيْلَةً قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا رَفِيقًا فَظَنَّا أَنَّا
 قَدْ اسْتَقْتْنَا أَهْلَنَا لَنَا عَمَلٌ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا فَكَلَّمْنَا خُبْرًا فَكَلَّمْنَا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ
 فَأَقِيمُوا فِيهِمْ دَعَاءَهُمْ وَهُمْ رَمَوْهُمْ وَكَادَ احْصَرَكِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذَنَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ
 تَخْرُجُونَ يَوْمَ تَكْمَلُكُمْ تَرْجِمُهُ ابی ہریرۃ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آئے اور جو ان جو ان ہم سن اور بیس دن آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم نہایت مہربان اور نرم دل تھے آپ نے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشاق ہو گئے تو پوچھا آپ نے
 کہ کن کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب میں ہو اور خبر دی ہم نے آپ کو بت
 فرمایا آپ نے ٹوٹ جاؤ تم اپنے وطن کو اور وہاں رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھانا و بتاؤ پھر
 جب نماز کا وقت آوے تو ایک شخص تم میں کا اذان دے اور امامت کرے جو تم میں بڑا ہو عمر بن

فَالْيَكُنَّ

وَلَا يَوْمُ مَنَ

وَلَا يَجْلِسُ

فی احمدیث ہو اذان اور جماعت اور امامت کا حکم تھا اور چونکہ وہ لوگ ہجرت اور علم میں برابر تھے لہذا آپ انکو بھی مل
 دیا کہ جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنْ سَمِعَ اَنْكَتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَرْفُؤُ نَاسٍ وَفَوْقَ شَبَابَةٍ مُّتَقَارِبُونَ وَاقْتَضَا جَمِيعًا الْحَدِيثَ بِحُجُوْدِ بَنِي اَبْنِ عَلِيٍّ مَرَحْمَةٍ مَّا بَنِي حُوَيْرِث
 نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند لوگوں کے ساتھ جو ہم سے اور بیان کیا حدیث کو آخر تک
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَنْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَاحِبُ الْاَمَلِ اَدْنَا اَقْبَالَ مِنْ عِنْدِ
 قَالَ لَنَا اِذَا احْضَرْتِ الصَّلَاةَ فَاَذْنَا حَتَّمْ اَقْبَا لِيَوْمًا اَكْبَرْنَا مَرَحْمَةٍ مَّا بَنِي حُوَيْرِثِ مَّا بَنِي حُوَيْرِثِ مَّا بَنِي حُوَيْرِثِ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ بولنا چاہا ہم نے انکو پاس تو فرمایا آپ کو جب نماز کا وقت آوے تو اذان دینا اور
 امامت کہنا اور امامت کر جو عمر میں کا بڑا ہو **عَنْ** خَالِدِ بْنِ اَبِي دَاوُدَ الْاَسَدِيِّ قَالَ اَلَا يَسْتَأْذِنُ زَادَ قَالَ لَمْ يَسْأَلْ وَكَانَ
 مُتَقَارِبِينَ فِي الْقِدَاسَةِ مَرَحْمَةٍ خَالِدِ بْنِ اَبِي دَاوُدَ الْاَسَدِيِّ مَرَحْمَةٍ مَّا بَنِي حُوَيْرِثِ مَرَحْمَةٍ مَّا بَنِي حُوَيْرِثِ
فَرَأَتْ مَيْنَ بَابِ بَابِ اسْتِغْبَاةِ الْفُتُوْتِ فَمَجِيعُ الصَّلَاةِ اِذَا اَنْزَلَ بِالْمَسْبُحِ كَانَتْ لَهَا الْعَابِدُ بِاللّٰهِ
 اسْتِغْبَاةِ فِي الظُّنْبِ دَائِمًا وَيَا اَنْ فَحَلَهُ بَعْدَ دَفْعِ التَّائِبِينَ الرَّكْعَةُ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيْرَةِ رَاَيْتُهَا فِي الْحَجْرِ
 قنوت نمازون میں پڑھنا مستحب ہے جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو اور پناہ مانگنی ساتھ اس کے اور مستحب ہونا
 اسکا صبح کی نماز میں اور اس بات کا بیان کا کہ محل اسکا دوسری رکعت میں سر اٹھانے کے چھپے ہے اور
 اونچی پڑھنا اسکا مستحب ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
 حِينَ يَقْرَأُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِدَاسَةِ وَيَكْتُمُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ حَمِيدَةٍ رَّبَّنَا وَلَكَ
 الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّجْ اَوْلِيَاءَكَ مِنَ الْوَلِيْدَةِ وَسَلِّمْ بَنَ هِنَا وَمُعَايَشَ بَنَ اَبِي رَيْبَعَةَ فَا
 الْمُسْتَغْفِرِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اَشْدُدْ دَوَاطِنَكَ عَلٰی مُفْرَدٍ اَجْعَلْ عَلَيْنَا كَيْسِي نُوَسِّفُ اَللّٰهُمَّ
 اَلْعَزِيْزُ الْخَيَّارُ وَرَعْلًا لَوْ كُنَّا اَنْ نَعُصِيَةَ عَصَمَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ بَلَفْنَا اَنْهُ لَكَ ذَلِكُ
 لَمَّا اَنْزَلَ لِكُلِّ لَكِ مِنَ الْاَمْرِ شَوْءًا اَوْ يَتُوْبُ عَلَيْكُمْ اَوْ يَعْلَمُ بِكُمْ فَاَنْتُمْ ظَالِمُوْتِ مَرَحْمَةٍ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قنوت فارغ ہو جائے اور
 سارے رکوع سر اٹھاتے رہنے دوسری رکعت میں کہتے سمع اللہ سے اخیر تک یعنی سنا اللہ نے
 جس نے اس کی حمد کی اے رب ہمارے تجھی کہ ہے سب تعریف پہ کہتے کھڑی کھڑی یا اللہ نجات دے
 ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربيعة پر سب مسلمان کہنا کہ ما تہم مقید تہ

اودن سردایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا بعد رکوع کے ایک مہینہ تک سمع اللہ لرج حبہ
 تو اپنی قنوت میں کہتے یا اللہ چوڑا دو لیدر بن ولید کو یا اللہ چوڑا دو سلمہ بن ہشام کو یا اللہ چوڑا دو عیثار
 بن ابے ربیعہ کو یا اللہ چوڑا دو ضعیف مومنوں کو یا اللہ سخت کرا چند دندن مصر یہ یا اللہ والد ہر اودن
 پر قحط مثل قحط یوسف علیہ السلام کے زمانے کی ابوہریرہ نے کہا پھر وہ کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو کہ اپنے دعا چوڑ دی اس کے بعد تو میں نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 کہ آپ (ردعا چوڑ دی تو لوگوں نے کہا کہ دیکھتے نہیں ہو جگے لیے دعا کرتے تھے وہ تو آگے (یعنی
 کافروں کے پاس سے چوڑاؤ) **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّكَا هُوَ يُصَلِّيُ الْعِشَاءَ إِذْ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَيْدًا كُنْتُمْ
فَالْجَبَلُ أَنْ يُسْجِدَ اللَّهُ ثُمَّ يَخْرُجُ عَنَّا شَبَابٌ لَمْ يَكُنْ رِبْعَةَ فَرَدَّكَ دَرَجَتَيْنِ حَدِيثٌ كَذِبٌ
إِلَى قَوْلِهِ كَسَنِي يُوْسُفَ وَكَهَرَيْنَ كَرَّمَا بَعْدَ مَا تَرَجَمَ ابْنُ سَلَمَةَ فِي رِوَايَتِهِ سَمِعَ ابْنُ
وَسَيِّمٍ مَضْمُونُ جَوَادٍ يَكْذُرُ أَمَّا سَمِينُ كَسَنِي يُوْسُفَ كَرَّمَا بَعْدَ مَا تَرَجَمَ ابْنُ سَلَمَةَ فِي رِوَايَتِهِ سَمِعَ ابْنُ
عَنْهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا فَرِّقَ بَيْنَ يَكْرَمُ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الظُّلُمِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَوةَ الضُّحَى وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ
الْكُفَّارَ ترجمہ ابوہریرہ کہتے تھے کہ اس میں ادا کروں تمہاری ساتھ نماز جو قریب قریب ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے پھر ابوہریرہ قنوت پڑھتے تھے ظہر اور عشاء اور صبح اور مومنوں کے لیے دعا
 کرتے اور کافروں پر لعنت کرتے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ يَثْرِبَ مَعُونَةَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا يَدْعُو عَلَى
رَجُلٍ وَكَذَمَانِ ثَلَاثِينَ وَخَصِيَّةَ عَصَبِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنَسٌ أَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا فِي
الَّذِينَ قَتَلُوا يَثْرِبَ مَعُونَةَ فَرَأَانَا أَقْدَامَهُ حَقَّ لَنَبِيِّ بَعْدَ أَنْ بَلَغُوا أَقْوَمًا أَنْ قَدْ لَقِينَا
رَبَّنَا كَرُحْمَى عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ ترجمہ انس بن مالک نے کہا بد دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
 لوگوں پر جنہوں نے قتل کیا تھا میری معونہ کے لوگوں کو تیس دن تک (یعنی بد دعا کی تیس دن تک) بد دعا
 کرتے تھے آپ رعل اور ذکوان اور حیان اور عصبہ پر کہ نافرمانی کی انہوں نے اس کی اللہ اس کو رسول
 کی انس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان مقررہ لوگوں کو نصیب دین کے حال میں جو میری معونہ پر قتل ہوئے

ترجمہ
 ابوہریرہ

قال

ہے اس آیت کو پھر پڑھتے اسی کتاب کی طرح پھر سنسوخ ہو گئی ان بلنوا سے آخر تک پھر پوچھا
 دو شدت ہماری طرف سے ہمارے قوم کو کہ ہم نے اپنے پروردگار سے راہ راہی ہوا ہم سے اور ہم راہ راہی
 ہوئے اوس کے پاس بیٹھو ایک زمین کا نام ہے در میان نبی عامر اور بنی سلیم کے وہاں ستر قاری
 قرآن کے آئے تھے تھے کافروں نے انکو قتل کر دیا قصہ ان کا مفصل کتاب القراءۃ میں آویگا انشاء
 اللہ تعالیٰ **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قُلْتُ لَا تَسْخَىٰ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الظُّلُمِ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ الزُّكُوفِ تَرْجُمُهُ مُحَمَّدٌ کہاجان انس سے
 کہا کہ کیا قنوت پڑھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے نماز میں انہوں نے کہا ان بعد رکوع
 کے تہوڑی دیر **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وآلِهِ شَهْرًا بَعْدَ الزُّكُوفِ فِي صَلَوةِ الظُّلُمِ يَدْعُو عَلَى رِجْلِ رَذْوَانٍ وَيَقُولُ عَصِيَّةُ
عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ترجمہ انس بن مالک نے کہا قنوت پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ
 تک بعد رکوع کے نماز صبح میں بدعا کرتے تھے اوپر رعل اور رذوان کے اور فرماتے تھے کہ عصبیہ نافرو
 کی اور اس کے رسول کی **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ**
شَهْرًا بَعْدَ الزُّكُوفِ فِي صَلَوةِ الظُّلُمِ يَدْعُو عَلَى رِجْلِ عَصِيَّةٍ ترجمہ انس بن مالک نے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں بعد رکوع کے ایک مہینہ تک پڑھا بدعا کرتے تھے آپ نبی عصبیہ کے
 قبیلہ **عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَلَأَتْهُ مِنَ الْقَنُوتِ قَبْلَ الزُّكُوفِ وَقَبْلَ الْخُرُوجِ فَقَالَ قَبْلَ الْخُرُوجِ قَالَ**
قُلْتُ فَإِنَّ نَاسًا يَكْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ بَعْدَ الزُّكُوفِ فَقَالَ
إِنَّمَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى نَاسٍ قَتَلُوا أَمَّا سَا
مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لِحُمْرِ الْفُلْ ترجمہ عاصم نے انس نے پوچھا کہ قنوت رکوع سے پہلے یا بعد
 انہوں نے کہا پہلے میں کہا بعض لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھا
 ہے رکوع کے بعد تو انہوں نے کہا قنوت پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بدعا کرتے
 تھے آپ ان لوگوں پر جنہوں نے پسند اصحاب کو آپ کو قتل کر دیا تھا کہ انہے قاری کہتے تھے **عَنْ**
أَنَسٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَجَدَ عَلَى سَرِيَّةٍ مَا وَجَدَ عَلَى السَّبْعِينَ الذَّانِ أَمِيزُوا
يَوْمَ بَنِي مُعَوْنَةَ كَانُوا يُدْعَوْنَ الْعَرَاءَ فَمَكَتْ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَتْلِهِمْ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بدعا کرتے تھے)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک بدعا کرتے تھے)

ترجمہ انس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چوٹے لنگر کے لیے ہتھکڑی پہنے ہوئے دیکھا
 نہیں دیکھا جب قیدان ستر صحابیوں کے لیے آپ عرصہ ہوئے جو میر معونہ میں کام آئے کہ انہیں قادی
 کہتے تھے اور آپ ایک ماہ تک برابر اگوں کا تلوں پر بد دعا کرتے رہے عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحذّر الحدیث
 یزید بعضهم علی بعض عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہت کھڑا لیکن رعلہ و ذکوان وعصیۃ عصوص اللہ و
 رسولہ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انکا اور کئی بار گزرجا عن انس ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نہت شہدا یدعو علی احیاء من احیاء العرب ثم رزکہ ترجمہ
 انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا اور کسی گہرا نون پر عرب کی بد دعا
 کی پھر چھوڑ دیا عن ابن ابی بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنٹ
 فی الصبح والمغرب ترجمہ برابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے
 تھے عن ابن ابی بنی اللہ عنہ قال نہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العجیر
 والمغرب ترجمہ اسکا اور پڑھتا عن خفاف بن ایدمہ القفاری رضى اللہ عنہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوصلوا اللہم العن بنی الحیان و رعلہ و ذکوان
 وعصیۃ عصوص اللہ و رسولہ غفار غفار اللہ لہا واسلمہ سالما اللہ ترجمہ خفاف نے کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز میں یا اللہ لعنت کہ بنی الحیان اور رعلہ و ذکوان اور
 عصیۃ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اوسے غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتوں سے بچا دے۔
 عن الحارث بن خفاف انہ قال قال خفاف بن ایدمہ رضى اللہ عنہ وکم رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم رزکہ رأسہ فقال غفار غفار اللہ لہا واسلمہ سالما اللہ
 وعصیۃ عصوص اللہ و رسولہ اللہم العن بنی الحیان و رعلہ و ذکوان ثم
 وقع ساجدا اناک خفاف فجعلت لعنہ الکفرة من اجل ذلک ترجمہ حارث نے
 کہا کہ خفاف نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخیر
 اور اس کو بچا دے اور عصیۃ نے اللہ اور اس کو رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کہ بنی الحیان کو اور رعلہ
 اور ذکوان کو پھر سجدہ میں گئے خفاف نے کہا کہ اسی دعا کے سبب کفار ملعون ہو گئے عن
 خفاف بن ایدمہ انہ قال لہم یقل فجعلت لعنہ الکفرة من اجل ذلک ترجمہ

خفاف سو ہی روایت مذکور ہے مگر اس میں سے کفار اس سے ملعون ہوئے **باب قضا**
 الصلوة الفایضہ **باب تعجیل قضائہا** نماز کی قضا کا بیان **عن** ابیہریرۃ **عن** رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن** جابر **عن** قتل من خذوہ خیر سار لیکہ حتی اذا ادرکک المکرای
 عرس وقال لیل الان کلا لکما الیکل فصل بیلال ما قدرکہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم واما بیلال فلما تقارب العجر استند بیلال الی ارجلہ وواجه العجر فغلبت بیلال
 عینا کہ وہو مستند الی ارجلہ فلما کسبت قد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یلال ولا
 احد من اصحابہ حتی فربحہم الشمس نکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولکھم انشیق
 ففرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتی بیلال فقال بیلال اخذ بنفسی الی ارجلہ
 انک واما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا وانا فادار ارجلہ فبیلال ثم کوصا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم واما بیلال فقام الصلوة فصلی بصرہ الصلوة فکنا ففی الصلوة قال من
 لشی الصلوة فلیصلی اذ ذکرها فان الله تعالی قال اقم الصلوة لکری قال یونس
 وکان ابنی شهاب یقول ہا لک کوفی ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کو
 خوفہ خیر سے چلے ایک ات کو یہاں تک کہ جب آپ اوجھن لگی آخر شب میں اتر پڑے اور ہلال ہو گیا کہ تم
 ہمارا پہرہ اور صبح کی رات تو ہلال نماز پڑھتے رہے عتبر اؤ کی تقدیر میں نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سو گئے اور آپ کے اصحاب بھی پہر جب صبح قریب ہوئی ہلال نے اپنی اونٹنی پر کب لگا یا مشرق کی
 طرف منہ کر کے اور انکی آنکھ لگ گئی پہر بجا گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہلال نکوئی اور شخص
 آپ کے اصحاب یہاں تک کہ اوپر دوپ پڑی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب ادا جا گئے اور پہر
 اور فرمایا اے ہلال تو ہلال نے عوص کی کہ میری جان کو بھی اسی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑ لیا
 ہاں پہر فدا ہوں آپ پر اے رسول اللہ کے آپ فرمایا اونٹوں کو ڈانکنا تھوڑی دور اونٹوں کو
 پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا ہلال کو اور تکبیر کہی نماز کی اور صبح کی مساز
 ادا کی پہر جب نماز پڑھ چکے فرمایا جب ہول جاوے نماز کو پڑھ لیوے جب یاد آوے اس لیو کہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے قائم کرد نماز میری باد کے لیے پرنس نے کہا کہ ابن شہاب اس آیت کو دین پڑھتے ارقم
 الصلوة لکری نے اپنے قائم کر نماز کو یاد دہشت کے لیے **عن** ابیہریرۃ **عن** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَعَ شَيْءٍ مِّنَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَسْتَقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذَ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِهِ أَحَدِهِمْ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَحَصْرِنَا فِيهِ الدَّيْهَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا
 فَخَرَعْنَا بِالنَّارِ فَتَوَضَّأَ كُلُّهُمْ سَجْدَةً سَجَدَتْ فِيهَا كُلُّهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْهُمُ الْخُلُوعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذَ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِهِ
 لَمْ يَكُنْ أَكْثَرُ مِنْ آخِرَاتِ مِثْلِهَا مِنْ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاءُ أَوْ زِيَّابَ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ
 آيَاتُ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَتْ مِنْهُ شَخْصٌ أَوْ ثَلَاثِينَ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ
 أَيْسَاهِي كَسَاءُ (يَعْنِي) أَيْسَاهِي كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ
 يَعْقُوبُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ كَسَاءُ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّةً تَكُونُ
 وَلَيْسَ لَكُمْ دَفْءٌ وَتَأْتُونَ الْكَلْبَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا فَأَنْطَلَقَ النَّاسُ لَا يُلَوِّحُونَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ
 فَبَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ حَتَّى ابْتَهَا وَكَانَ اللَّيْلُ دَانَا الرَّجُلُ عَلَيْهِ قَالَ فَفَعَلْنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَالَ عَزْرًا جَلَّتْ مَا تَكُنُّهُ فَدَعَمْتُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ أُوقِفَهُ
 حَتَّى أَهْبَأَ لَمْ يَأْخُذْ بِهِ نَمَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَهَى اللَّيْلُ مَا لَمْ يَأْخُذْ بِهِ نَمَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَهَى اللَّيْلُ مَا لَمْ يَأْخُذْ بِهِ نَمَالَ
 دَاخِلِيَّةً قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى لَمْ يَأْخُذْ بِهِ نَمَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى لَمْ يَأْخُذْ بِهِ نَمَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى لَمْ يَأْخُذْ بِهِ نَمَالَ
 فَرَقَمَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَتَى كَانَ هَذَا أَمْرٌ لَكَ مَتَى كَانَ هَذَا أَمْرٌ لَكَ مَتَى كَانَ هَذَا أَمْرٌ لَكَ
 اللَّيْلَةُ قَالَ ضَلَّكَ اللَّهُ بِمَا خَفَاكَ بَنِيهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ زِلْنَا نَحْنُ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ نَزَلْنَا
 مِنْ أَعْدٍ فُلُكْ هَذَا أَمْرٌ لَكَ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَكَ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَكَ ثُمَّ قُلْتُ هَذَا أَمْرٌ لَكَ
 قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا
 عَلَيْكُمَا جَلَسْتُمَا فَمَا كَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظُلْمٍ
 قَالَ فَعَمْنَا فَرَعَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ بَوَاكِرُ كُنْتُمْ فَاعْبُدُوا إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ بِهَيْبَتِهَا
 كَانَتْ مَعِيَ نَبِيٌّ شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَخُودُونَ فَضَوَّيْتُ قَالَ وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ
 مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي فَتَادَةَ احْفَظْ عَلَيْكُمَا مِثْلَ مَا تَكُنْ فَيَكُونُ لَهَا ثَمَرٌ ثُمَّ أَدْنَى
 بِإِلَافٍ بِالضُّلُوعِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ
 كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَكَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرَبْنَا مَعَهُ

(پڑھیں) بغیر اسکے کہ میں آپ کو جنگاؤں پہناتک کہ آپ پہر سید ہو کر بیٹھ گئے پہر چلے پہناتک کہ جب
 بہت رات گز گئی پہر آپ جگر اور میں نے پھر نیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جنگاؤں پہناتک کہ پہر آپ
 سید ہو کر بیٹھ گئے پہر چلے پہناتک کہ آخر وقت سحر ہوا پہر ایک بار بہت جگر کا گلے دو بار سو بھی
 زیادہ کہ قریب تھا کہ گر پڑیں پہر میں آیا اور آپ کا کہنا بن گیا پہر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے
 میں نے عرض کیا ابو قتادہ آپ نے فرمایا کہ تم کب سو میرے ساتھ اس طرح چل رہے ہو میں نے عرض کی کہ
 میں رات ہی آپ کے ساتھ اس طرح چل رہا ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے
 تم نے اوس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو ہم کو کہ ہم جیسے ہوئے ہیں لوگوں کی
 نظروں سے پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کسی کو میں نے کہا یہ ایک سور ہے پہر کہا یہ ایک اور سور
 ہے پہناتک کہ ہم سات سو ارجع ہو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الگ ہو
 اور اپنا سر زمین پر رکھ لے سونیکا اور فرمایا خیال رکھنا تم لوگ ہماری نماز کا (یعنی نماز کی وقت جنگا
 دینا) پہر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ہی تھے اور آفتاب آپ کی جیٹھ پر لگیا پہر ہم لوگ گھبرا کر اٹھیں اور
 آپ نے فرمایا سواری ہو پھر چلے پہناتک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اترے اپنا وضو کالوٹا منگوایا کہ
 میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پہر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضو نہ سے کم تھا
 یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
 ہمارے نوٹے کو رکھ چھوڑو کہ اوس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر افان کہی بلال نے نماز کی اور نماز
 پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسوی ادا کی جیسے ہم
 روناد کرتے ہیں اور آپ بھی سواری ہو اور ہم بھی آپ کے ساتھ پہر ہر ایک ہم میں سے چپکے چپکے کہتا تھا
 کہ آج ہماری اس قصور کا کیا انار ہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کا پیشوا
 میں نہیں ہوں اب فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھے لیکن تک
 کہ دوسرا وقت نماز کا آجادی (یعنی جاگئے میں قضا کر دے) پہر جو ایسا کرے (یعنی نماز اوسکی قضا
 ہو جاوے) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعینہ پر نماز ادا کرے
 (یعنی یہ نہیں کہ ایک بار قضا ہو جائے نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ
 لوگوں نے کیا کیا ہو گا پہر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابو بکر اور عمر نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری پیچھے ہونگے آپ اس پر نہیں کہتے ہیں پیچھے چڑھنا جوین اور لوگوں نے کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے آگے ہیں پھر وہ لوگ مگر ابو بکر اور عمر کی بات مانتے تو سپر ہی پاتے (یہ
 خبر اپنے معجزہ کے طور پر دیدی) اسادی نے کہا کہ پھر ہم لوگوں تک پونچر بہا تک کہ دن چڑھ گیا اور چہر
 گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اسے رسول اللہ کے ہم تو مر گئے اور پیاسے ہو گئے آپ فرمایا نہیں تم نہیں
 مرے پھر فرمایا کہ ہمارا چوٹا پیالہ لاؤ اور لہ لٹا منگوا یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بانی ڈالنے لگے
 اور ابوقتادہ لوگوں کو پلانے لگے پھر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لٹا ہی بیکر تو لوگ گڑ بھر
 (یعنی ہر شخص نے لگا کہ پانی تھوڑا ہے کہ میں میں محروم نہ جاؤں) تب اپنے فرمایا اچھی طرح آہنگی
 سے لیتے رہو تم سب میرے چوٹا گئے غرض پھر لوگ اطمینان سے لینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم بانی ڈالتے تھے اور میں پلا آتا بہا بہا تک کہ کوئی نہ باقی رہا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سوا کہلو اکہ نے کہ پھر ڈالا اور فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچھ میں نے عرض کیا کہ میں
 نہ پیوں گا جب تک آپ نہ پینے میں اسے رسول اللہ کے آپ فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا
 ہے پھر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہ اسادی نے کہ پھر پونچر لوگ بانی پر خوش غم ش
 اور اسودہ کہ اسادی نے کہ کہا عبد اللہ بن عباس نے کہ میں لوگوں سے یہی حدیث سنا دیت کرتا تھا جا
 مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غم نہ کرواے جو ان پڑھے کہ تم کیا کہتے ہو اسلیو کہ میں یہی اس بات
 کا ایک سوار تھا تو میں نے کہا تم حذب واقف ہو گے اس بات کو انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو
 میں نے کہا میں انصار میں کو میں انہوں نے کہا تو تم غلب جانتے ہو اپنی حدیثوں کو پھر میں نے بیان
 کی پوری حدیث لوگوں کو جب عمران نے کہ میں یہی اس بات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ کیا
 تھے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہوا فافذی نے کہا اس حدیث میں کئی معجزے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک تو خبر دینا آپ کا کہ اس نور طے عجیب کیفیت
 ظاہر ہوگی اور دوسری یہ کہ اس کی کون آدمی اس سے سیراب ہو دوسری یہ کہ تھوڑا بانی کا
 بہت ہو جانا تیسری آپ کا پینا کہ سب سیراب اور اسودہ ہو جائے اور دوسری یہ کہ چوتھی
 آپ کا پینا کہ ابو بکر عمر نے میں کہا اور لوگوں نے بیگنا اور دوسری یہ کہ تھوڑا پانچویں آپ نے
 خبر دی کہ آج کی رات بہر طے لگے اور صبح کو پانی پر پونچے اور دوسری یہ کہ آٹھویں

ابنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِهِ فَادْبَحْنَا
 لَيْلَتَنَا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي تَجَبِهِ الْقُبُورُ عَزَّسْنَا أَغْيَلَنَا حَتَّى بَزَعَتِ الشَّمْسُ لَمَّا كَانَ الْكَل
 مِنْ اسْتِظْهِارِ ابْنِ حُصَيْنٍ صَاحِبِ الْوَقُوفِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَنَا وَبَادَا
 تَامَ حَتَّى يَسْتَقِفِظَ ثُمَّ اسْتَبْقَطَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْكُرَ فَعَلَّ بِلَيْلِهِمْ رِيْقَهُمْ مَوْتٌ حَتَّى اسْتَقِفَّ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ
 رَأْسَهُ رَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَعَتْ فَقَالَ ارْجِعُوا لَسَارِيحِكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْبَسَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَخَلَّ
 بِنَا الْقَدَاةَ فَأَحْرَزَ لِنَجْلِ مِنَ الْقَوْمِ كَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمَا بَلَّغْتَ جَنَابَتَهُ فَا مَرَّةً رَسُوْلُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ بِالْمَقْصُوْدِ فَصَلَّى ثُمَّ عَجَلَنِي فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَلَّ
 أَسَاءَ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطِشًا شَدِيدًا فَبَدَأَ أَنْ يَشْرِبَ مِنْ بَيْتَانَا غَرَضًا لِيُشْرِبَ مِنْ بَيْتَانَا سَادَةً رَجُلِيهَا
 بَيْنَ مَرَاتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْبَاءُ قَالَتْ أَبْهَاتُ أَبْهَاتُ لَا مَاءَ لَكُمْ فُلْنَا لَكُمْ بَيْنَ
 أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْبَاءِ قَالَتْ مَسِيرُهُ يَوْمٌ وَكَيْفَ فُلْنَا أَنْطَلِقِي إِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ مَلَكًا مِنْ أَمْرِهِ أَتَيْتُ
 حَتَّى أَنْطَلِقَ بِهَا فَأَسْتَقِفُّ بِهَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَخَبَرَتْهُ وَمِثْلُ
 الَّذِي أَخْبَرْنَا وَخَبَرَتْهُ أَنَّهَا مُوْتَةٌ لَهَا صَبِيحَانِ أَتَيْنَا قَامَ بِرَأْسِهَا فَأَخْبَرَتْ قَوْمَ
 فِي الْعَرَاكِ دَيْنِ الْعُلَيَّاءِ ثُمَّ بَعَثَ بِرَأْسِهَا فَشَرِبَ بِهَا وَغَرَضًا لِيُشْرِبَ مِنْ بَيْتَانَا سَادَةً رَجُلِيهَا
 رِيْقَهُ مَلَكًا تَأْكُلُ قُرْبَنِي مَعَنَا وَإِذَا وَغَرَضًا لِيُشْرِبَ مِنْ بَيْتَانَا سَادَةً رَجُلِيهَا
 هِيَ تَكَا وَتُفْرِجُ مِنْ الْبَاءِ يَفْعَلُ الْمَرَاتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَالِكُوا مَا كُنَّا عِنْدَكُمْ فَجَمَعْنَا لَهُ
 مِنْ سِرِّهِ وَنَحْنُ نَحْنُ لَهَا صُرَّةٌ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي فَا طُوبَى لِهَذَا عِيَالِيهِ الْهَلْبِي أَنَا
 كَرْتُزْدُجِيْنِ مَا لَيْدَ شَيْئًا فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَحْمَدَ الْبَشِيرَ وَأَرَاكَ لَيْسَ
 كَمَا نَعَمَ كَانَتْ مِنْ أَمْرِهِ ذَيْفٌ وَذَيْفٌ فَعَدَى اللَّهُ ذَلِكَ الْوَقْرَ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْءِ فَتَأْسَلُكُمْ
 فَاسْأَلُوا تَرْجِمُهُ عَمَّا بَرَأَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتُهُ تَرْجِمُهُ عَمَّا بَرَأَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَأَيْتُ لَيْلِي كَمَا بَرَأَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتُهُ تَرْجِمُهُ عَمَّا بَرَأَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا

عَلَيْهَا

ذَلِكَ

محل آئی سو سب سے پہلے جو کرباگے اور ہماری عادت تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آتی تھی کہ وہ کھڑے رہتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر اللہ اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پھر جب آپ نے سر اٹھایا اور سوچ کر دیکھا کہ غل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہماری ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ صاف ہو گئی نماز پڑھی ہماری ساتھ صبح کی اور ایک شخص جماعت سے الگ رہا کہ اس نے ہماری ساتھ نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اس کے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے سے باز رہے اس نے عرض کی کہ اونہی اللہ کے مجھے جنابت ہو گئی ہے سو حکم دیا اور سکونہی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس نے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑھی پھر مجھے آگے دوڑایا اپنے چند سواروں کے ساتھ کہ ہم باپنی وٹھوٹدین اور ہم بہت پیاسے ہو گئے تھے پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دونوں پیٹھ لٹکائے دو کپھالوں پر بیٹھی چلی جاتی ہو (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس کے کہا کہ باپنی کپھال کپھالو بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو باپنی نہیں مل سکتا ہم نے کہا کہ تیرے گھر والوں سے باپنی کتنی دور ہے اس نے کہا ایک رات دن کا رستہ ہے پھر ہم نے کہا چل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھو کر کے لے آئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ نے اس کا حال پوچھا سو میں نے انکو خبر دی اور اس کے حال سے جیسے اس نے خبر دی تھی اور کہا میں نے کہ وہ یتیموں والی ہے اور اس کو کئی بچے بن باپ کو میں عرض اپنے فرمایا کہ اونٹ اس کا بٹھایا جاوے سو وہ بٹھایا گیا اور آپ نے اس بچہ کو لون کے اوپر کے وٹھون میں کھلی کی اور اونٹ کو بچہ کھڑا کر دیا پھر ہم سب نے باپنی پیا اور ہم سب چالیس آدمی تھے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنی ساتھ کی سب مشکین بہر لین اور چٹا گلین اور جس خبیث کو جنابت تھی انکو بھی نہاد آیا مگر کسی دنٹ کو باپنی نہیں ملا یا اور اس کی کپھالین دہیسی ہی باپنی سے پھٹی پڑتی تھیں پھر فرمایا جب کہ پاس تم میں سے کچھ سولاف سو جمع کیا ہمیں بہت سوکھڑوں اور کچھ روٹوں کو اور ایک پوٹلی اس کی اپنے ہانڈھی اور فرمایا اور نیک بخت سے کہ یہ لیجا اور اپنے بچوں کو کھلا اور جان لے کہ ہمیں تیرا باپنی کچھ نہیں اٹھایا پھر جب وہ اپنے گھر پہنچی کہنے لگی کہ آج میں اس کے چادگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ ہم یہ گھبراہٹ سے اللہ تعالیٰ نے اس کا دنوں پہر کو اس عورت

کیونکہ یہ حدیث کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گاؤں والے بھی اسلام لائے **ف** اس حدیث میں
 بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جو از تیمم کا وقت نہ ملنے پر پانی
 کے اور یہ بھی جنب کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَسَّيْنَا كَيْدَهُ حَتَّى
 إِذَا كَانَ مِنْ أَحَدِ الْبَيْلِ قَبِيلِ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوُقْعَةَ الَّتِي لَادَفَعَتْ عِنْدَ الْمَسَافِرِ أَجْلُهَا مِنْ عَمَلِهَا
 أَيَقْطَعُ الْأَحْزَامُ الشَّمْسُ فِي سَائِغِ الْحَدِيثِ يَخْرُجُ حَدِيثُ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ رَأَى دَاوُدَ وَنَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ
 فَلَمَّا اسْتَبْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ كَانَ أَجْوَدَ حَلِيذًا
 فَكَبَّرَ وَدَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَبْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِشْدَةً
 صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَبْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّ وَاللَّهِ الَّذِي أَصَابَهُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَيْعَ أَرْحَلُوا وَإِنْ قَصَصَ الْحَدِيثَ تَرَجَّمَهُ عُمَرُ بْنُ
 حَتِّينَ كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْمَانُكُمْ وَأَنْتُمْ كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْمَانُكُمْ وَأَنْتُمْ كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ
 صَبَحَ قَرِيبَ هَوْنِي تَوْبُخُكُمْ أَوْ اسْطَبْخُكُمْ مَسَاكُونُكُمْ لَيْسَ فَرِيدًا زَيْنُكُمْ يَوْمًا يَوْمًا كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ
 نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زید کی (یعنی جو ابھی اوپر گندری) اور امین یہی ہے
 کہ جب حضرت عمر جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز والے قوی تھے غرض انہوں نے
 اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور نیکے بلند آواز سے
 یہ جہ آپ جاگے لوگوں نے اپنا حال عرض کیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آذینک روایت بیان
 کی **عَنْ** النَّزْرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
 تَنَسَّى صَلَوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَ هَاكَ فَادَّةً لَهَا لَا ذَلِكَ قَالَ قَتَادَةُ وَأَقِيمِ السَّلَوةَ
 لِيَذْكُرَنِي تَرَجَّمَهُ النَّسَائِيُّ كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْمَانُكُمْ وَأَنْتُمْ كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ
 آدی بھی اس کا کفارہ ہے قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کرو نماز میرے یاد کرنے کو۔
عَنْ النَّزْرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً
 إِلَّا ذَلِكَ تَرَجَّمَهُ النَّسَائِيُّ كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْمَانُكُمْ وَأَنْتُمْ كَمَا كَانَتْ أَيْمَانُكُمْ
 بَرِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا

فَكَفَّرَ بِهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا مَرْجُمَةً أَوْ سَاكِنَةً **عَنْ** النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا فَلْيَصِلْهَا
 إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَقْبِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي مَرْجُمَةً أَوْ سَاكِنَةً
 صلى الله عليه وسلم فرمایا جب کوئی سوچا یا غافل ہو جاوے نماز سے تو جاپیے کہ جب یاد کرے پڑھے اس
 کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قائم کر دے نماز کو میری یاد کے لیے **کتاب** صلوٰۃ المسلمین و
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرْجِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُمَا قَالَتِ لِرَضِيَةِ الصَّلَاةِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَالْحَقُّ وَالْحَقُّ مَا دُرَّتْ صَلَاةُ الْفَقِيرِ
 وَذِكْرُكَ فِي صَلَاةِ الْفَقِيرِ مَرْجُمَةً ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
 فرض ہوئی نماز دو رکعت ضرر میں ہے اور سفر میں بھی پہر سفر کی نماز ویسی ہی رہی اور حضر کی بڑا
 دی گئی **ف** انودی نے کہا کہ امام شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ قصر اور
 پور پڑھنا نماز کا سفر میں دو رکعت ضرر میں مگر قصر افضل ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ پور اچھٹ افضل
 ہے اور مذہب صحیح اور مشہور یہی ہے کہ قصر افضل ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر دن کا مذہب یہ ہے کہ قصر
 واجب ہے اور پور اچھٹ جائز نہیں اور دلیل انہی ہی حدیث ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ فعل آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے بار دن کا یہی تھا کہ وہ سفر میں قصر کیا کرتے تھے اور شافعیہ کے نزدیک
 وہ دو تین دلیل میں جن میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جو اصحاب ہوتے تھے
 ان میں کوئی پوری پڑھتا کوئی قصر کرتا کوئی روزہ رکھتا کوئی افطار کرتا اور ایک دو کسر برطین نہ کرتا
 ادھر روایتیں صحیح مسلم وغیرہ میں وارد ہو چکی ہیں اور حضرت عثمان بھی پوری نماز پڑھتا کرتے اور اس پر ہی
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب مجتہدین کی ماں ہیں اور ظاہر ہے اللہ کے اس فعل کی بھی
 ہیں فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا رَفَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ غَفَلَ عَنْهَا
 ہیں انہوں نے حضرت عائشہ کی اس روایت کا جواب یہ دیا ہے کہ فرض ہو میں دو رکعتیں یعنی تراویح
 کہے کہ اقتصار انہی دو رکعت پر کہے اور ہم جو اہتمام کے اگر قائل ہوں تو سب روایتوں میں تطبیق
 ہو جاتی ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرْجِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدَرَى
 اللَّهُ الصَّلَاةَ حَتَّى كُنْتُ أَرَى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرَى رَكْعَتَيْنِ وَالْحَقُّ وَالْحَقُّ مَا دُرَّتْ صَلَاةُ الْفَقِيرِ عَلَى الْفَقِيرِ

بَابُ فِي صَلَاةِ الْمُسْلِمِ
 بَابُ فِي صَلَاةِ الْمُسْلِمِ
 بَابُ فِي صَلَاةِ الْمُسْلِمِ

الاکلی ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سرمدی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس روز فرض کی نماز
 دو رکعت پہر پڑھا دی حضرت میں اور اتنی ہی رکھی سفین بنے پہلے فرض ہوئی تھی **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا فَرَضْتُ كَعَتَيْنِ فَأَقْدَرْتُ صَلَوةَ الشُّفْرِ أَمِيتَتْ
 صَلَوةَ الْخَصْرِ قَالَ الرَّهْمِيُّ فَقُلْتُ لَعْنَةُ مَا بَالَ عَائِشَةُ تُنْتَمِرُ وَالشَّهْرُ قَالَ إِنَّهَا تَأْتِي
 كَمَا تَأْتِي عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا تَرْجِمُهُ اسکا وہی جواب پگندرا کہا ہاں ہری نے کہ جس نے عروہ
 سے پوچھا کہ پہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں (یعنی ان کے نزدیک
 وہی دو رکعت فرض تھی) تب انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی اول کی جواب کی حضرت
 عثمان نے (یعنی وہ ہی پوری پڑھتے تھے) یہاں ہم ابھی اور کہہ آئے ہیں **عَنْ** يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ
 قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكَ كُمْ جُنَاحُ أَنْ تَقْصُرَ وَرَأْسَ صَلَوةٍ
 إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ أَلَدِينُ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مَا عَجَبْتُ مِنْهُ
 فَكَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَهُ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا
 عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتْهُ تَرْجِمَةُ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ کہا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ
 تو فرماتا ہے کہ کچھ ضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تمکو کہ ستادین کافر لوگ اور اب
 تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر کیا ضرور ہے) تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے
 تمکو تعجب ہوا تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ نے تم کو مشق
 دیا تو اسکا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کو بھی سفر میں قصر کرو) **ف** یا دن لوگوں کی دلیل
 جو قصر کو نفل یا واجب کہتے ہیں **عَنْ** يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكَ كُمْ جُنَاحُ أَنْ تَقْصُرَ وَرَأْسَ صَلَوةٍ
 إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ أَلَدِينُ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مَا عَجَبْتُ مِنْهُ
 تَرْجِمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نبی کی زبان سے حضرت میں چار رکعت سفر
 کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک **ف** انہوں نے کہا کہ ایک گروہ نے سلف کے قول
 پر عمل کیا ہے کہ خوف کی وقت ایک رکعت اور اگر کسی نے چنانچہ حسن اور ضحاک اور سہم بن راہویہ کا
 یہی مذہب ہو اور امام شافعی اور مالک اور جہم اور کا مذہب یہ ہے کہ صلوٰۃ خوف صلوٰۃ امن کو برابر
 ہے بغیر حضرت میں چار اور سفر میں دو رکعات اور ایک رکعت ان لوگوں کی نزدیک کسی حال میں

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سرمدی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس روز فرض کی نماز دو رکعت پہر پڑھا دی حضرت میں اور اتنی ہی رکھی سفین بنے پہلے فرض ہوئی تھی

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سرمدی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس روز فرض کی نماز دو رکعت پہر پڑھا دی حضرت میں اور اتنی ہی رکھی سفین بنے پہلے فرض ہوئی تھی

روانہیں اور انہوں نے اس قبل کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک گنت سمر او وہ رکعت ہو جو الم کے ساتھ
 او اہونی ہے اور دوسرا گنت لیجائی ہو جیسا روایات صحیحہ میں نادرخوف کا انما ز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم سے مروی ہے اور اس تاویل سے تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیثوں میں اور اس قول میں عن
 ابی عیسیٰ قال ان الله تعالى فرض الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم
 على السائرين كعتين وعلى المؤمنين اربعاً وفي الحديث دُعُوتُ رَجُلٍ دُعِيَ بِهِ هُوَ ابْنُ مَرْثَدَةَ
 عَنْ مَوْسَى بْنِ سَلَمَةَ لَمَّا كُنْتُ فِي سَكْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ اصْلَحَ اِذَا كُنْتُ بِمَكَّةَ
 اِذَا لَمْ اصِلْ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ دُعُوتَيْنِ سُنَّةَ اَبِي الْعَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٍ
 مَوْسَى بْنِ سَلَمَةَ مَرْثَدَةَ هُوَ ابْنُ مَرْثَدَةَ هُوَ ابْنُ مَرْثَدَةَ هُوَ ابْنُ مَرْثَدَةَ
 لَمَّا رَأَى اِمَامَ كَ سَاطَه نَازِلًا بِهِ تَوَانَهُونَ نَظَرُوا فِيهِ فَرَأَوْهُ يَدْعُو بِدُعَايِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 سَلَّمَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَلَّمَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَلَّمَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَلَّمَ ابْنِ عَبَّاسٍ
 قَالَ حَبِيبُ بْنُ عَمْرٍاءَ فِي حَرْفٍ مِمَّا كُنَّا نَقُولُ لَنَا الظُّهْرُ دُعُوتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ وَاقْبَلَتْ مَعَهُ حَقٌّ جَاءَ
 رَحْلَهُ رَجُلٌ رَجُلٌ سَمِعْنَا مَعَهُ فَاَتَتْ مِنْهُ الْبَغَاةُ هُوَ حَبِيبُ بْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى فَرَأَى سَاقِيَا مَا نَقَالَ
 مَا يَصْنَعُ هُوَ كَذَلِكَ قُلْتُ لَيْسَ هُوَ كَذَلِكَ كُنْتُ سَمِعْتُ صَلَوَتِي يَا اَبُو اَخِي ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّرَفِ لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَتَّى تَبْصُرَهُ اللَّهُ تَعَالَى
 وَحَبِيبُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَتَّى تَبْصُرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَحَبِيبُ عَمَرَ كَلِمَ
 يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَتَّى تَبْصُرَهُ اللَّهُ ثُمَّ حَبِيبُ عُمَانَ لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَتَّى تَبْصُرَهُ اللَّهُ
 وَكَذَلِكَ قَالَ لَمَّا كَانَ لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَسَنَةً رَجُلٍ حَضَرَ لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَسَنَةً
 سَاطَه تَهَا كَمَا رَاهُ مِنْ تَوَانَهُونَ نَظَرُوا فِيهِ فَرَأَوْهُ يَدْعُو بِدُعَايِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَتَّى تَبْصُرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَحَبِيبُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ
 سَطَرِ بَرِي جَبَانِ نَازِلٍ بِرِي تَهَى تَوَكُّبُ لَوْنُ كَوَ كَثُرَ دِكْهًا بِرِي كِيَا كَرِي هِنَ مِنْ نَ كَهَا سَتِيرِ
 بَرِي مِنْ اَنَهونَ نَ كَهَا جَعَلَتْ بَرِي هَا هَوِي تَوَمِينَ نَازِلٍ بِرِي بَرِي هَا هَوِي تَوَمِينَ نَازِلٍ بِرِي
 بِرِي كَرِي هَا هَوِي تَوَمِينَ نَازِلٍ بِرِي هَا هَوِي تَوَمِينَ نَازِلٍ بِرِي هَا هَوِي تَوَمِينَ نَازِلٍ بِرِي
 تَوَانَهُونَ نَظَرُوا فِيهِ فَرَأَوْهُ يَدْعُو بِدُعَايِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَزِدْ عَلَ دُعُوتَيْنِ حَتَّى تَبْصُرَهُ اللَّهُ تَعَالَى

بَابُ
الْحَبِيبِ
ابْنِ عَبَّاسٍ

کے ساتھ رہا تو دور کمت سے زیادہ نہ بڑھی انہوں نے یہاں تک کہ اللہ ان کو یہی وفات دی اور حضرت
 عمر کے ساتھ رہا تو انہوں نے بھی دور کمت سے زیادہ نہ بڑھی یہاں تک کہ اللہ نے انکو یہی وفات دی اور ساتھ رہا
 میں حضرت عثمان کے تو انہوں نے دوسری زیادہ نہ بڑھی یہاں تک کہ اللہ نے انکو یہی وفات دی اور ساتھ
 نے فرمایا ہے کہ تمہاری لیے رسول اللہ کی چال اچھی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنتوں
 کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علمائے اسی کو وہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر کا مذہب یہی ہے اور اور
 علماء کا اور امام شافعی اور جہود نے کہا ہے کہ سفر میں سنت کلکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبداللہ بن عمر
 نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دور کمتوں سے زیادہ نہیں بڑھیں حالانکہ دوسری سنت
 میں وارد ہوا ہے کہ وہ پوری نماز پڑھتے تھے سفر میں موقوفہ اسکی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا
 ہے کہ چھ برس کے بعد اپنے خلاف کچھ پڑا پڑھنے لگے نماز کو اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہو
 ہیں اور یہ پورے پڑھنا ادا کرنا ہی میں تھا باقی غیر سننے میں وہ بھی دو پڑھتے رہے پس عبداللہ بن عمر
 نے خاندانہ اولیٰ کہ غیر سننے میں وہ بھی پڑھتے رہے **ح** **حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَرَرْتُ مَرَّكَا**
نَجَاءَ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ اللَّهَ عَنْهُمْ مَا يَعُونُ قَالَ رَأَيْتُكَ عَنِ الشُّجْعَانِ فِي الشُّجْعَانِ فَقَالَ مَحَبُّتُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشُّجْعَانِ كَمَا رَأَيْتُكَ يُسَيِّمُ فَوَلَّوْكَ يَنْتُ مَحَبُّكَ لَا تَمُوتُ
وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْغَبُ فِي مَحَبِّهِ
 ایجاب یہاں ہوا اور ابن عمر سیری بیمار چھپسی کو آئے تو میں نے ان سے سنتوں کا پڑھنا سفر میں پوچھا
 انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا سفر میں انکو یہی سنت پڑھنا مذہب
 اور اگر مجھے سنت پڑھنا ہوتا تو میں فرض ہی پڑھے نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری لیے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچھی ہے **ع** **أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَانَ يَتْلُو الْقُرْآنَ فِي الْمَدِينَةِ أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْبَيْتِ الْأَقْدَمِ وَكَانَ يَتْلُوهُ فِي الْمَدِينَةِ مَرَّةً وَفِي الْبَيْتِ مَرَّةً
 تاکہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر جاہد کعت پڑھی اور فدا خلیفہ میں عصر و کعت
ف اور خلیفہ مدینہ سے چھ میل ہے اور بعضوں نے سات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
 ہے کہ سفر خواہ چوتھا ہو خواہ بڑا ہو قصر وہاں ہے اور جہود کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا سفر
 نہ ہو قصر نہیں اور انہوں نے سفر کا اور ایک گروہ مذہب یہ کہ تین منزل کا سفر ضرور ہو اور انہوں نے

انہی میں کلاب
 بن مالک اور قنفذ
 بن شاذان اور
 ابی بن کلاب

نے ہمارے صاحب پر عہد تہاد کیا ہے اور مجہو وغیرہ نے احمدیث کا جواب اہل ظاہر کو یوں دیا ہے کہ وہ کھلیفہ
 میں جب آپ تشریف لائے تو حج کا ارادہ تھا غرض وہ منہبای سفر نہ تھا بلکہ ارادہ آپ کا کہ تھا اور شریعہ
 ہوتا ہے قصر جبکہ مسافر اپنے شہر کے کادون ہو باہر ہو جاوے اور آبادی کی حد سے نکل جاوے یا اہل شہر
 اپنے خیموں کی باہر ہو جاوے مگر ایک ضعیف روایت میں امام مالک سے مروی ہے کہ جب تک نین میں نہ
 جاوے قصر روا نہیں ہے اور عطا سے اور ایک جماعت کا بیان ہے جو سے مروی ہے کہ جب ارادہ سفر کا ہو شہر کے
 نکلنے کے پیشتر ہی قصر روا ہے اور مجاہد کا مذہب یہ ہے کہ جس دن نکلے اور دن کی رات جب تک نہ آدو
 تب تک قصر روا نہیں ہے مگر یہ سب روایتیں اتفاق سلف و خلف کو خلاف میں صحیح ہی ہے کہ بعد
 خروج قصر روا ہے اور کوئی حد سفر کی بروایت صحیح شارع سے مروی نہیں ہے اور ظاہر کے مذہب کے
 موید بہت روایات معلوم ہوئی ہیں **عن النضر بن مالک** یقول صلیت مع رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم الظهر بالمدينة اذ بعان صلیت مع العاصم بنی الحلیفة فکعتین
 ترجمہ مضمون ایسا بھی ہے جو اوپر کی روایت میں گذرا **عن یحییٰ بن یزید الحنکلی** قال
 سألت انس بن مالک عن قصر الضلوة فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
 خرج مسیراً ثلاثاً امیالاً اذلا شتہ فذا شتہ شعبة الثانی صلیت کعتین صحیح ہے
 یزید نے کہا میں نے انس سے پوچھا نماز کو قصر کا حال تو انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نکلنے میں یا تین فرسخ شعبة کو ہمیں شک ہو تو دو رکعت پڑھتے **ف** میل جاہز ہر قدم
 میں اونٹ کو اور صاحب برہان نے لکھا ہے کہ میل جاہز ہر گز ہے اور ہر گز چھ مٹھی کا اور صاحب
 نے لکھا ہے کہ میل جاہز ہر گز ہے اور ہر گز چوبیس انگل کا اور فرخ بن میل کو کہتے ہیں اور مراد
 اس کے یہ ہے کہ جب بن میل بتی سے دور ہو جاتے تب قصر کرتے مگر یہ روایت قرآن کے خلاف ہیں
 اس لیے کہ منطق قرآن یہ ہے کہ جو مسافر ہو قصر کرے اور جب آدمی بتی سے باہر ہو اسافر کہلا یا خواہ کیا
 میل ہی نہ گیا ہو پس اسکو قصر روا ہو گیا ہے **عن اجیر بن نفیع** قال خرجت مع
 شد جیل بن السمیط الکریم علی ابنی سبعة عشر او ثمانیة عشر ميلاً فصلی
 رکعتین فقلت لہ فقال رأیت عمراً بنی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الحلیفة رکعتین
 فقلت لہ فقال ایضا کما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الحلیفة رکعتین

صحیح ہے

تحقیق مقدار میل جاہز

صحیح ہے

جو مجسوم بہتر ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **عن** عبد اللہ بن الحارث قال اذن مؤذن ابن
 عباس یوم جمعۃ فی یوم مطیر فذکر نحو حدیث ابن علیہ قال ذکرہا ان
 تمسوا فی السحری والزلزل ترجعہ عبد اللہ بن حارث نے کہا اذان دی مؤذن نے ابن عباس کے جمعہ
 کے دن جس دن مینہ تھا پہر ذکر کی حدیث مانند ابن علیہ کی اور کہا ابن عباس نے کہ مجسوم ہند نہ آیا کہ قر
 کچھ اور بہن میں جلو **عن** عبد اللہ بن الحارث ان ابن عباس رقی اللہ عنہ امر مؤذن
 فی حدیث معنی فی یوم جمعۃ فی یوم مطیر نحو حدیث معنی و ذکرہ فی حدیث معنی بکے
 من هو حبان مینی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجعہ عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس نے
 اپنے مؤذن کو حکم دیا حدیث معنی میں آیا ہے جمعہ کے دن مینہ کر روز مانند حدیث اور راویوں کی ماور
 ذکر کیا معنی کی روایت میں کہ ابن عباس نے کہا کیا ہے یہ انہوں نے جو مجسوم بہتر ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے حکم نے کہا اور بیان کی یہ حدیث مجسوم عبد بن جید نے اذن و احمد بن اسحق نے اذن و حدیث اذن
 سے ایوب نے اذن و عبد اللہ بن حارث نے کہا حدیث میں کہ میں نے یہ حدیث نہیں سنی کہا حکم کیا
 ابن عباس نے اپنے مؤذن کو جمعہ کے دن مینہ کے روز مانند حدیث اور راویوں کے (یعنی شبکی روایت پر)
 اور پکدرین **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ بسبب مینہ کے عذر کے معاف ہو جاتا ہے
 اور یہی مذہب ہر شافعی کا اور فقہار کا **باب** جواز صلواتی الثانیۃ علی الذابۃ فی
 الشفر حین توجہت سفرین سواری پر نفل پڑنے کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی سبعتین حین ما توجہت بہ فاذنہ **ترجمہ**
 عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے اوٹنی پر وہ جبر سنہ کرے ۔
ف اس روایت سے اور روایات باب ثمانیۃ ہوا کہ داخل سواری پر خواہ اونٹ ہو خواہ
 گھوڑا ہو کہ اس پر روا ہے سفر میں اور اس پر اجماع ہے تمام مسلمان کا اور صحیح یہ ہے کہ خواہ سفر
 طویل ہو یا تھوڑا سب جگہ نفل سواری پر روا ہے یہی مذہب ہے چھوڑ کا اور شافعی کا اور ایک قول
 غریب امام شافعی کا یہی ہے کہ جس سفر میں قصر روا ہے وہاں یہی سوا ہے ورنہ نہیں اور ابویوسف
 اصطخری کا کہنا ہے کہ شہر میں ہی سواری پر نفل روا ہے اور یہی انس بن مالک سے اور ابویوسف
 شاگرد ابویوسف سے کہ غرض ان سب اقوال کا مال یہ ہے کہ فرض سواری پر و انہیں میں جتنیک

کہ سواری سے نہ اوتری اور قبلہ کی طرف نہ ادا کرے یہ ایک اجماعی بات ہو مگر شدت خوف کو وقت اگر
 قبلہ کی طرف موہ نہ کرنا اور قیام اور رکوع و سجود ایسے سواری پر ہو کہ جس پر یہ کھڑا ہو سکے تو فریضہ ہی
 ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوسپر زور و جھج ہو اور یہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کا بھرا اگر وہ سواری روان ہو
 تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اوسپر روانہ نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ روہا و جھجہ و شتی میں
 نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوسپر لگا گیا ہو تمام فقہائے اور نووی نے کہا کہ اگر ایسی سواروں کے
 ساتھ ہو کہ اوتری تو ان کے ساتھ ہو چوٹ جاوے اور اسکو ضرر پہونچی تو ہمدی اصحاب نے کہا کہ فرض
 سواری پر پڑھ لے عجب مکان یعنی جسطرح ممکن ہو اور اعادہ اسکا لازم ہے اسلیو کہ یہ عذر نادر ہے
 مترجم کہتا ہے کہ ریل ہی ظاہر میں کشتی کی مانند ہے اور چونکہ اب سہار زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے
 اور اوتر کر تک ادا کر لے میں بہت بڑی بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں پس اگر اوسپر فرض ادا کریں
 تو یقیناً کہ روہا ہو اور استقبال قبلہ ہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کی وقت اور ہر موہ نہ کر لین اور
 چونکہ اب یہ عذر نادر نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اسکا اعادہ بھی نہ ہو
 نہیں اسلیو کہ ہمارے میں ترح بہنیز اور یہ بیان باقی میں نہ ہو وہاں تیمم ادا کریں اور ہر کو نقصان نہ ہو
عَنْ أَبِي عُمَرَ السَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 کہ جب ہر وہ منہ کرے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 علیہ وسلم نماز پڑھتے ہو اور آپ کہہ سے مدینہ کو آتے ہو جب ہر اسکا موہ نہ ہو تا ابن عمر نے کہا کہ اسی منہ
 میں اتری ہو یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہر منہ نہ کرو اور ہر موہ نہ ہو اسکا **ف** یعنی اس آیت
 سے ہی ایسی نماز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بعضے جاہلان حبیبیہ استدلال کرتے
 ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفاسٹ ہے اسلیو کہ پوری آیت
 یوں ہے **وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ لَا يَمْلِكُ لَكُمْ تَوَكُّلاً عَلَيْهِ** یعنی اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جب ہر منہ نہ
 کرو اور ہر اسکا موہ نہ ہے پس اس آیت میں مشرق اور مغرب و جہتیں جو مذکور ہو ہیں وہ آسمان

اسی پر مبن نہ زمین پر اس سے پہنچنا کہ اسد زمین پر ذات سے موجود ہے ایسی ہی بات ہے جس سے زمین کو آسمان
 یا آسمان کو زمین جانتا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
 عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُوَجَّهٌ إِلَى الْخَيْبِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو کہ آپ نماز پڑھتے تھے ہو گدھے پر اور مومنہ آپکا نیب کی طرف تھا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ يَسَّادٍ أَنَّهُ
 قَالَ كُنْتُ أَسِيرَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشِيتُ الظُّمْرَ
 نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكَنِي فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيْرِ كُنْتَ نَقَلْتُ كَهَ خَشِيتُ الظُّمْرَ
 فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ
 فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبُعْيِ **ترجمہ**
 سفید یار کے بیٹوں نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ مکہ کے راہ میں جاتا تھا پر جب صبح ہو جانے
 کا خیال ہوا تو میں نے اوتر کر دتر پڑھا اور ادن ہو جا ملا تب ابن عمر نے کہا تم کہاں گئے تھے میں
 نے کہا کہ صبح کے خیال ہو اوتر کر دتر پڑھا مجھ سے عبداللہ نے کہا کہ تمہاری لیے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے چال کیا اچھی نہیں ہیں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر دتر پڑھا کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جس پر اور نوافل کا حکم ہو
 ویسوی و رکا بھی مکم ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حِينَ تَوَجَّهَتْ بِرَقَابَتِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
 كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْعَلُ ذَلِكَ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے
 اپنی سواری پر جد ہر اس کا مومنہ ہو عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہی ایسا ہی کیا کرتے تھے **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ
ترجمہ عبداللہ کے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دتر پڑھا کرتے تھے اپنی سواری پر **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى
 الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ وَيُؤْتِرُ عَلَى خَلْفَتَيْهَا لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ **ترجمہ**
 عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے سواری پر جد ہر وہ مومنہ کرتی اور اسی
 پر دتر پڑھتے مگر فرض اور پڑھتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَيْعَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ أَنَّهُ

أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الشُّجْعَةَ بِالْيَمِينِ فِي الشَّفْرِ عَلَى ظَهْرِ
 رَأْسِهِ حِينَ تَجَعَّجَتْ تَرْجَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ كَرَاوَنَ كَرَابِئِ خَبَرِي كَدَانُونَ نَدِيهَا رَسُولُ اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَكَرَاتِ كَوَفَلِ بِيْتَرْتِي هِيَ هِيَ سَوَارِي بِرَجْدِهِمْ أَسْكَامُونَهُمْ **عَنْ** النَّسِ بْنِ سِنَانٍ
 قَالَ تَلَقَيْنَا النَّسِ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ فَتَلَقَيْنَا هَ بَعَيْنِ التَّمْرِ مَرَاتٍ
 يُصَلِّي عَلَى جَمَاعَةٍ تَتَجَعَّجُ ذَلِكَ الْجَدَابُ وَأَوْحَى هَمَّامٌ عَنْ رِيسَارِ الْوَيْلَةِ فَقُلْتُ كَدَانِيكَ
 يُصَلِّي لِذِي الْقَبِيلَةِ قَالَ لَوْكَ أَرَيْتَ دَسُؤَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَعِّلُهُ لَمْ أَفْعَلْ
 تَرْجَمَةُ النَّسِ سِيرِنَ كَيْ بِيْتَرْتِي كَمَا هِيَ لِي النَّسِ يَلِكُ كَوَيْطِي سَرَجِبُ وَهَ شَامِ سَرَاوِي نَدِمَاتِ كَلِي سَمِ
 نِي عَيْنِ الْغَمْرِ مِينَ (كِي أَيْكِي مَقَامِ كَامِ هِيَ) اِدْرُكِيهَا اَلْمَوَكُّ كَنَازِ بِيْتَرْتِي هِيَ اِسْنِي كَدِي بِرِ اِدْرُكُونَهُ اِسْ
 كَا اِسْ طَرَفِ تَهَا اِدْرُكِيهَا مَنِي تَلِكِي بَايِنِ طَرَفِ تَبِينِ نِي اُنْ سَرِي كَمَا كِي تَمَّ قَبْلِي كِي سَوَا
 اِدْرُكِيهَا نَاذِرْتِي هِيَ اِنْدُونِ نِي كَمَا كِي مِينَ اِكْرُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَا اِسْ كَرْتِي نَدِيكِيهَا تَوَا
 كَبِي اِسَانِدُكَ **بَابُ** حَوَادِ الْجَمْعِ بَيْنِ الْمُتَكَلِّفَيْنِ فِي الشُّفْرِ بَابُ سَفَرِ مِينَ نَاذِرُونَ كِي
 جَمْعُ كَرْنِي كَا بَيَانِ **عَنْ** اَبِي رَحْمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَلَ
 بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ تَرْجَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ عَمْرِو كَمَا كِي رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ كَوَيْطِي جَلِي جَلِي هُوَا تَوَا مَغْرِبِ اِدْرُكِيهَا كَرَبِيْتَرْتِي **ف** نَوَدِي نِي كَمَا كِي اِمَامُ شَاغِي اِدْرُكِيهَا
 قَوْلِي كِي سَفَرِ مِينَ ظَهَرِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ
 مِينَ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ
 جَوَا هِيَ اِسْنِي فَرْدُ كَا مِينَ هِيَ اِدْرُكُو فَضْلِي هِيَ كِي جَمْعُ تَقْدِيمِ كَرِي لِي ظَهَرِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ
 كَرِي كِي جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ كَرَنَارِ
 دَقْتُ مِينَ دَوْنُونَ نَاذِرُونَ كَوَيْطِي كَرِي مَثَلًا مَغْرِبِ كَوَيْطِي كَرِي سَاوِي كَرِي هِيَ اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ هِيَ اِدْرُكِيهَا
 مِينَ جَمْعُ تَقْدِيمِ رَوَا تِي بِرْطَلَاتِ جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ
 مِينَ اِدْرُكِيهَا اِمَامُ كَرِي كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ
 اِدْرُكِيهَا كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ
 كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ كَرِي اِدْرُكِيهَا جَمْعُ تَاخِيرِ

اور ابوداؤد وغیرہ کی روایتیں اور نہ محبت میں اور جو بات خلاف حدیث ہو وہ قابل عمل اور لا کثر
الغلات نہیں **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا اجْتَمَعَ بِهِ الشَّيْخُ جَمَعَ
بَيْنَ الْمُغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا اجْتَمَعَ بِهِ الشَّيْخُ جَمَعَ بَيْنَ الْمُغْرِبِ وَالْعِشَاءِ تَرْجِمَةً نَافِعٌ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
حَبِيبِ جَلَدِي جَلَسَ هُوَ تَامُومُ مَغْرِبًا وَرَعْنَا مَلَاكَ ثَرْبَتَهُ بَعْدَ غُوبِ شَفَقٍ كَمَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّجَ جَلَدِي جَلَسَ هُوَ تَامُومُ مَغْرِبًا وَرَعْنَا مَلَاكَ ثَرْبَتَهُ **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمُغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا اجْتَمَعَ
بِهِ الشَّيْخُ تَرْجِمَةً سَالِمٌ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ مَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّجَ جَلَدِي جَلَسَ هُوَ تَامُومُ مَغْرِبًا وَرَعْنَا مَلَاكَ ثَرْبَتَهُ **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
أَبَاكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْلَسَ الشَّيْخُ فِي
الشَّفَقِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمُغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَيَبِينَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ تَرْجِمَةً سَالِمٌ لَمْ يَكُنْ
يَكْتُمُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ مَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَغْرِبِينَ دِيرَكَ عِشَاءَ سَاهِتَةً ثَرْبَتَهُ **عَنْ** يَمِينِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ يَرْتَعَ السَّمَاءُ
أَخَذَ الظُّهْرَ إِلَى قَدَمِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا كَأَنَّهُ دَاخِلُ الشَّمْسِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ
صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ تَرْجِمَةً سَالِمٌ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ مَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَرْتِ أَفْتَابِ دُنُو سَمْعِي بِمَلَاكَ ثَرْبَتِهِ دِيرَكَ عِشَاءَ سَاهِتَةً ثَرْبَتَهُ **عَنْ** سَالِمِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
الرَّكُوبَ سَمِعَ أَفْتَابَ دُنُو سَمْعِي بِمَلَاكَ ثَرْبَتِهِ دِيرَكَ عِشَاءَ سَاهِتَةً ثَرْبَتَهُ **عَنْ** سَالِمِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ نَزَلَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ فِي الشَّفَقِ أَخَذَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ
أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا تَرْجِمَةً سَالِمٌ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ مَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَمَّ كَوَّجَ جَلَدِي جَلَسَ هُوَ تَامُومُ مَغْرِبًا وَرَعْنَا مَلَاكَ ثَرْبَتَهُ بَعْدَ غُوبِ شَفَقٍ كَمَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا جَدُّي فَلَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ مَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّفَقِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمُغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَيَبِينَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ تَرْجِمَةً سَالِمٌ لَمْ يَكُنْ يَكْتُمُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ مَا كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُنْهَوْنَ مِنَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَخِيبَ الشَّفَقُ ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں چلے
زوتی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا اول وقت آجاتا یہ دونوں کو جمع کرتے اور مغرب میں دیر کرتے کہ جمع کر
اوسکو عشا کے ساتھ جب شفق ڈوب جاتی **ف** شفق دوسری ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر
ظاہر ہوتی ہے اوسکو دو بج۔ نہ کی وقت۔ شام کا وقت آجاتا ہے اور غرب کا وقت تمام ہو جاتا ہے
عَنْ اَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ جَمِيعًا
وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ جَمِيعًا فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر ٹپہ ہی اور مغرب اور عشا ملا کر ٹپہ ہی بغیر سفر کے **ف**
اسکا بیان مفصل آخر میں باب کہ آریجھا انت راہہ تعالیٰ **عَنْ** اَبِي عَتَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ جَمِيعًا بِأَنْدِيشَةٍ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ
قَالَ أَبُو الزُّبَيْنِ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ الرَّبَعِيِّ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا
سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ نماز ٹپہ ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر ملا کر مدینہ میں بغیر خوف اور سفر کے ابوالزبیر نے کہا کہ میں نے
سعید پوچھا کہ آپ کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا تم نے
مجھ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضرت نے یہاں کہہ دیا کہ کسی است میں کو کسی کو تکلیف نہ ہو **عَنْ**
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ فِي سَفَرَةٍ سَافِدَهَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَجَّعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
مَغْرِبَ الْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَا بَنِ عَبَّاسٍ مَا لَمْ يَكَمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ
أُمَّتَهُ **ترجمہ** سعید جبیر کے فرزند نے کہا کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا
نماز دن کو ایک سفر میں بین آپ غزوہ تبوک کو گئے تہ غرض ملا کر ٹپہ ہی ظہر اور عصر اور مغرب اور
عشا سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ آپ کی
امت کو تکلیف نہ ہو **عَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا
ترجمہ معاذ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کو گئے تو آپ

زمانہ ملکر کیونکر چوڑا سکتا ہے **ف** بلکہ کسینو یہ تاویل کی کہ اپنے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل
بڑے بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے سلیس کہ اوپر کی روایتوں میں بغیر خوف اور
میںہ کے ذکر آچکا ہے اور کسینو یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ظہر پڑھی پھر جب بدلی پہل
گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر ہی پڑھ لی اور یہ بھی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ
امر ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا **ف** اسکی بطلان کی اور یہی ایک وجہ ہے
کہ ابن عباس نے جب معظکے دن مغرب میں دیر کی جب بدلی کہاں تھی اگر بدلی ہوتی تو اندر لوگ جو نماز کو
متفانی تھے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسری صاف مذکور ہے کہ نماز کو نکل آئے **ف** انکو
نے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت پڑھا کہ جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور پھر
دو نماز بن ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں **ف** جیسے ہمارے
حنفی یہاں جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں **ف** اور یہ تاویل بھی ضعیف
بلکہ باطل ہے سلیس کہ یہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت رکھتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹھیک ہونا خیال
میں نہیں آتا اس لیے کہ صاف فعل ابن عباس کا وعظ کے دن اور دلیل بخیرنا انکا اس حدیث سے اپنے
فعل کے صواب بخیر اور سچا کہنا ابو ہریرہ کا انکو اور انکار نہ کرنا اور ابو ہریرہ کا اس تاویل کے جیسے اثرات
ہے **ف** اور کسینو یہ تاویل کی کہ بفعل آپا مرض یا اور کسی عذر کے سبب تھا جو عذر اور ضرورت
مرض کی مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ اور پسند کیا اسکو خطابی
نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ ظاہر حدیث کی رو سے اور
ابن عباس کے تاخیر کرنے کے رو سے اور ابو ہریرہ کی موفقت کو لحاظ سے اور ہوجہ سے یہی کہ مرض میں یا
بعض ضرورتوں میں جو مثل مرض کے ہوں **ف** یعنی حسین آدمی مجبور ہو جاوے جس سے بعض لوگ یاد
یا بعض خائفی اسور کہ اس میں اختیار نہیں **ف** میںہ سے زیادہ مشقت ہے اور ایک جماعت اماموں
کی اطاعت گئی ہے کہ جمع کرنا حضور میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی
قول ہے ابن سیرین اور شمس کا اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے فقال اور شافعی کہیر سے جماعت
شافعیہ میں سے ہیں ابی اسحق مروزی سے انہوں نقل کیا ہے ایک جماعت سے اصحاب بیت کی
اور پسند کیا اسکو ابن منذر نے اور مودید ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت صلی علیہ

براہی مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑے ہوئے رہ گئے تھے کہ وہ اپنی
 طرف کھڑے ہوں (یعنی نماز میں) اور حضرت ہماری طرف موڑ نہ کر کے بیٹھیں اور بیٹھنے سے نہ کہہ سکیں
 تھے رہا یہ آخر تک پتہ نہ چلے جہاں اپنے غناہ و بدن اٹھا دے تو یا فرماتے صحیح کرے تو
 اپنے بدن کو فٹ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ کبھی حضرت دہنی طرف پھر کر بیٹھے کبھی بائیں
 طرف اور جس اوی سے جو دیکھ لیا ان کو دیا **عَنْ** اَبِي سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَرْبُهَا كَرْبُ الْقَبِيلِ
 عَلَيْنَا كَرْبُهَا مَرَّ حَجْمَةٍ مَعْرُوفَةٍ اِسْنَادُ سَوِيحِي رَوَايَتُ كِي اور مؤلف پھر کر ہماری طرف بیٹھیں
 کا ذکر نہیں کیا **ف** اگر روایتوں سے دہنی طرف پھر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو
 وجہ جاننا وہی شیطان کا حصہ ہے **بَابُ** كَرَاهَةِ الشَّرُوحِ فِي نَافِلِهِ بَعْدَ شَرْحِ الْمَوْجِبِ
 فِي اقَابَةِ الصَّلَاةِ فَرَضِ شَرْعِيٍّ بَعْدَ نَفْلِ مَكْرُوهٍ مَوْجِبُ بَيَانِ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُفِيضَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةَ
 ترجمہ ابورہ سہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر موزان فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا
 چاہیے سوا فرض کے **عَنْ** زَكْرِيَّا بْنِ اَبِي نَجَّاحٍ عَنِ اَلْاِسْنَادِ مُشْكَةٍ ترجمہ نہ کیا ہے ہی اسی
 اسناد سے ہی مضمون روایت کیا **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
 الشَّيْخِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ قَالَ حَتَّى تَكُونُوا كَقَبِيلِ كَرْمٍ اَوْ كَقَبِيلِ بَدْوٍ بَعْدَ بَرَقَةٍ مَرَّ حَجْمَةٍ
 عطاء بن یسار نے ابورہ سہی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا حاد نے کہا
 کہ پھر میں عمر سے طاو انہوں نے ہی یہی روایت کی مگر حضرت تک نہیں پوچھا جی **عَنْ** عَبْدِ
 اَبِي مَالِكٍ اَبِي جَحْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَلِ يَصِلُ
 وَقَدْ اُفِيضَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ نَكَلَتْهُ يَتَوَلَّى مَا هُوَ فَلَكَ اَنْصَرَفْنَا اَحْطَانًا لِقَوْلِ
 مَا ذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يُوْنُسُ اَنَّ يَصِلُ اَحَدَكُمْ
 الصُّبْحَ اَرْبَعًا قَالَ اَلْقَيْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ اَبِي جَحْشَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ وَقَوْلُهُ
 عَنْ اَبِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَطَاؤُ ترجمہ عبد اللہ مالک کر بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک شخص کے پاس سے نکلیں تکبیر پوچھی نہیں صحیح کی نماز کی اور کہہ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا پھر
 جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اسکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب تکبیر موزان فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے سوا فرض کے

عطاء

ابو الحسن

نے اسے کہا کہ آپ فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھو گے گا صبح کی قیبتی بے کہا عبد اللہ بن مالک
 بن عبیدہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے ابو جحیم سلم نے کہا انکا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بابر
 سے یہ چونکہ **عَنْ ابْنِ جَحِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَدَآى رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ اُتُصِّلُ الصُّبْحَ اَرْبَعًا ترجمہ ابن عبیدہ نے
 کہا بحیرہ بنی صبح کی نماز کی اور دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا ہے اور مؤذن
 تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھو **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي
حَائِطِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فُلَانُ يَا أَيُّهَا الصَّلَوَتَيْنِ اعْتَدَا تَابِعْ صَلَوَتِكَ وَحَدَاكَ أَفَرَّ صَلَوَتِكَ
 معنای ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے کہ جس کے بیٹے نے کہا ایک شخص سید میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صبح کے فرض پڑھتا ہے تو اس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پہر شریک ہو گیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر جب آپ سلام پہر فرمایا اے فلا نے تم نے فرض نماز کس کو گنا
 آیا وہ جو اکیسلی پڑھی یا وہ جو ہماری ساتھ پڑھی **ف** ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ فرض ہو
 وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے۔ نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے
 نفل یعنی سنت وغیرہ نہ پڑھے اگرچہ اوسکو یقین ہی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز ملجاءے گی اور اس
 روایت سے اسکا قول یہ ہو گیا جو کہنا ہے کہ سنت پڑھنا اوسے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کو ساتھ
 ملجاءے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور ملجاءے گی مترجم کہنا ہے بعض حنفیوں کا
 قول ہے جنکو مذاق حدیث نہیں **بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ مُسَجِّدٌ مِّنْ جَانِبِ**
وَعَاوُنَ كَابِيَانِ عَنِ ابْنِ حُجْرٍ أَوْ عَنْ ابْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ترجمہ ابی حمید یا ابی اسید کہہ کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو کہے یا اللہ کہولہ کے میرے لیے دروازے اپنی
 رحمت کو اور جب نکلتا تو کہے یا اللہ میں مانگتا ہوں تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں مسلم

وَقَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

نے کہا میں نے سید بن تیکہ سے کہہ سنا ہے کہ یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا ہے
 نے کہ مجھے خبر ہو چکی ہے کہ تیکہ حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسید کہ اس نے روایت کی ہم سے حامد
 بن بکر اور نے اور بن بکر نے اور بن عمارہ نے اور بن ربیعہ نے اور بن عبد الملک نے ان سے ابی حمید نے
 ابی اسید انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی عن ابی حمید اور ابی سعید بن ابی حمید علیہ السلام
 علیہ السلام ترجمہ یہی ہے اور گندہ **باب** استیعاب غیبت محمدؐ المسجد رکعتین تحۃ المسجد کا بیان
 قال قال إذا دخل أحدكم المسجد فكليدكم ركعتين قبل أن تجلس ترجمہ ابوقنادہ
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعت نماز پیشہ کرے پہلے
 اور اگر **عن** ابی قتادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا دخل المسجد ركعتين قبل أن تجلس
 اللہ علیہ وسلم سجالس بین ظہر فی الناس قال تجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ما منعك أن تركم ركعتين قبل أن تجلس قال فقلت يا رسول اللہ رأيتك
 جالساً في الناس جالساً قال فإذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين ترجمہ
 قنادہ نے کہا جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھنے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کس نے روکا تھو دو رکعت پڑھنے
 سے قبل بیٹھنے کے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھ دیکھا (تو میں بھی
 بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھ لے نہ بیٹھے -
عن حابر بن عبد اللہ قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذین فقصانی ما
 رأيت من دخلت عليه المسجد فقال لي صل ركعتين ترجمہ جابر نے کہا میرا کچھ
 فرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں ان کے پاس مسجد میں گیا تو مجھے سے فرمایا دو رکعت
 پڑھو **عن** حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول لست لى حتى رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال یومئذ فاکموا فداہم المدینۃ امرنی ان ارق المسجد فاصلى ركعتين ترجمہ
 جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں آئے
 تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو **ف** ان سب سے معلوم ہوا کہ جب مسجد میں
 داخل ہو جب تک کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھ بعض نادان پہلے بیٹھ جاتے ہیں پھر ادا کرتے یہ بھڑ

باب إذا دخل أحدكم المسجد فليدكم ركعتين قبل أن تجلس

في المسجد

باب إذا دخل أحدكم المسجد فليدكم ركعتين قبل أن تجلس

قَالَتْ فَلَمَّا رَأَتْهُ سَبَّحَهَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ قَالَ أَمْرًا دِي عَنْ فَيُوسُفَ وَلَمَّا بَقِيَ اخْتَبَرَنِي مَرْحُومَةُ
عبد اللہ نے کہا میں آنسو نہ کہتا اور پوچھتا ہوں کہ کوئی مجھے بتا دے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز چاشت پڑھی ہے تو میں نے کسی کو نہ پایا جو بیان کرے سوا ام ہانی کے جو بیٹی ہیں ابی طالب
کی کہ انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کے فتنے ہو اور ان چہرے آئے اور ایک
کپڑا لاکر پودہ ڈال کر نہانے پر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی میں بجا رہی تھی کہ ان کا قیام نہایت آیا
میں نے اس پر ہنس دیا کہ یہ رکعتیں سب برابر برابر تھیں اور میں نے اس کے پہلے اور پھر کبھی ان کو چاشت پڑھتی نہیں
دیکھا امرادی نے کہا روایت ابو یونس سے اور یہ نہیں کہا کہ مجھ کو خبر دی **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا بَيَّتْ ابْنُ طَالِبٍ لَقَوْلٍ ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ
فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكِ قَالَتْ
اُمِّ هَانِئٍ بَيَّنْتُ ابْنُ طَالِبٍ قَالَتْ مَرْحَبًا يَا مَرْحَبًا فَنَزَعَتْ عَنْهَا ثَوْبًا فَصَلَّى ثَمَّانَ رُكْعَةً
مُلْتَفَةً فِي ثَوْبٍ أَحَدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ آتَكَ
فَأَقْبَلَ رَجُلًا أَجْدَدَهُ فَلَا تَابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَجَدْنَا مَنْ أَجْدَرُ لَنَا أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمِّ هَانِئٍ ذُو ذَلِكَ هُوَ مَرْحُومَةُ ام هَانِئِ ابْنِ ابِطَالِبِ
بیٹی کہتی تھیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جس سال کو فتح ہوا اور آپ کو نہاتے
پایا اور حضرت فاطمہ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آپ کی آٹکیں ہوتی تھیں پھر میں نے سلام
کیا آپ نے فرمایا کون ہیں میں نے عرض کی ام ہانی ابی طالب کی بیٹی آپ نے فرمایا واہ واہ ام ہانی میں پھر نہا چکر
تو ٹھہرے ہو کر آٹھ رکعت پڑھی ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے پھر جب پڑھ چکر میں نے عرض کی یا رسول
اللہ میری ماں کے بیٹے علی بن ابیطالب ایک آدمی کو مارے ڈالتے ہیں جب کو میں نے انان دی ہے
ہے فلا نا بیو کا بیٹا اپنے فرمایا جب کو ام ہانی نے انان دی او کو میں نے انان دی اے ام ہانی تم
نے کہا یہ نماز چاشت کی تھی **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاتَمَّ صَلَاتَهُ فِي بَيْتِهِ عَامَ الْفَتْحِ ثَمَّانَ رُكْعَةً فِي ثَوْبٍ قَالَتْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ مَرْحُومَةُ ام هَانِئِ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے گھر میں جس سال کو فتح ہوا آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک
کپڑا اوڑھ کر اس کے داہنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کو داہنی طرف ڈال دیا تھا **ف**

چاشت

نفلت

ثمانی

نفلت

نودی نے کہا حاصل ان سب دایتوں کا یہ ہے کہ جاہشت کی نماز سنت موکدہ ہر آدمی کے حکم اور کسی
 دور رکعات میں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چہر رکعات اور چوک حضرت کی یہی
 ٹہنی اور کہی نہ ٹہنی اسلیو جنہوں نے مذکور کیا انہوں نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا کا یہی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہوں نے دعوت کہا مراد ہر
 سے یہ ہے کہ مسجد بن دین دکھاوا کر کے ٹہنا دعوت ہے جیسا لوگ کرنے لگے تھے اسلیو کہ اصل نفل کا
 ٹہنا گہرین ہے یا موٹیت اور ہمیشگی اور پربعت ہے اس لیے کہ حضرت ابراہیم و اسحاق
 کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عند سے تھا کہ خوف تھا فرض ہو جائیگا اسباب بخوف نہیں اور
 اور تحبہ نامہیشگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے ابی دردار اور ابہریرہ کی رسالت
 جہا گئے اتنی میں اسباب میں اور ابن عمر کو شاید آپ کا فضل نہیں ہو چکا اور آپ کے حکم کرنے
 کی خبر نہیں ہوئی اور جہور علماء اس کے سبب ہو کے قائل ہیں اور ابن مسعود اور ابن عمر کے
 توقف ہی مذکور ہے **عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُصَلِّي الرَّجُلُ**
عَلَيْكَ سَلَامِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَدْفَنَةً فَكُلُّ شَيْءٍ مَدْفَنَةٍ وَكُلُّ شَيْءٍ مَدْفَنَةٍ
وَكُلُّ نَفْسٍ مَدْفَنَةٍ وَكُلُّ نَفْسٍ مَدْفَنَةٍ وَكُلُّ نَفْسٍ مَدْفَنَةٍ وَكُلُّ نَفْسٍ مَدْفَنَةٍ
الْمَرْكُ مَدْفَنَةٍ وَكُلُّ نَفْسٍ مَدْفَنَةٍ وَكُلُّ نَفْسٍ مَدْفَنَةٍ وَكُلُّ نَفْسٍ مَدْفَنَةٍ
 کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے سر جوڑ پر ایک صدقہ واجب
 ہوتا ہے پھر ہر یک جان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار اللہ
 اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ
 ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کا فی ہجرتی ہیں دو رکعتیں جاہشت کی ہر
 کو وہ پڑھ لیتا ہے **عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اَوْصَانِي بِخَيْرٍ ثَلَاثَةٍ اَيَّامٍ مِنْ**
كُلِّ شَيْءٍ وَكَفَى الطَّوَّافُ اَنْ اُرْكَدَ ثُمَّ جَمْعُ اَبِهَرِيَه نے کہا کہ میرے دوست
 نے مجھ وصیت کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزوں کی تین روزہ کی ہر ہفتہ
 میں اور دو رکعت جاہشت اور دو تر پڑھ لینا قبل سونے کے **ف** جبکہ تہجد کے وقت ٹہنی
 کا یقین نہ ہو اس کو اول ہی وقت دتر پڑھنا اولے **عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

یہی ہے کہ ہر ایک جان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کا فی ہجرتی ہیں دو رکعتیں جاہشت کی ہر

یہی ہے کہ ہر ایک جان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار الحمد اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور ہر بار اللہ کہنا ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کا فی ہجرتی ہیں دو رکعتیں جاہشت کی ہر

تو سجدہ اور رکوع سے ہی بیٹھتے ہوئے کہتے اور جب فجر طلعتی تو دو رکعت پڑھتے **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
 لَيْلًا طَوِيلًا نَادًا صَلَّيْنَا رَكْعَةً فَلَمَّا كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا رَكْعَةً فَاجِدًا **ترجمہ**
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہری ٹہری راتیں
 تک نماز پڑھتے پہر جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع ہی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھتے
 کر پڑھتے تو رکوع ہی بیٹھ کر کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَانَ قَالَ كُنْتُ
 مَعَ أَبِي بَارَسٍ ذِكْنَتٍ أُصَلِّيَ فَاَجِدًا أَكُنْتُ عَنْ ذَلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ لَيْلًا طَوِيلًا
 نَادِيًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** عبد اللہ بن شعیب نے کہا میں فارس میں
 بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا (پہر جب مدینہ میں آیا) حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ٹہری رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کئے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَانَ الْقَعِيلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ لَيْلًا طَوِيلًا نَادِيًا لَيْلًا طَوِيلًا
 إِذَا قَدَرْنَا فَاَتَمَّا دَرَكًا فَاَتَمَّا دَرَكًا قَدَرًا فَاجِدًا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَانَ الْقَعِيلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الصَّلَاةَ نَادِيًا
 وَفَجِدًا إِذَا أَفْتَحَ الصَّلَاةَ فَاَتَمَّا دَرَكًا إِذَا أَفْتَحَ الصَّلَاةَ فَاجِدًا رَكْعَةً **ترجمہ**
 عبد اللہ نے کہا ہم نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھڑے ہی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے ہی پہر
 جب شروع کئے کھڑے کھڑے تو رکوع ہی کر کے کھڑے ہوئے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہوئے
 تو رکوع ہی کرتے بیٹھے ہوئے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا دَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُرُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَوةٍ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَانَ بَرَزَ حَالًا سَأَلْتُ

راتوں کی طویل نماز

سَأَلْتُ

بَرَزَ

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ عَلَيْهِ مِنَ التَّوْبَةِ مَلَكَتُوهٖ اٰذَا دَعُوْنَ اٰيَةٍ قَامَ فَقَرَأَ هُنَّ ثَمَّ رَجَعَهُ حَضْرَت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہوں نہ
 میں بیٹھ کر پھر جب بیٹھ کر ہو گئے بیٹھ کر بیٹھ کر قرأت کرتے یہاں تک کہ جب رہ جاتی سورہ میں سے تیس یا
 چالیس آیتیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے **فائدہ** اس سؤاات ہو کہ ایک ہی رکعت
 میں کچھ بیٹھ کر پڑھتے کچھ کھڑے ہو کر **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا يُقْرَأُ لَهُ أَوْ هُوَ جَالِسٌ فَلَاذِ ابْتَعِدَ مِنْ قِبَلِهِ قَدْرًا مَا يَكُونُ
ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھ ہوئے اور قرأت کرتے بیٹھ بیٹھ پھر جب رہ
 چاتین تیس یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ پھر دوسری رکعت میں
 یہی ایسا ہی کرتے **ف** دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھنا ثابت
 ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے
 کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اسکو
 منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمدؒ گردان ابو حنیفہ سے
 اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت
 لی کھڑے ہو کر تو پھر بیٹھ گیا تو شافعی کے اور جوہر کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے
 جائز کہتے ہیں اور شہب منہ کہتے ہیں مگر حج کہتا ہے بیٹھ کر اڑھنا اور اڑھ کر بیٹھنا دونوں
 احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں منع کرنا کسی ایک کا سرا یا خلاف ہو اور قابل التفات نہیں
 اسلئے کہ شیعہ وہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ ساری اور قیاس کیسے کا علی الخصوص جب مخالف نبی
 ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیوں نہ ہو **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَائِمٌ فَلَاذِ اِنْ اَدَانَ يَرْكَعُ قَامَ قَدْرًا مَا يَقْدُرُ اِنْ اَشَانَ اَرْبَعِينَ
 آیت ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ ہوئے
 قرأت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اس میں چالیس

بیان حکم غفلت قیاس باہریت

ف

نہایت

آتین پڑھے (یعنی پیر رکوع کرتے) **عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَيْفَ**
كَانَ يُصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَتْ كَانَ يُقْرَأُ
فِيهِمَا كَأِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكُعَ قَامَ فَرَكْعَهُ ترجمہ علقمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت (شب) میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر پڑھتے پیر جب ارادہ
 ہوتا کہ رکوع کریں کھڑے ہو جاتے پیر رکوع کرتے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ**
دَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ قَالَتْ كَمْ بَعْدَ
مَا حَطَمَهُ النَّاسُ ترجمہ عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب لوگوں نے آپ کو بڑا کمزور
 (یعنی اسی کے فکروں نے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَلَنَ كَسَّ عَنِ الشَّيْءِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ مثل اوپر کی روایت کر رہے **عَنْ عَائِشَةَ دَفَعِيَ اللَّهُ**
عَنْهَا أَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ كَثِيرًا مِّنْ صَلَواتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ
 ترجمہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا جب تک اکثر آپ بیٹھ کر نماز
 پڑھتے تھے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْقَهُ كَانَ**
أَكْثَرُ صَلَواتِهِ جَالِسًا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرج ہو گئے اور بہار ہو گئے تو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے **عَنْ حَفْصَةَ دَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهَا**
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْ فِي سُبْحَتِهِ قَاعًا أَحَدًا حَتَّى كَانَ
قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعًا أَوْ كَانَ يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ ذِكْرًا لَهَا حَتَّى
تَكُونَ أَهْوَلُ مِنْ أَهْوَلٍ مِنْهَا ترجمہ حفصہ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نفل پڑھا ہو یا نفل رکعت کی وفات سے ایک سال باقی رہا تو
 آپ بیٹھ کر نفل پڑھنے لگے اور سورت کو پڑھتے اور یہاں تک ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لہجہ سے لہجہ ہو
 جاتی مسلم نے کہا سادات کی ہم سے ابو الطاہر اور عروہ نے ادن دونوں سے ابن ابی سہب نے اون سے
 یونس نے اس سادات کی ہم سے اسحق نے اور عبد بن حمید نے دونوں سے عبد الرزاق نے اون سے
 سمر نے اون سے زہری نے اسی سند سے مثل اس کی مگر ادن دونوں نے کہا کہ جب آپ کی وفات

بکلیت مبنیہ

میں

رسول اللہ

بکلیت

بکلیت مبنیہ

میں ایک بار دو سال رہ کر **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمَرَّمَتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال
 نہیں ہوا جب تک آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا اِنْصُفَ الصَّلَاةِ
 قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيَ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 بِنِعْمَةِ اللَّهِ قُلْتُ حَدَّثَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا اِنْصُفَ الصَّلَاةِ
 وَأَنْتَ تُصَلِّيَ قَاعِدًا أَفَأَلْ أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا
 مجھ کو کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز آدھی نماز کے برابر ہے
 تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور میں نے آپ کو سر پر ہاتھ
 رکھا آپ نے فرمایا کیا ہے اے عبد اللہ میں نے کہا کہ مجھے پوچھا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول
 اللہ کے کہ بیٹھے کرنا پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ مان
 سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں **فائدہ** یعنی آپ کو بیٹھ کر نماز کے ادا کرنے میں مزہ
 بھی دیا ہی تو اب ہر چیز کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے میں اور یہ آپ کے خصائص میں ہے یا کوئی
 عذر کے سبب ہو اگر آپ بیٹھ کر نماز پڑھ کر کوئی ثواب ہو مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ حال ہے
 واللہ اعلم بالصواب **بَابُ صَلَوةِ اللَّيْلِ وَعَدَدُ رُكُوعَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
رَبِ اللَّيْلِ وَأَنَّ الْوُتْرَ رُكُوعَةٌ نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكُوعَةً
 يُؤْتِي فِيهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا أَصْطَفَى عَلَى تَقْدِيرِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْزُونُ فَيُصَلِّي
 رُكُوعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
 رات کو گیارہ رکعت پڑھتا تھا اور ایک رکعت اس میں سو وتر کی ہوتی تھی پھر جب پڑھتا تو اس پر گروٹ
 لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تب دو رکعت تک پڑھتے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي عَمَائِينَ أَنْ يُفْرَغَ
 مِنْ صَلَوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْتَوْنِيذُ فَوَالنَّاسُ الْعَتَمَةُ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكُوعَةً يُسَمِّيَنَّ

بَابُ صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُتْرَكُ وَاحِدَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةٍ تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ
 قَامَ فَرَكَمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ أَصْطَجَمَ عَلَى شَيْءٍ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعت
 پڑھتے سلام پہرے میں ہر دو رکعت کو بعد اور ایک وتر پڑھتے پھر جب مؤذن فجر کی اذان دے چکا اور
 ظاہر ہو جاتی اذان پر صبح اور مؤذن آگاہ ہو کر دو رکعت ملکی اور کرتے پہرہ پہنی کر وٹ لیٹ جاتا
 یہاں تک کہ مؤذن بحیر کہنے کو آتا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ يَهْدِي الْأَسْنَادَ وَسَاقَ حَدِيثَهُ الْخُدَيْجِيُّ
 بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ كُنْتُ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ وَكُمَيْدٌ كُرَاةً لِقَامَةً
 وَسَارَتْ لِحْدَيْهِ بِمِثْلِ حَدِيثٍ عَنْهُ وَسَوَاءٌ ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی سادہ روایت
 کی اور حرمیہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اسین صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہیں کیا
 اور نہ مؤذن کے آئیکا ذکر کیا اور ساری حدیث عموی روایت کے مطابق بیان کی **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ
 رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِيزِينَ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي آخِرِهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اذان میں سے وتر ہو تو میں
 کو نہ بیٹھتے مگر اذان کے آخر میں **ف** وتر ایک رکعت سے لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک
 مسنون اور جائز ہے مگر افضل یہی ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام دیتا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں
 کے اخیر میں ایک سلام دینا ہی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دو رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت
 کی ہم سے ابو بکر نے اذان سے عہدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریبے دونوں نے کہا روایت کی
 ہم سے وکیع نے اور ابواسامہ نے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قُلْتُ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے ہم دو رکعت سنت فجر کے **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدٍ

ابن کرمیہ
 ترجمہ کا بیان

مسند
 ابی یوسف
 (۴۰)
 ص ۱۰۰
 ۱۰۱

کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ ماضی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت
 میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کُنْتُ اَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْلَهُ قَبْلَ
 أَنْ يَكُونَتْ بَيْنِي مِنْ خَوْشِبُو لَكَاتِي تَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ اِحْرَامَ كِهولنے کے وقت قبل
 طواف انعام کے حالانکہ ظاہر ہے کہ حضرت عائشہ کی صحبت کے بعد حضرت نے ایک ہی بار حج کیا اپنے
 حجة الوداع اور بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ آخر نماز آب کی رات میں وتر پڑھا پس یقین ہوا
 کہ یہ دو رکعات کہی پڑھی ہمیشہ نہیں سکن اِنِّي سَكَتُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ حَتَّى يَنْجِي مَا تَسْمَعُ رَكَعَاتِ
 فَأَمَّا أَبُو بَرْزَاءُ بْنُ مَرْثَدٍ تَرْجِمَهُ ابْنُ سَلَمَةَ فِي نَشْلِ رَوَايَتِ اِوْبَرَ كِي بَيَانِ كِيَا مِا مِا سَمِعَ اَنَّهُ سَاَلَ
 رَكَعَتِ پڑھے کہ وتر اسی میں تھا سکن عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ
 اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ اَيُّ اَمْرَةٍ اَخْبَرْتَنِي عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً
 بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكَعَتَا الْعَجْدِ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَيْلَى سَا اَبُو سَلَمَةَ وَكَه كَيْ حضرت ام
 المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اور عرض کی کہ اے میری ماں خبر دیجیے مجھے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے اور فرمایا یہ نمونے کے نماز رمضان وغیرہ میں تیرہ رکعت تھی
 رات کو کہ اوس میں دو رکعتیں صبح کی سنت ہی تھی سکن اَلْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ
 عَشْرَ رَكَعَاتٍ اَيُّو تَرْجِمَهُ كَرِيكَ رَكَعَتِي الْعَجْدِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً
 تَرْجِمَهُ قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَيْ سَمِعَ اَنَّهُ حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں ہو کر فرماتی ہیں کہ نماز رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو دس رکعت تھی اور ایک رکعت کا وتر اور دو رکعتیں فجر کی سنت
 یہ سب تیرہ رکعتیں ہوا سکن اِنِّي اَنْفَعَاكَ قَالَ سَاَلَ اَلْكَوْبَدُ بْنُ يَزِيدَ عَمَّا حَدَّثَكَ ثَلَاثَ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَأْتِيهِمْ اَوَّلُ
 اللَّيْلِ فَيُحْيِي اَحَدَهُ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلَى اَهْلِهِ فَيَقُولُ حَاجَةٌ ثُمَّ يَأْتِيهِمْ فَاِذَا
 كَانَ مِنْهُمْ اَوَّلُ اَوَّلٍ قَالَتْ وَثَبَ وَلَا اَللَّهُ مَا قَالَتْ قَامَ قَامَا مَاضٍ عَلَيْهِ اَللَّهُ

فَخَرَجَ

بَابُ مَعْنَى

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

بَابُ مَعْنَى

وَاللّٰهُ مَا قَالَتْ يٰ خُتْلُ وَ اَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيدُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا لَوْضَاءٌ وَصُومًا لَتَحُلَّ لِلصَّلٰوةِ
 ثُمَّ مَلَكَ النَّاسُ لَفَتَيْنِ مَرَّجَمَ ابْنِ اسحاق نے کہا پوچھا میں نے اسود بن یزید سے ان حدیثوں کو جو حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مقدمہ میں تو انہوں
 نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ سورہ ہر اول رات میں اور بجا گئے آخر رات میں پھر اگر آپ کو
 حاجت ہوتی اپنی بی بیوں سے تو حاجت دعا کرتے پھر سورہ ہر چہ پہلی اذان ہوتی (یعنی صبح
 کے وقت کی اذان) تو چہٹ اور چہل پڑتے اور قسم ہے اسکی کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کھڑے
 ہوتے پھر بہاتے اپنے اوپر پانی اور قسم ہے اسکی کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ نہاتے (یعنی جو لفظ انہوں نے
 فرمایا وہی مجھے یاد ہے) اور میں خوب جانتا ہوں جو آپ کی مراد ہے یہ اس لیے کہا کہ شرم کی بات ہے
 اور اگر جنب نہ ہوتے تو وضو کرتے جسے لوگ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دو رکعت پڑھتے
 (یعنی سنت صبح) **عَنْ اَبِي اسْحٰقَ عَنِ اَكْثُوْدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ اَخِرُ صَلَوةٍ يَلُوْثُ مَرَّجَمَ ابْنِ اسْحٰقَ اسود**
 سے راوی ہیں وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں وتر ہوتا **ف** اس کے معلوم ہوا کہ وتر کے
 بعد دو رکعت پڑھ کر ہمیشہ نہیں پڑھتے تھے جیسا ہم اوپر ذکر کر آئیں ہیں **عَنْ اَكْثُوْدِ قَالَتْ**
سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عَمَلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ
يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ فُلَيْتُ اَفِي جَنِّينَ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَتْ كَانَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّ
 ترجمہ مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 عمل کو آپ نے فرمایا کہ دوست رکھتے تھے وہ ہمیشہ کو عمل کو پھر میں نے کہا کب نماز پڑھتے تھے کہا جب
 سنتے مرغ کی آواز کھڑے ہو کر نماز پڑھتے **ف** مرغ اکثر آدھی رات کو بعد بولنا شروع کرتے تھے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّحْدَ
اَلَا عَلِيٌّ وَبَيْنَهُمَا اَوْجُنْدِيٌّ اَوْ اَنَا فَمَا ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین نے فرمایا میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے گھر میں یا فرمایا اپنے پاس سوتے یا اپنے بعد تعجب سو جاتے **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْلَحَ كَعَقِي الْفَجْرِ

باب منہ

باب منہ

فَإِنْ كُنْتُ مُسَيِّقًا حَدَّثَكَ لَيْلَى وَإِلَّا أَصْحَبْتُمْ مَرْحَمَةً عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَ مَرُومِي هَ
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بت فجر کی پڑھ چکے تو میں اگر جاگتی ہوں مجھ سے باتیں کرتے نہیں تو سو
 جاتے **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كُنْتُ مَرَحَمَةً
 الی سلمہ نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی روایت کی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ مِنَ اللَّيْلِ قَدْ أَذَا أَوْ تَرَكَ قَالَ فَوَجَّيْتُ فَأَوْزَعِي
 يَا عَائِشَةُ مَرْحَمَةً حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جب نماز تہجد پڑھ لیتے اور وتر بھی پڑھ چکے تو مجھ سے فرماتے اٹھو وتر پڑھ لو اے عائشہ **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُمْسِلُ صَلَواتَهُ بِاللَّيْلِ
 وَهِيَ مَعْلُوضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا بَقِيَ الْوُتْرُ أَقْطَعَهَا فَأَوْزَعَتْ مَرْحَمَةً أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے اور وہ سامنے آری لیٹی پختیں پڑھتے
 وتر پڑھتے حضرت ابو جہادؓ کہتے وہ وتر پڑھ لیتے **فَ** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ وتر آخر
 شب میں پڑھنا سب سے خواہ آدمی تہجد پڑھے یا نہ پڑھے مگر یقیناً کہتا ہوں کہ میں آخر شب میں ضرور پڑھتا
 تھا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَذَا أَوْ تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَتَرَكْتُ إِلَى السَّحَرِ مَرْحَمَةً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وتر ساری
 رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے یہاں تک کہ آخر میں پہنچ گیا سحر کے وقت چھوٹ
 عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَذَا أَوْ تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوَّلِ
 وَآخِرِهِ فَأَتَيْتُهُ وَتَرَكْتُ إِلَى السَّحَرِ مَرْحَمَةً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اول شب میں اور سحر میں اور آخر میں سب وقت وتر ادا کیے میں یہاں تک کہ چھوٹ
 حصہ آخر کے رات میں بھی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ اللَّيْلِ قَدْ أَذَا أَوْ تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَتَرَكْتُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ مَرْحَمَةً اسکا جواب دہ گندرا **عَنْ** فَتَادَةَ عَنْ
 زُرَّادَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ أَرَادَ أَنْ يَغْتَرِبَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ
 فَأَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَ عَقَادَ رِبْعًا فَيَجْعَلَهُ فِي السَّبِيلِ وَالْكَدَّ دَاعٍ وَيُجَاهِدَ الْوَقْعَ حَتَّى يَمُوتَ
 لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَقِيَ أَنَا مَسَامِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَتَهَوَّوْا عَنْ ذَلِكَ وَآخِذُوا أَنْ تَهْجُوا

باب فی صلوات الرسول

وہ پڑھتا

باب فی صلوات الرسول

اسو کا حقیقتہ

فيسلك

شمال ماریٹا

نَمَاتُهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 حَلُّهُ بِذَلِكَ رَاجِعٌ أَمْرَاتُهُ وَقَدْ كَانَ طَلَقَهَا وَاشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا نَازِلُ بْنُ عَتَّابٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ
 أَدُلُّكَ عَلَى أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِرُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَتَتْهَا فَسَأَلَتْهَا أَنْ تُخْبِرَني بِرُؤْيَا عَلَيْكَ مَا ظَلَمْتُ إِلَيْهَا فَاتَتْ
 عَلَى كَلْبِ بْنِ أَلْفٍ فَاسْتَلْقَتْ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا لِأَنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي
 هَذِهِ الشَّيْءِ شَيْئًا فَأَبَتْ فِيهِمَا الْأَمِصِّيَا قَالَ فَأَهْمَمْتُ عَلَيْهِ فَبَاءَ فَأُظْلَمْتُ إِلَى
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَاسْتَأْذَنَّا عَلَيْهِمَا فَأَذِنَتْ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِمَا فَقَالَتْ أَحْكُمَا بَيْنِي
 فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ مَنْ مَعَكَ قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَرَّ هِشَامُ قَالَ ابْنُ عَامِرٍ
 فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ خَيْرٌ قَالَ فَتَادَهُ وَكَانَ أُمِيبٌ يَوْمَ أُحِدٍ فَقُلْتُ يَا أُمِيبُ
 أَنْبِئْنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ
 بَلَى قَالَتْ فَإِنْ خُلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنُ قَالَ فَمِمَّتْ أَنْ أُنَوِّمَ
 وَلَا أَسْأَلُ أَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَمُوتَ ثُمَّ بَدَأَ إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنْبِئْنِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَلَسْتُ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُرْمَلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ
 عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ فِيكَ اللَّيْلَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَحْبَابُهُ حَوْلَهُ وَامْسَكَ اللَّهُ تَعَالَى خَاتَمَهَا أَنْتَ خَيْرُ شَيْءٍ فِي السَّمَاءِ حَقٌّ أَنْزَلَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ التَّخْفِيفَ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ طَوْعًا بَعْدَ فَرِيضَةٍ قَالَ
 قُلْتُ يَا أُمِيبُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئْنِي عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنَّا لَمَّا
 لَهُ سَوَاكُهُ وَطَهْرُهُ فَبِيعَتْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ وَيُؤَدِّ
 وَيُصَلِّي نَسْمُكَ كَعَابٍ لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ
 يَنْصَرُّ لَا يَسْمُكَ يَوْمَ يَوْمِ يَوْمِ النَّاسِ ثُمَّ يَبْعُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ
 مَا يَسْمُكَ يَوْمَ يَوْمِ النَّاسِ ثُمَّ يَبْعُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ رَحِمَهُ
 وَأَنْتَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِذَا صَلَّيْكَ صَلَوةً اَحَبَّ اَنْ يَدُ اَوْ مَعْلِيَّكَ وَكَانَ اِذَا اَغْلَبَهُ نَوْمٌ اَوْ وَجَعَ عَرْفُ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّ
 مِنَ النَّعَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ الْقِرَانَ كَذَلِكَ
 فِي صَلَوةٍ وَلَا صَلَّ لَيْلَةً اِلَّا الصُّبْحَ وَكَهَامَ شَهْرًا كَمَا لَا غَيْرَ مَضَانِ قَالَ مَا ظَلَمْتُ اَنْفُسًا
 فَخَذْتُهَا بِعَدِيْثِهَا فَقَالَ صَدَقْتَ لَوْ كُنْتُ اَقْرَبُهَا اَوْ اَدْخُلُ عَلَيْهَا لَا تَبْتَحَا حَتَّى تَشَافِيَهُ
 بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَذَّنْتُكَ حَدِيْثُهَا **ترجمہ** قتادہ سرور
 ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اس کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا
 کہ اپنے باغ و زمین وغیرہ سیدہ العین اور اس سے ہتیار اور گھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے ٹرین
 منے کے وقت تک پھر مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملا انہوں نے انکو منع کیا (یعنی بالکل
 کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نکرنا چاہیے) اور خبر دی کہ چہ آدمیوں نے اسکا
 ابرادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے
 لیے میری راہ اچھی نہیں پھر جب لوگوں نے ان سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی سے رجعت
 کی (یعنی جسکو طلاق دیدیا تھا) اور انکو طلاق دیدیا تھا اور ان کی رجعت پر گواہ کر لیا لوگوں کو پھر
 وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچھا انہوں نے
 کہا میں نے انکو ایسے شخص کو بتا دیا کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا
 ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو تم ان کے پاس
 جاؤ اور ان سے پوچھو پھر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پھر میں انکے پاس چلا اور حکیم بن مسلم
 کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہ کو پاس لے جلیں انہوں نے کہا میں انکے
 پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں نے انکو روکا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں
 (یعنی صحابہ کی آپس کی ٹرائیوں میں) مگر انہوں نے مانا اور چلی گئیں زرارہ نے کہا کہ میں نے
 حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے اور ان سے اطلاع
 کی انہوں نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انہوں نے فرمایا کیا یہ حکیم
 ہیں انہوں نے کہا ہاں غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ
 سے پھر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں

انہوں نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب ادنیٰ بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پھر مین نے عرض کی کہ اے مسلمان کی مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے خبر دیجیے انہوں نے فرمایا تم نے قرآن نہیں پڑھا میں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے فرمایا حضرت کا خلق وہی تھا جبکہ قرآن میں حکم ہے انہوں نے کہا پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور چاہا کہ موت کو وقت تک اب کسی سو کوئی چیز نہ پوچھوں۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کی کہ خبر دیجیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو اٹھنے سے پھر انہوں نے فرمایا کیا تم نے یا ایہا القرآن نہیں پڑھا میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو اس سورہ کے اول میں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بار سب رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا خاتمہ بارہ پہنچنے تک آسمان پر روک کہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا آخر اُٹھا اور اس میں تکفیف فرمائی (یعنی تہجد کی فرضیت منعت کر دی مسنون ہونا باقی رہا) پھر ہو گیا رات کا نماز پڑھنا خوشی کا سودا بعد اسکے کہ فرض تھا پھر میں نے عرض کی اے مسلمانوں کی مان خبر دیجیے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وکیل کی تب انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ لیو مسواک اور وضو کا پانی طیار رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو حب چاہتا تھا اٹھا دیتا تھا رات کو پھر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو پھر نو رکعت پڑھتے تھے اور میں سگوا آٹھویں رکعت کو بعد اور یاد کرتے اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا کرتے (یعنی خوش ہوا پڑھتے) پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پیرتے اور نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس دعا کرتے اور اس طرح سلام پیرتے کہ ہم کو سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پھر دو رکعت پڑھتے اور اسکے بعد بیٹھے بیٹھے بعد سلام کے عرض یہ گیا رہ رکعت چوتھی اے میرے بیٹے پھر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گردش آگیا سات رکعت وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں عرض میں نبی نو رکعتیں ہوئیں اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی نماز پڑھتے اور سپر ہو جیگی کرتے اور جب آپ پر فیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹھ سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس سے ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں) اور میں نہیں جانتی کہ یہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو۔

(اس کو یکشنبہ قرآن کا دعوت ہونا ثابت ہوا) نہ یہ جانتی ہوں کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی
 صبح تک (یعنی فرما ہی نہ سونے نہ آرام لیا ہو) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ رخصت رکھا ہو سو اور صنان کے پیر
 میں ابن عباس کے پاس گیا اور ان کو یہ ساری حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ
 نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں اون کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب سوئے ہوئے نہ تار رہے کہ
 اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کہی ان کی بات آپ نے نہ کہتا مسلم
 نے کہا روایت کی مجھے سو محمد بن شہر نے اون سے معاذ اور سو ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان
 سے قتادہ نے اون کو زرارہ نے اون سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو
 اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون بیان کیا اور سلم نے کہا روایت کی مجھ سے
 ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون کو محمد بن بشر نے اون کو سعید بن ابی عروبہ نے اون سے قتادہ نے
 اون سے زرارہ بن اون نے اون کو سعد بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبداللہ بن عباس کے
 پاس گیا اور ان کو ذکر کو پوچھا اور سارا قصہ حدیث کا بیان کیا اور اسی میں یہ بھی ہے کہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کو ان سے انہوں نے کہا عامر کے بیٹے انہوں نے فرمایا وہ کیا
 خوب شخص ہے اور عامر شہید ہوتا ہے جنگ احد میں **ف** اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول
 یہ کہ ابن عباس نے جو حضرت عائشہ کو بتایا کہ اون سے دیکھا حال پوچھو اس کو معلوم ہو کہ عالم کو
 مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اس کی طرف رجوع کر دے اس میں
 دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے دوسری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب
 دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تھا اس سے علوشان اور وفور علم اور کثرت فہم اور بکاثر ادراک
 حضرت ائمہ المؤمنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنی بڑے دریا کو ایک کو نہ زمین کفرایا اور ایسی جامع اصناف
 تعریف آپ کے خلق کی کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال
 نہ کرے سچان اللہ کہ یوں انہوں آخر محبوب خدا میں رضی اللہ عنہا دھن اتنا عطا و خدا مہا
 تفسیری یہ جو فرمایا کہ تعجب فرمیں تھا پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس کو معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم پر اور است پر سب نفل ہو گیا مگر است پر نفل ہونے میں تو اجماع ہے اور نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے لیے شافیہ کے نزدیک فرضیت ماقط ہو گئی چوتھی جب تعجب قضا ہوتا صبح کو ادا فرماتے

اس ثابت ہوا کہ اور اور وظائف کی احتیاط ضرور ہوگی باوجودین ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑھتے۔

عَنْ

أَقْتَصَّ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هَشَامُ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَتْ نَعَمْ الْمَرْكُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ أُمِّ الْوَلَدِ أَمَا إِنِّي لَعَلْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمَا مَا أَنْبَأْتُكَ بِحَدِيثِ نَجَّاحٍ مَرْجُومٍ زُرَّاهُ بَنِ اؤْنِي

سے روایت ہو کہ سعد بن ہشام اذن کے سمایہ ہو ہیں انہوں نے خبر دی کہ طلحہ قادیانہوں نے اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی روایت ہو اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے بوجہ کہ کون سے ہشام انہوں نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مان وہ کیا خوب آدمی تھے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے کہ حکیم بن اسلم نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں ان کی حدیث سے تم کو خبر

عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ قَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلَّى مِنَ التَّهَارَاتِ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ مَرْجُومٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی تہجد جب قضا ہو جاتی کسی در دو غیر کے غرض سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَنْبَتَهُ عَنْ كَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرَضَ صَلَّى مِنَ التَّهَارَاتِ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَهُ حَتَّى الصَّبَاحِ وَمَا صَامَ مُتَتَابِعًا إِلَّا مَرَّةً مَرْجُومٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور میں نے

نہیں دیکھا کہ کبھی آپ ساری رات بچ جگے ہوں اور کبھی ایک ماہ برابر روزے رکھے مگر میں نے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ كَانَ مِنْ حَزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَامَ لَا فِيمَا بَيْنَ الصَّلَاةِ الْفَجْرِ وَالصَّلَاةِ الْغَدَاةِ كَتَبَ لَهُ كَأَنَّهُ قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ مَرْجُومٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَبُرَ تَبَهُ كَ فَرَمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

بُخَارِي
أَدْرَكَتْهُ صَلَوةُ الْبَلَاءِ صَلَوةُ الْبَلَاءِ

نے جو گویا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو جوڑ کر اور پڑھ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے بیچ میں تو کہتا ہے اسکو
 اسد ایسا کہ گویا پڑھ لیا اوس نے رات کو **عَنْ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَفِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ دَامَ قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الظُّلُمَاتِ فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فُجْرٌ هَذِهِ السَّلَاةُ
أَفْضَلُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْآدَمِيِّينَ حَسْبُكَ تَرْمِضُ الْفِصَالُ
 ترجمہ قاسم شیبانی سے روایت ہے کہ زید بن ارقم نے لوگوں کو نماز چاشت ٹہرتے ہوئے دیکھا رہی
 ابھی دن خوب نہیں چڑھا تھا تو انہوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور کبھی
 میں افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والوں کے بعد دن کی جب
 ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جاوین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑھے پڑھنا
 افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے بڑا دل تک جائز ہے مگر عذوق یہ ہے کہ دو سو پیر گرم ہو جاوے
 اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوۃ الاولیین ہی کہتے ہیں **عَنْ زَيْدِ بْنِ**
أَرْقَمَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ قُبَاٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ
فَقَالَ صَلَاةُ الْآدَمِيِّينَ إِذَا رَمَعَتْ الْفِصَالُ ترجمہ زید ارقم کے بیٹے نے کہا اے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قبا والوں کی طواف اور دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوۃ
 الاولیین کا وقت جب ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
أَنَّ سَبْلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً
وَاحِدَةً تَوَنُّرًا مَافِي صَلَاتِ تَرْجَمَهُ عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہے پھر جب خیال ہو
 کہ صبح ہو چکی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز کو جو اوس سے پڑھی **عَنْ**
سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ
فَقَالَ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْزِرْ رَكْعَةً ترجمہ سالم اپنے باپ سے روایت ہے
 کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت
 پڑھ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت وتر ادا کر **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَطَّابِ**

بار صلوۃ الاولیین

بار صلوۃ الاولیین

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا اخْتَفَتِ الصُّبُورُ فَأَوْفِدُوا بِأَحَدَةٍ تَرَحُّمِهِ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٍ كَثُرَ أَهْلُهُ إِذَا سَخِرَ عَرْضُ كِي كَمَا زَنْبُ كِيُو كَمَا كَرِهَ أَكَّةُ رَضَمُونَ هِي
 عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآبَا بَيْتَهُ وَبَيْنَ
 السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا اخْتَفَتِ الصُّبُورُ فَصَلِّ
 رُكْعَةً وَاجْعَلْ أَحَدَ صَلَوَاتِكَ وَتَقَرُّ شَمْسًا لَكَ رَجُلٌ عَلَى نَاسٍ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ
 وَشَكَرَ ذَلِكَ تَرَحُّمِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٍ كَثُرَ أَهْلُهُ إِذَا سَخِرَ عَرْضُ كِيُو كَمَا كَرِهَ أَكَّةُ رَضَمُونَ هِي
 اور حضرت کے بیچ میں تھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کی رات کی نماز کیونکر ہے آپ نے
 فرمایا دو دو رکعت پہر جب تھوڑا صبح کا تو ایک رکعت پڑھ لے اور اخیر نماز کے وتر اور پہر پڑھا
 ایک سال کے بعد اور میں حضرت کے پاس اسی طرح تھا (یعنی دونوں کے بیچ میں) اسی شخص نے
 یا اور کسی نے پہر ہی آپ کو مثل اسی کے فرمایا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ
 رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِشَيْءٍ وَكَيْسَ فَقَالَ نَبِيٌّ عَمَّا سَأَلَ رَجُلٌ عَلَى
 سَائِلِ الْحَوْلِ وَمَا يَعْدُكَ تَرَحُّمِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٍ كَثُرَ أَهْلُهُ إِذَا سَخِرَ عَرْضُ كِيُو كَمَا كَرِهَ أَكَّةُ رَضَمُونَ هِي
 اور نو رکعت کی حدیث دونوں راویوں نے مثل اور کی حدیث کی مگر ادن کی روایت میں سال پہر کے
 بعد پہر پڑھنے کا ذکر اور اس کے بعد کہ نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُ وَالصُّبُورُ بِالنُّزْرِ تَرَحُّمِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٍ كَثُرَ أَهْلُهُ إِذَا سَخِرَ عَرْضُ كِيُو كَمَا كَرِهَ أَكَّةُ رَضَمُونَ هِي
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح کے آگے پڑھ لیا کرو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ أَحَدَ صَلَوَاتِهِ وَتَقَرُّ شَمْسًا لَكَ رَجُلٌ عَلَى نَاسٍ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ
 وَسَلَّمَ كَانَ بَأْمُرٍ بِذَلِكَ تَرَحُّمِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٍ كَثُرَ أَهْلُهُ إِذَا سَخِرَ عَرْضُ كِيُو كَمَا كَرِهَ أَكَّةُ رَضَمُونَ هِي
 سب کو میں اور کہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی حکم فرماتے تھے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا مِنْ صَلَوَاتِكُمْ مِنَ اللَّيْلِ وَتَقَرُّ شَمْسًا لَكَ رَجُلٌ عَلَى نَاسٍ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ
 عبد اللہ نے وہی مضمون حضرت سے روایت کیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاللَّهُ

أَمْرٌ

مَنْ

وَاللَّهُ

کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں
 پڑھتا عہدِ اس کے کہ نام موٹے آدمی ہو (یعنی موٹے عقل والے) کہ بیچ میں بول اُسے (مجھ پر) غصہ
 مذی کہ میں پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوقات کو دو دو رکعت پڑھتے
 تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت قبل فرض کے ایسے وقت پڑھتے کہ تکبیر ان
 کے کان میں ہوتی (یعنی قریب تکبیر پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اس وقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف
 ہوگی) خلف (اپنی روایت میں) اَرَأَيْتَ کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ
 قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَثَلِهِ وَذَا يُؤْتِي رُكْعَةً مِنْ أَحَدِ الْكَلِّ وَ
 رُبَّمَا فَقَالَ بَهْ إِنَّكَ لَفَضْلٌ ترجمہ انس بن سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے
 پوچھا اور مثل اوپر کی روایت کو بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت ٹہری آخر شب
 میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹہیر و ٹہیر دو موٹے آدمی ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوَةُ الْكَلِّ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا رَأَيْتَ
 أَنَّ الصُّبْحَ يُدْرِكُكَ فَكُتِرَ يَوْمًا حِدَةً قَبْلَ لَابَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنِي مَثْنِي
 فَكَانَ يُسَلِّمُ فَيُكَلِّمُكَ رُكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعت ہو بہر جب تجھ پر معلوم ہو کہ صبح آن پہنچی تو ایک رکعت تر
 پڑھ لے پھر ابن عمر سے پوچھا کہ دو دو رکعت کو کیا معنی انہوں نے کہا ہر دو رکعت کو بعد سلام
 پہیر تاجا وے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا وتر پڑھو صبح سے پہلے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ أَوْتَرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ ابوسعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جب آپ سے وتر کو پوچھا کہ وتر پڑھ لیا کر صبح سے پہلے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ أَحَدِ الْكَلِّ فَلْيُؤْتِرْ
 أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ أَحَدَهُ فَلْيُؤْتِرْ أَحَدَ الْكَلِّ فَإِنَّ صَلَوَةَ أَحَدِ الْكَلِّ مَشْعُودَةٌ
 وَذَلِكَ أَنْصَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كَحُضْرَتِكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول

تفہیم

ابن سعید رضی اللہ عنہ

اسم علیہ السلام فرمایا جب خوف ہو کہ آخر شب میں اس کا نو تر پڑے اور اول شب میں دیکھو بعد ازاں اور جب کو آرزو ہو کہ اس کا آخر
 شب چاہیے کہ تر پڑے آخر شب میں اس کا نو تر پڑے اور اول شب میں دیکھو بعد ازاں اور جب کو آرزو ہو کہ اس کا آخر
 محض وہ کہا سنو دو نو کے ایک میں **عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
أَيُّكُمْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ أَجْرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ لَيْتُمْ لِيَرُدَّ وَمَنْ وَلَّى بَقِيَا مِمَّنْ اللَّيْلِ
فَلْيُؤْتِرْ مِنْ أَجْرِهَا فَإِنْ قَدَّامَةً أَجْرَ اللَّيْلِ مَحْضُوتَةً فَذَلِكَ أَفْضَلُ ترجمہ جابر نے کہا سنا ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ اوٹھ نہ سکیگا آخر رات میں تو چاہیے کہ پڑ
 پڑے لے پہر سو جاوے اور جب یقین ہو رات کر اٹھو کا وہ وتر پڑے آخر میں اس لیے کہ قرأت
 آخر رات کی ایسی ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طَوْلُ الْقُنُوتِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں میں بہتر وہ ہے جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ
 ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے کہ جس میں دیر تک
 کھڑا رہنا ہو **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَلْفِ دُنيَا وَلَا أَخْسَرَهُ
إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم سے رات میں ایک گھنٹی ایسی ہے کہ اس وقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالیٰ سے
 دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے اور یہ رات میں ہوتی ہے **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةً لَا
يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک گھنٹی ایسی ہے کہ اس وقت بندہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو
 دے دے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ يَتَذَكَّرُ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلُّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّحَابِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفَجُّ لَكَ اللَّيْلُ
الْأُولَى يَتَذَكَّرُ مَنْ يَدْعُوَنِي فَاسْتَجِبْ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهِ وَمَنْ يَسْتَعِظُنِي فَاغْفِرْ لَهُ

ابو جابر رضی اللہ عنہ

ابو جابر رضی اللہ عنہ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تمنا ہے پروردگار ہمارا برکت والا بلند
 ذات والا ہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے
 کہ مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے میں اسکو دوں کون ہے کہ مجھ سے شرف
 میں ہے بخشوں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَمَا لِيَكْتُمَ حِينَ يَمْعَى ثَلَاثُ اللَّيْلِ
 الْأُولَى فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَخْتَارُ
 فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَانَكَ حَتَّى يَغِيثَ الْعَجَبُ
 ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اترتا ہے اللہ تعالیٰ
 آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ
 ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے
 کہ میں اسے دوں کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخشوں غرض ایسا ہی فرماتا رہتا
 ہے کہ صبح روشن ہو جاوے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثُهُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ
 يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَنْفَخَ الصُّبْحُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم جب آدمی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اترتا ہے اللہ برکت والا بلند ذات والا
 دنیا کے آسمان کی طرف اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تعالیٰ اسے دیو کوئی دعا کرتے
 والا ہے کہ اسکی دعا قبول کی جاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہاں تک کہ
 صبح ہو جاتی ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ ثُلَاثِ اللَّيْلِ
 الْآخِرَةِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَاسْتَجِيبَ لَهُ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُغْفِرُ
 غَيْرَ عَدِيٍّ وَلَا ظَلُومٍ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اور تمنا ہے اللہ تعالیٰ برکت والا آسمان دنیا کی طرف آدمی رات کو باپ بچہ

تہائی رات کو اور فرماتا ہے کون مجھ پر دھاکتا ہے کہ میں قبول کروں اور کون مجھ پر سوال کرتا ہے کہ میں اسے دوں پھر فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے اُس کو جو کبھی فقیر نہ ہوگا نہ کسی غیر ظلم کرے گا

عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ يَمْلِكُ الْأَسْكَدَ وَذَاتُكُمْ يَكْبِتُ يَدَيْهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ يَقْبِضَ عَنْ خَيْرِ عَذَابٍ وَلَا يَكْلُومُ
ترجمہ دی جواد پندرا کہ مجھ کو بتائی ہے عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يَقْبِضُ يَدِيكَ وَأَذَاهُ ثَلَاثُ الْكَلِيلِ لَا تَذَلُّ إِلَّا إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَأْتِيهِمْ مِنْ شَفَعِهِمْ مَنْ يَسْتَعْفِفُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَابِئِهِمْ مَنْ يَسْتَعْفِفُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَابِئِهِمْ
ذَلِكَ عَنْ حَقِّهِمْ الْفَيْضُ ترجمہ ابوسعید اور ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جہت و قیام میں تیرا ک
جب تہاں ہر ایک کی گزشتہ جاتی ہر اترتا ہے دنیا کو تیرا پیر اور فرمانا ہے کون ہے جو مغفرت مانگے کون ہے جو
توبہ کرے کون ہے جو کچھ مانگے کون ہے جو دعا کرے یہی فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہر
ف ان سب احادیث صحیحہ سے اترتا پروردگار کا ہر شب جو ایک صفت فعلی ہے اس لئے
شانہ کی ثابت ہوئی اور اس کے ظاہر معنی پر بلا کیف ایمان لانا سلف کا عقیدہ ہے اور یہ تاویل
کہ اسکی رحمت اترتی ہے یا اوس کے فرشتے یہ تاویلات باطلہ و دواز کار ہیں سلیح کہ کوئی فرشتہ
وغیرہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے جو مانگو سود و دون جو دعا کرو قبول کروں یہ خاص اوس لئے کی
ذات مقدس کو لائق ہونے اور اس کے کسی صفت سے یہ سخن نکل سکتا ہے نہ کسی مخلوق سے اور صحابہ
سے اور تابعین اور ائمہ دین اور اکابر محدثین کل ان سب صفات میں مجھے اترنا چاہئے مانا نہ ہنسنا تعجب
کرنا استنوا غصہ کرنا رحم کرنا جو احادیث صحیحہ میں یا آیات قرآنیہ میں وارد ہوئے ہیں یہی مذہب
ہے کہ اوس کے ظاہر معنی پر ایمان لانا اور کیفیت اسکی اللہ کو سونپنا اور قرض دینے سے مراد اللہ
ہے کہ اسکو فضل کی راہ سے قرض فرمایا اور اکثر ان سب حدیثوں سے بڑی فضیلت آخر شب کی
ظاہر ہوئی اور دعا کا قبول ہونا اور مسئل کا ملنا اور رحمت کا جوش اور قبولیت کا خردش اور
الطاب کا نور اور رحمتوں کا شور ثابت ہوتا ہے عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَّ خَلْقَ مَنْصُورٍ دَاكُنْتُ ترجمہ ابی اسحاق نے بھی یہ روایت کی ہے اسی لئے
سے مگر حدیث منصور کی پوری اور بڑی ہے **بَابُ** التَّوْبَةِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ
هُوَ الَّذِي تَرَاهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُمْ تَقَدُّمٌ مِنَ تَابِئِهِمْ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ قَبْلِهِ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور
 ثواب کی راہ سے اور کسی گناہ بخیر جاوین **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْغَبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ هُمْ فِيهِ بِغَزْمَةٍ
 لِيَكُونَ مِنْ قِيَامِ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَتَتَوَقَّعُ رُسُوفُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلَا مَرَعَلٌ ذَلِكَ كَيْفَ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَةَ عُمَرَ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى ذَلِكَ **ترجمہ ابو ہریرہ** نے کہا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتے بغیر اس کے کہ تاکید ہو حکم کریں یا رون کو
 اور فرماتے جو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کو درست کرے کہ اور ثواب کو حاصل کرے کہ بخیر جاوے
 گئے اور کسی گناہ پہر انتقالی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہر ابوبکر
 کی خلافت میں یہی طریقہ رہا پہر حضرت عمر کی شروع خلافت میں یہی طریقہ رہا بغیر جس کا
 جس جاہل رات کو نماز پڑھتا **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَفِيهِ قِيَامٌ
 لِيَكُونَ الْقَدَرُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ ابو ہریرہ** نے روایت کی
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان اور ثواب کی
 نظر سے بخیر جاوین گئے اور کسی گناہ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَسَمَ لِيَكُونَ الْقَدَرُ قِيَامًا أَوْ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ
 لَهُ **ترجمہ ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم میں جاوے
 عبادت کرتا ہو ایمان سے یہ کہ بقصد ہے گمان کہ تراویح میں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب
 کی نظر سے وہ بخیر جاوے گا **عَنْ** عَائِشَةَ رَفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجْعَلُ ذَاتُ لَيْلَةٍ تَقْلُ بِمَلَوِيٍّ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَائِلَةِ فَكَثُرَ
 النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْإِدْقَ مَنَعْتُمْ فَلَئِنْ لَمْ يَنْعَنِ مِنْ
 الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ لَأَتِيَّ خَشْيَتُكُمْ أَنْ يُفْرَحَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ فِي هَذَا **ترجمہ**

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور ثواب کی راہ سے اور کسی گناہ بخیر جاوین

ما

ترجمہ ابو ہریرہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم میں جاوے عبادت کرتا ہو ایمان سے یہ کہ بقصد ہے گمان کہ تراویح میں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخیر جاوے گا

حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مسجد میں ایک رات اور آپ کو ساتھ چند لوگ تھے پھر دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ بگڑا نہ چرب چوٹی آپ فرمایا میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ نکلا مگر اسوجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ یہ نماز تراویح آپ پر فرض نہ ہو جاوے **عَنْ عُرَّةِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جُوفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رِجَالًا فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَخْتَلِفُونَ بِذَلِكَ فَأَجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ الثَّانِيَةِ فَصَلَّى وَاصْبُو النَّاسُ بَيْنَ كُرُونِ ذَلِكَ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلِ الثَّانِيَةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَاصْبُو النَّاسُ فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجِ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَفَرُوا بِرِجَالِهِمْ مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةُ فَلَمْ يَخْرُجِ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ لَفَعَهُمْ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّكُمْ لَتَخْشَوْنَ عَلَى شَأْنِكُمُ اللَّيْلَةَ وَلَكِنَّ خَشْيَتِي أَنْ تُفَدَّصَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَجْزُوا عَنْهَا تَرْجِيهِ عَوْدِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوْحُضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَلَهُ رَاتٍ كَوَاسْمِجِدِ مِينَ نَمَازِ پُڑھی اور چند لوگوں نے آپ کو ساتھ نماز ادا کی پھر صبح کو لوگ اسکا ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بگڑا پھر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اسکا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ بہت ہو گئے اور حضرت نکلے اور آپ کو ساتھ لوگوں نے نماز ادا کی پھر چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے پھر گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے پھر لوگ پکارنے لگے نماز نماز اور آپ نہ نکلا نہ تھکا کہ صبح کی نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف موندہ کیا اور تشہد پڑھا اور کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارا حال مجھ پر کچھ پوشیدہ نہ تھا آج کی رات مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے مانند رات کی اور غم اس کے ادا سے عاجز ہو جاؤ **ف** ان سب حدیثوں سے نصیحت معصان میں رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میں نے**

ہلکا) اور زیادہ باقی نہیں گرایا اور پورا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں ہی اٹھا اور انگڑائی
 لی کہ کہیں حضرت یہ نہ جانیں کہ یہ ہمارے حال دیکھنے کے لیے ہوشیار رہا اس سے معلوم ہوا کہ حق
 کو حضرت کو ساتھ علم غیب کا عقیدہ نہ تھا جیسو اب ملوں کو انبیا اور کیا کے ساتھ ہو) اور میں نے وضو کیا
 اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اس سے
 معلوم ہوا کہ ایک مقتدی ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو غرض پوری ہوئی نماز رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی رات کو تیرہ رکعت پھر آپ لیٹ رہے اور سو گئے بہانک کہ خزانہ لینے لگو اور آپ کی
 عادت تھی کہ جب سو جاتے تھے خزانہ لینے تھے پھر بال آئے اور آپ کو نماز صبح کے لیے آگاہ کیا
 اور آپ اٹھے اور نماز صبح ادا کی اور وضو نہیں کیا اور آپ کی دعائیں یہ لفظ تھے اللہم سے عظمی
 نور امک یعنی یا اللہ کرو سے میرے دل میں نور اور آنکھ میں نور اور کان میں نور اور داہنے میرے نور
 اور بائیں میرے نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور
 بڑھ سے میرے لیے نور کر دے اور اسی حدیث میں کہا ہے کہ سات لفظ اور فرماتے تھے کہ وہ
 میرے دل میں نور (یعنی منور پر نہیں آتے اس لیے کہ میں بہول گیا) پھر طاعات کی میں نے بعض
 اولاد عباس سے اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ یہ لفظ میں اور ذکر کیا کہ میرا بیٹا اور میرا گھٹ
 اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کہال اور دو چیزیں اور ذکر کیں (یعنی ان سب میں حضرت
 نور مانگا) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
لَيْلَةٌ عِنْدَ مَيِّتٍ أَمْ لَكُمْ مَيِّتٌ لَيْلَتُهُ لَيْلَتِي خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فَرَأَى عَرَضَ
الْوَسَادَةِ وَاضْطَجَعْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَكَ فِي طَوْلِيَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَتْهُ اللَّيْلُ أَوْ تَكَلَّمَ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَلَ يَسْمَعُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بَيِّدَهُ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ الْآيَاتِ
الْخَوَاصِّ مِنْ سُورَةِ الْإِسْمَانِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الشَّيْءِ مُعَلِّتَهُ فَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوهُ
ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَلَّمَ فَقَضَعْتُ فَمَثَلُ مَا صَنَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَهَبَتْ فَمَثَلُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِهِ وَالْشَّامِلَةَ يَدَهُ الْيُسْرَى يَفْتُلِعُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

بہت کم گرایا ہر جگہ ہایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّہ قال رُمْتُ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ الشَّيْخِ صَلَّی
 اللہ علیہ وسلم وَرَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ هَٰذَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ
 رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى نَفْسَهُ عَنْ نِسَاءِہِمْ فَلَحَذَنِي فَجَعَلَنِي
 عَنْ يَمِينِہِ فَصَلَّى فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً ثُمَّ نَامَ رَسُولُ اللہ صَلَّی
 اللہ علیہ وسلم حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ حَتَّى اَنَا الْوُزْنُ فَخَدَجَ فَصَلَّى لَمْ يَقُومْنَا
 قَالَ عَمْرُو وَفَدَّ ثَمْتُ بِہِ مُكَيِّدٌ بَنُ الْاَشْيَہِ فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ مَرَّجَمَ عَلَیْہِ
 بن عباس مروی ہے کہ میں ایک من مہیونہ ام المؤمنین جو بی بی امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی انکے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہیں تھے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر وہ اپنی طرف
 کر لیا اور اس ات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خزانہ لے گئے اور آپ کی عادت
 تھی جب سکو خزانے لیتے پھر آپ کے پاس موزن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں
 کیا عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریب نے ہی مجھ سے بیان کی ہے
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بیٹ لیلۃ عند خالتي ميمونة بنت الحارث
 رضي اللہ عنہما فقلت لها اذا قام رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم فاقبطني فقال
 رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم ففمئت للجنبہ الا يسرقاخذ بيدي فجعلني من
 شِقْوِہِ الْاَیْمَنِ فَجَعَلْتُ اِذَا اَعْفَيْتُ بِاِخْذِ شَعْمَہِ اُذِّنِي قَالَ فَصَلَّى اِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً
 ثُمَّ اَحْتَبَى حَتَّى اَتَى لَا تَسْمَعُ لِنَفْسِہِ رَاقِدًا اَفْكَمًا تَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّی رَكَعَتَيْنِ
 خَفِيفَتَيْنِ مَرَّجَمَ عبد اللہ بن عباس نے کہا میں ایک سات رہا اپنی خالہ مہیونہ بنت حارث کو گھر
 اور میں ان سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھیں تو مجھے جگا دینا اور رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی وہ اپنی
 طرف کر لیا اور جب میں ذرا اذگاہ جاتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھی پھر
 آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خزانے سونے کی سنتا تھا پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے

ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ کہہ مین ایک اترا اپنی خالہ سمیونہ کے گہر اور حنیال کہتا تھا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اور اپنی اور پیشاب کیا اور سونہہ دھویا اور دونوں
 ہتھیلیاں دھوئیں پھر سوئے پھر اٹھئے اور مشک کو پاس گئے اور اسکا بندہ مین کھولا اور کٹھہر کے پیارے
 پیالے مین پانی ڈالا اور اسکو اپنے ہاتھ سے چھڑکایا اور وضو کیا بہت اچھا دو وضوؤں کے بجکا
 (یعنی نہ بہت ہلکا نہ سبالغہ کا) پھر کٹھہر سے ہوئے نماز پڑھئے تنگ لگے پھر مین ہی آیا یعنی وضو کرکے
 اور ان کے بازو با مین طرف کھڑا ہوا تو مجھ کے دیکھڑا اور داہنی طرف کھڑا کیا پھر پوری نماز آپ
 کی تہرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے بہا تک کو خراٹے لینے لگو اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے
 ہی سے پہچانتے تھے پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھی اور اپنی نماز مین یا مسجد کے مین کہتے تھے یا اللہ
 کر دے میرے دل مین نور اور میرے کان مین نور اور میرے آنکھ مین نور اور میرے دانے
 نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اور نور اور میرے
 نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کتر مجھے نور کر دے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ
 عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ
 بِوَشَلٍ حَدِيثٍ غُنْدَرِيٍّ قَالَ وَاجْعَلْنِي مُؤَدًّا لَكَ يَشْكُ ترجمہ ابن عباسؓ مروی ہونے
 مروی ہے جیسا غندر سے ابھی اوپر مروی ہوا اگر اسمین ہے یا اللہ مجھے نور کر دے اور اسمین
 راوی نے شک نہیں کیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ
 وَاقْتَعَلَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فُسِّلَ الْوَجْهَ وَالْكَفَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ آتَى الْقُرْبَةَ
 فَحَلَّ فِئْتَا قَتَوَهَا وَهُوَ ابْنُ الْوُضُوءِينَ ثُمَّ آتَى فِدَاغَهُ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَهُ الْخُرَی
 ثَاتِي الْقُرْبَةَ فَحَلَّ فِئْتَا قَتَوَهَا وَهُوَ ابْنُ الْوُضُوءِ وَقَالَ أَهْطِمْ لِي مُؤَدًّا لَكَ يَشْكُ
 وَاجْعَلْنِي مُؤَدًّا ترجمہ ابن عباسؓ مروی ہونے جو اوپر گزرا بیان کیا مگر منہ اور ہتھیلیاں دھوئیکا
 فکر نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ پھر آپ مشک کو پاس آئے اور اسکا بندہ مین کھولا پھر در میان دونوں
 وضوؤں کے وضو کیا پھر اپنے خواب گاہ پر آئے اور سوئے پھر کٹھہر سے دوسری دفعہ اور مشک
 کے پاس آئے اور اسکا بندہ مین کھولا اور وضو کیا کہ وضو دہی تھا اور دعائیں یہ کہہ یا اللہ کر
 مجھے نور اور جو جسبانی نور کا لفظ نہیں کہا **عَنْ** كُذِّبَتْ شَائِنَاتُ ابْنِ عَبَّاسٍ

فَسَوَّكَ وَتَوَمَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فُخْلِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَاخِيَلَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَا يَبْتَ لِأَوَّلِي الْأَنْبَاءِ قَدَرَهُ هُوَ لَا يَأْتِ حَتَّى حَمَّ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
فَأَحَالَ فِيهِمَا الْعِيَامَ وَاللَّيْلَ وَالتَّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا مَحْشَى كَفَعِ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسَبْتِ رَكْعَاتٍ كُلُّ ذَلِكَ بِسَاكٍ وَيَتَوَمَّأُ وَيَقْدَرُ هُوَ لَا يَأْتِ
ثُمَّ أَذْ تَرِي شَلَاثَ نَادَتِ الْمُؤَذِّنُ فَخَجَرَ إِلَى السَّلَاحِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي
نُورًا كَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ
خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ اخْطِئِي نُورًا
ترجمہ عبد اللہ بن عباس ایک رات سورۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر چپ آپ جاگے
مسواک کی اور وضو کیا اور وہ یہ تین بڑے تہران فی خلق السموات سے آخر سورۃ تک پہر
کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس میں قیام بہت لंबا کیا اور رکوع بھی اور سجدہ بھی پھر سو
ہے بہانہ کہ خزانے لینے لگے غرض اسی طرح تین بار کیا اور چہرہ رکعت پڑھی ہر بار مسواک
کرنے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پھر تین رکعت وتر پڑھی اور رمزون سے اذان دی
اور پھر آپ نماز کو مکملے اور یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یا اللہ دی میرے دل میں نور اور میری
زبان میں نور اور گردے میرے کان میں نور اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے
نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور **عن ابن عباس** رَفِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ بَشَّ ذَاتِ الْيَكَلَةِ عِنْدَ خَالَتِي مَيِّمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ
مَنْطُوعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى
فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ مَنَّعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقِرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الشَّعْبَةِ لَا يَسِيرُ
فَأَخَذَ بِيَدِي مِنْ تَحْتِ إِذْ ظَهَرَ بَعْدَ لَيْلِي كَذَاكَ مِنْ دَاخِلِ ظَهْرِي إِلَى الشَّقِ الْأَيْمَنِ
فَلَمْتُ أُنْفِ الظُّرُوعِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں
کئی بار گذرا تھی بات زیادہ ہے کہ راوی نے جوچا ابن عباس سے کہ پھر یعنی ماہرہ کپڑے پہن کر
سے دہن کر لینا (نفل میں تھا) انہوں نے کہا ہاں **عن ابن عباس** رَفِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا
بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيِّمُونَةَ نَبَتْ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَالْتَفَقَ لَلْفُظِ مَعَ حَدِيثِ مَالٍ
 وَكَأَنَّ بَعْضَهُمَا كَرِهُوا فِي حَدِيثَيْنِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ مَكَانَ قِيَامٍ فِيمَا قَالُوا وَمَا اسْرَدَتْ وَأَمَّا حَدِيثُ
 ابْنِ عُيَيْنَةَ فَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَيُخَالَفُ مَا لَكَ أَثَرُ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي الْحَدِيثِ تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 سَبِي رَوَايَتِ كُتُبِ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِي جِهَانِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ كِي رَوَايَتِ مَتَّقٍ بِمَقْطُوعِ أَهْلِهِ كِي
 ابْنِ جُرَيْجٍ فِي قِيَامِ كِي مَجْمُوعِ قِيَامِ كَالْفُظِّ كَمَا أَدْرَكَ مَا اسْرَدَتْ سَبِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِي اَوْسَ مِنْ بَعْضِ
 بَاتِينَ زِيَادَةٍ هُنَّ اَوْسَ ابْنِ جُرَيْجٍ سَبِي بَعْضِ بَاتِينَ مِنْ مَخَالِفِ كِي كَمَا مَسْمُوعِ اَوْسَ رَوَايَتِ
 كِي مَسْمُوعِ شَيْبَانِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ كِي مَسْمُوعِ كِي مَسْمُوعِ اَوْسَ مَسْمُوعِ اَوْسَ مَسْمُوعِ اَوْسَ مَسْمُوعِ
 لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ
 رَوَايَتِ كِي قَرِيبِ زَيْبٍ مِنْ عُلٍّ ابْنِ كَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَأَلْتُ
 عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا سَيِّدَتِي كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَفْتَحُ صَلَواتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَتْ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
 اَفْتَحَ صَلَواتَهُ اللَّهُمَّ رَحِمْتَ جِبْرَائِيلَ وَرُوحَكَ رَحِمْتَ دَاوُدَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطْلُ السَّمَوَاتِ
 الْأَرْضِ عَالِمُ الْغَيْبِ الشَّهَادَةُ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ
 إِيَّاهُ فِيمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ يَا ذِيكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
 تَرْجُمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي عَالِي جَنَابِ حَضْرَتِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَبِي بَعْضِ
 اُمِّ عَبَّاسٍ وَاسْمُ رَايَتِ كِي اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ
 مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ
 رَحْمَتِ كِي مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ
 زَيْبٍ كِي جَانِ عَالِي جَنَابِ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ
 هُنَّ سَبِي رَاهِ بَاتِينَ مِنْ لَوْ كِي اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ مَسْمُوعِ لَمْ اَوْسَ
 سَبِي رَاهِ بَاتِينَ هُنَّ سَبِي رَاهِ بَاتِينَ هُنَّ سَبِي رَاهِ بَاتِينَ هُنَّ سَبِي رَاهِ
 اَنَّهَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدُّمَى فَطَرَتِ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ حِينَئِذٍ
 وَمَا أَتَا مِنْ الْأَمْرِ كَيْفَ كَانَ اِنْ مَخْلُوقِي وَنَحْوِي وَنَحْوِي وَنَحْوِي وَنَحْوِي وَنَحْوِي وَنَحْوِي

بَابُ مَسْمُوعِ

بَابُ مَسْمُوعِ

لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ بَقِيَّةُ دَانَا
 عَبْدُكَ فَهَلْ كُنْتَ لِقَائِي وَأَعِزَّنِي بِدُعَائِي فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغُورُ الذُّنُوبَ
 إِلَّا أَنْتَ وَأَهْدِنِي لِحَسَنِ الْخُلُقِ وَلَا يَهْدِي لِحَسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي
 يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ أَيْسَى
 إِلَيْكَ أَنْ يَكُفَّكَ وَالْمَلِكُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَأَيْتَ أَنَّكَ
 اللَّهُمَّ فَكُنْ لَكَ مِنْكَ ذَلِكَ اسْكُنْ خَشَعٌ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَحُجِّي وَعَظْمِي
 عَصِي وَإِذَا رَفَعْتَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلَالًا السَّمُوعُ مِلَالًا الْأَنْفُسُ مِلَالًا نَجْمًا وَمِلَالًا
 مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ بِكَ مِنْكَ لَكَ اسْكُنْ
 سَعْدَ وَحُجِّي الَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ كَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْحَافِي
 ثُمَّ يَكُونُ مِنْ أَحَدٍ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشَّهَادَةِ وَالسَّلَامَةِ اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي مَا قَدْ مَنَنْتَ وَمَا أَحْرَمْتَ
 مَا سَرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ وَأَسْرَفْتَ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمَقْدَامُ وَأَنْتَ الْمُخْرَجُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جب نماز کو پڑھتے ہوئے وجہ سے دو توبہ الیک تک پڑھتے یعنی میں نے اپنا منہ نہ کیا اس
 کی طرف جس کے آسمان وزمین بنا یا ایک طرف کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں ہوں اور مسلمانوں
 میں ہوں یا اسے توبہ و شاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو میرا بننے والا ہے اور میں تیرا غلام ہوں
 میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کیا سو میرے سب گناہوں کو بخشد یہ اس لیے
 کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر تو اور سکھا دی مجھ کو اچھی عادتیں کہ نہیں سکھاتا اُنکو مگر تو اور
 دور رکھ مجھ سے بری عادتیں کہ دور نہیں کی سکتا اُنکو مگر تو حاضر ہوں میں تیری خدمت کر لیے اور
 فرمانبردار ہوں تیرا اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر سے تیرے ہاتھوں میں نہیں ہو سکتی
 طرف تیری (یا مشرک یا تیری طرف منسوب نہیں ہوتا مثلاً نہیں کہا جاتا خالق القردہ والخنزیر)
 یا نہیں کہا جاتا بار بے شر یا شر تیرے طرف پڑتا نہیں ہے کلمہ طیب اور عمل صالح چاہے میں یا
 تیرے دھرم کوئی مخلوق شر نہیں اگر چہ ہمارے لیے شر ہو کہ ہم بشر ہیں اس لیے کہ تو ہر چیز کو حکمت کے
 ساتھ بنا یا ہے) میری توفیق تیری طرف سے ہے اور میری التجا تیری طرف ہے تیری برکت والا

ثُمَّ رَكْعَةً فَعَلَّ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ هُوَ اقْبَلُ قِيَامَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ
 اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ كَوَيْلًا كَسِرَ يُبًا وَمَتَارَكَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ
 رَبِّيَ الْأَعْلَى كَانَ مُجَوِّدًا فَرِيًّا اقْبَلُ قِيَامَهُ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ جَرِيرٍ مِنَ الزُّبَايْدَةِ فَقَالَ
 سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ترجمہ حذیفہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے ساتھ نماز پڑھی ایک رات اور آپ نے سورہ بقرہ شروع کی اور دل میں کہا کہ آپ سوائتوں پر
 شاید رکوع کریں گے پھر آپ اگر بڑھ گئے پھر میں نے خیال کیا کہ شاید آپ ایک دو گانہ میں پوری سورہ
 پڑھیں گے پھر آپ آگے بڑھ گئے مگر میں نے خیال کیا آپ پوری سورہ پڑھ کر رکوع کریں گے پھر آپ نے سورہ
 النہ شروع کر دی اور اسکو بھی تمام پڑھا پھر آپ نے سورہ آل عمران شروع کر دی اور آپ تیسرے پڑھ کر رکوع
 کرتے اور جب گزرتے تھے ایسی آیت پر جس میں تسبیح ہوتی آپ سبحان اللہ کہتے اور جب سوال کی
 آیت پر گزرتے سوال کرتے اور جب نفوذ کی آیت پر گزرتے پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع کیا اور
 کہتے سبحان ربی العظیم یعنی پاک ہو پروردگار میرا بڑا ہی دالا اور رکوع بھی آپ کا قیام کے برابر
 برابر تھا پھر کہا نا اللہ نے جس طرح اسکی تعریف کی پھر دین تک کھڑے رہے قریب رکوع کے پھر سجدہ
 کیا پھر کہا پلک پر رب میرا بلند ذات دالا اور سجدہ بھی آپ کا قریب قیام کے تھا اور جبریل کی روایت
 میں یہ بات زیادہ ہے کہ آپ نے کہا نا اللہ نے جس نے اسکی تعریف کی اسے رب ہمارے بھائی کی تعریف
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّاهُ مَا ظَلَمْتُ حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْعٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هَمَمْتُ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ
وَأَدْعُهُ ترجمہ ابی ذر نے کہا کہ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 نماز پڑھی اور آپ نے فرات یہاں تک لمبی کی کہ میں نے ارادہ کیا ایک بری بات کا کسی نے پوچھا کہ منہ
 کیا ارادہ کیا انہوں نے کہا میں نے چاہا بیٹھ رہوں اور آپ کو چوڑے دونوں **عَنْ الْأَعْمَشِ فِيهِ أَنَّ**
الْإِسْنَادَ فِيهِ أَنَّ تَرْجُمَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ فِي مَضْنُونِ رِوَايَتِ كَيْفَ قَابُ الْخَشِ
عَلَى صَلَوةِ اللَّيْلِ وَإِنْ قُلْتُ قَبْلُكَ تَرْغِيبُ الرَّجُلِ تَهْزِئًا هِيَ هُوَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ دَجَلٌ بَاكٍ
الشَّيْطَانُ فِي أَنْفِهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ
 أَبِي ذَرٍّ
 قَالَ

عَنِ
 الْأَعْمَشِ
 فِيهِ

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اوس کو کان میز
یا دونوں کان میں شیطان جاتا ہے **ف** یا تو یہ ہتھارہ ہے یا وہ شیطان کا فرمانبردار
یا شیطان نے اُس کو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل حقیر کرتا ہے یا حقیقت یہ کہ جس سے شرع نے خبر دی
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَطَافَهُ
فَقَالَ لَا تَصُكُونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا يَبِيدُ اللَّهُ فَإِذَا نَسَا أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا
فَأَكْثَرَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ
يُفَرِّطُ فَعَدَا وَيَقُولُ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدًّا تَرْجِمُهُ حَضْرَتُ عَلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اور اپنی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو دیکھ کر اُدھر فرمایا کہ تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد) کی تو میں نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ
کے ہماری جانبین اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چورہتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حبیبین نے یہ کہا اور میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے اسیابی بران پر ہاتھ مارتے
تھے (یعرب کا قاعدہ ہے انیس کیس کیوت) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ جبراً
ہے **ف** آپ کو اون کا یہ جواب پسند نہیں آیا اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر دے کر رہا
اسی پر آپؐ یہ آیت پڑھی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے رفیقوں
کو اور خبر گیری امام کی اپنے لوگوں کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین و دنیا میں اور معلوم ہوا
کہ جب نامح کی بصیرت کوئی قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور گناہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں
کوئی اور صحت دیکھو **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ يَعْقِلُ الْعَيْشَانَ عَلَى قَائِمَةٍ نَاسٍ أَحَدٌ كَمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عُقْدَةٍ يَكْفُرُ
عَلَيْهِ كَيْلًا وَلَوْ يَلَا إِذَا اسْتَقْبَلَ فَذَكَرَ اللَّهُ ائْتَلَفَتْ عُقْدَةٌ وَإِذَا انْقَضَتْ ائْتَلَفَتْ عَنْهُ
عُقْدَتَانِ إِذَا أَصْلُ ائْتَلَفَتْ ائْتَلَفَتْ فَاصْبِرْ لِقِيَامِ طَيْبِ النَّفْسِ فَإِذَا أَصْبَحَ خَبِثَتِ النَّفْسُ
کے ثلاث ترجمہ ابو ہریرہ اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے اور آپ نے
فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گہرین لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گہر پر پہونک دیتا ہے
کہ ابھی رات بہت ہے پھر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گہر کھل گئی اور جب وضو کیا

نیک لکھو
یہ حدیث
میں لکھی

ایک اور گروہ کہل گئی کہ وہ ہو گئیں اور جب نماز پڑھی سب گھر میں کہل گئی پھر وہ صبح کو اٹھتا ہوا بناشر
خوش مزاج اور نہیں تو گندہ دل سُست **ف** تنہا گندار اکثر خوش مزاج پاک طبیعت صاف طبیعت
نیک نیت چالاک ہوتے ہیں گویا یہی ایک عمدہ ریاضت ہو کہ بدن کو پیر تپلا کرتی ہے اور اس صیبت
میں کئی فائدے ہیں اول جانے کے وقت یاد آتی کرنا چنانچہ بہت سی دعائیں احادیث میں وارد
ہوئی ہیں اور امام ندوی نے کتاب الاذکار میں انکو جمع کیا ہے دوسرا جانے کی وقت وضو کرنا
اور نماز پڑھنا اگرچہ قلیل ہے مگر میسر معلوم ہوا کہ انسان پر شیطان کا تسلط ہو جاتا ہے جو کہ
معلوم ہوا کہ دفعیہ شیطان کا ذکر کہی اور وضو اور نماز ہو **بَابُ اسْتِغْفَارِ صَلَوةِ التَّائِبِ**
عَنْ اَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اجْعَلُوا مِنْ صَلَوةِ تَكْرُرِي بَيِّنَاتِكُمْ وَلَا تَحْذَرُوا تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا كُنِيَ صَلَّى اللَّهُ
عليه وسلم نے فرمایا کہ اپنی نمازوں میں سے کچھ گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان بناؤ **ف**
جیسے قبرستان نماز سو خالی ہوتے یا مرد و قبروں میں پڑے ہوتے ہیں ویسے ہی گھروں کو نماز سے
خالی مت کرو اور مراد اس سے نماز نفل ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کبھی کبھی فرض ہی گھر میں
پڑھا کرو کہ عورتیں بہتاری اقتدار میں یا اطفال و مریض وغیرہ تاکہ گھر میں برکت ہو **عَنْ**
اَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا فِي بَيْتِكُمْ وَلَا تَحْذَرُوا تَرْجَمَهُ
مفسدون اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گندنا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَيْتُمْ اَحَدَ كُمْ الصَّلَاةَ فِي مَجْدِدَةٍ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ كَمِثَابِ مَنْ
صَلَّوْهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَوةٍ خَيْرٌ تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نماز اپنی مسجد میں پڑھے تو تہمیدی سے اپنی گھر کے
لیے اٹھا رکھے اسلئے اللہ تعالیٰ اسکی نماز سے اسکو گھر میں بہتری کرے گا **عَنْ** اَبْنِ
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمَيْتَةِ الَّتِي يُدْكَرُ اللَّهُ فِيهِ
وَالْمَيْتَةِ الَّتِي لَا يُدْكَرُ اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ تَرْجَمَهُ ابْنُ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ
عنه سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں اسکی یاد ہو جاتی
ہے اور جس میں نہیں ہوتی وہ مثل زندہ اور مردے کی ہے **عَنْ** اَبْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

بَابُ صَلَوةِ التَّائِبِ فِي الْبَيْتِ

جَعَلَ النَّاسَ يَصْلَوْنَ وَيَسْطُونَ بِالنَّهَارِ فَتَأْجُزُ أَتَ نَيْكَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُبَيِّنُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَقَّ تَمَكُّوَادَاتٍ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ
 مَا دُوِّمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْ وَكَانَ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْمَلُوا عَمَلًا أَتَبَّعُوا
 ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ایک بور یا تھا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات گواں میں نماز پڑھا کرتے تھے اور
 لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگوں نے ایک دن سوچا
 کیا آپ کو فرمایا اے لوگو اورنا عمل کرو جتنے کی تمکو سہا رہا ہو اسکو کہ اللہ وہاب دین سے نہیں تھکتا
 تم عمل سے تھک جاؤ گے اور پتیار اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور
 آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں تو اسکو ہمیشہ کیا کریں عَنِ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أُمِّي الْأَعْمَلِ أَحَبُّ
 إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اسکو اپنے فرمایا ہمیشہ
 ہو اگرچہ تھوڑا ہو عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
 قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ
 يَخْصُ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً نَائِكَةً يَسْتَبِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبِيعُ ترجمہ علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تھے کسی
 عبادت کے لیے انہوں نے فرمایا کہ نہیں اعلیٰ عبادت ہمیشہ کی تھی اور تم میں سے کون انکی سی
 عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلْ قَالَ وَكَأَنَّهُ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا عَمِلْتُ الْأَعْمَلِ لَزِمْتُهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زیادہ پیار عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو
 ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی نے اُنہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بور یا تھا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات گواں میں نماز پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگوں نے ایک دن سوچا کیا آپ کو فرمایا اے لوگو اورنا عمل کرو جتنے کی تمکو سہا رہا ہو اسکو کہ اللہ وہاب دین سے نہیں تھکتا تم عمل سے تھک جاؤ گے اور پتیار اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا ہو اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں تو اسکو ہمیشہ کیا کریں عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أُمِّي الْأَعْمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اسکو اپنے فرمایا ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخْصُ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً نَائِكَةً يَسْتَبِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَبِيعُ ترجمہ علقمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تھے کسی عبادت کے لیے انہوں نے فرمایا کہ نہیں اعلیٰ عبادت ہمیشہ کی تھی اور تم میں سے کون انکی سی عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلْ قَالَ وَكَأَنَّهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا عَمِلْتُ الْأَعْمَلِ لَزِمْتُهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زیادہ پیار عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی نے اُنہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت

[illegible]

مَا كَانَ يُغْنِي عَنْكُمْ دِينُكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ

بَابُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ

پاس ایک حدیث بھی تھی آپ پر چہا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ سی محبت پر جو سونی نہیں اور نماز
 پڑھتی رہتی ہے آپ نے فرمایا عمل اتنا کر جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اسے ثواب دینے سے نہیں
 چھوڑے گا اور تم تک جاو گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند تھی جو ہمیں عبادت اور اوستا
 کی روایت میں یہ ہے کہ یہ ایک حدیث بھی تھی اسکو قبیلہ کی ۔ **باب** اَمِنْ مَنْ خَشِيَ فِي صَلَاتِهِ
 اَوْ اسْتَجْمَعَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ اَوِ الذِّكْرُ لَنْ يَزُودَ اَوْ يَقْعُدَ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ لَمَّا كَانَ
 وَقْتُ غَاظِ نَامُ لَمْ يَكُنْ سَمِعَ سَمِعَ كَاسِيَانِ ۔ **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسَسَ لَحَدَ كُمْ فِي الصَّلَاةِ قُلُوبُكُمْ فَذَلِكُمْ فَذْهَبَ عَنْهُ التَّوَكُّمُ كَارِ
 بَحَدَ كُمْ إِذَا صَلَّيْتُمْ وَنَافَسَ لَعَلَّكُمْ يَذْهَبُ يَسْتَفْهِرُ فَيَسْبُتُ نَفْسَهُ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَبَا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کہ تم میں سے کوئی لوگ نہ ہو
 نماز میں تو چاہیے کہ سوسہ ہر بات تک کہ بلند ہو سکی جاتی رہے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی لوگ نہ ہو
 گھٹا ہو کر گمان ہو کہ وہ مغفرت مانگو گا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گالیان دینے لگے **عن**
 حُكَّامِ بْنِ مُسَبِّهِ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا حَدِيثٌ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَجْمَعَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَزِدْ رِمَا يَقُولُ فَلْيَصْطَبِجْ تَرْجِمَهُ بَامِنْ
 مَسْبِيهِ نَبَا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور میں نے
 ایک یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کارات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں اپنے گون زبان اس کی کہ
 (نہیں کے غلبے) اجاتا ہو کہ کہا کہتا ہے تو چاہیے کہ بیٹ رہے ۔ **باب** اَلَا مَنِ ابْتَعَدَ
 الْقُرْآنَ قَرَأَنَ كَيْفَ بَانِي كَرْنِ كَا **باب** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا أَيْتَرُكُنَّ اسْفَقْتُهَا
 مِنْ سُوءِ مَوْكَنَ اَوْ كُنَّ تَرْجِمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَبَا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو فرما
 پڑھا سید میں سنتی ہو رہا تھا تو فرمایا اسے اس پر رحمت کرے مجھ اس نے فلائی تائید یا دودادی جک ہو
 فلائی سے کہ پڑھتا تھا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي السَّجْدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي أَيْتَرُكُنَّ اسْفَقْتُهَا تَرْجِمَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو قرآن پڑھنا سید میں سنتے تھے
 نبی آپ فرمایا اسے اس پر حجت کہ مجھ سے اس کی آیت یاد دلادی جو میں پہلا دیا گیا تھا۔ **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُمَا مِثْلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ
كَمِثْلِ الْأَبْلِ الْمُعْتَلِكِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهِمَا أَمْسَكَا وَإِنْ أَطْلَقَا ذَهَبَتْ
تُرْجُمَ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن یاد کرنے والے کی
 مثال ایسی ہے جیسے اوس اونٹ کی جس کا ایک ہیر بند ہو کہ اگر اس کو ماکنے اس کا خیال رکھا تو رہا اور اگر
 چھوڑ دیا تو چل دیا۔ **عَنْ** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُدُودِ نَبِيِّ مُوسَى بْنِ عِزَّةٍ إِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ
 فَقَدْ أَكَلَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذِكْرَهُ وَإِنْ لَمْ يَقُمْ بِهِ لَيْلِيَّةٌ تَرَجَّمَتْ عَيْنُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حدیث مالک کی روایت کیا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے
 والا جب ادھر تک رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے یاد رکھتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہتا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ اسْتَنْدَ كَرَامَةُ الْقُرْآنِ فَكَلِمَاتُهَا تَقْوِيَةٌ
 مِنْ حُدُودِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعَقْلِهِمَا ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 یہ بات ہے کہ کوئی تم میں کا یہ کہے کہ بین فلان فلان آیت پہل گیا بلکہ بین کہنا چاہیے کہ پہلا دیا گیا اور قرآن
 کا خیال اور یادداشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان جابر پابوں سے زیادہ بہا گئے والا ہے جس کی ایک
 ٹانگ بند ہو **فاصلہ** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر یعنی زانو باندھتے ہیں اور وہ
 زمین پر سے ہی چلکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور یہوں گیا کے کہنے کو آپ نے مکرہ
 کیا کہ امین کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فزون کے واسطے فرمایا
 أَنْتَ آيَاتُنَا فَتَسِيَّتْهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْفَىٰ عَنْ قُرْبَىٰ هَامِي آتِينَ آمِينَ اور تو
 اس کو پہل گیا اس طرح توجہ پہلا جاوے گا اور یہ کراہت تشریح ہے۔ **عَنْ** شَيْخِ بْنِ مَرْجَانٍ
 حَدَّثَنَا اللَّهُ تَعَالَى هَذَا الْمَصَاحِفَ وَدُبَّهَا مَا لَ الْقُرْآنَ فَكَلِمَاتُهَا تَقْوِيَةٌ مِنْ حُدُودِ
 الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِهِمْ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْضَلُ

اَحَدُكُمْ سَيُؤْتِي اَيُّكُمْ كَيْفَ تَكُنْ بَلْ هُوَ كَيْفَ تَرَجِّمُهُ تَفْقِيحُ نَعَمْ كَمَا عَدَّاهُ نَعَمْ كَمَا عَدَّاهُ نَعَمْ كَمَا عَدَّاهُ نَعَمْ
 رکھوا اسلحہ کہ وہ سینوں پر اور چار یا یوں سے جلد بہا گئے والا ہے جبکہ ایک زانو بند ہو اور کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں کوئی نہ کہے کہ فلان فلان آیت میں یہوں گیا بلکہ
 یوں کہے بہلا دیا گیا **عَنْ** تَفْقِيحُ بْنُ سَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْسُ مَا لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لَيْسَتْ سُوْرَةٌ كَيْفَ
 وَكَيْفَ أَوْ لَيْسَتْ آيَةٌ كَيْفَ وَكَيْفَ بَلْ هُوَ لَيْسَ تَرَجِّمُهُ تَفْقِيحُ نَعَمْ كَمَا عَدَّاهُ نَعَمْ كَمَا عَدَّاهُ نَعَمْ
 کہ کہہ تو تم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے ہیں آدمی کو یہ کہنا کہ میں فلان فلان
 آیت یہوں گیا بہت برا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بہلا دیا گیا **عَنْ** أَبِي مُوَيْسَى عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ الَّذِي لَكُمْ مُحْتَدٍ بِيَدِهِمْ لَعُوْا أَشَدَّ تَعَلَّقُوا الْإِيلَ
 فِي عَقْلِهِمَا تَرَجِّمُهُ ابی موسیٰ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال رکھو اس قرآن کا اس طرح
 کہ جان محمد کی جس کے ہاتھ میں ہے اس کی قسم ہے کہ وہ اونٹ سے زیادہ بہا گئے والا ہے اپنی بندہ پر
بَابُ امْتِنَابِ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ خُشْ أَوَازِي سَ قُرْآنِ پڑھنے کا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكُلُّهُ بِهِ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ
 اللَّهُ لِلنَّبِيِّ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَفَقَّحُ بِالْقُرْآنِ تَرَجِّمُهُ ابو ہریرہ اسکو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سی محبت سے کہیں کو نہیں سنتا میری خوش
 آواز کو جو خوش آوازی سے قرآن پڑھے **ف** اذن اور سماع دونوں کے معنی لغت میں
 سننے کے ہیں اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالیٰ کی کہ مومن کو اس پر بلا کیفیت مثل اور صفات
 کی ایمان لانا ضرور ہے **عَنْ** ابْنِ شَهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَمَا بَالُذَنْ لِنَبِيِّ يَتَفَقَّحُ
 بِالْقُرْآنِ تَرَجِّمُهُ ابن شہاب نے یہی روایت اسی اسناد پر ذکر کی مگر اس میں یہ لفظ میں جو
 مذکور ہوئے مضمون دونوں کا ایک ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَفَقَّحُ
 بِالْقُرْآنِ تَرَجِّمُهُ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح
 کسی چیز کو نہیں سنتا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھتا ہو پھر اگر

لَقَدْ الْفَرَّانُ

بَابُ امْتِنَابِ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

عَنْ ابْنِ الْغَدَّادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَرَّمَهُ يُقَالُ سَمِعَ ترجمہ ابن ہاد نے اسی سند پر مثل اسی کی روایت کیا اور سمع کا لفظ نہیں
 کہا **عَنْ** ابْنِ عُذْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 أَكْبَلَ اللَّهُ لِسْتُحْ كَذَا ذِي لِسْتِي بِتَحْقِيقِ الْفُتَّانِ بِمَعْرِفَةِ ترجمہ اسکا وہی جواب پر گنہ
 مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سہمی بن ایوب اور قتیبہ بن سعید نے اور ابن حجر نے سنے
 کہا کہ روایت کی ہم سہمی بن ایوب اور محمد بن عمر نے اور ابی سلمہ نے اور ابو ہریرہ نے
 اور ابن عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھیجی بن کثیر کی روایت کی مثل مگر تیجے نے اپنی روایت
 میں کا ذکر کیا **عَنْ** بَرْزِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَنْ رَأَى عَبْدًا كُنْ فَنِي أَوْ لَا شَعْرِي أُعْطِيَ مِنْ مَادَّةٍ مِثْلَ مَا فِي دَاوُدَ ترجمہ
 پریدہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن تمیم یا فرمایا اشعری کو ایک
 آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے **عَنْ** ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي مُوسَى كَوْنًا لَيْسَ قَدْ أَنْتُمْ قَدْ أَنْتُمْ
 الْبَارِحَةَ لَقَدْ أُوتِيَتْ مِنْ مَادَّةٍ مِثْلَ مَا فِي دَاوُدَ ترجمہ ابو موسیٰ نے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوسوسے اگر تم مجھے دیکھتے ہو میں تمہاری قرأت سن رہا ہوں
 کی رات کو یہ حدیث سن رہا ہوں ایک آواز دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں
 سے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَخْلَبٍ الْمَدَنِيِّ يَقُولُ قَدَّمَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ لَهُ سُورَةُ الْفَتْحِ عَلَى رَأْسِهِ فَدَجَّعَ فِي قَدَامَتِهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ
 لَوْ لَا أَنَّ أَحَافَ أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى النَّاسِ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قَدْ أَتَيْتُكُمْ ترجمہ عبد اللہ بن مفضل
 کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے راہ میں سعد بن معاذ سے ٹپھی رہنے انا
 فتحنا، اپنی سواری پر اور آواز دوسرا کرتے گئے اپنی قرأت میں معویہ نے کہا اگر مجھے اسکا خوف
 نہ ہوتا کہ لوگ مجھے گھیر لیں گے تو میں انکی قرأت تکوینا **ف** ترجمہ کہتے ہیں آواز کے
 رز نے اور کانپنے کو کہ وہ نہایت لطیف دیتی ہے اور خوش آوازی کا قرآن میں ہونا باعث
 ہے دل پر اس کے زیادہ اثر کرنا اسی لیے سب سے نہایت آواز خوش سے اور بن مگر گویوں اور

صحیح
 صحیح

لیس
 لیس

باب
 باب

پڑھی جا اور ابن حنفیہ انہوں نے عرض کی کہ میں پڑھی گیا پہرہ کو دے لگا پہرہ فرمایا آپ کہ پڑھی جا
 اور ابن حنفیہ انہوں نے کہا پہرہ میں پڑھی گیا پہرہ ایسا ہی کو دے لگا پہرہ آپ فرمایا پڑھی جا اور
 ابن حنفیہ انہوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور تکبیر گھڑے کے پاس اتنا توجہ خوف ہوا کہ کہیں
 پہنچے کو کچل نہ اے اور میں نے دیکھا ایک سائبان سا کہ اس میں چراغ سے روشن تھی اور وہ دو پہر
 چڑھ گیا بہانگ کہ میں اسے نہ دیکھتا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تھے کہ
 تمہاری قرات سن رہے تھے اور تم پڑھ ہی جاتے تو صبح کہتے اس طرح کہ لوگ انکو دیکھتے اور وہ انکی نظر
 سے پوشیدہ نہ ہو **ف** معلوم ہوا کہ فرشتوں کو دیکھنا محال نہیں **عَنْ ابْنِ مَوْسَى الْأَنْصَارِيِّ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
مَثَلُ الْأَرْجَةِ يَرْجِعُ طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ
الْمُسْكِرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلُوٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الزَّيْطِ لَا
رِيحَ لَهُ طَيِّبٌ وَطَعْمُهُ مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ
لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر
 اس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترجیح کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزا اسکا اچھا ہے اور کہادت
 اس مومن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کجی کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر نرا میٹھا ہے اور کہادت
 اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے مانند پھول کی ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور
 کہادت اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا ہر اندر اس کی سی ہے کہ اس میں خوشبو ہی نہیں اور
 مزا کڑوا ہے **عَنْ قَتَادَةَ يَفْضَلُ الْأَنْصَارِيَّةَ عَمَّا كَانَ فِي خَلْقِهِ مِنْ هَذَا بَدَلِ**
الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ ترجمہ قتادہ سے یہی روایت اسی اسناد سے مروی ہوئی مگر ہم اسکی روایت
 میں منافق کے بدلے فاجر ہے **بَابُ فَوْضَلِكُمْ حَافِظُ الْقُرْآنِ حَافِظُكُمْ مِنْ ضَلَالَةِ كَايِلِ**
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاهِلُ بِالْقُرْآنِ
مَعَ الشَّفَرَةِ الْكَاكِ الْأَبْدَنُ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَى شَأْنٍ
 لَكَ أَجْدَانِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا مشاق (اوس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اور پھر رگ فرشتوں کے ساتھ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ ابْنِ مَوْسَى الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے جو لوح محفوظ کے پاس لکھتے رہتے ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں انگشتا ہے اور سب کو محنت ہوتی ہے اور اسکو دو نواب ہر **ف** اسے یہ نہیں ثابت ہوا کہ اٹکنے والا کا درجہ مشاق اور حافظ سے بڑھ کر ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اسکو ایک اجر قرات کا ہے ایک محنت کا **مُسْتَحِب** نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے سعید اور کہا سلم نے روایت ہم سے ابو یوسف نے اون سے وکیع نے اون سے ہر شام نے دونوں نے روایت کی قتادہ سے اسی اسناد سے اور وکیع کی روایت میں یہ لفظ میں **وَالَّذِي يُقْرَأُ** وہویش تدعلیہ لاجزان یعنی جو پڑھتا ہے اور سب سختی ہوتی ہے اور اس کے لیے دو نواب ہیں **بَابُ التَّحْبِيبِ قَدْ أَتَى الْقُرْآنَ عَلَى أَهْلِ الْفَضْلِ** **أَنَّكَ الْفَارِسِيُّ الْفَضْلُ مِنَ الْكُفْرِ عَلَيْهِ** ترجمہ فضل کا اپنے سے کم کے آگے قرآن پڑھنے کا بیان **سَعْنُ** **أَنْتَ نَبِيٌّ مَلَائِكَةُ** **أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ كُفْرِي بِأَخِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** **إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَفْذَحَ عَلَيْكَ** **قَالَ اللَّهُ سَمِعَنِي لَكَ** **قَالَ اللَّهُ سَمَاعِي** **قَالَ فَجَعَلَ** **أَبْنُ يَسْبَكِي** ترجمہ انس بن مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب سے (یہ مرد اور میں سب فارسیوں کے) کہ اللہ عزت و اے بزرگ و اے نے مجھے حکم کیا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں انہوں عرض کی کہ کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام آپ سے لیا آپ نے فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام میرے آگے لیا تو ابی بن کعب سے کہے **ف** یہ ردنا شکر اور بشارت کا تھا کہ تیری بے ضیاع نخبہ نسبت خاک کو کہ رب لا فلاک نے میرا نام لیا نتیجہ تھا قرآن سے الفت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت کا اور اس حدیث کو ثابت ہوا کہ فضل ہیں اگر قرآن اپنے شاگرد یا کم درجہ کو کہتے ہوں تو مستحب ہے۔ اور حکمت اس میں یہ تھی کہ قرآن کی تلاوت اور سننے میں کوئی کسی سے عار نہ کرے اور ہمیشہ علما و فضلاء ہی اپنے شاگردوں کو سناتے رہیں اور اس کے جلالت شان حضرت ابی بن کعب کی معلوم ہوتی ہے اور طہیت اہل محل قرآن کے باب میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ فارسیوں کے اور تالیفوں کے مقتدا ہوئے حضرت عمر نے ہی اپنے زمان خلافت میں جب قرآن کی جمعیت قائم کی تو انہی کو امام قرار دیا **سَعْنُ** **أَنْتَ نَبِيٌّ مَلَائِكَةُ** **أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** **قَالَ كُفْرِي بِأَخِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** **إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَفْذَحَ عَلَيْكَ** **قَالَ اللَّهُ سَمِعَنِي لَكَ** **قَالَ اللَّهُ سَمَاعِي** **قَالَ فَجَعَلَ** **أَبْنُ يَسْبَكِي** ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا مگر اس میں کہیں

بَابُ التَّحْبِيبِ
عَنْ أَبِي يَسْبَكِي

عَنْ أَبِي يَسْبَكِي
عَنْ أَبِي يَسْبَكِي

بَابُ
عَنْ أَبِي يَسْبَكِي

الذین کفروا کے سبب کا ذکر ہے **ف** یہ سورہ چونکہ مختصر اور جامع اصول دین ہے اور بہت
 امور اور ظہیر صدور اور اخلاص کے نذر سے پہری ہے اسلیو ہی کے سنا کا حکم ہوا اور شاید کہ کسی
 طرح کا شبہ آیا ہو کہ اس میں اسکا جواب منکور ہو **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنِي مِثْلَهُ **ترجمہ** تہ وہ سبھی وہی مضمون مروی ہوا **بَابُ**
 فَضْلِ اسْمَاءِ الْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْفِرَاقَةِ مِنْ حَاطِطِهِ لِلرَّسْمِ وَالْبَيْعِ عِنْدَ الْفِرَاقَةِ وَالْمَدْنِ
 قُرْآنِ مَنَہ اور حافظہ اسکی فرمائش کرنے اور رونا اور غور کرنے کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ وَصَفَى
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْذِرُكُمْ الْقُرْآنَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أُنْذِرُكُمْ وَفَعَلْتُكُمْ أَنْزَلَهُ قَالَ إِنْ أَشِئْتُمْ أَنْ أَسْمَعَكُمْ مِنْ عَنِّي فَقُلْتُ
 اللَّهُ أَشَقُّ إِذَا بَلَغْتُ لَكُمُ إِذَا جِئْتُمْ مِنْ كَلِّ أُمَّةٍ يَشْهَدُ وَجْهًا يَكُ عَلَى هَوَاكُمُ
 شَهِيدًا نَفْتُ نَارِي أَوْ عَمَلِي فِي نَجْلِ الْإِنْسَانِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَاتَ دُمُوعُهُ لَيْسَ
ترجمہ عبد اللہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے آگے قرآن پڑھو میں نے
 عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں آپ کے آگے پڑھوں اور آپ ہی پر اور تر ہے آپ نے فرمایا میری
 جانتا ہے کہ میں اور کونوں پہر میں نے سورہ نسا پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچی کھیف
 اذ جئنا قومین نے سر اٹھایا یا مجھے کہنے چکی تو میں نے سر اٹھایا اور دیکھا کہ آپ کی انویہ یہی ہیں
ف اس آیت کو سنو یہ کہ کیا ہو گا جب ہم بلائیں گے ہر امت میں کوئی نال تا نیوالا اور چھو بلائیں ان کی کج حال تانیا کو اور اس آیت
 سے بڑی علامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ آپ نامی امتوں پر گو اسی دیگر
 اور ہر نبی کی تصدیق کرے گی اور یہ رونا اس وجہ عالی کی خوشی اور مبارکبادی اور احوال قیامت
 کی یاد سے ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن سننا اور اسکی فرمائش کرنا مستحب ہے اور قرآن سنکر رونا
 اور اس میں غور کرنا اور فکر کرنا دین کے عمدہ کاموں میں سے ہے **عَنْ** أَهْلِ عَمَشٍ بِطَلَا
 الْأَسْنَادِ وَذَادَهُنَا ذُرِّيَّةَ وَآيَتِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْهُوَ عَلَى
 الْمَسْكِينِ قَدْ أَهْلَقَ **ترجمہ** عمنش سے یہی روایت اسی اسناد مروی ہے مگر اس میں اتنی زیادہ
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ قرآن پڑھو میرے آگے ادا آپ نہر ہے
فائدہ اس معلوم ہوا کہ قاری اگر بچے ہو اور سماع بلند جگہ میں تو یہ بے ادبی نہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جادوی (میدونون باز آریں نہیں مدینہ میں) اور وہاں سوداؤں میں بڑی بڑی کوٹمان کے لاوئے بغیر
 کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی تاتہ دار کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اُسکو
 چاہتے ہیں اور آپؐ فرمایا ہر کیوں نہیں جاتا ہے تم میں سے ہر ایک جبکہ کو ادھ کیوں نہیں سکتا یا
 نہیں پڑھتا اور آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اوس کے لیے دواؤں میں سے اور تین بہتر
 تین اوستیوں سے اور چار چار سے اور سیطرہ جنتی آیتیں ہوں اوستی اوستیوں سے بہتر **کتاب**
فَصَلِّ فِرَاسَةَ الْقُرْآنِ دُورَةَ الْبَقَرَةِ قرأت قرآن اور سورہ بقرہ کی فضیلت کا بیان **عَنْ ابْنِ**
الْبَاهِلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ
فَأَنَّهُ يَأْتِيَنِي يَوْمَ الْعِيَةِ شَفِيعًا لِّمَا بَدَأْتُ أَقْرَأُ الزُّهْرَادِينَ الْبَقَرَةَ دُورَةَ ابْنِ عِمْرَانَ فَإِنَّمَا
يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْعِيَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَّابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِدْقَانِ مِنْ طَلِيحٍ
صَوَّاتٍ مُخَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أَقْرَأُ دُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا
حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلْغَنِي أَنَّ الْبَطْلَةَ الْمَحْرُومَةُ ترجمہ الی امامہ
 بابی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کو
 دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی ہو کر آوے گا اور دوسور تین چھٹی پڑھو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران
 اس لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گے گویا دو بادل ہیں یا دو ساپان ہیں یا دو ٹکڑیاں ہیں اور تے
 جانور دن کی محبت کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف سے اور سورہ بقرہ پڑھ کر لینا اسکا برکت ہو
 اور چوڑنا اسکا حسرت ہو اور اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے جادوگر لوگ **عَنْ** **مُعَاوِيَةَ** **بَعْدَ مَا لَمْ يَسْأَلْهُ**
مُسْلِمُهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَكَأَنَّهُمَا تَالِفَتَانِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَأَنَّهُمَا تَالِفَتَانِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَأَنَّهُمَا تَالِفَتَانِ
 معادیہ نے بھی اس سند کی مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہوں نے دونوں جگہ دیکھا کہا ہے
 کی جگہ صرف دوا کہا اور قول معویہ کا نہیں لکھا **عَنْ** **الشَّوْكَانِيِّ** **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **أَنَّ** **ابْنَ** **عَبْدِ** **اللَّهِ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُ** **يَقُولُ** **سَمِعْتُ** **رَسُولَ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَسَلَّمَ** **يَقُولُ** **يُؤْتِي** **بِالْقُرْآنِ** **يَوْمَ** **الْعِيَةِ**
وَأَهْلُو الْبَيْتِ كَأَنَّهُمْ يَمْلِكُونَ بِهِ تَقْدِمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ بِأَلِ عِمْرَانَ وَكَرَبَ لَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ أَمْثَالٍ مَا تَسْبِيحُهُمْ يَبْدُو قَالَ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ
أَوْ طَلَتَانِ سَوْدَاوَانِ يَبْنِيَانِ شُرُوكَ أَذْكَأَهُمَا فِدْقَانِ مِنْ طَلِيحٍ صَابِغٍ مُخَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا

باب فی قرأت القرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب فی

صواع

مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ كَرِهَ مَا فِي لَيْكَةِ كَفَنَّاكَ مَرْجَمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَمْ يَكُنْ
 ابُو مَسْعُودٍ كَعْبِ ثَرْغِيفٍ كَرِيسٍ طَا اُورِ مِیْنِ لَمْ يَكُنْ مَجْمُورًا اِیْثَ مَهَارِیْ زَبَانِیْ یَهُوْخَیْیَیْ بَیْ سُوْرَه
 الْبَقَرَةِ دَوَا اِیْتُوْنِ كِیْ فَضِیْلَتِ مِیْنِ اُنْهَوْنِ لَمْ یَكُنْ كَمَا نَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ فَرَمَا یَا بَیْ كَہ
 سُوْرَه الْبَقَرَةِ دَوَا اِیْتُوْنِ جَوْرَاتِ كَہْ ثَرْغِیْ اُسْكُوْكَ اُنْیَیْ مِیْنِ **ف** اُسْكُوْكَ اُنْیَیْ مِیْنِ یَعْنِیْ تَجَدُّیْ كَہ
 بَدَلِیْ اِیْثَ شَیْطَانِ بَیْ مَجْمُورٍ كَا نِیْ مِیْنِ یَا اُورِ اِیْتُوْنِ سَیْ یَحْجَیْ كَہْ ثَرْغِیْ اُسْكُوْكَ اُنْیَیْ مِیْنِ یَا اُورِ اِیْتُوْنِ
 اِنْ مَسْعُودٍ كَا نَضَارِیْ قَالِیْ قَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدْ كَا تَا لَیْنِ اَلَا یَا بَیْ مِیْنِ
 اِیْثَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْكَ كَفَنَّاكَ قَالِیْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَمْ یَكُنْ اَبَا مَسْعُودٍ وَهُوَ یَطُوْرُ
 یَا اَبِیْتِیْ نَسَا لَتْهُ خَدَّیْنِیْ یَا اُورِ اِیْتُوْنِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرْجَمَهُ ابُو مَسْعُودٍ لَمْ یَكُنْ
 اُسْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَكُنْ فَرَمَا یَا جَوْرَاتِ اِیْتُوْنِ اُورِ سُوْرَه الْبَقَرَةِ كَہْ ثَرْغِیْ اُسْكُوْكَ اُنْیَیْ مِیْنِ یَا بَیْ كَہ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَمْ یَكُنْ كَمَا كَہْ مِیْنِ ابُو مَسْعُودٍ طَا اُورِ وَہْ كَعْبِ كَا طَوَاتِ كَرْتِیْ تَہِیْ سُوْمِیْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ سَیْ
 یُوحِیَا اُورِ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ نَبِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كِیْ طَرَفِیْ سُوْرَہِیْ بَیَانِیْ كَہْ **ف** یَا اُورِ اِیْتُوْنِ كَہ
 یَا بَیْ كَہْ اِیْثَ اَبُو مَسْعُودٍ سُوْرَہِیْ بَیْ كَہْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 ہِیْ اُورِ سَیْ سَنَیْنِ تَا كَہْ سَنَدِ اِیْثَ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 مَرْجَمَہِیْ اُورِ ہِیْ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 اِیْثَ مَسْعُودٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بَیْ Kَہْ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 سَلَمَیْ مِثْلِیْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بَیْ Kَہْ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 فَضِیْلَتِیْ سُوْرَةِ الْكُحُفِ ذَا یَیْثِ اَلْکُنْ تَہِیْ سُوْرَهْ كَہْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 قَرْنِ اَوَّلِیْ سُوْرَةِ الْكُحُفِ عَصَمَیْ قَرْنِیْ الدَّحَالِیْ مَرْجَمَہِیْ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 سَلَمَیْ لَمْ یَكُنْ فَرَمَا یَا جَوْرَاتِ دَوَا اِیْتُوْنِ اَوَّلِیْ سُوْرَهْ كَہْ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 اُنْ دَوَا اِیْتُوْنِ مِیْنِ اُنْھَوْنِ كَہْ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ اُورِ اِیْثَ اُسْ لَیْیَیْ اُنْھَوْنِ لَمْ یَكُنْ
 خَمِیْہِیْ دَیْجَالِیْ مِیْنِ اُنْھَوْنِ اُنْھَوْنِ اُنْھَوْنِ اُنْھَوْنِ اُنْھَوْنِ اُنْھَوْنِ اُنْھَوْنِ اُنْھَوْنِ

میشکہ

میشکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپؐ فرمایا کہ ان سے بچو۔ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں بوجہ تو انہوں نے کہا یہ صفت ہر مومن کی اور میں اسکو دوست رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا اور یہ کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک میں اللہ پاک کا ایک ہونا بے پرواہی سے عباد ہونا مذکور ہے پاک کپڑے پہنا ہونا یعنی قدیم ہونا اوس کی ذات کا سمبر کوئی نہ ہونا یعنی ہمیشہ ہونا مذکور ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک میں مذکور ہیں پھر کیونکر مومن کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اوس کے گناہ بخیر دو جو بھلا میں عافیت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بند کو دوست رکھنا خدا کو یہ ہے کہ اسکو عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجا لادے اور اسکو دل سے یاد کرے اسکی محبت کو سارے جہان سے مقدم سمجھے **بَابُ فَضْلِ قِذَاذِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ** سعودتین کی فضیلت کا بیان **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَنَا إِذْ أَنْزَلْتُ إِلَيْكَ لَمْ يَوْمِئِذٍ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ترجمہ عقبہ عامر کے بیٹے نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی تیز ادتری ہیں کہ انکے مثل کہی نہیں دیکھیں اور وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن سعود کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور ہمت کا اجماع اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن سعود کی شافہ ہے اور نہ ہی معلوم ہوا کہ لفظ قل ہی قرآن میں داخل ہے اس پر ہی اجماع ہے (نودی) **عَنْ حُفَیْہِ** ابن عامر کا کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنزل اُنزلت علی ایک لَمْرَیْئَ مِثْلُہُنَّ قَطُّ الْمُعَوَّذَتَيْنِ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر ہوا **بَابُ فَضْلِ مَنْ يَقُومُ** یا الْقُدْرَانِ وَیَعْلَمُہُ قرآن پر عمل کرنے والے کی اور اسکو کہانیوں کی فضیلت کا بیان **عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ دَجَلٌ أَنْتَاهُ اللَّهُ الْقُدْرَانِ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أَنْتَاهُ اللَّيْلُ وَأَنْتَاهُ النَّهَارُ دَجَلٌ أَنْتَاهُ اللَّهُ مَا لَا يَفْعُو سَفْعُهُ أَنْتَاهُ اللَّيْلُ وَأَنْتَاهُ النَّهَارُ** ترجمہ سالم اپنے باپ سے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روای ہیں کہ

کہ آپ فرمایا رشک کسی اور پر روا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا
 ہو اور وہ اسکو رات کو پڑھتا ہو دن کو اُدسہر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مال دیا
 ہو کہ وہ رات کو بھی خرچ کرتا ہو دن کو بھی **ف** رشک دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے
 کی نعمت داخل ہو جاوے اور پھر مجاہدے اور یہہ باجماع امت حرام ہے دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت
 کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اتنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ سے مجھے ہی نصیب کرے اور
 اسکو عربی میں غبطہ کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحا میں ہی ہوتا ہے بیان بھی
 رشک سے وہی مراد ہے نہ معنی **اَوَّلُ عِلِّی** **عَنْ** **سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عِلٌّ لِنَفْسٍ رَجُلٍ أَنَا اللَّهُ هَذَا الْكِتَابُ
فَقَامَ بِهِ أَكَاءُ اللَّيْلِ دَانَا لَلْهَارِ دَرَجُلٍ أَعْطَاكَ اللَّهُ مَا لَا تَحْتَدِّقُ بِهِ أَكَاءُ اللَّيْلِ وَنَاءُ
الْهَارِ تَرْجَمَهُ أَسْكَاهُ عَنِ **عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فُلَانٌ رَجُلٌ أَنَا اللَّهُ مَا لَا تَسْلُطُهُ عَلَى هَذِهِ كَتَبَ فِي
الْحُورِ رَجُلٌ أَنَا اللَّهُ حَسَدُهُ فَيُؤَيِّضُ بِهَا وَيُعْلِمُهَا تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَتَبَ تَسْمِيَةَ رَسُولِ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد روا نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ جس پر اللہ نے مال دیا اور اسکے
 خرچ کرنے پر اس حق کی توفیق دی دوسرے وہ کہ اس شخص کی کو موافق حکم کرتا ہے اور کہلاتا ہے
 (حکمت سے مراد علم حدیث ہی **عَنْ** **عَامِرِ بْنِ أَثَلَةَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ خَارِثَ لِقَى عُمَرَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَعْمِلُ عَلَى مَرَكَبَةٍ فَقَالَ مَرِنَ
اسْتَعْمَلَتْ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ أَبِزَى قَالَ وَمِنْ ابْنِ أَبِزَى قَالَ مَوْلَى مَوْلَى الْيَمَانِ قَالَ
فَاسْتَفَلَنْتُ عَلَيْهِ مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِي لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنَّهُ عَامِلٌ بِالْقَدْرِ بَعْضُ قَالَ
عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْفَعُ
بِعِلْمِ الْيَمَانِ قَوْلًا مَا أَقْبَضُكُمْ بِهِ أَخْبَرَنِي تَرْجَمَهُ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الحارث
 نے ملاقات کی حضرت عمر سے عساف بن مین اور حضرت عمر نے اون کو کہا تھا کہ تم پر کسیکو تحصیلدار بنادینا
 غرض حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے جنگل والوں پر کس کو تحصیلدار بنانا تو کہا اب بنی امیہ حضرت عمر نے کہا اب بنی امیہ
 انہوں نے کہا ایک غلام انہوں ہمارے مین حضرت عمر نے کہا تم نے غلام کو ان پر تحصیلدار کیا انہوں نے

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

نہیں

کہا کہ وہ فارسی میں کتاب اللہ کے اور ترکہ کو بائنا خوب جانتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہاری
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سب سے کچھ لوگوں کو بلند کرے گا اور کچھ
 لوگوں کو گرا دیگا **ف** یعنی جو اس کے تابع ہوں گے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پاویں گے
 اور جو منکر ہوں گے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اہلادین **عَنْ** عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ
 الْكِنَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ أَخْبَرَهُ أَخْبَرَهُ لَيْثُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 بِسُفَّانٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الرَّهْدِيِّ تَرْجُمَهُ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ سَمِعْتُ
 جَوَادَ بْنَ كَنْزٍ مَرْوِيٌّ هُوَ يَصِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ بَنَ سَعْدِ بْنِ زُهْرِيٍّ فِي رِوَايَةٍ كِي **بَابُ**
بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدِيثٍ وَبَيَانِ مَعْنَى الْقُرْآنِ كَمَا سَأَلَ حُرُوفَ مِثْلِهِ اور
 اس کے مطلب کا بیان **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنَ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى
 غَيْرِ مَا أُقْرَأَ هَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ نَبِيَّهَا فَيَكُونُ أَنَّ أَعْجَلَ
 عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَلَتْهُ حَتَّى أَهْرَكَ ثُمَّ كَبَّبَتْهُ بِرِدَائِهِ فَنَحَتْ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ مَا
 أَقْرَأَ نَبِيَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ أَقْرَأُ فَقَرَأَ الْقِرْدَانَةُ الَّتِي
 سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي
 أَقْرَأُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْوْفٍ فَأَقْرَأُ
 مَا تَشْكُرُ مِنْهُ تَرْجُمَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ كَيْ فَرَزَنْدَةَ كَمَا سَأَلَ مِنْ سَمِعْتُ عُمَرَؓ کہ کہتے تھے
 ایک دن میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور
 یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ انکو جلد بکڑ لون مگر میں نے
 اپنے مہدت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈالکر کہنچا اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں نے ان سے سورہ فرقان
 سنی خلاف اس کے جیسے آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو
 چوڑا کر دو اور ان سے کہا پڑھو پھر انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتنی ہے پر مجھ سے کہا پڑھو میں نے بھی پڑھی (یعنی مجھ سے)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی اب بھی آپ (فرمایا کہ ایسی ہی اتنی ہے اور فرمایا کہ بات
 یہ ہے کہ قرآن سات حرفوں میں اترا ہے اس میں سے جو کلمہ آسان ہو اس طرح پڑھو **ف** نودی
 کہا سات حرفوں میں اترا قرآن کا محض آسانی اور سہولت است کہ لیے تھا جیسے اور روایتوں میں
 بلقرع آچکا ہے کہ آپ (فرمایا کہ ابھی میں عرض کی کہ میری است پر آسانی ہو اور سہولت حرفوں
 تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عدد دون سے مراد کیا ہے بعضوں نے کہا سات کا
 عدد صرف سہولت کے لیے ہے حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا قول یہ ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنی سات سے
 آگے نہیں ہو سکتی اب ہر مطلب میں ہی کسی قول میں ایک یہ کہ مراد اس سے سات مضمون
 ہیں جو خلاصہ مطالب قرآن ہیں جیسے وعدہ وعید محکم متشابہ طلال خرام قصص اور مثال اور
 بعضوں نے کہا مراد اس کی کیفیت قرأت کی اور اس کے کلمات نکالنے کی ہے جیسے ادغام اظہار تخفیف
 ترقیق امالہ مد قصر میں اسلیم کو قبائل آپس میں ان قواعد دن میں اختلاف رکھتے تھے پس اللہ
 تعالیٰ نے است کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جسے ادغام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ ادغام کرے
 جسے منقل ہو وہ نہ کرے اس طرح اظہار وغیرہ کا حال ہے اور بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ
 اور حروف مراد ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہاں روایت کی اون پر حکم
 اپنی کتاب میں پھر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قراتیں
 اور وجہ ہیں اور کسی نے کہا سات لغات عرب کے مراد ہیں جیسے تین اور معد اور یہ فصیح لغات میں
 اور کسی نے کہا سات زبانیں قبیلہ مصر کی اور یہ سب لغات قرآن میں جاری دار وہوئی ہیں ذیہ کہ ایک
 جگہ ہون یا ایک کلمہ میں ہون اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغات جمع ہیں جیسے
 وعبد الطاعوت ونزعم ونلعب وبعادین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابو بکر باقلانی نے
 کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتوں طرح کے لغات مروی ہو چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
 است نے اسکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اسکو اکٹھا کر لیا ہے مصحف میں
 اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو تواتر ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کو معانی
 کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور منافات نہیں کہتے کہ ایک معنی دوسرے کا ضد ہو

دعا مقبول ہو تو ہر نامک تو میں نے عرض کی یا اللہ بخش دو میری امت کو یا اللہ بخشد میری امت کو (یہ
 دو ہونہیں) اور میری مین نے اٹھا رکھی ہے اس دن کے لیے جس دن سب خلق میری طرف رغبت کریں گے
 یہاں تک کہ ابواسمیر علیہ السلام بھی کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہم کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے ان
 سے محمد بن بشر نے اون کو اسماعیل بن ابی خالد نے اون سے عبد اللہ بن حبیب نے اون سے عبد الرحمن بن
 ابی یسلی نے انہوں نے کہا خبر دی مجھے ابی بن کعب نے کہ وہ مسجد کعبہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک
 شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور ایک قرأت پڑھی باقی سارا قصہ ذکر کیا جیسے ابن ابی نعیر کی روایت
 سے اور پھر اس نے کہا کہ کان جالیسا فی المسجد الحرام اذ دخل رجل فصل فقدر ان یقولوا فاقض الحدیث
 بمثل حدیث ابن مسعود ترجمہ وہی ہے اور پھر اس نے کہا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ علیہ السلام کان جلیسا فی
 غیار قال فانا کجندیل فقال ان الله یأمرک ان تقرء القرآن علی حدیث قد قال سأل الله معافا
 ومغفرة وان اشی لا یطیون لک ثم اناک الثانیة فقال ان الله یأمرک ان تقرء القرآن علی
 حدیث قال سأل الله معافا ومغفرة وان اشی لا یطیون لک ثم اناک الثالث فقال ان الله یأمرک
 ان تقرء القرآن علی ثلثة احواف فقال سأل الله معافا ومغفرة وان اشی لا یطیون لک ثم
 اناک الرابع فقال ان الله یأمرک ان تقرء القرآن علی سبعة احواف فاما احواف قرئت علیک
 فقد اصابت ترجمہ ابی بن کعب نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی عفار کے تالاب پر تھو کہ ان کے
 پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کے ایک
 حرف پر قرآن پڑھاؤ آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی سعادت اور بخشش چاہتا ہوں اور میری امت
 اس کی طاقت نہ رکھو گی پہر دو بارہ ان کے پاس آئے اور کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ آپ اپنی امت
 کو دس حرفوں پر قرآن تشریف پڑھاؤ آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے عفو اور بخشش اس کی چاہتا ہوں
 اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا پہر تیسری بار آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ اپنی
 امت کو تین حرفوں میں قرآن پڑھاؤ آپ نے عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس کا عفو اور اس کی
 بخشش چاہتا ہوں اور میری امت سے یہ نہ ہو سکے گا پہر آئے وہ چوتھی بار اور کہا کہ بیشک اللہ حکم فرماتا ہے کہ اپنی
 امت کو قرآن سات حرفوں پر پڑھاؤ اور جس حرف پر پڑھیں گے ان حرفوں میں سے وہ ٹھیک ہو گا کہا مسلم نے
 اور بیان کی یہ روایت ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے اون سے اس کے باب نے ان کے شعبہ نے

اسی اسناد و مثل اس روایت کی باسب ترتیب القیادۃ و اجتناب الیحد و اتباعہ
 سورۃ تین فاکتبی فی رکعۃ قرآن پھر شہر کر پڑھئے اور دوسعت یا زیادہ ایک گت میں پڑھئے
 کا بیان **عن** اَبی اَیوب قال جَاءَنَا نَعْلٌ لِّكَ نَعْلُكَ بَنُ سَنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ
 يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ الْفَافَ حَذَّكَ أَمْرِيَاءُ مِنْ مَكْرِ هَاشِمٍ أَوْ مِنْ
 مَكْرِ غَيْرِ يَاسِينَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَعَنَ اللَّهُ نَعْلَهُ وَكُلَّ الْقَدْرَانِ قَدْ أَحْصَيْتَ غَيْرَ
 هَذَا قَالَ إِنْ لَا تَدْرُ الْفُصْلَ وَرَكَعَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَقَدْرِ الشُّعْرَانِ أَتَوَّامًا
 تَقْرَأُونَ الْقَدْرَانِ لَا يَجَاوِزُ رِوَايَتَهُمَا وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَدَسَّوْهُ لِيَوْفِقَ رَأْيَ الْفُصْلِ
 الصَّلَاةِ الرُّكُوعُ لَا يَسْجُدُ وَإِنْ لَا يَعْلَمُ النَّظَائِرَ الْيَتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقْرَأُ سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ خَلَّ عِلْقَمَةُ فِي أَنْفِهِ
 ثُمَّ خَدَّجَ فَقَالَ قَدْ أَخْبَنِي رِيْعًا قَالَ بَنُ سَنَانٍ لَيْسَ فِي رِوَايَتِهِمَا حَذُّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَهُودٍ كَذَّ
 إِلَى عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَكُنْ لِيَعْنِيكَ بَنُ سَنَانٍ تَرْجُمُهُ إِلَى دَاخِلِ فِي كَهْنِ أَيْكَ أَوْ إِلَى آيَا حِكْمِ يَكِي
 بن سنان کہتے ہیں عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور کہا کہ اے ابو عبد الرحمن آپ اس حرف کو ادا
 پڑھتے ہیں یا میں یا غیر اسن ہر یا میں یا غیر یا میں عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں نے سنا ہے کہ قرآن
 مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کو اور اس نے پھر کہا کہ میں بفضل کے تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا
 ہوں عبد اللہ نے کہا تو ایسا نہ کہتا ہے جیسے خفین جلدی جلدی مٹھی جاتی ہیں بہت سی لوگ قرآن
 ایسا پڑھتے ہیں کہ اور ان کی ہنسی سے بھر نہیں اور نہ مگر قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں ہاڑتا ہو
 اور جتنا ہے تب نفع دیتا ہے نماز میں افضل کن رکوع اور سجدہ ہے اور میں اور ایک ٹکڑو سورۃ
 کو پچھتا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو ملا کر پڑھا کرتے تھے پھر عبد
 اللہ نے ہو گئے اور علقمہ انکے پیچھے داخل ہو گئے اور کہا کہ مجھے خبر دی اوس کی تین میرے اپنی ریت
 میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی مجید کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور نہیک بن سنان نام
 نہیں لیا **ف** نودی نے کہا عبد اللہ یہ جو کہا کہ میں نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف
 کے یہ گویا اس کے جواب کو کنارہ کیا ایسے کہ معلوم کیا کہ اسکو سوال کرنے کی کچھ بہتری مقصود تھی
 اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترنم کہ وہ شہر شہر کرتا ہے اور رکوع و سجدہ کا

بالتسبیح الطائیں اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

تفسیر جامعہ
تفسیر جامعہ
تفسیر جامعہ

نور کمال

افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہے ہر ذرہ حدیث مرفوعہ میں آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افضل غزوہی ہے جس میں قیام نہ کیا ہو اور جو سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کہ ایک ایک رکعت
پڑھا کرتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئی ہیں کہ سورہ رحمن اور وانجم ایک رکعت
میں اور اقرب اور الحاقہ ایک میں اور طہ اور ذاریات ایک میں اور واقعہ اور نون ایک میں اور
سال سائل اور الذاریات ایک میں اور دہل لمطفین اور عبس ایک میں اور مدثر اور نمل ایک
میں اور ہل لے اور لاقسم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور الزلزال ایک میں اور
افضل اور انکو افضل اسیلے کہتے ہیں کہ جدا جدا امین اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال
یعنی سات سورتیں لہی ہیں پھر ذوات الہامین اور وہ سورتیں ہیں جن میں ایک سوایت کو قریب
ہیں پھر ثانی ہیں پھر افضل اور افضل کی ابتدا میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قتال سے آخر تک
افضل ہے بعضوں نے کہا حجرات سے کسی نے کہا ق سے عکس اِنَّ اَوَّلَ اٰیٰتٍ نَّزَّلَتْ عَلٰی رَسُوْلٍ
عَبْدِ اللّٰهِ یُقَالُ لَهُ فُضِّلَ بِنِ سِنَانٍ بِمَثَلِ حَدِیْثٍ وَکُنِیْعٌ غَدِیْنٌ اَنْتَ قَالَ فَاَنْتَ عَلَمٌ
لِّیَدُ حُلِّ عَلَیْهِ فَعَلْنَا لَهُ سَلَهُ عَنِ النَّظَارِ اَلَمْ یَقُلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بَقْدِ اَمْرٍ فَرُکَعَةٍ نَدَّ حُلَّ عَلَیْهِ نَسَّالَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ یَعْمُرُوْنَ سُوْدَةً فَنَ
عَمِّرُوْا کَعَابَ مِنَ الْمُفْضِلِ فَاَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اَبُو اَبِی ل نے کہا کہ ایک مرد آیا عبد اللہ
بن مسعود کے پاس بن سنان نام پھر حدیث بیان کی و تکمیل کی روایت کی مثل رہنے جیسے اوپر گذری
مگر اتنا فرق ہے پھر عاقبہ آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ اون سورتوں
کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے
تھے مسودہ گئے اور ان کو پوچھا اور پھر ہماری پاس تاکر کہا وہ بیس حد تین ہیں دس رکعات میں پڑھی
جاتی تھیں افضل میں سر عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف میں کھاسا مسلم نے اور بیان کی ہم
سے یہی روایت اسحق بن ابی اسیم نے اون سے عیسیٰ بن یونس نے اون سے عیسیٰ بن اسحاق سے
مثل روایت اون دونوں روایوں کی (یعنی مثل روایت بن سنان اور اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ
نے کہا میں ان نظار کو پچھتا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت میں
پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے اِنَّ اَوَّلَ اٰیٰتٍ نَّزَّلَتْ

کہا میں خیال کرتا ہوں کہ سنا یہ یہی کہا اور ہلاک کیا اسی اللہ تعالیٰ نے یہ سبب پیدا کرنا ہوں گے
 اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفضل کی سورتیں پڑھیں اجر کی شب کو اور سید علیہ
 نے کہا تم نے پڑھا ایسا جیسا کوئی شعرون کو پڑھتا ہے ہمیں بیشک قرآن سنا ہے اللہ ہم کو یاد دہین وہ
 جو بڑی لگی ہوئیں سورتیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور وہ اٹھارہ سورتیں ہیں
 مفضل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر رحم کا لفظ ہے **عَنْ شَقِيقِ بْنِ جَعْفَرٍ رَجُلٍ مِّنْ**
بَنِي تَمِيمٍ قَالَ لَكَ بِعَيْنِكَ بَنِي سَنَانٍ الرَّعْدُ اللَّهُ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفْصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّيْءُ أَقْدَحْتُ النَّفَّاسَ الْيَتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّمْ يَقْدُرُ يَوْمَئِذٍ فِي بَنِي كَعْبَةَ تَرْجَمَهُ شَقِيقٌ نَهَى ایک شخص بنی جبیلہ کا جبر
 شہیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں مفضل سب سورتیں ایک رکعت
 میں پڑھتا ہوں پھر عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہی پڑھتا ہے میرے پڑھتا ہوں شعرون کہ میں جانتا ہوں ان
 دو سورتوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایک ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے **عَنْ أَبِي**
دَاوُدَ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَفَعِي اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفْصَّلَ الْكَلِيلَةَ
كَذَلِكَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّيْءُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَقْدَحْتُ
النَّفَّاسَ الْيَتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُرُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَذَكَرَ خَيْرِينَ
سُورَتَهُ مِنَ الْمُفْصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ تَرْجَمَهُ اسْكَادِسُ جو اوپر گند اتنی بات
 زیادہ ہے کہ پھر عبد اللہ نے ذکر کیا ان میں سورتوں کا مفضل ہے جو ایک ایک رکعت میں دو دو آپ
 نے تھے **بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ قَرَأَتُونَ كَابِيَانِ عَنْ ابْنِ نَحَّاسٍ قَالَ**
رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَهُوَ يُعَلِّمُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْرَأُ
هَذِهِ الْآيَةَ فَعَلَّ مِنْ مُّذَكِّبٍ آدَا أَذْ ذَا قَالَ بَلْ دَا لَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ مَسْعُودٍ
رَفَعِي اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَسِبَ ذَاكَ
 تَرْجَمَ ابْنِ اسحاق نے کہا میں نے دیکھا ایک شخص نے اسود بن یزید سے پوچھا اور وہ عبد میں قرآن
 پڑھتے تھے کہ تم مذکر میں ذال پڑھتے ہو یا ذال انہوں نے کہا وال سنی ہے میں نے عبد اللہ بن مسعود
 سے اور وہ اب من مذکر میں کہتے تھے کہ ذال سنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یعنی میں نے سنی میں)

نَحْوُ

نَحْوُ

نَحْوُ

مَنْ

نَحْوُ

عن

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ

هَذِهِ الْحَقُّ فَقُلْ مَنْ مُدَّكَ رَجْمُهُ عِدَايَ لِي بِسُوءِ مَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنْهُ وَمَنْ يُؤْتِ الْإِنْسَانَ حُسْنَ دِينٍ فَلْيَسِّرْ لَهُ سُبُلَهُ

پُرستو تہ اپنے دال کے ساتھ عن عَلَمَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَلَئِنْ كُنَّا لَنُحِبُّونَهُ

الدُّرْدَادِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى فِرَاقِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ

نعم انا قال لكيف سمعت عبد الله يقول هذالك الايه واليها ادا اوصى قال سمعت

يَقْرَأُ وَاللَّيْلَ إِذَا يَفْثَى وَالْكَافُورَ إِذَا تَنَفَّسَ ۚ فَإِذَا فُتِنَتْ الْقُلُوبُ فَاتَّبَعُوا أُمَّةً مَكَرُومَةً ۚ

صلی اللہ علیہ وسلم یفرحوا ولکن ہوا یدبہا من ان سواہ

یہ سب کچھ حکیم نے کہا تم سام کو لے کر باغیچہ میں جاؤ اور وہاں جا کر بیٹھ جاؤ۔

مگر متہم کو تسلیم، اذاً غصے میں نہ کہ عداوت میں ہے تب دلیل ادا غصے، والذکر الانشی

سے لکھا اللہ کی قسم میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یون ہی پڑھتے سنا ہے اور یہ جان

لوگ جانتے ہیں کہ کمین پڑھوں اور اخلق الذکر والانس فی تدوین انکی نہیں مانتا ف نوزی سے لگا

گمازری نے کہا ہے ایسی ردا اتیوں میں لیں سمجھنا چاہیے کہ یہ درمیں اول میں انہیں پھر مسرور

گمبھین اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہنچی وہ معذور ہیں جو یہی علم رکھتے ہیں۔

ظہیر مصحف عثمانی مک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر یہ مصحف عثمانی کو باقاعدہ کتابت کر

منسوخہ شائع ہو گیا پھر سہی کے اسکا حکامات ہمیں کیا اور میں اس پر کرب و غم

مہدی مگر وہ اس سے بڑا چمکتا ہے اور ہمیں چاہیے۔

انکو وہ خود ہی جانتے تھے کہ بقرآن نہیں ہے اور مسلمات کا اعتقاد رکھتے تھے کہ قرآن کے

اور چیز کھن حرام ہے گریہ و فغان کا یا بددشت کی بیاض تہی کہ جو چاہئے ہے کلمہ کہہ لیتے تھے

عثمان اور تمام صحابہ قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو بکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو بعد ازیں

لوگ سب کو فرما جاتے ہیں غرض اس سند نقیبہ میں عبد اللہ کا اور کام صحابہ کا احکامات

تفسیر وغیرہ اتنا کہ قرآن میں جائز ہے، مابینین یہ حرم دی ہے کہ مسجد اقصیٰ کے صحن میں سکون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تھی وجہ اس کی یہ ہو سکتی ہے کہ بسبب کمال شہرت کو اس کو چھوڑ دیا ہو اور اس قرآن کی کتابت
 کا التزام نہ کیا ہو یا اپنے حافظہ کے اعتماد سے اس کی نگینے کی حاجت نہ بھی ہو **عَنْ** اَبِي اَحْمَدٍ قَالَ
 اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي نَجْمٍ قَالَ خَلَّ سَعِيدٌ اَنْصَلَ فِيهِ ثُمَّ قَامَ اِلَى اَخِيَّتِهِ فَبَسَّ فِيهَا قَالَ فَبَاكَ وَبَعَلَ
 فَعَرَفَتْ فِيهِ عَوْنُ الْقَوْمِ وَهَيْئَتِهِمْ قَالَ بَحْسَ اِلَى جَنَّتِي ثُمَّ قَالَ اَتَحْفَظُ كَمَا كَانَ
 عَبْدُ اللَّهِ يَقْدِرُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ رَحِمَهُ اَبِي اَسْمٍ نے کہا علقمہ نام میں آ اور مسجد میں گئے
 اور وہاں نماز پڑھی اور ایک حلقہ پر لوگوں کے گدے اور ان میں بیٹھ گئے پھر ایک شخص آیا اور
 لوگوں کے خلی اور درخت اس طرف سے معام ہوئی تھی پھر وہ میرے بازو پر بیٹھ گیا اور اس نے کہا
 کہ آپ کو یاد ہے جس عبادہ پڑھا کرتے تھے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مثل اس پر کی روایت کی **عَنْ**
عَلْقَمَةَ قَالَ كُفَيْتُ اَبَا الدَّانِئِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ
 الْعِرَاقِ قَالَ مِمَّنْ هُمْ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ هَلْ تَقْرَأُ عِلْقَمَةُ عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ وَاللَّيْلُ إِذَا يَخْلُفُ قَالَ فَقَرَأْتُ
 وَاللَّيْلُ إِذَا يَخْلُفُ وَالنَّهَارُ إِذَا يَخْلُفُ وَاللَّيْلُ إِذَا يَخْلُفُ قَالَ فَكُلُّكَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا رَحِمَهُ علقمہ نے کہا میں ابو الدرداء سے ملا تھا انہوں
 نے کہا تم کہاں کے ہو میں نے کہا عراق کے انہوں نے کہا کس شہر کے میں نے کہا کوفہ کے انہوں
 نے کہا تم عبد اللہ بن مسعود کی قرأت پڑھو میں نے کہا ہاں کہا واللہ میں نے واللہ میں نے
 یفشی والخصار اذا تجلی والذكر والانشی پڑھا تو وہ ہنس دیے اور کہا میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے ایسا ہی سنا ہے پڑھتے ہوئے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے اون سے عبد اللہ
 نے اون سے داؤد نے اون سے عامر نے اور ان سے علقمہ نے کہ آیا میں غلام کو اور ملا ابو الدرداء سے اور ذکر
 کی حدیث مثل حدیث ابن علیہ کی **بَابُ** اَلَا قَاتِبِ الْيَتِي مَحْجَرِ الصَّلَاةِ فِيهَا حِينَ وَقَعْنَ
 مِمَّنْ نَازِعٌ هُوَ اَوْنُ كَابِيَانِ **عَنْ** اَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْلُفُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحِينَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ رَحِمَهُ اَبُو بَرِيدٍ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد نماز سے منع فرمایا
 جب تک سورج نہ ڈوبے اور اسی طرح صبح کی نماز کے بعد جب تک آفتاب نہ نکلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

بَابُ اَلَا قَاتِبِ الْيَتِي مَحْجَرِ الصَّلَاةِ فِيهَا حِينَ وَقَعْنَ

مِمَّنْ غَابَ وَاحِدٌ مِّنْ أَهْلَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَمَّا رُبِىَ الْخَطَابِ
 رَفَعَى اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى عَنِ الْمَلُوكِ
 بَعْدَ الْخَبَرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغُوبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے
 کہا کہ سنائیں نے کسی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطاب پہنچے اور
 وہ ان سب زیادہ سیرے پیاری ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد نماز کے جب
 تک کہ آفتاب نہ نکلے اور فجر عصر کے کہ جب تک آفتاب نہ ڈوبے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت
 کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے کیجیے نے اون سے شعبہ نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ
 سے ابوعنان سمعی نے اون سے عبد الاعلیٰ نے اون سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے
 اسحاق نے اون سے معاذ نے اون سے ان کے باپ نے ان سب روایت کی قتادہ سے اسی اسناد
 سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور ہشام نے یوں روایت کیا بعد الصبح تھے لتشرق الشمس **عَنْ**
 اِبْنِ سَعْدٍ اَلْحَدِيثِ رَفَعَى اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَوةَ
 بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغُوبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 ترجمہ وہی جواب پر گذرا **عَنْ** ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَفَعَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَثُّ أَحَدُكُمْ فَيَعْمَلُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ
 غُرُوبِهَا ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
 ایسا نہ کرے کہ اور وقت چھوڑ کر طلوع آفتاب کی وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت **عَنْ**
 اِبْنِ عُمَرَ رَفَعَى اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْزَرُوا صَلَوةَ كُمْ
 طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ شَيْطَانِ ترجمہ وہی جواب پر ہوا اتنا زیادہ
 ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سنگین کے بیچ میں سے نکلتا ہے **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ رَفَعَى
 اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَدَأَ أَحَابِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُودُوا
 الْمَلُوكَ حَتَّى تَبْرُزُوا إِذَا غَابَ أَحَابِبُ الشَّمْسِ فَأَخْرُودُوا الْعُلُوكَ حَتَّى تَغِيَّبَ ترجمہ
 عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کنارہ سورج کا تو نماز
 میں تاخیر کرو یہاں تک کہ حزب صاب ہو جاوے اور جب غاب ہو جاوے کنارہ آفتاب کا نماز میں

دیگر وہاں تک کہ بر آفتاب غائب ہو جاوے **عَنْ** ابْنِ بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 صَلَّى نَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْحُمْصِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ عَمِلَتْ
 عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَصَبَّحُوا فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُ مَوْلَانِ وَلَا صَلَاةَ
 بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُمُ الشَّاهِدُ الشَّاهِدُ الْجَمُّ رَحِمَهُ ابْنُ بَصْرَةَ غَفَارِي فِي كَمَا كَذَا تَرْجِيهِ
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی محض میں رک نام ایک مقام کا ہے ۲ اور فرمایا کہ یہ
 نماز تم سے اگلوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو ضائع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اسکو
 دو نثار اب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ ملے اور شاہد سہرا دستارہ ہر
ف اس حدیث سے بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اسکی یہ ہے کہ اول وقت
 ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دین اور شیطان کے سیگوں سے بعضوں نے کہا کہ ہنگامہ اور
 لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار و فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا
 سیگوں سے دو نوکرا سے سر کو مراد ہے اور یہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہے
 اور وہ اپنا سر اسو سطی قریب سورج کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کریں وہ شیطان کو پونچھے اور
 آپ سجدہ نہ پہنچو دین بیٹھے اور سورج کے پونچنے والے اسوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں
 اس لیے نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار
 کرتے ہیں وہ اپنے عقل کو خدا اور رسول سے زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بے
 عقل نہیں **ک** اسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابرہیم
 نے ان سے انکے باپ نے اون سے ابن اسحاق نے اسے زہیر بن ابی جحیفہ ان سے خیر بن نعیم حمیری
 نے اسے عبداللہ بن ہریرہ نے اور وہ ثقہ ہیں اون سے ابی تمیم نے اون سے ابی بصیر غفاری نے
 کہا ابویصر نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی رسالت مثل ہوا
 بالاک **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّكَّانِيِّ وَكَانَ يُقَالُ عَنْ ابْنِ تَيْمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ
 ابْنِ بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ
 بِمِثْلِهِ رَحِمَهُ اسکا اور گند **عَنْ** مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَةَ
 ابْنَ عَامِرٍ الْجَمْعِيَّ رَفَعِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عَنْ ابْنِ بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْكَبَ كَانَتْهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ثَا
 حِينَ يَجْعُدُ لَهَا الْكَفَّارُ ثُمَّ مَلَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ بِحُضُورِكَ حَتَّى يَسْتَعِذَّ الظَّلُّ بِالرَّحْمَةِ
 ثُمَّ أَقْبَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُحَرِّجُهُمْ نَادَا أَقْبَلُ الْفَتَى فَصَلَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ
 بِحُضُورِكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقْبَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ
 قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِينَئِذٍ يَجْعُدُ لَهَا الْكَفَّارُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَالْوَصِيُّ حَدِّثْنِي عَنْهُ
 قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ رُؤُوسَهُ فَيَمُضِعُ وَيَسْتَنْشِقُ يَسْتَنْشِقُ الْآخِرَتِ خَطَايَا
 وَجْهِهِ وَرَبِّهِ وَخَلِيلِيهِ ثُمَّ رَدَّ غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ الْآخِرَتِ خَطَايَا رَجْعِهِ
 مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يُغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ الْآخِرَتِ خَطَايَا يَدَيْهِ
 مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْمُرُ رَأْسَهُ الْآخِرَتِ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ
 الْمَاءِ ثُمَّ يُغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ الْآخِرَتِ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أُنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنَّ
 هُوَ تَائِبٌ فَصَلَّى فَحَمْدُ اللَّهِ وَاتَّقَى عَلَيْهِ وَجْهَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلَّهِ
 إِلَّا انْعَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَمَا كُنْتَ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَخَدَّتْ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ بِأَمْلِكِ
 الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو
 أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ يُجْعَلُ هَذَا الرَّجُلُ ثَقَلًا عَمْرُو دِيَا
 أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَذَبْتَ سَيِّئًا وَرَدُّ عَطَى دَا قَرَّبَ أَحِبِّي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ
 عَلَى اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِهِ لَوْ كَرِهْتُ سَمْعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ
 أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدْتُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا كَذَبْتُ يَوْمَ أَبَدًا أَوْ لِكُنِّي سَمْعَتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ
 ترجمہ مکرر بن عباس نے روایت کی شداد بن عبد اللہ العمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں آدمی
 امین ابی امامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انہوں نے کہا کہ میں جاہلیت میں یعتیر
 کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب تہانون کو بیعت تھے (یعنی
 چبوزنوں کو یا مقاموں کو) یہ بیان امام وغیرہ کے نام کے امام باڑہ جو ترہ مشرک لوگ بنا لیتے ہیں
 غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے
 اور میں اپنی سعاری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

دنوں چھوڑ دی۔ انصاف کی قوم اکثر اور غالب اور سلطنتی بہر میں نے نرمی کی (یعنی جلد بخیر ہو)
 اور داخل ہوا میں مکہ میں اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون ہیں فرمایا میں نبی ہوں میں نے عرض کی نبی
 کسے کہتے ہیں فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے میں نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام
 دیا ہے مجھے مائے داروں کو نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا
 اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا میں نے عرض کی پھر آپ کو ساتھ کون ہیں اس میں آپ
 نے فرمایا آزاد اور غلام، اوی نے کہا اور ان دنوں میں آپ کو ساتھ ابو بکر اور بلال تھے جو آپ پر آیا
 لا چکے تھے پھر میں نے عرض کی کہ میں آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ
 ہو سکے گا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ پھر جب تنگ میں ظاہر ہو گیا
 تو میرے پاس آنا انہوں نے کہا کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آکر
 اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگاتا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آئے تھے یہاں
 تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب نے کیا کیا جو مدینہ میں آئے
 ہیں انہوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالنا چاہا تھا مگر
 کچھ ذکر ہو کر پھر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے رسول اللہ آپ مجھ کو بھیجتے ہیں
 آپ نے فرمایا تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے میں نے کہا جی ہاں پھر میں نے عرض کی کہ اللہ
 کے نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے نماز
 سے خبر دو تب آپ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر نماز سے بچو یہاں تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جاوے
 اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں سیٹھوں کے درمیان ٹھکتا ہے اور اسوقت کا فرنگ اس کو سجدہ
 کرتے ہیں (پھر اگر تم یہی نماز پڑھو گے تو ان سے مشابہت ہوگی) پھر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو
 کہ اسوقت کی نماز کی گواہی کہ ان کا تبین گواہی دینگے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبل ہوگی یہاں تک
 کہ پھر سایہ نیزہ کا اس کے سر پہ آجاوے (یعنی ٹھیک دوپہر ہو) تو پھر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اسوقت
 جہنم جوں کی جاتی ہے پھر سایہ آجاوے (یعنی سویرا دھوپ) پھر نماز پڑھو اس لیے کہ اسوقت کی
 نماز میں فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے یہاں تک کہ پھر تم عصر کو پھر کے رہو نماز سے یہاں تک
 کہ آفتاب غروب ہو جاوے اس لیے کہ وہ ڈوبتا ہے شیطان کے دونوں سیٹھوں کو بیچ میں

اور اوقات بھی کافراد سجدہ کرتے ہیں پیر میں نے عرض کی اسے اس کے نبی اب وضو بھی فرمائیے
 آپ نے فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لیکر گلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک چھاڑے
 مگر جاتے ہیں اس کے چہرہ اور مونہہ اور منتہون کے سب گناہ پر حریب وہ مونہہ دھوتا ہے جیسا اس نے
 حکم کیا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے چہرہ کے گناہ اس کی دماغی کے کناروں سے پانی کے تپہ روہ اپنی
 ہاتھ دھوتا ہے کہ منہ و ناک تو گر جاتے ہیں دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں پر
 پانی کے ساتھ پیر سر کا سر کرتا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے نوکوں
 سے پانی کے ساتھ پیر اپنے دونوں پیر دھوتا ہے مخنون ناک تو گر جاتے ہیں گناہ دونوں پیروں کے
 انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ پیر اگر وہ کٹھڑا اور اس کے ناز پڑی اور اس کی تعریف
 کی اور خوبیاں بیان کیں اور بڑائی کی جیسے اس کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے
 لیے اس کے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنی گناہوں سے ایسا صاف ہو گیا گویا اس کی ماں نے
 آج ہی جنما ہے پیر یہ حدیث عمرو بن عبسہ نے ابو امامہ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے نواسہ ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھو تم کیا کہتے ہو کہ میں ایک جگہ میں آدمی کو
 اتنا ثواب ملتا ہے (یعنی تمہارے بیان میں کچھ فرق ہے) اب عمرو بن عبسہ نے کہا اے
 ابو امامہ میں بڑا ہوا اور میری بڈیاں گل گئیں اور موت کو گناہی ہو چکا پیر مجھے کیا ضرورت
 ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جو بڑے باندہوں اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ایک دو تین بار سات بار تک سنتا تو بھی کہی نہ بیان کرتا مگر میں نے اس کو بھی زیادہ بار سنا ہے
 حسب بیان کی (غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکھتا ہوں نہ یہ کہ سات بار سو کم اگر سنو تو روایت روا
 نہیں) **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَحْكُمَ مَلُومَ الشَّكَمِ دَعَا قَوْمَهُ حَتَّى جَاءَتْهُمُ حَضْرَتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 مسلمانوں کے مان فرمائی ہیں کہ حضرت عمر کو وہم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منہم کیا کہ
 کوئی ملامت تم سے اور غروب کو ناز پڑے **فَ** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ نے
 یہ سہو فرمایا کہ انہوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ دو رکعت بعد عصر ادا
 کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے پینے بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑھنا اور سکو

روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ دو رکعت بعد عصر ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے پینے بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑھنا اور سکو

ابو سعید اور ابو ہریرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اسکی خبر کئی راویوں نے دی ہے اور ان دونوں راویوں
 میں تطبیق اس طویل ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ
 ایسے وقت ذکر کے آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اس طرح مصر کی عادت غروب آفتاب
 کے وقت ترک ہو اور عین رات میں نہیں وارد ہوئی ہے اور یہ وہ نمازین مراد ہیں جو بلا سبب پر
 جا کر میں یعنی نوافل وغیرہ **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْرُجُوا طَوَّعَ الشَّمْسِ وَلَا غَرُوبَهَا فَكُلُّوا حِينَ ذَلِكَ **ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا** سلمان کی مان کر مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہمیں چوتھین کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاص کر اپنے نمازون کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نہ کی عادت مت کرو کہ ہمیشہ اس وقت ادا کیا کہ **عَنْ** كُرَيْبِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَبَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسُورِ بْنِ مَعْرُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَوْ سَلُّوا أَلْغَائِثَةَ لَوْحِ الْكِنِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اقْدُرْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ كُلِّ مِجْمَعٍ وَسَلِّعَا عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أَخْبَرْنَا أَنَّكَ تَصَلِّيَهَا وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَعَالِي عَنْهُمَا وَكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عَمِّ بْنِ الْخَطَّابِ فِيهِ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّاسِ عَنْهَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلِّ أَمْ سَلِّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوا إِلَيَّ أَمْ سَلِّ أَمْ سَلِّ مَا أُرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَمْ سَلِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيَهَا أَمَّا حِينَ صَلَّاهَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَذْرٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى هُمَا نَارَ سَلِّ إِلَيْهِ الْجَارِيَةُ فَقُلْتُ قَوْمِي لِيَنْبِئُ فَقُولِي لَهُ قُولِي أَمْ سَلِّ مَا أُرْسَلُونِي اللَّهُ رَاقٍ أَسْمَعُكَ تَنْفَعُ عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ أَدَاكَ فَعَلِيهَا فَإِنْ أَشَادَ بَيْدَهُ فَاسْتَأْجَرِي عَنْهُ قَالَتْ فَفَعَلْتُ الْجَارِيَةُ فَاشَارَ بَيْدَهُ فَاسْتَأْجَرِي عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بَنِي سُرَّاءِ أُمِّيَّةٌ سَأَلَتْنِي عَنْ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ أَنَا إِنِّي

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عنہا

سَمِعْتُ

گئی پہ جب آپ پڑھ کر تو آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی ابی اسمیر کی تم نے اون رکعتوں کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد
 میں نے پڑھیں اور اس کا سبب تھا کہ میری پاس قبیلہ عبد القیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم
 کا پیغام زمین ان میں مشغول رہے اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا سو وہ یہی تھیں **ف**
 احادیث سے کوئی فائدہ ہوئے ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جو سبب بنت روزنہ
 کی قضا ہو تو اس کے اور اسباب اور یہی مذکور صحیح ہے ثانیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز
 کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہ میں ہی جائز ہے بخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ
 ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوٰۃ لیل و نہار کی دو دو رکعت ہر اور یہی مذکور
 ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کا اختیار کریں جیسو آپ
 نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور اور قوم کی ہم آیت اور ارشاد کو مقدم رکھا اس لیے کہ سلام کسی قوم
 کا ایک شخص کے سنت سے اولی ہے **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ التَّحَدُّثَيْنِ اللَّتَيْنِ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا
قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِذْهُ شَغِلَ عَنْهُمَا أَوْ تَسَيَّعُ مَا فَصَلَا هُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَتْهُمَا وَكَانَ
إِذَا أَصْبَلَ صَلَّوْا أَتَتْهُمَا تَرْجُمُهُ الْبُحْلَةُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتوں کو
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھا کرتے
 تھے پھر اب جب آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی
 نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھا کرتے پھر اس کو بھی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے **ف** اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کی قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ اس کو سنت ظہر سمجھا
 جائیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے
 قبل پڑھی جاتی ہیں پس یہ فرمایا بھی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
مَا تَوَكَّلْتُ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِي بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطْرٌ مِمَّا
حَضَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَرَمَاتِي مِمَّنْ كَرِهُتُ أَنْ يَكُونَ مَعِيَ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بعد کی دو رکعتیں کہی نہیں چھوڑیں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَوَكَّلْتُ إِلَّا**
مَا تَوَكَّلْتُ إِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي قَطْرٌ مِمَّا وَلَا عِلَافَةَ لِي بِهِ دَعَا لِي

باب فیہ
 باب فیہ

قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو نمازیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں کہیں ترک نہیں کیں نہ پہلے در رکعتیں فجر سے پہلے اور دو عصر کے بعد **ف** فجر عصر کی جب یہ سہول گئی اور بعد عصر کے اکبار پڑھ ہی جب یہ دامت کی اور فجر کی تو ہمیشہ پڑھتا رہتا **عَنْ** ابْنِ جُرَاجٍ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمُسْرَدٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَوْمُهُ الْوَفَى كَانَ يَكُونُ عِنْدِي لَا صَلَواتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِيقَتِي فَقَعِي الرُّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ترجمہ ابو اسحق نے اسود اور مسروق سے روایت کی کہ دونوں نے کہا کہ ہم کو اسی دپتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جسد میں گھر میں ہوتی اس دن ضرور دو رکعت پڑھتے اپنے گھر کے بعد کی **بَابُ** اسْتِحْبَابِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ نَازِ مَغْرِبِ اُردو رکعت کا بیان **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ قُلَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الطَّلُوحِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلَى صَلَوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَضِلُّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِي هُمَا قَالَا كَانَ بَرَانَا مَعْلُومًا لَكُمَا مَا مَرَّ سَادَ لَكُمَا بَعْضًا ترجمہ مختار بن نفعل نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا ان نظر ان کو جو بعد عصر کے پڑھتے ہیں انہوں نے کہا حضرت عمرؓ ہمارے تھے اور ہمارے جو لوگ بعد عصر کے پڑھتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو رکعت پڑھتے تھے بعد غروب آفتاب کو قبل نماز مغرب کے سو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم کو پڑھتے ہوئے دیکھتا رہا اور نہ ہکا حکم کرتے تھے (یعنی بطریق وجوب کو) اور نہ اس سے فرماتے تھے **ف** اس روایت سے مستحب ہو گا دو رکعتوں کا مغرب کی اذان اور فرض کے بعد میں ثابت ہوا اور صحیح یہ ہے کہ یہ مستحب ہیں اور ایجاب استیجاب اور تابعین کی مثل حدیث اور اسحاق کے ہلکے مستحب کہا ہے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے صحابہ اس کو مستحب جاتے تھے اور اسی طرح مالک اور اکثر فقہاء اور نحوی نے انکو بدعت کہا ہے مگر بہر دو امتیں ان سب پر حجت ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ تَبَاذَلْنَا الْوُفَى لِمَلَكَةٍ

عَنْ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُلَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الطَّلُوحِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلَى صَلَوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نَضِلُّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِي هُمَا قَالَا كَانَ بَرَانَا مَعْلُومًا لَكُمَا مَا مَرَّ سَادَ لَكُمَا بَعْضًا

عَنْ أَبِي رَزِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُوفِ
 وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْذَرْ الْعَنَى إِلَّا مَرَّجَةً سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَبْرِيَاك
 رَاوِي يَمِينُ كَرْتِي فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي نَا زُخُوفِ كَا اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی ہے جیسے اور مذکور پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتِ الْخُوفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ كَأَيُّفَةٍ مَعَهُ
 وَكَأَيُّفَةٍ بِأَدَاةِ الْمَدَى وَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَاحِدًا الْآخَرُونَ وَصَلَّى بِهَيْمِ
 رُكْعَةً ثُمَّ قَامَ طَلَا فَنَارَ رُكْعَةً رُكْعَةً قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِذَا كَانَ كَمَا
 أَكْتَمَ مِنْ ذَلِكَ فَصَلَّى دَاكِبًا أَوْ قَائِمًا كَوْنِي إِيْمَانًا مَرَّجَةً عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَا زُخُوفِ پڑھی بعض دن اس طرح کہ ایک گروہ آئیے ساتھ کھڑے ہو اور ایک غنیم کے آگے اور
 آپ نے لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر وہ لوگ غنیم کی طرف گئے اور دوسرے آئے اور ان کے ساتھ
 بھی ایک رکعت پڑھی پھر دونوں گروہوں نے اپنی اپنی رکعت دوسری ادا کر لی اور ابن عمر نے کہا جب
 خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو سواری پر یا کھڑے کھڑے پڑھو اشارہ سے **عَنْ** حَاجِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخُوفِ فَصَفَّاهُ
 صَفَيْنِ صَفَّ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعُدُوَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَبِيلَةِ لَكُنَّا فِي النَّيْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا جَمِيعًا ثُمَّ رُكْعَةً وَرُكْعَةً جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعْنَا رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
 وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ اتَّخَذَ بِالسُّجُودِ وَصَفَّ الَّذِي بَيْنَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ فِي خَلْفِ الْعُدُوِّ
 فَلَمَّا قَامَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّجُوَّ قَامَ الصَّفُّ الَّذِي بَيْنَهُ اتَّخَذَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ
 بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ قَدَّمَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ وَاتَّخَذَ الصَّفُّ الْمَقْدَمَ ثُمَّ رُكْعَةً الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكْعَةً جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعْنَا رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا ثُمَّ اتَّخَذَ بِالسُّجُودِ
 وَالصَّفُّ الَّذِي بَيْنَهُ كَانَ مُوَحَّدًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ فِي خَلْفِ
 الْعُدُوِّ فَلَمَّا قَامَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّجُوَّ قَامَ الصَّفُّ الَّذِي بَيْنَهُ اتَّخَذَ الصَّفُّ
 الْمُوَحَّدُ بِالسُّجُودِ فَجَعَلَ دَا ثُمَّ سَلَّمَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا قَالَ حَاجِرُ بْنُ رَافِعٍ
 اللَّهُ عَنْهُ كَمَا كَانَ يُصَلُّونَ حَسَنًا سَلَّمَ هُوَ كَمَا مَرَّ بِهِ مَرَّجَةً مَرَّجَةً حَاجِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مَرَّجَةً
 مَرَّجَةً

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا نماز خوف میں پھر سب دو صفیں کیں حضرت کے پیچھے اور دشمن اس وقت ہمارے آؤ قبلہ کے پیچ میں تھا اور حضرت نے تمبیر اولیٰ کہی اور ہم سب ہی اور حضرت نے رکوع کیا اور ہم سب ہی پھر آپ نے اور ہم نے رکوع ہو سر اٹھا کر پھر سجدہ کر کے آپ ہی اور وہ صف ہی جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے آگے کھڑی رہی پھر جب حضرت سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے قریب تھی کھڑی ہو گئی پیچھے کی دالے سجدہ میں گئے اور جب پھر آپ نے پھر کی صف اگر ہو گئی مادر اگر کی پیچھے ہو گئی اور رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب آپ کے ساتھ رکوع کیا (یعنی دونوں صفوں نے) پھر سر اٹھا یا آپ نے اور ہم سب پھر آپ سجدہ میں گئے اور اس صف کو لوگ جو آپ کے پاس تھے کہ وہ پہلی رکعت میں پیچھے تھے سب سجدہ میں گئے اور پہلی صف دشمن کے رو برو کھڑی رہی دینے جو پہلی رکعت میں لگے تھے ایہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے اور وہ صف جو آپ کے پاس تھی تب پہلی صف جبکی سجدہ میں اور انہوں نے سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب کہا جابر نے حدیث کو اجل تھا رہو چو کیدا رہا رہی سرداروں کے ساتھ کرنے میں اس حدیث کے ساتھ تک کیا ہے امام شافعی اور ابن ابی لیلیٰ اور ابی یوسف نے کہ جب دشمن تب کی طرف ہو اسی طرح ادا کریں اور شافعی کے نزدیک اگر کی صف کا پیچھے ہو جانا اور پیچھے کا آگے ہو جانا جائز ہے جیسا اس روایت میں آپکا اور اگر اپنی جگہ میں رہیں اور آگے پیچھے نہ ہوں جب ہی روا ہو جیسا ابن عباس کی روایت میں وارد ہوا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ عَزَّ وَتَعَالَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَوُّوا مِنْ جُحُشَتِهِ فَقَاتِلُوا فَإِنَّا لَا شِدَّةَ يَدًا فَلَئِمَّا صَلَّيْنَا الظُّمَّرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ لَوْ مِتْنَا عَلَيْكُمْ مَرَّتَيْنِ لَا نَنْقُصَنَّاهُمْ نَاحِرَةً جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالُوا الرَّحْمَنُ سَائِيَهُمْ مَلُوكُهُ هِيَ أَحَبُّ إِلَهُهِمْ مِنْ الْإِذَا وَلَا فَلَئِمَّا حَضَرَ الظُّمَّرَ قَالَ صُنُّوا صَفِيرَ الْمُشْرِكِينَ بَيْنَ دَيْنِ الْقِبْلَةِ قَالَ لَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُنَّ نَاوَدَكُمْ ثُمَّ كُنَّا نَحْمَدُكُمْ مَعَهُ الصُّفَّةُ الْأَوَّلُ فَلَمَّا قَامُوا بِحَدِّ الصُّفَّةِ الثَّانِي لَمْ نَأْخُذْ الصُّفَّةَ الْأَوَّلَ وَتَقَدَّمَ الصُّفَّةَ الثَّانِيَةَ فَقَامُوا مَقَامَ الْأَوَّلِ فَلَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَاوَدَكُمْ ثُمَّ كُنَّا نَحْمَدُكُمْ مَعَهُ الصُّفَّةُ

فَقَعْنَا

وَرَدَّ

وَرَدَّ

الْاَوَّلِ وَفَاقَ النَّاسِ فَمَا يَجِدُ لِقَافِ النَّاسِ ثُمَّ جَسَدًا جَمِيعًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاكُ ابُو الْاَزْبِجِ ثُمَّ خَصَّ جَابِرًا اَنْ قَالَ كَمَا يُعْمَلُ اَمْرًا وَكَمْ هُوَ كَاثِرٌ
 ترجمہ جابر نے کہا جہاد کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک قوم سے قبیلہ حمینہ کو
 اور وہ بہت لڑے پھر جب ہم ظہر بڑھ چکر مشرکوں نے کہا کاش کہ ہم ان پر ایک بار گئی حملہ کرتے تو انکو کاٹ
 ڈالتے اور جب میل علیہ اسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی اور حضرت نے ہم سے
 ذکر کیا اور مشرکوں نے کہا کہ اگلی اور ایک مارتا ہی ہے کہ وہ اولاد ہی ہی زیادہ انکو عزیز ہے پھر جب
 عصر کا وقت آیا ہم نے دو صفین بلذہلمین (یعنی آگے پیچھے) اور مشرک قبیلہ کیطرت تہی اور تمیز اولی
 کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب انکو کھینچا ہم سب نے اور اپنی اپنی صفوں میں کھڑے ہوئے
 رہیں اور سجدہ کیا آپ نے اور پہلی صف کو پھر جب آپ اور پہلی صف کھڑی ہو گئے دوسری صف
 سجدہ کیا اور اگلی صف پیچھے اور پہلی آگے ہو گئی اور اللہ اکبر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم
 اور رکوع کیا آپ کو اور ہم سب نے اور سجدہ کیا آپ کے ساتھ صف اول نے اور دوسری صف ایسی
 ہی کھڑی رہی پھر جب دوسری سجدہ کر چکے تو سب بیٹھ گئے اور سب کو سلام دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ابو الزبیر نے کہا کہ جابر نے ایک بات اور یہی کہی کہ جیسے آج کل یہ تمہارے حاکم کرتے ہیں عَنِ
 سَهْلِ بْنِ اِيْحَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اَمْرًا
 فِي الْخَوْفِ فَصَلَّاهُ خَلْفَهُ صَفَيْنِ فَصَلَّى بِالَّذِيْنَ يَكُوْنُ رَكْعَةً ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا
 حَتَّى صَلَّى الَّذِيْنَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ تَقَدَّأْنَا وَتَأَخَّرَ الَّذِيْنَ كَانُوا فَدَا اَمْعَمُ فَصَلَّى
 بِعِصْمِ رَكْعَةً ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى صَلَّى الَّذِيْنَ خَلْفَهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ رَجُلٌ سَهْلُ بْنُ اَبِي
 نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باروں کے ساتھ نماز خوف میں ادا کی کہ اپنے پیچھے دو
 صفین کہیں اور اگلی صف جو آپ کی پیروی ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور پھر کھڑے رہے یہاں تک
 کہ جو لوگ آپ کو پیچھے تھے انہوں نے ایک رکعت اپنی باقی ادا کر لی پھر وہ پیچھے ہو گئے اور پیچھے والے
 آگے ہو گئے پھر آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ جو آپ کو پیچھے تھے انہوں
 نے ایک رکعت باقی ادا کر لی پھر آپ نے سلام پیر دیا **ف** اس حدیث کو مالک اور شاہی و ابوداؤد اور
 وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور جابر سب صحابہ میں ہیں یعنی ہر وہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یہود

وسلم سر علی بن خوات رضی اللہ عنہ عن ثنی مکی مری مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوم ذات الرقاع صلوا الخوف ان تکاتفوا صلتا صلتا معنوا معنوا وحاکم العذر فصل بالذین
 معہ رکعة ثم ثبتت قائما ثم لا نفسی ثم انصرفوا فصوا وجاکم العذر وجاکم
 الطائفة الاخر فصل بعد الركعة التوکیف ثم ثبتت جاکم ثم لا نفسی ثم سلم بهم
 ترجمہ صالح بن خوات نے ایسی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے دن (نام ہے ایک غزوہ کا کسبائے ارسین پر میں چہتری باندھ
 تھی) کہ ایک گروہ نے صف باندھی اور حضرت کو ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ عنیم کے
 آگے رہا پھر اپنے اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف والوں
 نے اپنی ہماز پوری پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پرا باندھ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ
 نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھ رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر
 آپ نے سلام کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حتی اذا كنا بدار الرقاع قال کنا اذا اتينا على شجرة فليدك تزكنا
 لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا رجلا من المشركين وسيف رسول
 الله صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرة فاحد سيفي النبي الله صلی اللہ علیہ
 وسلم فاحد طه فقال لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انما في قال لا قال
 فمن يمنعك مني قال الله يمنعني منك قال فتهددا أصحاب رسول
 الله صلی اللہ علیہ وسلم فاحمد سيف رعلته قال فتودى بالطلوة فصل
 بطائفة ركنين ثم تاهروا فصل بالطائفة الاخرى ركنين
 قال فكانت لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذيج ركنات فلتعود
 ركنان ترجمہ جابری نے کہا کہ ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ پھر ہر جم ذات الرقاع
 ایک (رقاع ایک پھاڑا بھی نام ہے) تو ہماری یہ چال تھی کہ جب ہم کسی سیدہ وارد حنت پر پہنچتے
 تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چوڑ دینے پر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی تمنا ایک وجہ بن گئی تھی اس کے تمنا لیکر میان سے نکال لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

تم مجھ پر ڈرتے ہو آپؐ فرمایا نہیں اوس نے کہا کون تمہیں میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپؐ فرمایا امیر مجھ پر
 بچا سکتا ہے میرے ہاتھ سے پہر صبح آنے اسکو دمکایا اور اس کے تلوار میان من کمر لی اتنے میں اذان ہوئی
 نماز کی تو آپؐ ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو
 رکعت پڑھی اور آپؐ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدار درست ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی
 دو رکعتوں میں متغفل تھے اور یہی مذہب ہر امام شافعی اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بھری اور
 اور طحاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعویٰ مقبول نہیں اس لیے کہ نسخ کی
 کوئی دلیل نہیں **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حَابِئًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِ الطَّائِفَتَيْنِ
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْآخَرَةِ رَكْعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَكَلَّمَ
 وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ** ترجمہ امی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے
 پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 گروہ کے ساتھ دو رکعت پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت دو آپؐ کی چار رکعت پڑھی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت
ف اس سے یہی مسئلہ ثابت ہوا کہ نفل کے چھوڑنے کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ
 خلاف جو کرتے ہیں محض بے دلیل ہے **وَالْجُمُعَةُ**
 یہ کتاب ہر جمعہ کی بیان میں **ف** جمعہ بضم سیم اور سکون اور بفتح سیم سب جائز ہے چنانچہ فرارے
 یہی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ابام جالبیت میں جمعہ کے دن
 کو یوم الغدو یہ کہتے تھے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ** ترجمہ عبد اللہ کہنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے کوئی غم میں گا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لے
ف جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے واجب کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
 ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بھری سے یہی منقول ہے اور جمعہ
 سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ منتخب ہے اور واجب نہیں اور جمعہ پر نے بھی کئی روایتوں سے شک

کیا ہے چنانچہ ایک روایت مرفوعہ میں وارد ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص وضو
 کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہ پایا تو نہانا افضل ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ دَهْوًا لَكُمْ عَلَى الْيَمَنِ مِنْ جَاءَ مِنْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ
 عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ فرمایا اور آپؐ منبر پر تھے کہ جو تم میں
 سے جمعہ کی نماز کو آوے تو نہایوے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ادن سے عبد الرزاق
 نے ادن سے ابن جریج نے ان سے ابن شہاب نے ادن سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دو نو صاحب کتاب ہیں
 عبد اللہ بن عمر کے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت
 کی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حماد بن یحییٰ نے ادن سے ابن ابی شیبہ نے کہا خیر دی مجھ کو پوینر
 نے انکو ابن شہاب نے انکو سالم بن عبد اللہ نے انکو عبد اللہ نے کہ نا انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مثل اسکی جو اوپر مذکور ہے **عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ يَتْلُو يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا دَخَلَ الْجُمُعَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَنَادَى كُمْ لِي سَاعَةً هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي شَغُلْتُ الْيَوْمَ فَكَمَرْتُ الْقَلْبَ إِلَى أَهْلِ حِثِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ
فَكَمَرْتُ دَخَلَ أَنْ قُضِيَتْ قَالَ عُمَرُ الْوُضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي بِالْعُسَلِ ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سوروی سے کہ عمر بن خطاب خطبہ
 پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (۱) اور روایتوں سے
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ تھے اور حضرت عمرؓ نے انکو بکارا کہ یہ کون سا وقت ہے آنے کا
 (یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہوں نے کہا مجھ پر آج کام ہو گیا اور میں گھر بھی نہیں گیا تھا کہ اذان
 سنے تو مجھ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ وضو ہی سہی مگر تمکو معلوم نہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَتِمُّ**
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
فَعَرَفْنَاهُ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِحَالٍ يَتَخَذُونَ عَبْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
مَا زِدْتُ حِينَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ أَنْ قُضِيَتْ لَمْ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوءَ أَيْضًا
الْمُتَمَعُّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ

فَلْيَغْتَسِلْ رَحِمَهُ ابُو هريرة لما حضرت عمر ايك دن جمعہ کا خطبہ لوگوں میں پڑھتے تھے کہ عثمان بن عفان
 آئے اور حضرت عمر نے کہا کیا حال ہوگا اور لوگوں کا جواذان کے بعد دیر لگاتے ہیں تو حضرت عثمان
 نے کہا اے امیر المؤمنین جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور کہا حضرت
 عمر نے کہا خیر وضو ہی سہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی
 جمعہ کو آوے تو ضرور نہاویں **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مَخْلُوقٍ رَحِمَهُ ابُو سَعِيدٍ ظَهَرَ
لَهُمَا کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا نہانا ہر مانع کو واجب ہے **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَكَادٍ لِحَرِّهِمْ مِنَ الْعَوَالِي نِيَّاقُونَ
فِي الْعَبَادَةِ وَيُصِيبُهُمُ الْخَبَرُ لَكُنْجَرٍ مِنْهُمْ الْيَوْمَ كَأَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانًا
مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطْعَمُونَ لِيَوْمَكُمْ هَذَا
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گھر دن کو اور مدینہ کی
 بلند محلوں سے اور عبا میں پہنچتی تھی (اوشوں کے بالوں کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بد بولتی تھی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے ان میں سے اور فرمایا اگر تم نہا یا کرو آج کی دن تو طوب ہو
 اور وہ شخص میرے پاس تھا **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلُ عَمَلٍ لَمْ يَكُنْ**
لَهُمْ كَفَالَةٌ فَكَانُوا يَكُونُونَ لَهُمْ تَغْلٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَحِمَهُ حضرت عائشہ
 نے فرمایا لوگ محنتی تھے اور ان کے پاس نوکر چاکر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بد بولنے لگی تو انکو
 حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہا یا کرو تو خوب ہو **عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مَخْلُوقٍ وَسِوَاكَ وَمِمَّا
مِنَ الطَّيِّبِ مَا قَدْ رَعَاهُ إِلَّا أَنْ تَكْبُرَ الْمَرْيَدُ كُنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَدْ فِي الطَّيِّبِ وَكَوْنُ
 طیب لکڑاؤ ترجمہ ابوسعید خدری نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جو ان کو
 جمعہ کے دن نہانا اور سوا کرنا ہو اور تھوڑی خوشبو لگا کر مٹی ہو سکے مگر کبیر نے عبدالرحمن کا ذکر نہیں
 کیا اور خوشبو میں کہا اگرچہ خوشبو عورت کی ہے **عَنْ اَبِي عُبَايَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ مَا دُرِيَ فَقُلْتُ لَا بَيْنَ عِبَادِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَابْنِ

طِبَا أَوْ دَهْنًا إِنْ كَانَ جُنْدًا أَهْلِهِمْ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کا قول کہ غسل جمعہ کے باب میں تھا تو اوس نے کہا ابن عباس سے کہ لگا دے خوشبو یا تیل اگر اس کی
 گہر دالی کی پاس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ میں نہیں جانتا کھاسلم نے روایت کی ہے اسحق بن ابی اسیم
 نے ادن سے محمد بن بکر نے اور کہا سلم نے روایت کی ہم سے ہرون نے ادن سے موصیٰ نے دونوں نے
 ابن حبیب سے اسی اسناد سے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ تَلَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ
فِي كُلِّ مَسْبَعَةٍ أَيَّامَ تَكْوِيلِ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہر مہینہ میں ایک بار نہاد کر اور اپنا سر پھونک دے
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا مِنْ أَوَّلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ
ثُمَّ رَأَى فَاكًا ثَمًّا قَرِيبَ مَدَانَةٍ وَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً
وَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَنَازًا أَزْوَنَ وَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا
قَرَّبَ دِجَاجَةً وَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْعَةً فَإِذَا خَرَجَ الْوَلَامُ
خَضَعَتِ الْمَدِينَةُ لِمَنْ يَتَّبِعُ النَّبِيَّ ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو نہادے جمعہ کے دن جنابت سے اس میں صاف اشارہ کر کہ اپنی بی بی سے صحبت ہی کرے
 پہر جاوے یعنی اول گھڑی میں تو اوس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا
 اوس نے گویا ایک گائے کی اور تیسری ساعت میں گیا اوس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت
 میں گیا اوس نے گویا ایک مین کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اوس نے گویا ایک اندا قربان کیا پہر جب
 امام نکل آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری نویس مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتے تھے)
 وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیا اوسکی حاضری نہیں لکھی گئی ادا آنے کو
 کے ثواب و محروم رہا اگرچہ نماز کا ثواب پاو **ف** اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے
 شروع سے ہے یا زمانہ کے بعد سے پہلے امام ملک کا اور ان کے اکثر یا عدول اور قاضی حمید علی اور
 امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے مراد زمانہ کے بعد کے چند خطبہ ہیں اور ان کے نزدیک زمانہ
 کے بعد جانا چاہیے اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی سنو ملوی ہیں امام ہمام شافعی اور جبیر اصفا

ان کے گاہک یہ کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور آٹ کھریوں کا حساب ان کے نزدیک شروع سے دن کے ہے اور
 یہی مذہب ہر صیب مالکی اور سچا پیغمبر کا اور نشانی کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے فرشتہ
 صحیفہ کو لپیٹ دیتے ہیں اور ہر کسی کی حاضری نہیں لکھتے غرض دلائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال
 مسجد میں جانا چاہیے اور آنحضرت کی عادت یہی ہی تھی **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ هَدَّيْنَاهُ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتُمْ لِصَاحِبِكُمْ أَنْعَمْتَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ ذَاكَ مَا مَطْلُوبٌ فَقَدْ لَعَنُوا ترجمہ سید بن مسیب کو ابو ہریرہ نے خبر دی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی کو صبح جمعہ کے دن صبحت امام خطبہ پڑھتا ہو تو
 تنہا ہی ایک لغوات کہی (یعنی اشارے سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات ہی شیعہ ہے۔) کہا مسلم نے اور
 روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے اون سے ان کے دادا انس بن عقیل بن
 خالد نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عمر بن عبدالعزیز نے ان سے عبد اللہ بن ابی اسیم نے اور
 ابن مسیب نے دونوں سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابی گندی اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے ان
 سے محمد بن کعب نے اون سے ابن جریر نے اون سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں سے یہی حدیث
 مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریر نے کہا ابی اسیم بن عبد اللہ بن قارظ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا قُلْتُمْ لِصَاحِبِكُمْ أَنْعَمْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ذَاكَ مَا مَطْلُوبٌ فَقَدْ
لَعَنُوا قَالَ أَبُو الْبَرَاءِ هِيَ لَعْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَأَاهُ فَقَدْ
لَعَنُوا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اپنے ساتھی
 کو صبح جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغوات کی ابی الزناد نے کہا لغوات ابو ہریرہ
 کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے **ف** قرآن میں بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں داوہر
 وائین جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ **وَاللَّغْوُ رَثِيلٌ** اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کئی بات
 نکرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ ہی کرے تو انشاء کے غرض کلام کہ بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی
 کے اسمین و دو عمل ہیں اور قاضی نے کہا کہ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی اور مالک

علماء کا مذہب ہو کہ اس وقت جب پہنا واجب خطبہ سننے کے لیے اور غنی اور ثقی اور بعض سلف سے منقول
 ہے کہ یہ واجب نہیں مگر جبکہ خطبہ میں قرآن پڑھا جاوے اس میں ہی اختلاف ہو کہ جب امام سے دور ہو
 اور خطبہ نہ سننا ہو تب ہی جب پہنا واجب ہو جو مجبور کا تو یہی قول ہو کہ جب پہنا واجب اور غنی اور
 احمد کا اور ایک قول ثانی کا یہ ہے کہ واجب نہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ
 وَهُوَ يُحِلُّ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ زَادَتْ سَاعَتُهُ فَرْدًا وَيَتَهُ وَأَشَارَ بِبَيْدِهِ يُقَالُ هَذَا
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں
 ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بندہ مسلمان اس وقت نماز پڑھتا ہو اور اللہ کی کوئی چیز مانگے تو بیشک اللہ
 تعالیٰ اس کو دیے قتیبہ نے اپنی روایت میں ماہرہ سے اشارہ کیا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی ہے۔
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا
 مُسْلِمٌ قَامٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِبَيْدِهِ يُقَالُ هَذَا وَزَادَ هَذَا
 ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ہے
 کہ جو مسلمان اس وقت کھڑا نماز پڑھتا ہو اور اللہ کی کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ بیشک اس کو عطا کرے اور
 اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ بہت تھوڑی ہے اور اس کی رغبت دلاتے تھے اور رکھا
 سلم نے روایت کی ہم سے ابن ہشبی نے اون سے ابن ابی عدی نے ان سے ابن عون نے ان
 سے محمد بن ابی ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم مثل اسکی اور کہا سلم نے روایت
 کی جبہ و حمید بن سعدہ الباہلی نے اون سے بشار نے ان کے سلم نے ان سے محمد بن ابی ہریرہ نے
 کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اسکی **عَنْ** ابْنِ
 هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ الثَّيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
 إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهَا خَيْرٌ
 إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ قَدْ جُمِعَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْهَا
 نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اس میں کوئی مسلمان کسی چیز
 کو گوارا نہ دے گا تو اس کو دیاتے اور وہ ساعت بہت تھوڑی ہے اور کہا سلم نے روایت کی جبہ و حمید بن

خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا تَرْجُمَةُ ابِرَبْرِيو نَے کہا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کاجن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے کہ اسی
 میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت گنہ اور اسی میں دہان سے نکلیں **عَنْ** ابی ہریرۃ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَتَّى يَوْمَ مَلَعَتْ فِيهِ الْقَمَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ
 آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ تَرْجُمَةُ
 ابِرَبْرِيو نَے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کاجن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن
 ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوئے اسی میں جنت گنہ اور اسی میں دہان سے نکلیں اور قیامت نہ ہوگی مگر
 اسی دن **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہو اور ہون گے خواہ
 وہ فضیلت کو سمجھنا پانہ ہوں اور یہ سب ایسی بیان فرمائے کہ آدمی اس میں کمی کے لیے طیار ہوں اور اس
 کی رحمت کو اسیدار میں اور ابو بکر بن عمر نے کتاب ابو ذی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خروج
 آدم کاجنت سے یہی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلتا سبب ہوا انکی اولاد کے پیدا ہونے کا اور
 انبیاء اور رسل کے ظاہر ہونیکا اور قیامت کا ہونا سبب ہو دوستان خدا کے بامر اجنت میں جہان
 کا اور دشمنان خدا کے نامراد و فرخ میں داخل ہونے کا غرض اس حدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام
 دنوں بنو ثابت ہوئی **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَخْذِ بِرَبِّكَ وَهَذَا السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيِّنَاتٌ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أَوْ نَبِيَّةٍ
 الْكِتَابُ مِنْ قَبْلِكَ وَأَوْثَانُكَ أَجْمَعِينَ بَعْدَ هَذَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ هَذَا
 اللَّهُ لَهُ فَالْكَاسُ لَكَ وَفِيهِ تَبِعَ الْيَهُودُ عَدَا وَالتَّصَادَى بَعْدَ هَذَا تَرْجُمَةُ ابِرَبْرِيو نَے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پہلے لوگ ہیں اور آگے بڑھ جانے والے ہیں قیامت کو دن فقط
 اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہر امت کے بعد پہرہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا
 اسکی بکوراہ تبادی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہیں کہ یہودی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے
 اور نصاری کی تیسرے دن (یعنی ہفتہ اور التار کو) **عَنْ** ابی ہریرۃ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَخْذِ بِرَبِّكَ وَهَذَا السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيِّنَاتٌ تَرْجُمَةُ
 ابِرَبْرِيو نَے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پہلے لوگ ہیں اور آگے بڑھ جانے والے ہیں قیامت کو دن فقط
 اتنی بات ہے کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہر امت کے بعد پہرہ دن جو ہم پر اللہ نے فرض کیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَنَ الْأَخْذُونَ الْأَذْكَوْنَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَخُذُوا مِنْ يَدِ الْأَخْذِ الْجَنَّةَ بَيْدًا أَلَمْ
 أَدْنُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَأَوْثَقْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فَأَخْتَلَفُوا فِيهِدَا نَا اللَّهُ لِيَا اخْتَلَفُوا فِيهِ
 مِنَ الْحَقِّ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي لَعَنُوا فِيهِ هَذَا نَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَأْيِيدًا
 لَنَا دَعْدًا لِلْيَهُودِ وَبَعْدًا لِلنَّصَارَى ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہم سب کے بچے ہیں اور سب کے آگے ہو جانے والے ہیں قیامت کے دن اور ہم سب کے پہلے داخل ہو
 جنت میں مگر اتنی بات البتہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور یہ لوگ ان کے بعد اور انہوں
 نے اختلاف کیا اچھی بات میں سو یہ جمعہ کا دن دہی ہے بین اختلاف کیا اور اس نے یہ کوراء بتادی
 ہر جمعہ کا دن تو ہمارے لیے ہے ہر اور دوسرا دن یہو و کار یعنی ہفتہ (اور تیسرے انصاری کا یعنی اتوار)
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَنَ الْأَخْذُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْدًا أَلَمْ
 أَدْنُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَأَوْثَقْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي خُذُوا فِيهِ فَخْتَلَفُوا
 فِيهِ هَذَا نَا اللَّهُ لَهُ نَعْمَ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ فَالْيَهُودُ دَعْدًا وَالنَّصَارَى بَعْدًا ترجمہ
 ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں سب امتوں سے پہلے ہیں اور قیامت
 میں سب کے آگے مگر اتنا ہے کہ ان لوگوں کو کتاب ہم سے پہلے ملی ہے اور ہم کو ان کے بعد اور یہ وہ دن
 ہے (یعنی جمعہ) جو اپنے فضل کیا تھا ادھاسین انہوں نے اختلاف کیا سو اس نے ہم کو راء بتادی سو
 وہ لوگ ہمارے بچے ہیں (یعنی انکی عید ہمارے بچے ہے) سو یہو و کی عید کل ہے نصاری کی پر سون۔
 عَنْ رِثْمِ بْنِ خَدَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْلَى اللَّهُ
 عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ نَكَاتٍ لِلْيَهُودِ يَوْمَ الشَّبْتِ وَكَانَ لِلنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ
 فَجَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالشَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَكَذَلِكَ هُمْ
 يَوْمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا الْأَخْذُونَ مِنَ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَذْكَوْنَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمُقَفِّضِينَ
 كَيْفَ قُلِ الْخَلَاءُ فِي رِوَايَةٍ وَاصِلِ الْمُقَفِّضِينَ كَيْفَهُمْ ترجمہ ربی اور حذیفہ دونوں نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہو و یا احمد کو ان لوگوں کے لیے جو ہم سے پہلے
 تھے سو یہو و کی عید ہفتہ اور نصاری کی عید شنبہ کہ ہوئی اللہ اللہ ہمارے ساتھ آیا اور ہم کو راء بتادی

وَهَذَا

جمعہ کے دن کی غرض جمعہ اور منقہ اور اتوار عید دن کی یہ ترتیب تھی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے
 رہیں گے قیامت کے دن ہم دنیا میں سب سے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب آگے ہمارا فیصلہ ہوگا اور
 ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضیٰ بنیم کھاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ روایت کی رسم
 ابو کریب نے اذن سے ابن ابی زائدہ نے اذن سے سعد نے اذن کو ربیع بن خراش نے اذن سے سعد بن
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکوراہ تہائی گئی جمعہ کی اور اور لوگوں کو پہلا دیا جو ہم سے پہلے
 تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کیے جو ابوہریرہ گزری
عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ
 الْمَسْجِدِ مَلَائِکَۃٌ یَتَنَبَّھُوْنَ الْاَوَّلَ ثُمَّ الْاَوَّلَ فَاِذَا حَلَسَ الْاِمَامُ حَوَّوْا
 لِمُحَمَّدٍ رَجَاؤًا یَتَمِیْعُوْنَ الذِّکْرَ وَمِثْلُ الْمُحَبِّ کَمِثْلِ الذَّی یُحِبُّ
 اَبَدًا ثُمَّ کَالَّذِی یُحَدِّثُ بِکَدِّ ثُمَّ کَالَّذِی یُحَدِّثُ اَنْکَبْتُ ثُمَّ کَالَّذِی
 یُحَدِّثُ الدَّبَاجَةَ ثُمَّ کَالَّذِی یُجَدِّی اَلْبَیْضَةَ مَرَّجَمَ ابُوہریرہ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر سجدہ کے دروازوں میں
 سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلاں اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ پہر جب الم منبر پر بیٹھا ہے سب
 فرشتے اسے اعمال سپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ انگہ سننے لگتے ہیں اور جو اہل آیتا اس کے ثواب کی مثل ایسی
 ہے جیسے کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اس کے بعد جو آیتا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک گائے کرے اس کے
 بعد جو آیتا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک مینڈا کرے اس کے بعد جو آیتا وہ ایسا ہے جیسے کوئی مرغی کرے
 اس کے بعد جو آیتا وہ ایسا ہے جیسے کوئی ایک لٹا خدا کی راہ میں دیوے کھاسم نے رسالت کی رسم
 سے بیکر بن گئے اور عمر زائدہ نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن انسور سے ابوہریرہ
 سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی **عن** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ
 تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ
 الْمَسْجِدِ مَلَکٌ یَتَنَبَّھُ الْاَوَّلَ ثُمَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الْاَوَّلَ
 اَلْبَیْضَةَ فَاِذَا حَلَسَ الْاِمَامُ حَوَّوْا لِمُحَمَّدٍ رَجَاؤًا یَتَمِیْعُوْنَ الذِّکْرَ وَمِثْلُ الْمُحَبِّ کَمِثْلِ الذَّی یُحِبُّ

نزول الشمس یعنی الشواہد ترجمہ صفحہ ۱۲۰ باب سوم روایت کی کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جبکہ انہوں نے کہا جب وہ نماز پڑھتے تھے تب ہم جاتے
 تھے اور اپنے اونٹوں کو آرام دیتے تھے عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ آرام ہائے ہمیں
 جب آتا ہے اہل جالبہ سے بیروانی لادنے والے اونٹ سکن سکن مرفوعی اللہ عنہ قال ما کم من
 یقین ولا یقعدی الا بک الجمعۃ ذاد ابن حجر فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ترجمہ پہلے کہا ہم دو پہر کا سونا اور بہرون چڑھے گا کہانا سوتے اور نہ کھاتے تھے مگر بعد نماز جمعہ کے
 ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سکن سکن آیا اس نے
 سلمہ بن اکوع عن ابنہ رضی اللہ عنہ قال کنا نجتمع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حکم اذا کانت الشمس ثم نرجم نکتبم الفی ترجمہ اباس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باب سوم
 روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج
 جاتا تھا پہر لڑتے تھے سادہ ہوتا ہے ہونے یعنی دیورون کا سایہ نہ ہوتا تھا سکن اباس بن سلمہ
 ابن اکوع عن ابنہ قال کنا نصل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعة فکرمنا
 نجد الحیاک فیکما نستظل یہ ترجمہ اباس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باب سوم روایت کی کہ انہوں نے
 کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جب لڑتے تھے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) تو
 دیورون کا سایہ نہ پاتے تھے کہ جس کی آڑ میں آدین فن ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلدی ہونا
 ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جہمیر علماء کا صحابہ اور تابعین کو یہ مذہب ہے کہ جمعہ
 نہیں ہوا ہے مگر بعد زوال کے اور انکا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں
 کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ ہنوی نے اس مقام میں تائید شافعیہ وغیرہ کی ہے مگر امام احمد کا
 مذہب یہی ہوا لاکل صحیحہ سے غالی نہیں اگرچہ جمہور سب کی تائید کرتے ہیں اور حلبی کے مبالغہ پر اسکا بیانیہ
 کو مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ صبح کا کہانا اور دو پہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اسدن ان دونوں
 میں نہ کھاتے نہ کھاتے تھے اور کہتے ہیں کہ ان کا سون میں دیر کرتے کہنا مذکور اولیٰ بن خطیبہ جابر سے روایت ہے کہ ہم سادہ
 دھونڈ کر اور نہ پاؤں کسی تائید میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور پھر آدین گہروں کی چوٹی نہیں اسلیو سادہ
 نہ ملتا تھا اور شاید سایہ تہہڑا ہوتا ہو مگر آدمی کے پورے قد چھپانے کو کفایت نہ کرتا ہوا اور اونٹوں کو آرام

جابر نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر جمعہ کے دن سوا ایک ٹانٹا آیا اور لوگ مسجد سے نکل کر اور
 بارہ آدمی رہ گئے کہ میں ہی ان میں تھا سوا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور جب مکہ پہنچا تو اسی
 یا کہیل اور سکیطر دوڑ جاتے ہیں اور چوڑ جاتے ہیں تو کہو کٹر اس کے بجائے بن عبد اللہ بن جابر
 اللہ عنہما قَدْ بَيَّنَّا الشَّيْءَ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَارْتَمَوْا الْجُمُعَةَ اِذْ قَدْ مَنَّتْ عِندَ الْا
 لَمَدِ يَدُكَ فَاَبْتَدَرَهَا اَهْلُ بَيْتِ سُوْلِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حَتَّى لَمْ يَكُنْ مَعَهُ اِلَّا ابْنَا عَسْرَةٍ
 فِيهِمْ اَنْبِيَاؤُكَ وَ عَمْرُو بْنُ اللہِ عَنِہُمَا قَالَ وَ تَلَّتْ هَذِهِ الْاَيَةُ وَ اِذَا رَاكَ اَتَّخَذَكَ اَوْلَیَّوَا
 اَنْفُسُوْا اِلَیْہَا تَرْحِمُہُا وَ ہُوَ جَوَادٌ رَکْبٌ اِسْمُ اتنی بات زیادہ ہو کہ ابوبکر اور عمر مسجد سے نہیں گئے بلکہ ان
 بارہ آدمی میں تھے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور بیچ میں
 بیٹھنا ہی سنت ہے اور یہی مذہب شافعیہ کا کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور
 معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل ظاہر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے
 ہی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے ابو حنیفہ رحمہ نے کہا کہ
 بیٹھ کر پڑھنا ہی روا ہے اور کھڑے ہونا واجب نہیں اور ابو حنیفہ اور مالک اور جہوہ کے نزدیک بیٹھنا دو
 خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شرط ہر شخص خطبہ
 کے طحاوی نے کہا یہ امر سوا شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ یونہی
 ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ نے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے
 دیکھو اور خطبہ بھی مثل نماز ہے (نودی) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَكِيدَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 ابْنُ اُمِّ كَعْبٍ يَخْطُبُ قَاعًا فَقَالَ اَنْظُرُوا اِلَىٰ هَذِهِ الْخِيَّتِ يَخْطُبُ قَاعًا وَقَالَ اللہُ
 تَعَالٰی وَ اِذَا رَاَ اَتَّخَذَكَ اَوْلَیَّوَا اَنْفُسُوْا اِلَیْہَا وَ تَوَكَّلْ قَائِمًا تَرْحِمُہُا کعب بن جہوہ داخل ہو کر
 مسجد میں اور عبدالرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس خیمت
 کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھ ہوئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھی میں کسی نجات یا کہیل کو دوڑ
 جاتے ہیں اس کی طرف اور چوڑ جاتے ہیں تو کہو کٹر موا حکین الخ کثرین مینا اَنَّ عَبْدَ اللہِ رَبَّ
 عَمْرٍ وَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْہُمَا حَدَّثَا کہَا سَمِعَا سُوْلَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَقُوْلُ
 عَلٰی اَعْوَادِ مِثْلٍ لَا یَنْتَحِیْنِ اَقْوَامٌ عَنْ قَدْحِہِ الْجُمُعَاتِ اَوْ یَخْرُجْنَ اللہُ عَلٰی اَعْوَادِہُمْ

یہ کہ ابتدا سے اسلام میں آپ کی عادت تھی کہ جو سرے اور قرص چوڑا ہو اور کچھ مال اس کو موافق نہ ہو
 اس پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے یہ حکم دیا جو حدیث میں مذکور ہے اور عن
 جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِشَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِشَةَ
 مَبْنُوتٍ لَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ جَعَلَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ
 علی بن زینہ نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہا کہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَتْ حُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى أَمْرِ ذَلِكَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُهُ ثُمَّ
 سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ تَرْجَمَهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبِي بَابٍ سَمِعَ رُوَاهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 علیہ وسلم کا خطبہ جمعہ کے دن یہ تھا کہ اے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر اوس کے بعد آواز بلند سے یہ فرمایا اور
 بیان کی حدیث مثل اوپر کی روایت کی حکن جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْلُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يُعَذِّبُ اللَّهَ
 فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ
 حَدِيثُ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةُ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 دُتَارَ كَرْتِ تَبَيَّنَ أَنْ لَفْظُونَ سَمِعُوا اسْمَ مَدْرَكَاةٍ كَالْفَقْرِ مِنْ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور سب باتوں سے
 بہتر اس کی کتاب ہے ہر بیان کی حدیث مثل حدیث ثقیفی کی یعنی جو اوپر گزری حکن ابْنِ عَبَّاسٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ خَمَادًا قَدِيمًا مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ شُؤْبَةٍ وَكَانَ يَتَنَبَّأُ مِنْ هَذِهِ
 الرِّيْعِ لَكُمْ سَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ كَوَاتِي رَأَيْتُ هَذَا
 الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يُشْفِي عَيْنَيْكَ قَالَ فَلْيَبْشِرْهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَرَقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيْعِ وَ
 إِنَّ اللَّهَ يُشْفِي عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَعَلَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَدِيثَ
 لِلَّهِ غَمْدًا وَنَشْتَعِبُهُ مِنْ يَدَيْهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْجَلُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعْلَمُ
 عَلَى كَلِمَاتِكَ هُوَ لَا وَنَاكَادُهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَ قَوْلَ السَّحَرَةِ وَ قَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ
هَؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَنِي كَأَعْيُوسُ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِي يَدَكَ أَبَا بَعْدُ عَلَى الْأَسْلَامِ قَالَ نَبَايَعُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَى قَوْمِيكَ قَالَ وَعَلَى قَوْمِيكَ قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْحَيْشِ هَلْ أَصَابَكُمْ
مِنْ هَؤُلَاءِ سَرِيَّةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَابَتْ مِنْهُمْ مَطَرَةٌ فَقَالَ رُدُّوْهَا فَإِنْ هَؤُلَاءِ
قَوْمٌ ضَمَادٌ تَرَجَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ مَرُودِي هُوَ صَمَادُكُمْ مِنْ آيَا (اکیس شخص کا نام ہے) اور قید اذ
شہورہ سے تھا اور جنوں اور استیبا وغیرہ کو جبار تاہنا تو کہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ و
سلم جنوں میں (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا میں انکو دیکھوں شاید اللہ میرے ماتہ سے انہیں چنگ
کرے غرض آپ بلا اور کہا کہ اے محمد میں جنوں وغیرہ کو جبار تاہوں اور اللہ میرے ماتہ سے جسکو چاہتا ہوں
شفادیتا ہے پھر انکو خواہش ہے تو آپ (فرمایا ان الحمد للہ) سراسر ایک نیکو سب خوبان اللہ میں
میں اسکی خوشگیاں کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جسکو اللہ راہ بناوے اسکو کون بہکا دے اور جس
وہ بہکا دے اسکو کون راہ بناوے اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود الا ان عبادت کے نہیں ہوا اللہ کے
وہ اکیلے کوئی نہیں ہے ایک اسکا اور محمد نبیہ اور پیغمبر اسکا ہے اب بعد حمد کے جو کہو کہوں صماد
نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو (اللہ صمد کہ صماد پر ایمان کا یونچٹ گیا) غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو تین بار پڑھا پھر صماد نے کہا اچھی میں نے تو کا جنوں کی باتیں سنیں جادو گروں کے اقوال سنیں
کے شر میں سنیں مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دیا یہ بلاغت کو تم تک پہنچ گئی
میں پھر صماد نے کہا اپنا ماتہ لائیے کہ میں اسلام کی سمیت کروں غرض انہوں نے سمیت کی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمیت لیتا ہوں میں تم سے اور تمہاری قوم سے انہوں نے عرض کی کہ ان میں
اپنی قوم کی طرف کو ہی سمیت کرتا ہوں آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نبی بھیجا اور وہ ادن کی
قوم پر گئے تو اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم کو تو کچھ نہیں لڑا تب ایک شخص نے کہا کہ ان
میں نے ایک لڑا ان سے لیا ہے انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پھر دو اس لیے کہ یہ قوم صماد ہے اور
وہ صماد کی سمیت کر سبک امان میں آچکے ہیں (مکن) اب واصل بن جبار قال ابوداؤد خطبنا
عَمَّا دَاوُدَ وَابْنَهُ لَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَمَسَّسَتْ

ہے سنکر یاد کی ہے کہ آپ ہر جمعہ کو خطبہ میں منبر پر ٹہا کرتے تھے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنْهُمَا بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَتْ أَكْبَرُ مِنْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ مَرْحُومِ
 عمر جو عمرہ کی بہن ہیں کہ وہ بڑی نہیں اُن کی بی بی سدایت مروی ہوئی مثل روایت سلیمان بن بلال
 کی رہیں جو اوپر مذکور ہوئی **عَنْ بَنِي خَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ** قَالَتْ مَا خَفِظْتُ فِي الْأَمِينِ
 فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِمِثْلِ جُمُعَةٍ قَالَتْ كَانَ تَنُورُ نَارًا وَتَنُورُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا مَرْحُومِ عَارِثَةَ كِثْبِي كَمَا كُنْهِنَّ يَادُكِي مِّنْ سُوْرَةِ
 ق مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونہ مبارک ہو سنکر کہ آپ اسکو ہر جمعہ میں پڑھا کرتے تھے اور ہمارا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا یہ اپنا قرب بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سہان اللہ کیا خوش نصیب لوگ ہوا کاش یہ فقیر اس تنور کا خادم ہوتا **عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ خَارِثَةَ**
بَنِي النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُورُ نَارًا وَتَنُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاحِدًا اسْتَتَيْنِ أَوْ سَنَةً أَوْ بَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ فِي الْقُرْآنِ لِحَيْدٍ إِلَّا عَنِ لِسَانِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلُّ جُمُعَةٍ عَلَى النَّاسِ إِذَا خَطَبَ النَّاسُ مَرْحُومِ امِ شَامِ
 بنت عارثہ نے کہا کہ تنور ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی تھا دو برس یا ایک برس
 کچھ ہفتہ تک اور نہیں سیکھا میں نے سورہ ق کو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کہ آپ
 اسکو ہر جمعہ میں منبر پر پڑھتے تھے **عَنْ عَمَّارَةَ بِنْتِ عَمَّارَةَ** بِنْتِ دُوَيْبَةَ قَالَتْ
 دَايْتُ بِشَرِّ بْنِ مَرْوَانَ عَلَى النَّاسِ دَايْتُ فِيهِ فَقَالَ تَعْلَمُونَ هَاتَيْنِ السَّيِّدَتَيْنِ لَقَدْ دَايْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ هَذَا وَهَذَا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَرْحُومِ
 عمارہ بن دویبہ نے بصرہ میں گئے میسر کو دیکھا کہ منبر پر ہاتھ اٹھائے ہے (یعنی دعا کے لیے) تو کہا
 کہ امہ حزب کرے اندرون مآتبوں کو میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اس کے زیادہ
 ذکر کرتے تھے اور اشارہ کیا اپنے کلمہ کی اونگلی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھ اٹھانا خطبہ
 میں دعا کے لیے بدعت اور روا نہیں ہے اور یہی مذہب ہمارا اور اصحاب نبیہ کا اور ائمہ کا۔
عَنْ حَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَايْتُ بِشَرِّ بْنِ مَرْوَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَوْمَ قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ
 عَمَّارَةُ بِنْتُ دُوَيْبَةَ كُنْتُ نَحْوَهُ مَرْحُومِ حَسَنِ بْنِ مَرْوَانَ دَايْتُ هَاتَيْنِ السَّيِّدَتَيْنِ (یعنی خطبہ میں)

اور علامہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَ دُخُلُ النَّعَالِ لَهُ السَّبْعُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَيْتَ بَاكِلَانِ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ فَلَا كَرَّ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُطْبَةَ جَمْعٍ كَاثِبَةً تَبَيَّنَتْ لَهَا أَيْكَةُ تَخْفَرُ**
أَيَا أَتَيْتَ بِوَجْهَاتٍ تَنْزِلُ بِهَا فِي هَذَا النَّهْرِ هِيَ اس نے کہا نہیں آئے فرمایا اوٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سنت) **وَفِي هَذِهِ مَذْهَبُ شَافِعِيٍّ وَأَمَّا أَحْمَدُ وَإِسْمَاعِيلُ** کا اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آوے اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا مستحب اور مختصر ثبوت ہے اور بعد اس کے خطبہ سن کر لگے اور اس کے بغیر بیٹھا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ بیٹھتے ہیں پھر ادا کر دیتے ہیں اور بعض جہال خطبہ اول شکر و سر خطبہ میں کثرت ہو کر پڑھنے لگتے ہیں یہ خدا جانے کس نے انکو سکھایا ہے اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کی وقت نہ پڑھے اور یہ محدثین انجربت ہیں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دوسری نے ابن علیہ سے اس نے ایسا ہی اس سے عمرو سے اس سے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے حوالے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ بَعْثُ الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَيْتَ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ كَسَلَتْ الرُّكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ ثَلَاثَةً قَالَ صَلَّيْتُ رُكْعَتَيْنِ تَرْجُمَةُ بَنِي كَبَايَاكُ عَلَيْهِ السَّلَامُ** آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ اُفرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت پڑھو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ دُخُلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرُكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَرُكْعَتَيْنِ تَرْجُمَةُ بَنِي كَبَايَاكُ عَلَيْهِ السَّلَامُ** اس کا وہی ہے جو اوپر گذرنا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ تَرْجُمَةُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ** خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آدمی اور امام خطبہ پڑھنے کو صاف نکل چکا ہو تو دو رکعت پڑھ لے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ سُلَيْمُ بْنُ الْغَفَايَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَأَى دُخُلَ النَّبِيِّ فَقَعَدَ سُلَيْمُ بْنُ الْغَفَايَةِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرُكْعَتَيْنِ**

محمد بن سوائے سورہ جمعہ کے اور کون سورہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہل تاہک عن ابن عباس
 اَنَّ الشَّيْءَ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْخَبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِيلُكَ السَّجْدَةِ وَ
 هَلْ اَتَى هَلْ اَلْاَنْسَانِ حَيْثُ مَاتَ الدَّهْرُ دَانَ الشَّيْءَ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ
 الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ دَانَ الْمُنَافِقِيْنَ مَرْحُومَ عَبْدِ اَسَدِ عِبَّاسِ كے فرزند اور محمد بن ابی ہریرہ
 مصلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے اور نماز جمعہ میں
 سورہ جمعہ اور منافقون مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن نیر نے انہوں نے کہا
 روایت کی جمعہ سے میرے باپ نے اور مسلم نے فرمایا روایت کی جمعہ سے ابوبکر بن زین سے روایت کی نے
 دونوں نے سفیان سے اسی ہناد سے مثل اسکی اور کہا مسلم نے روایت کی جمعہ سے محمد بن بشار
 نے ان کو محمد بن جعفر نے ادن سے شعبہ نے ان کو محمد بن اسکی دونوں نمازوں میں
 میرے سفیان نے روایت کی عن ابی ہریرۃ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْخَبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِيلُ دَهْلُ ابْنِ ابُو هُرَيْرَةَ رَوَى عَنْ ابْنِ كَرَامٍ
 مصلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل اور ہل اتی پڑھتے تھے اس سے ان سورتوں
 کے پڑھنے کا استنباط ثابت ہوا عن ابی ہریرۃ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
 فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى دَنِ النَّبِيِّ هَلْ اَتَى عَلَى الْاَنْسَانِ حَيْثُ
 مَاتَ الدَّهْرُ دَانَ الشَّيْءَ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ ابُو هُرَيْرَةَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ
 پہلی رکعت میں اور ہل نے دوسری میں پڑھتے تھے عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ اَحَدَكُمْ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا اَكْبَعًا مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ
 مصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اسکی چار رکعت سنت پڑھے عن ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا اَرْبَعًا دَعْوًا
 فِي رَدَائِهِمْ قَالَ ابْنُ اَدْرِيسَ قَالَ سَكَبِلَ اَنْ يَجْعَلَ بِكَ شَيْءٌ كَقَوْلِ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّجْدِ
 وَدَعْوَتَيْنِ اِذَا رَجَعْتَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ مَرْحُومَ ابُو هُرَيْرَةَ
 چکو تو چار رکعت پڑھے اور عمر و نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن ابی ہریرہ نے کہا سہیل نے کہا اگر تم
 کو کچھ چاہی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھے لو عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ

رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَصْلِيًّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا لَيْسَ فِي
 حَدِيثِ جَبْرِ بْنِ مَرْجَمٍ أَبُو بَرِيرَةَ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا فِي جَمْعِهِ كَمَا
 يُرَى فِي رُكْعَتِ ثَلَاثِينَ وَرُبَّمَا رَوَى فِي رُكْعَتِ ثَلَاثِينَ مِنْ شَكْلِ كَلْفِ نَبِيٍّ فَسَلَّمَ مَعَهُ بِمَا رَوَى رُكْعَتَيْنِ
 وَاجِبَيْنِ ثَلَاثِينَ وَرُبَّمَا رَوَى فِي رُكْعَتِ ثَلَاثِينَ مِنْ شَكْلِ كَلْفِ نَبِيٍّ فَسَلَّمَ مَعَهُ بِمَا رَوَى رُكْعَتَيْنِ
 كَرَدِيَا لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ مَعَهُ مِنْ كَيْدٍ وَخَلَّ تَهَا عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
 كَانَ إِذَا صَلَّيَ الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ لِسَجْدٍ مَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کی عادت تھی کہ جب
 جمعہ پڑھتے تو گھر اگر دو رکعت لدا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پس کرتے تھے **عن** عبد اللہ بن عمر **أنه** وصف **كطوع** **صلوة** **النبي** **صلی** **الله** **عليه** **وسلم**
وسلم فقال كان لا يصلح بعد الجمعة حتى ينصرف فيصل ركعتين في بيته ثم قال
يخلى **أظنه** **كانت** **فصل** **أو** **الكتبة** **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے پھر دو رکعت پڑھتے
 گھر میں بھیجے گا کہ مجھے خیال گذرتا ہے کہ میں نے پڑھا ہے (یعنی امام مالک کے دو بروقرات حدیث
 کے وقت اپہر پڑھتے انکو ضرور **عن** سالم بن عبد اللہ عن أبيه **أن** النبي **صلی** **الله** **عليه** **وسلم** كان
يصل **بعد** **الجمعة** **ركعتين** **ترجمہ** سالم نے انہو باب سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ
 کے بعد دو رکعت پڑھتے **عن** عمر بن الخطاب **بن** أبي **الخوار** **أن** نافع بن جابر **أرسله**
إلى **السائب** **بن** **أخت** **مسي** **بكاله** **عن** **شكة** **ناك** **منه** **معاوية** **دفع** **الله** **عنه** **في**
الصلوة **فقال** **لعمركم** **صليت** **معه** **الجمعة** **في** **المقصودة** **لكنما** **سلم** **الامام** **فميت** **في**
مقامي **فصليت** **لما** **دخل** **أدرك** **الآن** **فقال** **لا** **تعد** **لما** **فعلت** **إذا** **صليت** **فلا** **تصلها**
بصلوة **حتى** **تسكن** **أو** **تخرج** **فإن** **رسول** **الله** **صلی** **الله** **عليه** **وسلم** **أمر** **بأن** **يأخذ** **إلى** **أن**
لا **توصل** **صلوة** **بصلوة** **حتى** **تسكن** **أو** **تخرج** **ترجمہ** عمر بن خطاب نے کہا کہ ماضی میں
 ہوا انکو سائب کی طرف اور کچھ پوچھا انہی میں سے کون جو انہوں نے دیکھی تھی معاذ پر سے نماز میں
 تو کہا سائب نے کہ ان میں نے انکے ساتھ جمعہ پڑھنے مقصود میں پھر جب نام نے سلام پیرا

قال

نعم

تو میں اپنی جگہ میں کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا
 پھر نماز پڑھنے فرض اور سنت کی جو چیزیں بات کی نہ اس جگہ سے ہیں اور جب جمعہ پڑھنا تو جب تک
 کوئی بات نہ کرنا یا نکلنا نہیں تب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
 حکم فرمایا ہے کہ ہم در نماز میں کو ایسا نہ ملاوین کہ انکے سچ میں نہ بات کریں اور نہ ٹھکین **ف** اس کے
 بعد ہم ہوا کہ فرض اور سنت میں فرق کر دینا چاہیے کہ دونوں کے سچ میں یا بات کرے یا کہیں چلا جاوے
 مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجھ سے مارون نے اون سے حاجب بن محمد نے اون سے ابن جریج
 نے ان سے عمر بن عطاء نے کہ نافع بن جابر نے انکو بھیجا سائب کے پاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی سند
 کی سحر آتا فرق ہے کہ انہوں نے کہا جب امام نے سلام پیرا میں اپنی جگہ میں کھڑا ہو گیا اور امام
 کا ذکر نہیں کیا **د** تَا صَلَوَاتُ الْعِیْدِ

نماز عیدین کا بیان **ف** نماز عیدین شافعی اور مجہور اصحاب شافعی اور مجاہد علماء کے نزدیک
 سنت مکررہ ہے اور ابو سعید مصرمی شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب
 غرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک لوگ بالکل اسکو چھوڑ دیں تو ان کے ساتھ
 قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فروض کفایہ کا اور اگر سنت کو قائل ہوں تو ان کے تارکین
 سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں یہی قتال
 واجب ہوگا اس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ بابت عود کرتی ہے
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال شہدنا صلوة الفطر مع نبي الله صلى الله
 عليه وسلم واني بكيت وعصا وعثمان رضي الله عنهم تكلمهم بمصليها قبل الخطبة ثم
 يخطب قال ثم قال صلى الله عليه وسلم كأي أنظر اليك حين يجلس الرجل بين يدي
 ثم أقبل لشعبي حتى جاءوا للصلوة ومعهم بلال فقال يا أيها النبي إذا جاءك المؤمنات
 مبائعتك على أن يئمنن بك بالله شيئا فتلاهن في الآية حتى فرغن منها ثم قل حين فرغ
 منها أنتن عاودنك فقالن أمرأه واحدة لم يحب عغيرها منهن نعم يا أيها الله
 لا يدري حينئذ من هي قال فتبدلن فلبسوا لآل ثوبية ثم قال هل من قد أكنن إني و
 أكنن جمعكن فلبسكن الفخيم الخواتم في ثوب بلال رضي الله عنه ترجمہ ابن عباس

لَا تَدْرِي
 مَا لَوْنُهُمْ

نئے کھامین گیا ناز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان سب کے ساتھ تو ان سب کو ناز
 کا قاعدہ تھا کہ ناز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوتر کر لینے
 خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انہوں نے لوگوں کو ماہنامہ سے اشارہ کر کے بیٹھنا شروع
 کیا پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ بلال ہی تھے ادا آپ نے
 یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک یہاں تک کہ فارغ ہوئے آپ اس جو اور پھر فرمایا کہ تم نے اس سب کا
 اقرار کیا کہ اوس میں سے ایک صورت فرما کہ ان اے نبی اللہ تعالیٰ کے راوی نے کہا معلوم نہیں
 وہ کون تھے پھر انہوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پہلایا اور کہا لاؤ میرے ماہی
 تمہارا ہوں اور وہ سب چلے اور انکو ٹھیکان اور تار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگے **فائدہ**
 اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی جب آپ اس ایمان لائے ایمان عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ
 سے کو نہ شریک کر نیکی اللہ کے ساتھ کسی کو (یعنی نبی ولی پنجہ صفہ گورچلہ امام امام زادہ کسی کو) اور نہ
 جوہری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ماہنامہ پاؤں سے
 ہستان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی کریں گی تو اون سے بیعت کر لو اور
 ان کے لیے بخشش مالک اللہ سے بیشک اللہ بختخود والا مصحوبان سے تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ سورہ مستحکم
 میں ہے غرض آپ اس آیت کو موافق ان سو اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ بعد نماز
 ہے بلات جمعہ کے اور عورتوں کو بھی بیعت کرنا مستحب اور عورتوں کا داخل ہونا عید میں سنون اور
 اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب۔ اور عورتوں کا مردوں کو دور رہنا مستحب اور ضرور اور صدقہ
 قطع میں ایجاب و قبول ضرور نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال سے بیچ صدقہ دینا
 بغیر اجازت شوہر کے روا ہے **سُكِّنَ اَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اَشْهَدُ هَلْ رَسُوَ اللّٰهُ**
مَلَكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ لَقُلَّ فَبَلَّ الْمُحْطَبَةِ قَالَ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأَى اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ فَاَتَاكَ هَدَّ
فَدَاكَ هَدَّ هُنَّ وَدَعَلْنَ دَامَ هَدَّ بِالْقَدِّ كَتَبَ وَيَلَاكِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَاكَ هَدَّ وَتَوْبَهُ فَجَلَّكَ
لَمْ يَكُنْ يَكْفِي الْحَاثِمَ وَالْحَدَّ وَالشَّوْخَ ترجمہ ابن عباس کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا
 پھر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پہلایا ہوئے تھے

اور عورتوں میں ہر کوئی انکو بھی ڈالتی اور کوئی چہلا اور کوئی اور کچھ ف اس حدیث کے معلوم ہوا کہ اگر
 عورتیں دوسرے دنوں کو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور انکو احاطہ و نواہی ضرور یہ بھی پڑ
 مسلم نے کہا ر دایت کی مجھ سے اب البریج نے ان سے حوالے اور کہا ر دایت کی مجھ سے یعقوب دورتی
 نے ان کو اسمعیل نے دونوں نے ر دایت کی اب ب سری اسی اسناد سے مثل اسکی عکس جابر بن عبد اللہ
 قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى بَدَأَ بِالصَّلَاةِ
 قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ
 فَذَكَرَ هُنَّ رَهْوَ يَتَوَكَّلْنَ عَلَى بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبِلَالٍ بَابِ طُوبَى بِلَقَيْنِ النِّسَاءِ فَقَدْ
 قُلْتُ لِعَطَاءٍ نَكُوهُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ لَا ذَنْبَكَ مِمَّا قَدْ تَصَدَّقْتَ بِهَا جِئْتَنِي لِنَقْلِ الْمَسْأَلَةِ
 فَتَنْهَاهَا بِلَقَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَحَقُّ عَلَى الْأَمَامِ لِأَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَجَاهِلِيَّةً يَفْرَحُ بِمَنْ تَرَى
 هُنَّ قَالَ إِنِّي لَعَمْرِي إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ عَلَيْكُمْ وَمَا لَكُمْ هُمْ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ تَرَجَّعْتُ جَابِرُ بْنُ هَبَانٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيدِ فِطْرِ كَيْفَ يَكُونُ فِي يَوْمِ الْفِطْرِ بِطَرِيقِ الْوُكُوفِ بِأَدْرَجِ بْنِ خَالِدٍ
 عورتوں میں تشریف لائے اور انکو نصیحت کی اور وہ بلال کے ماتھے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلال
 اپنا کپڑا پہلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ ڈالتی جاتی تھیں ر ادی نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا
 کہ یہ صدقہ فطر تھا انہوں نے کہا نہیں یہ وہ صدقہ تھا کہ وہ دیتی تھیں غرض ہر عورت چھوڑ دیتی تھی
 اور پھر دوسری اور پھر تیسری میں نے عطاء سے کہا کہ اب یہی امام کو واجب ہے کہ عورتوں کے پاس جا کر
 جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے مجھ پر نبی جان کی بیشک انہوں
 کا حق ہے کہ ان کے پاس جا دیں اور غذا جائے اپنے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب سہرے میں نہیں کرتی عکس
 جابر بن عبد اللہ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ
 بِالصَّلَاةِ كَبَّلَ الْخُطْبَةَ بَعْدَ إِذْ دَانَ كَلَامُهُ ثُمَّ قَامَ مُتَوَكِّلًا عَلَى بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفَاخَرَا
 بِتَقْوَى اللَّهِ وَحَتَّى عَلَي طَاعَتِهِمْ وَدَعَا النَّاسَ وَذَكَرَ لَهُمْ مِمَّا مَخَفَ حَتَّى آتَى النِّسَاءَ
 فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ يُحِبُّ حَبْطَ جَعَلْتُمْ قَامَتِ أُمْرَأَةٌ
 وَاجِلَةٌ مِنَ سُلُوكِ النِّسَاءِ سَعَاءَ الْخُدَّيْنِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَكُنْ تَكْثُرُ السَّكُوكَةَ وَ
 وَتَكْفُرُنَ الْعَفِيرَةَ قَالَ لَجَعَلَن تَصَدَّقْنَ مِنْ مَخْلُوعَاتِ بِلَقَيْنِ فِي تَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لحق

واجل

نسخہ
خواجہ

میں اذان پڑھنے کا وقت تھا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا نماز عید میں
 سوائے خطبہ سے پہلی نماز پڑھی نہیں اذان اور تکبیر کے پہرے بلال بن رباحؓ لگا کر گھرے ہوئے اور حکم کیا اسے
 ڈرنے کا اور ترغیب دی اس کی فرمانبرداری کی اور لوگوں کو سمجھایا اور نصیحت کی ہر عورتوں کے پاس
 گئے اور انکو سمجھایا بھایا اور فرمایا خیرات کرو کہ اکثر ہمین سے جہنم کی ایندھن ہیں سوائے عورت ان کے
 سے کٹری ہو گئی کالے گالوں والی اور اسے عمن کی کہ کیون اسے رسول اللہ کے آپ فرمایا اس لیے کہ تم
 شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری راہی نے کہا پھر وہ خیرات کرنے لگیں اپنے زیور وں میں سے
 اور دالتی میں بلال کے کپڑے میں اپنے کانن کی بالیان اور ٹھون کے چلے **عن ابن عباس**
وعن جابر بن عبد اللہ انما صلاؤی قال لکم یکن یومذکر یوم الفطر ولا یؤکم الا صلی شتم سالتہ
 بعد حین عن ذلک قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ انما صلاؤی انما اذان الصلوة
 یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا ید الا ید اذ یؤمنا
 ولا اقامۃ ترجمہ ابن عباس نے اور جابر نے کہا کہ اذان نہ عید فطر میں ہوتی تھی نہ عیدضحیٰ میں پہنوز
 نے اذان سے پوچھا تھوڑی دیر کے بعد اسی بات کو (بقول ہے ابن جریر) رادی کا اذانہوں نے کہا
 (بعض عطار اذان کے شروع نے) کہ خبر دی مجھے جابر بن عبد اللہ انصاری نے کہ نہ اذان ہوتی تھی عید فطر
 میں جب نام نکلتا تھا اور نہ بعد اسکے نکلتی تھی اور نہ تکبیر ہوتی تھی نہ اذان اور نہ اور کچھ وہ دن ایسا
 ہے کہ اس دن نہ اذان ہو نہ تکبیر اس کو بخوبی معلوم ہوا کہ یہ جو نادان لوگ صلوٰۃ وغیرہ اذان میں
 بکارتے ہیں یہ بدعت ہو اور اس کو سنون جانا حماقت ہو اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا اور نہیں منقول
عن عطاء بن یشیٰ عن عائشہ اذ سئل ابی الزبیر اقول ما یؤید لہ
 انہ لیس فی صلوٰۃ یوم الفطر فلا تؤذین لہا قال فلا تؤذین لہا ابی الزبیر
 واذ سئل الیک مع ذلک انما الخطبۃ بعد الصلوٰۃ وان ذلک کان یفعل قال فصل
 ابی الزبیر قبل الخطبۃ ترجمہ عطار نے کہا کہ ابن عباس نے پیغام بھیجا ابن زبیر کی طرف جب
 اون سوا اول اہل لوگوں نے جمعیت کی تھی کہ نماز فطر میں اذان نہیں دیجائی سو تم آج اذان
 نہ دلوانا تو ابن زبیر نے اذان نہیں دلوائی اور یہی کہلا بھیجا کہ خطبہ نماز کے بعد ہونا چاہیے اور
 وہ یہی کرتے تھے سوائے ابن زبیر نے ہی نماز خطبہ کے قبل پڑھی **عن جابر بن عبد اللہ** قال صلیت

نسخہ
میں

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدَيْنِ غَيْرَ مَرْكُومَيْنِ فَيُذَانِ وَلَا أَكَامَتِهِ مَرْجُمَةً
 لَهَا مِنْ نَازِئِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَے دو نوں عید دن کی کسی بارغیر اذان کی اور ناست کر کے
 بَنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّ الشَّيْخَ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّالْبُكْبُ وَنَعْمَ رَحِمَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا
 يَصُكُونَ الْعَبْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ مَرْجُمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَہَا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر یہ
 سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيُكَبِّدُ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّيَ
 صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَصَلٍّ هُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ حُلَجَةٌ يَبْعَثُ
 ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ لَهُ حُلَجَةٌ يَكْبِي ذَلِكَ أَمْرَهُمْ بِهَا كَانَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا تَصَدَّقُوا
 تَصَدَّقُوا وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ فِي ذَلِكَ يَتَصَدَّقُ تَكْرِيماً لِفِعْلِهِ الْحَقُّ كَانَ مَرَوَاتُ بْنُ
 الْحَكَمِ يَخْرُجُ مَخَاصِرَ مَرَوَاتٍ حَتَّى أَتَى الْمَصَلَّ فَإِذَا كُنْتُ يُرْبِي الصَّلَاةَ قُلْتُ مِنْ بَنِي
 مِنْ طَبَقٍ وَطَبَقٍ فَإِذَا مَرَوَاتُ يَأْذَنُ يَدُكَ كَاتِبُهُ يُخَذُّ فِي خَوَافِ بْنِ دَا أَلْبُوكُهُ خَوَافُ الصَّلَاةِ
 فَكُنْتُ أَرَأَيْتَ ذَلِكَ مِنْ مَعْلُومَاتِ أَيْنَ الْوَلَدِ أَرَادَ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تَرَكْتُ مَا تَقُولُ
 قُلْتُ كَلَّا وَكَذَلِكَ لَمْ يَنْفُسُ بِيَدِهِ كَلَّا كُنْتُ خَيْرٌ مِمَّا أَكَلْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ مَرْجُمَةً
 ابوسعيد خدری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں جب نکلتے تو پہلے نماز
 پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پیرے تو گون کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو اور لوگ سب بیٹھ کر سجدہ اپنی نماز کی
 جگہ میں پھر اگر کوئی شخص کھڑا نہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا اور کوئی کام ہوتا تو
 اس کا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عورتیں اس دن صدقہ دیتیں پھر گھر کو لوٹ کر
 غرض آپ کی ہی عادت رہی یہاں تک کہ مردان بن حکم حاکم ہوا اور میں اس کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ
 ہو کر نکلا یہاں تک کہ عید گاہ میں آئے اور وہاں کثیر بن الصلت (ایک شہر بنا رہا تھا کچھ اور اینٹوں سے
 سومردان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گو یا مجھ پر سیر کی طرف کہنچتا تھا میں اسی نماز کی طرف پھر جب میرے
 نے دیکھا تو اس کا ہاتھ لگا لیا پہلے نماز پڑھنا اس نے کہا اے ابی سعید چپٹ گئی تہ سنت جو تم جانتے ہو
 میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کو ہاتھ میں ہے کہ تم اس سے بہتر
 کام کر سکو جو میں چاہتا ہوں (یعنی جو سنت کی برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہوتا تو کجا) غرض یہ بات

نقل

مراتب

بیچ اسے تین بار کہی پہرہ **اف** بخاری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد اس کی گفتگو اور نماز
 خطبہ کے بعد بھی وہاں کے ساتھ بیٹھی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بعد خطبہ کو بھی ہوا ہے اور اگر کوئی ٹہرے تو صبح ہو جاوے
 کی مگر سنت ترک ہونے کی بجائے نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صبح نہیں ہو سکتی **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا نَعْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الْعَوَاتِقَ
 وَذَوَاتِ الْاِحْدَادِ وَأَمَرَ الْحَيَضُ أَنْ يَكُنَّ مِنَ الْمُصَلِّينَ **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ محمد یا نبی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عید دن میں لیجا دیں جو ان ترکین کنوا ریون کہ اور پردہ نشین عورتوں
 کو اور حکم دیا کہ حیض والیاں مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور اور رہیں **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ كُنَّا نَوْمُرُ بِالْحَدِيثِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْحَبَاةُ وَالْبُرُكُ قَالَتْ الْحَيَضُ يَخْرُجْنَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّارِ
 وَيَكُنَّ نَاعِمَ النَّارِ **ترجمہ** ام عطیہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حیض والیاں لوگوں
 کے پیچھے رہیں اور ان کے ساتھ نمبر کہتی رہیں **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْاِخْفَةِ الْعَوَاتِقَ وَالْحَيَضُ وَذَوَاتِ الْاِحْدَادِ قَالَتْ
 الْحَيَضُ فَيَكُنَّ زِيْلُ الصَّلَاةِ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرِ وَدَعَوَةُ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنَا
 لَا يَكُونُ لِعَاجِلِهَا قَالَتْ لَتَلْبِسَهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا **ترجمہ** ام عطیہ نے کہا کہ وہاں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لیجا دیں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنوا ریون جو ان ترکین کنوا ریون کو اور حیض والیوں کو
 اور پردہ والیوں کو مسو حیض والیاں جدا رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کا رنیک اور مسلمانوں
 کی دعا میں میں عرس کی کہ اسے رسول کے ہم میں سرکسی کے پاس چا در نہیں ہوتی آپ فرمایا کہ اور مردوں
 بہن اور سکی اپنی عا در **ف** اس سے معلوم ہوا کہ عید گاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا ہی خوب ہے اور نیکی
 کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے **عَنْ** اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخُوجٌ يَوْمَ الْاِخْفَةِ اَوْ فِطْرِ فَمَضَى رَمَتَيْنِ لَمْ يَصِلْ بَلْبَاهَا
 وَلَا يَكُنْ هَاتِمٌ اِنِّي اَلَيْسَ مَعَهُ بِلَاكٍ كَا مَوْهَنَ بِالْقَدَاةِ فَجَعَلَتْ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا
 تُلْقِي بِهَا كَيْفَا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں نکلا اور دور
 پہنچی کہ نہ اس کو قبل نماز ٹہری نہ بعد پہر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کو ساتھ بلال ہی پہر حکم کیا عورتوں کو قصہ
 کا پہر کوئی نوا پنہ چیلے نکالنے لگی اور کوئی لاگوں کے مار حبان کے لگوں تھے کہ اس سے علیہ الرحمۃ نے

قَبْلَهَا
 بَعْدَهَا

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور غلبہ کا تھا اور اس میں لڑکیوں
 نے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہو اور یہ تو صرف شعرون کا ٹپٹنا
 تھا اور بلند آواز سے اور یہی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گائیو الیاں تھیں کہ جو
 شوق دلاتی ہیں فحش کی اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تھے
 جن سے یہ شہر پیدا ہوں کہ ان کو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ مثل مشہور ہے الغنا رقیۃ الزنا یعنی غنا منتر
 ہے زنا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں لنگرے ہو اور تانین ہوں اور آوازوں کا ملانا اور
 لفظوں کا گھسانا ٹپٹنا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعرون کے ٹپٹنے کو گانا کہتے ہیں غرض یہ گانا وہ ہرگز
 نہیں جس میں اختلاف ہو بلکہ یہ سباج ہے اور صحابہ نے اس کو رد کیا ہے کہ یہ صرف شعرون کا ٹپٹنا ہے اور
 خوش آوازی سے چند ایسے شعرون کا ٹپٹنا ہے جس میں کوئی مضمون فحش کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر
 انہوں نے اون اشعار کو جو ادثون کے چلانے کے لیے پڑھے جاتے ہیں اور پر یہی شعر بنی صل اسمہ
 علیہ وسلم کے رد و بر و غرض یہ سباج میں غرض ایسا گانا سباج ہے حرام نہیں اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ
 کہتا ہے کہ بیان کی تم سے بھی رد ایسی ہی بن تھی نے اور ابو بکر نے دونوں نے ابو موسیٰ سے ایسی نہیام
 سے اسی سباج اور اس میں یہ ہے کہ وہ دو لڑکیاں تھیں کہ وہ ہر کہلاتی تھیں **عَنْ عَائِشَةَ كُنَّ عَنِ**
اللَّهِ عَنْهَا أَنْ أَبَا بَكْرٍ نَسِيَ فَحَلَّ عَلَيْهِمَا دَعْدَ هَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامٍ مِّنْ تَغْيِيَانِ
وَنَصَرَ بَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْبُوعٌ بِتَوْبِهِ فَاتَّهَزَهُمَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فَكَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَكَلَّمَهُمَا أَبُو بَكْرٍ وَاتَّهَزَا أَيَّامٌ مِّنْ عِيَادِ
وَقَالَتْ أَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْبُوعٌ بِتَوْبِهِ فَوَدَّ أَنْ يَكُونَ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ
وَكُلُّهُنَّ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ دَاكِيَهُ
 عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابو بکر آئے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں بنو کے دنوں میں (یعنی فحش کی گیارہویں
 بارہویں وغیرہ بن) کہ وہ گاہی تھیں اور وہ بجاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو چادر
 سے بٹیرے ہوئے تھے غرض ابو بکر نے اون دنوں کو چہرہ دکھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا
 اٹھایا اور فرمایا چوڑو ان لڑکیوں کو اسے ابو بکر اس لیے کہ یہ دن عید کے ہیں اور حضرت عائشہ نے
 فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بچے انہی چادر سے چپائے ہوئے تھے اور

میں اور جنہیں کائناتشا دیکھتی تھی جو کہیل رہی تھی اور میں لڑکی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کو د
کی طالب ہوگی وہ کتنی دیر تک تماشا دیکھو گی **ف** احمدیہ سے معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کہیل کو د
جیون سے پاک رکھنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضرور ہو کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کر دیں
کہ اس بزرگ کو اسکی تکلیف پہنچی اس میں اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ سے تہ
اسو جسے کہ وہ اذکیان ایک سیاح کام میں تھیں اور آپ نے مونہ سلیڈ ڈنپ لیا کہ وہ شرعاً میں نہیں اور
اس میں آپ کے رافت اور رحمت اور علم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا سیاح ہے سرور اور خوشی کی وقت پر
نواح وغیرہ میں واسے اور معلوم ہوا کہ ایام سنو بھی عید میں داخل ہیں کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ
حرام ہے اور تکبیر مستحب ہے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سجد میں کہیل تھی اس سے ثابت ہوا کہ تہیاردن کا کہیل مثلاً ہندو کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بانگ بیہ
وغیرہ بنیت جہاد مسجد میں یکھنا اور کہیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتیں ایسی کہیل موقوفی دیکھیں
تو روا ہے بغیر اسکے کہ اون مردوں کے نظر عورتوں کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی جسم
پر شہوت کو پڑی تو با اتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف ہی نہ ہو تو شافعیہ
کے اس میں موقوف ہیں اصح قول ہے کہ منع ہے سلیڈ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ لَيْسَ مِنْكُمْ**
مِنَ الْعَابِرَاتِ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندھ سے پردہ کر کے بکا کھدیا
اور فرمایا کہ تم اوسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھے غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ اس حدیث
کا حضرت عائشہ کے یہ جواب دیتی ہیں کہ اول تو اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ وہ ان کے بدن کو دیکھتی
تھیں اگرچہ اچھا ناظر مڑ جائے بلکہ وہ اون کی کہیل کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ آ
کے قبل کا قصہ ہو غرض احمدیہ سے بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بیوی
کے ساتھ ثابت ہوا **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَكُونُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَأَنَا كَأَنِّي أَتَلَعُ بَوْنَ عِدَا بَعْضِهِمْ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ يَرْدَا أَهْلَهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ لَعَلَّيْكُمْ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ حُجْرَتِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا إِلَيْهِ أَنْصَرِفُ
فَأَقْدَمُوا قَدْ لَجَأَ رَأَيْتُ الْحَدِيثَ السَّيِّئَ خَرِصْتُ عَلَى الْكُفْرِ ترجمہ حضرت سبلان کے ہاں اس
ادب راضی ہو فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دروازہ پر میرے حجرے کے

کھڑے ہو کر اپنی چادر سر پہچے چسپائی ہوئی قہو اور حبشی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مبارک میں
 اپنی ہتھیاروں کو کھینچتے تھے تاکہ میں انکی کہیل کو کہوں ہر کھڑے رہتے تھے میرے لیے نہایت تک میں
 ہی (سیر ہو کر) لوٹ جاتی تھی تو خیال کرو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کی شوقین ہوگی وہ کتنی دیر تک غشا
 و کبرگی (یعنی بہت تک نہرت کھڑی رہتے تھے اور نیز اثر ہوتے تھے یکمال خلق تھا) **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِعْدِيَّانَ جَارِيَتَانِ يَغْنَأُ بَعَاثَ
فَأَضْطَجِعَ عَلَى الْفِدَايشِ دَخَلَ دَجْعَةَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنْتَهَمَا فِي رَقَالِ مِزْمَارٍ
الشَّيْطَانُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُمَا كَلَّمَا عَقَلَ عَمَزَتْهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمٌ عِيدٌ لِيَلْعَبَ الشُّودَانُ بِالْأَدْنَى
وَالْأُخْرَى فِي مَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قَالَ تَشْتَعِهَيْنِ تَضْطَرِينِ فَقَالَتْ
نَعَمْ نَا مَا مَرِنِي وَرَأَيْتُكِ حَدِيثِي عَلَى حَدِيثٍ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفَدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِكْتُ
فَأَلَّ حَسْبُكِ تَلَكْتُ نَعَمْ قَالَ فَادْهَبِي تَرَجِّمِي حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں اسمان کو راضی ہو
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر آکر اور میرے پاس در لڑکیاں کافی تھیں بعات
 کی لڑائی کو اور آپ بچپن نے پریش گھر اور اپنا موہنہ ان کیطرت سے پھیر لیا اور پھر ابو بکر آئے اور مجھ پر
 بہتر کا کہ آئین شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان کیطرت دیکھا اور فرمایا ان کو چوڑ دوڑ لینے لگے دو اور چرب وہ غافل ہو گئے میں نے ان دونوں
 کی جھکی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان ڈھانوں اور نیزوں کے کہیل تو نہو سو مجھ پر
 نہیں کہ میں نے حضرت سرخو اہش کی یا حضرت ازخو فرمایا کہ تم اسے دیکھنا چاہتے ہو میں نے کہا مان
 میر مجھ اپنے اپنے پیچے کھڑا کر لیا اور سر اگال کے گال پر تھا اور آپ فرماتے تھے ایہ اولاد ارفدہ
 کی تم اپنی کھیل میں مشغول ہو نہا تک کہ جب میں تنگ گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عومن
 کی کہ مان آپ نے فرمایا **وَسَكُنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ حَبِيبٌ يُدْعِي لِي يَوْمَ**
عِيدٍ فِي السَّجْدِ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَعَلْتُ
أَنْظُرُ إِلَى لَبِئْسَ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَلْبَنِي الْأَعْرُوبُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے کہا ایک بار حبشی اگر کہیل لگے عید کے دن مسجد میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ

دَعُوهُمَا
 تَشْتَعِهَيْنِ

بلایا اور میں نے آپ کے نشانے پر سر رکھا اور ان کی کہیل کو دیکھ کر لگی رہا تک کہ میں ہی اون کو دیکھ کر سے
 یزار ہو جانی نہی مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے تکیہ بن تکیہ اورن سے کچھ بن کر پالنے
 اور کہا کر وایت کی مجھ سے ابن نمیر نے ان سے محمد نے دونوں نے شام سے اسی اسناد سے اور انہوں
 نے مہی کا ذکر نہیں کیا **عن عائشة رضى الله عنها** قالت للعاينين وددت اني
 اراهم فقلت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فوقف على الباب انظر بين اذنیه
 وعاتقیه وهما يلعبون في المسجد قال عطاء قدس او حاش قال وقال لي ابن علقمة بن جابر
 ترجمہ حضرت عائشہ مسلمانوں کی مان اسمہ اورن سے راضی ہو فرمائی ہیں کہ میں نے کہانی والوں سے کہلا
 ہوا کہ میں جا ہتی ہوں انکو دیکھوں اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہی دروازے
 پر کھڑی ہوئی اور آپ کی گردن اور کانوں کے پیر میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کہلاتے تھے عطاء نے کہا وہ
 فارس کے لوگ تھے ابن علقم نے کہا نہیں مٹی تھے **عن ابن مسعود رضى الله عنه** قال بينما
 الحبشة يلعبون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم سجدوا اياهم اذ دخل عمر بن الخطاب
 رضى الله عنه فاهو الى الحصى فحصبهم بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 دعه فمعاذ عمر ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ جب نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلاتے تھے اپنی زبانوں
 سے کہ حضرت عمر آئے اور فکر کر لیں کہ پڑت جبکہ انکو ماریں تو آپ کو فرمایا کہ سنو دوان کو اے عمر

ف بیان علماء کا اجماع ہے کہ ہنسا سنن اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز ہنسا میں مسنون ہے
 یا نہیں ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور
 خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین و متاخرین کی خلافت ہے اور ان کی مقابل میں اکیلے انکا قول کو دیکھ
 مقبول ہو سکتا ہے اگرچہ انہوں نے اون حدیثوں سے تسک کیا ہے جن میں صلوٰۃ کا ذکر نہیں اور جب وہ نے
 ان حدیثوں سے تسک کیا ہے جو صحیحین و غیر میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسا
 میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محول ہیں اس پر کہ راوی پہل گیا اور
 بعض میں احتمال ہے کہ اختصار کی راہ سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعض روایتوں میں ایسا وارد ہو
 کہ آپ نے خطبہ جمعہ میں ہنسا کر لیے دعا کی تو اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی کہ وہ ہنسا کر لیے بھی کافی

سبھی گئی اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہوا تو مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر نماز کے صرف دعا پڑھی اکتفا کرنا روا
 ہے اور اس کے رد میں کچھ اختلاف نہیں غرض محمد بن یحییٰ میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقدم بھی تھا اور
 گناہ اس لیے کہ ان میں زیادتی علم کی ہے اور فقہ لوگ جو از ادبات بیان کریں وہ مقبول ہے غرض خلاصہ
 یہ کہ استسقاء میں قسم ہے اول صرف دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ
 اول ہر اولیٰ ہے اور تیسری دو رکعت ادا کرنا اور دو خطبہ پڑھنا اور اس کے قبل اور بعد صدقہ اور روزہ
 اور توبہ اور نیکیاں اور غیرات بجالانا یہ سب کا ل ہے (نوی) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَكُونِيِّ**
يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ دَائِمَةً حَتَّى اسْتَقْبَلَ
الْفَيْلَةَ ترجمہ عبداللہ بن زید مازنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید گاہ کو اور پانی
 مانگا اور آپ نے چادر مبارک کو اولٹا (یہ گویا کہ فال نیک تھی کہ پورے دو گارہاں اسی طرح رت بدلے) اور
 جب قبضہ کی طرف موڑنے کیا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بائیں ٹکنا استسقاء لیے مستحب ہے اس لیے کہ اس
 میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کو بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا
 اولٹنا بھی مستحب ہے شافعی نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا ثلث ہو چادے حب یا دلہن اور یہی مذہب ہے شافعی
 اور مالک اور احمد کا اور چاہے علم کا کہ سب چادر کا اولٹنا مستحب جائز ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل
 اسکی سنیت کا انکار کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ حدیث کو ثبوت دہلتے کے سبب اور شافعیہ کو نزدیک مقتدیوں
 کو یہی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استسقاء کی دو رکعت ہے اور امام شافعی اور جبائے کا
 مذہب یہ ہے کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور ایٹ لڑکا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیٹ کے
 موافق پھر چہرہ کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو یہی روا
 ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب ہے کہ صلوة
 استسقاء کے قبل تکبیروں کو مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن سبیب اور عمرو بن عبدالعزیز اور محمول
 سے اور مجہود کا مذہب ہے کہ یہ تکبیروں نہ کہے اور اذان اور تحمیر اقامت نہ کہے پھر اجماع مثل عید کی
 مگر المصلوۃ جامعۃ کا مثلاً فقہ نہیں (نوی) **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ ثَمِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَاتٍ**
خَبَرَ الْمُصَلِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْفَيْلَةَ وَوَقَفَ دَائِمَةً
وَمَكَثَ رُكْعَتَيْنِ ترجمہ عبادہ بن تميم نے اپنے چچا سے سنا کہ محلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کا اور لوگ آپ کے کپڑے ہوتے اور ہچکار کر کہہ
کہ اے نبی اللہ کے مہینہ نہیں رہتا اور درختوں کے پتے سوکھ گئے اور جانور مر گئے اور بیان کی حدیث
آخر تک اور عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے کہ آخر مہینہ مدینہ پر سے کھل گیا اور اس کے ارد گرد ہستارہ اور
مدینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا مسلم
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریب نے ان سے روایا اس نے ان سے سلیمان
بن مغیرہ نے اس کی ثابت کی ان سے انس نے ماندا اور ہر کی سعادت کی اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ اس
نما نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا حال رہا کہ زبردست آدمی ہی اپنی گھر جانے کو ڈرتا تھا دینے
میں کی شدت سے **عَنْ** اَلْبُرَيْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ اَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُخَانٌ أَسْفَلَ اَلْمَنَابِرِ وَاقْتَضَى اَلْحَدِيثُ كَذَلِكَ قَدِ ابْتُ اَلْعُتَابُ يَتَرَفَّقُ كَأَنَّهُ لَمَّا كَلَا
حِينَ يَطْوَى ترجمہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک گاون کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جمعہ کے دن اور وہ منبر پر تھے اور بیان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے
بدلی کو گویا کہ ایک چادر تھی کہ پیٹ دی گئی اس طرح بیٹھی تھی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَصَابَ اَنَا
نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلَقًا قَالَ فَخَسِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جِئْتِي اَصَابَ اَمِينُ الْمَطْرِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ وَكَأَنَّهُ دَيْتُ عَقْدِي بِرَقَبِهِ
عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ انس نے کہا کہ ہم پر بات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
سو کھول دیا آپ نے اپنا کپڑا پہنا تک کہ پہنچا آپ پر مہینہ اور ہم نے کہا اے رسول اللہ کے آپ کیا
کیون کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہاں پہنچے پروردگار کے پاس سے آیا ہے **ف**
اس حدیث معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ خدا کی ذات مقدس اوپر ہے اور مدینہ اور یہی سے آتا ہے اور
بعض متبعان ہم نا فہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ اسی پروردگار کا پیدا کیا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوتی ہے
یعنی ظاہری اس کے لغوی اور جیب معنوی ظاہری بلکہ کلف ہنر ہوں تو تاویل کی کیا ضرورت ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَا
يَوْمَ الْيَوْمِ وَالْأَيَّامِ حُرُوفَ ذَلِكَ فِي دُجْعَةٍ أَوَّلَ دَاوِدَ بْنَ إِدَا مَطْرَتِ مَرْيَمَ وَذَهَبَ عَنْ ذَلِكَ
فَالْتَحَا يَفِيهِ فَسَالَتْ فَقَالَ لِي خُفَيْتُ أَنْ يَكُونَ عَدُوًّا لِي سَلَطَ عَلَيَّ مَنِي دِيْنُكَ إِذَا رَأَى اَلْطَّيْفَ

ارى الناس اذ اداب العقيم فزحوا رجاء ان يكون فيه لقطه اذ ان ايتهم فمروا
 في وجعك لكذا هه فاكنت فقال باعائنه ما يؤمنني ان يكون فيه عذاب قد عذب
 قوم بالزنجير وقد راي قوم العذاب فقالوا هذا عذاب من منظرنا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا کی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہیں کہ میں نے کبھی نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 قہقہہ مار کر ہنسنے سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نظر آنے لگتا بلکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ مسکراتے تھے اور جب
 بدلی کو دیکھتے یا آنہی تو آپ کے چہرہ میں غم معلوم ہونے لگتا سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے
 میں کو گون کو دیکھتی ہوں کہ وہ جب بدلی کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس میں یہ کہ اس میں ہلکا
 اور جب آپ بدلی کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرہ پر ناگواری ظاہر ہوتی ہے آپ فرمایا اے عائشہ جو خوف
 رہتا ہے اسکا کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو، سلیو کہ ایک قوم سہابی کے عذاب ہو چکا ہے اور جب
 اس نے دیکھا عذاب کو تو کہیں کہا کہ یہ بدلی ہے ہم پر سزا والی ف سچ ہے یہ صریح نزدیکان پر اثر
 بود حیرانی۔ اس شاہنشاہ بلند بارگاہ قہار جبار و جبار سے مقدس اند پاکیزہ لوگ یوں فرماتے ہیں تو
 ہم گناہگاروں کتنا ڈرنا چاہیے مگر افسوس صد افسوس ہے کہ ہم کچھ اس کے ڈرنے کا حق ادا نہیں
 ہو سکتا **عن ابن عباس** روى الله عنه ما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُصِرْتُ
 بِالضَّبَا وَأَهْلِيكَ عَادُوا بِالْأَبْدَانِ ترجمہ ابن عباس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مجھے خدا کو
 حکم سے صبا سے مدد دی گئی اور عذاب دہرے ہلاک کی گئی ف صبا وہ ہے جو مشرق سے آتی ہے
 جبکہ پردائی کہتے ہیں اور دوبرج غربت آوے اور اس کو چھوڑتے ہیں **عن ابن عباس** روى الله عنه ما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُصِرْتُ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سعید بن جبیر نے ادب کی روایت کی
 مثل روایت کی **كتاب الكسوف** کتاب کسوف کی جان میں **عن عائشة**
رضي الله عنها قالت خسف الشمس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام رسول
 الله صلى الله عليه وسلم يصلي كما طار القيام جدا ثم ركع فالحال الركوع جلا ثم ركع راسه
 فالحال القيام جلا وهو دون القيام الأول ثم ركع فالحال الركوع وهو دون الركوع الأول ثم ركع راسه فالحال القيام جلا
 فالحال القيام وهو دون القيام الأول ثم ركع فالحال الركوع وهو دون الركوع الأول ثم ركع راسه فالحال القيام جلا
 وهو دون القيام الأول ثم ركع فالحال الركوع وهو دون الركوع الأول ثم ركع راسه فالحال القيام جلا

قَدْ جَعَلَتِ الْقَمَسُ لِقَابَ النَّاسِ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَاتَّقِ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ فَكُلَ إِنَّ الْقَمَسَ وَالْقَمَسَ مِنْ أَيْدِي
 اللَّهُ وَاتَّقِ مَا لَا يَخْشَعَانِ يَلُودُ أَحَدٌ كَلَا لِحَيَاتِهِ قَدْ أَدْرَأْتُمْ هُمَا فَكَيْتُمْ لَدَا وَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا
 وَتَصَدَّقُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّ مِنْ أَحَدٍ أَخِيذُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُنِيَ عَبْدُكَ أَوْ زَيْنِ أَمَتُهُ
 يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ تَوَكَّلُونَ مَا أَعْلَمُكُمْ بِكُمْ كَيْتُمْ كَثِيرًا وَكَفَيْتُمْ قَلِيلًا وَلَا أَهْلَ بَلَدٍ
 وَفِيهِ آيَةُ مَا لَكَ إِنَّ الْقَمَسَ وَالْقَمَسَ أَيْتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ تَرْجُمُهُ حَضْرَتُ عَالِفُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فرمایا سورج گہن ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو آپ کثرت کو جو نماز میں اور بہت دیر تک قیام
 کیا پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہو اور بہت قیام کیا مگر پہلے قیام سے
 کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے کم پھر سجدہ کیا (یہ ایک رکعت میں دو رکوع ہو گئے اور یہی
 مذہب ہر شاخی کا) پھر کھڑے ہو اور دیر تک قیام کیا مگر قیام اول سو کم پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر پہلے
 رکوع سے کم پھر سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہو مگر قیام اول سو کم (یہ بھی دو رکوع ہو گئے) پھر سجدہ کیا اور
 خارج ہوئے اور آفتاب انہیں کھل گیا تھا پھر خطبہ پڑھا لوگوں پر اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کہ سورج اور چاند
 اس کی نشانیں ہیں سے ہیں اور ان میں گہن نہیں لگتا نہ کسی کی موت سوزہ زندگی سے ہر جب تم گہن
 دیکھو تو اللہ کی ثنائی بیان کرو اور اس کے دعا کرو اور نماز پڑھو اور طہارت کرو اور است محمدی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کوئی غیرت والا نہیں اس بات میں کہ اس کا غلام یا باندی نہ لگے اور است محمدی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہے جو میں
 جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوئے تو بہت روئے اور تھوڑے ہنسترسن لو میں نے اللہ کا حکم پونجا دیا اور مالک
 کی روایت میں یہ ہے کہ سورج اور چاند دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیں ہیں عورت اجماع ہے
 علماء کا کہ نماز خوف سنت اور امام مالک اور شافعی اور احمد اور جہود کا مذہب ہے کہ بجا حجت اس کو اور
 کرین اور اہل عراق نے (یعنی حنفیوں نے) کہا ہے کہ الگ الگ پڑھیں مگر مذہب اول احادیث صحیحہ کے رو سے
 صحیح ہے اور امام شافعی کا مذہب ہے کہ ہر رکعت میں دو رکوع کرے اور دوسرے قیام کرے مگر سجدہ ہر رکعت
 میں دو ہی ہیں اور حنفیوں کے نزدیک مثل اور نماز دن کی ایک ہی رکوع ہر رکعت میں جو مذہب شافعی
 موافق احادیث صحیحہ ہے اور ابن عبد البر نے بھی ماسی کو صحیح کہا ہے اور بعضی بروایتوں میں ہر رکعت
 میں تین رکوع ہی آئے ہیں اور جاری مگر وہ کے راوی بہت احتفظ اور ضبط ہیں مگر قوی مذہب یہ ہے
 کہ بطرح چاہے اور اگرے باقی بھی سورہ فاتحہ سو قیام اول میں باتفاق علماء پڑھا ہر مذہب ہے اور

قیام نامی میں ہی پڑھنا یہ مذہب شافعی اور مالک اور جہود و صلابہ کا اور محمد بن سلمہ کا مالکیہ میں یہ قول ہے
 کہ قیام نامی میں ہی پڑھنا سچا ہے اور طول قرات بالفاق علماء فضل ہے اور ضروری ہوا ہے اور طول سجدہ کی ہے
 محققین کا ہے اور اسکو ڈھڑھنا ہی ہر قیام میں قبل فاتحہ کے مستحب ہے اور وہ خطبہ ہی عبد بنانہ کے مستحب ہے
 مذہب ہر شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے محدثین کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب
 نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ میں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ اسلم نے اور بیان کی
 ہم سے ہی روایت بھی بن تیجے نے ان سے ابو سعید نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ
 زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سوچ اور جائد اللہ کی نشانیوں سے ہیں اور یہ ہی زیادہ
 کیا کہ میرے والد نے فرمایا کہ اگاہ ہر میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا **حُكِّنَ عَائِشَةَ**
زَوْجَ الْيَتِي مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى السَّيِّدِ فَقَامَ زَكَاةً وَصَفَى النَّاسَ وَدَاوَهُ فَأَقْرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرَ
كُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَأَقْرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ آدْنَى مِنْ
الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرَ كُوعًا طَوِيلًا هُوَ آدْنَى مِنْ
الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ وَلَمَّا رَفَعَهُ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ
مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَاجْلَسَتْ
الشَّمْسُ فَبَلَ أَنْ يَبْصُرَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ
يَمًا هُوَ أَهْلُهُ كُمْ فَلَا إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
لَا خُفْيَانِ لِمَنْ أَحْبَبَ لَكُمْ يَوْمَ فَاذْ رَأَيْتُمُوهَا فَافْرِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ أَيْضًا صَلُّوا حَتَّى
يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ فَعَلِمُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَعَارِفِي هَذَا أَعْلَى رُؤُوسِ كُمْ
حَقٌّ لَقَدْ رَأَيْتُكُمْ أَنْ أَخَذَ فَمِنْ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمْ أَنْ جَعَلْتُ أَقْدَمَ وَقَالَ لِلرَّادِي

اَتَقَدَّمُوا لِقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ بِحُطْمِ بَعْضِهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُ مَوْفِقَ تَاخَرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا
 عَمْرُو بْنَ تُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ الشَّوَابَّ وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ فَانْزَعُوا
 لِلصَّلَاةِ وَلَمْ يَزِدْ كَذَا بَعْدَ ذَلِكَ تَرْجِمَهُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 فرمائی ہیں کہ سوچ گھن جو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں اور آپ نکلے مسجد میں
 اور نماز کو کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے نبی فرات پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور بہت لبار کو ع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ من حمد کہا اور
 ربنا مک الحمد اور پھر کھڑے ہوئے اور نبی فرات پڑھی کہ پہلی فرات سے دو سال تک تھی پھر اللہ اکبر کہنے دو سر رکوع
 کیا لبار کر پہلے رکوع سے کم یہ کہ سمع اللہ من حمد ربنا واک الحمد پھر سجدہ کیا اور ابوطاہر راوی نے یہ ذکر نہیں
 کیا کہ پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع پوری ہوئے اور چار سجدہ
 (یعنی دو رکعت میں ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور دو سجدہ) اور سوچ صاف ہو گیا آپ کا نزاع ہونے سے
 پہلے پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اللہ اس کی تعریف کی اور لفظوں سے جو ہم کی شان کے
 لائق ہیں پھر فرمایا کہ سورج اور چاند و نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے اور کسی کی موت اور زندگی
 کے سببے ان میں ہیں۔ میں نہیں ہوتا (یعنی صرف اللہ کے حکم سے ہوتا ہے) پھر جب تم گھن کو دیکھو تو جلد
 نماز پڑھ لگو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ اللہ تعالیٰ اسکو تمہاری آواز پر کہے اور فرمایا آپ نے
 کہ میں نے اسجگہ وہ سب چیزیں دیکھیں جنکا تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ میں نے اپنی کو دیکھا کہ چاہتا ہوں
 کہ ایک گھما لیلون خبثت میں جو جب تم جھکو دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھتا ہوں اور مرادی راوی نے اَتَقَدَّمُ
 کہا معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور بیشک میں نے جہنم کو دیکھا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم
 نے جھکو دیکھا تھا کہ میں پیچھے کو ہٹا ہوں۔ اور میں جہنم میں عمرون لخی کو دیکھا کہ ایک کا فر کا نام ہے اور یہی
 نے پہلے سب سے ساڑھ چوڑی اور حدیث ابوطاہر راوی کی تو وہ میں تمام ہو گئی جہاں آپ فرمایا تھا کہ جلد
 نماز پڑھو اور اس کے بعد کچھ ذکر ہی نہیں کیا عَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّيْخَ خَسَفَتْ
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَتْ مُنَادِيًا يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ فَاجْتَمَعُوا وَتَقَدَّمَ
 فَدَعَا إِلَى دَعَايَتِ فِرْعَوْنَ وَادَّبَعَ مَجْدَ ابْنِ تَرْجِمَهُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کہہ سچا کہ یوں چار رکوع کی سب لوگ ملکر نماز ادا کرو غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپؐ کے بڑے کچھیر کچھیر کیے گئے
 اسی اور چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار رکعتوں میں **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
جَعَلَ فِي صَلَواتِهِ الْخُسُوفَ بِفَرَادَتِهِ فَصَلَّى اَرْبَعًا رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَارْبَعًا سَجْدَاتٍ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَارْخَابُ بَنِي عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَلَى اَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ
فِي رَكَعَتَيْنِ وَارْبَعٍ سَجْدَاتٍ مرحومہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سورج گھرن کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھی اور چار رکوع کیے اور چار رکوع دو رکعتوں میں نہ پڑھی نے
 کہا کہ خبر دے مجھ کو کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے دو رکعتوں میں
 اور چار رکعتوں میں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے صاحب بن الیہ نے اون سے محمد بن حرب نے ان سے
 محمد بن ولید نے اون سے نو کھری نے اون سے کثیر بن عباس نے ان سے ابن عباس بیان کی کہ ابن عباس نے
 نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گھرن کے دن جیسے عودہ نے حضرت عائشہ سے **عَنْ عُبَيْدِ**
بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصْدَقُ حَسْبَتْكَ يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ
يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ وَارْبَعٍ سَجْدَاتٍ
فَانْصَرَفَ وَقَدْ جَلَسَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ
قَالَ سَمِعَ اللَّهَ فَيُرْجِلُ حَمْدًا فَنَقَامَ فَيُحَمِّدُ اللَّهَ وَأَتُنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ
يَوْمَ تَأْتِي أَحَدُكُمَا الْحَيَاةُ وَلَا يَمُوتَانِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِمَا نَادَا اِرْأَيْتُمْ كُفُوفًا
 مَا ذُكِرُوا اللَّهَ عَنِ بَجَلِيَا مرحومہ عبید بن عمیر کثیر بن عباس کی روایت کی محمد سے اس شخص نے جب کہ میں سچا
 جانتا ہوں ہر اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہمین کہ ایک بار سورج گھرن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے زمانہ اسی نماز میں بڑی دیر تک کھڑے رہے اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوئے پھر رکوع کرتے
 پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کرتے غرض پڑھتے دو رکعتیں کہ ہر رکعت میں تین رکوع
 ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار رکعتوں میں اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے اندر گھر
 لپکتے پھر رکوع میں جاتے اور جب راہ تھا تو جمع المسلمین حمد کہتے اور بعد نماز کے خطبہ پڑھتے پھر کھڑے ہوتے اور
 اللہ تعالیٰ کے حمد و ثناء کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کی سبب ہو کہ نہ نہیں لگتا

بَجَلِيَا
 بَجَلِيَا
 بَجَلِيَا

ہوا اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جانچے جاؤ گے صبر و حلال کے وقت جانچو جاؤ گے عمر کے
 کہا سنا میں نے حضرت عائشہ سے کفر مالتی تہین میں بعد اس کو سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پناہ پو
 کرتے تھے دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب کی کہ اس مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی ہم سے حد
 محمد بن مثنیٰ بن ابی انس سے عبد اللہ بن ابی اسلم نے کہا اس مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر
 اون سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مثل سلیمان بن بلال کی روایت کی
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کسفت الشمس علی عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فی یوم شہید الحضر فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا أصحابہ فاطالک الفیام
 حتی جعلوا یخوون ثم رکع فاطالک ثم رکع فاطالک ثم رکع فاطالک ثم رکع فاطالک ثم
 سجّد سجّد تین ثم قام فصنم نحواً من ذلک نکانت اربع رکعات ثم رکع سجّد ایت ثم
 قال انہ عرض علی کاشی فوجوہ فعرضت علی الحبۃ حتی کونکالت منہا
 بطلاً اخذتہ اذ مالک تکاملت منہا قطعاً فقصرت بیدی عنہ وعرضت علی النار فایت فیہا امرأة من نبی
 اسرائیل تعذب فی نیرہ لہا بطنانک لم یطعہا ثم تدعہا نکال من خشاش لا یمن ورایت ابانما
 عن ابن مالک یحضر قصبة فی النار وایضاً کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا یجسنان
 الا لکون عظیم ذلکما آیتان من ایت اللہ یریک موہما فاذا خسفا فصلوا وحق یحییٰ
 ترجمہ جابر بن عبد اللہ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ان
 میں بڑی گرمی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے باروں کے ساتھ اور بیت لنبی
 قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کیا اور لنبی رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لنبی قیام کیا پھر رکوع
 کیا اور لنبی رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لنبی قیام کیا پھر دو سجّد کیے پھر کھڑے ہو اور اوسط طرح کیا پھر
 چار رکوع ہوئے اور چار سجّد کیے (یعنی دو رکعت میں) پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان میں جاؤ گے
 (یعنی دوزخ و جنت و قبر و حشر وغیرہ) وہ سب میرے آئین اور سنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک
 گچھا اسپیک لینا چاہتا تو ضرور کسی لینا یا یہ فرمایا کہ میں نے اس میں ہر ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا
 اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک نبی اسرائیل کے عورت کو دیکھا کہ ایک بلی کے وسط اور سپر عذاب تہا ہوا
 کہ اس بلی کو باندھ دیا تھا اور اس کو کھانے کو نہ دیا اور نہ کھول دیا کہ وہ زمین کے کیرے کو کھٹے کہا لیتی اور دوزخ

ذالک

میں ابوشامہ عمرو بن ملک کو دیکھا کہ اپنی انہیں دوزخ میں کہنچتا ہے اور عرب کا خیال تھا کہ سوچ اور
 جائز میں گہن نہیں لگتا مگر کسی شہر شخص کے مرنے سے اور آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں نشانیاں ہیں اس کی نفی
 میں ہے کہ وہ تم کو دکھاتا ہے پھر یہاں میں گہن لگ تو نماز پڑھو جب تک کہ وہ کہل نہ جاوے کہہا مسلم رحمۃ اللہ
 علیہ نے بیان کی یہی روایت مجسور العسنان سمعی نے اون سے عبدالمکک ان سے شام نے اسی اسناد سے
 مثل اس کے مگر اسمین یہ کہ دیکھا میں نے امیورث کے آواز والی لہبی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ بنی اسرائیل
 میں کی تھی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صغیر و کنا ہوں یہی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ
 کافر ہوا درہلی کے سبب اور سبب عذاب در زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہوا اور سو اور دوزخ کے اور آگ کے اور کسی
 طرح کا عذاب اور سبب ہوتا ہو چنانچہ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی **عَنْ جَابِرِ بْنِ**
سَبَّحَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا تَبَرَّاهُ عِمْ
ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ بَرَاهِمِمْ فَقَامَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتًّا كَعَاثٍ يَأْتِي سَجْدَاتٍ بَدَأَ فَنُتِمَّ قَرَأَ فَطَلَّكَ
 الْقِرَاءَةُ ثُمَّ رَكَعَ خَوَّاهُمَا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ لَوْلَا
 ثُمَّ رَكَعَ خَوَّاهُمَا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُونَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ
 رَكَعَ خَوَّاهُمَا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ اتَّخَذَ بِالشُّجُودِ فَعَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ
 فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيهَا رُكْعَةٌ إِلَّا الَّتِي قَبْلَهَا أَهْوَلَ مِنْ الَّتِي قَبْلَهَا وَرَكَعَةً
 خَوَّاهُمَا ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَ الصُّفُوفُ خَلَعَتْ حَتَّى اتَّخَذَهَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى
 النَّبِيِّ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِ فَانْصَرَفَ حَتَّى انْصَرَفَ وَقَدْ أَصْنَتِ
 الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَاعْمَا لَا يَنْكَسِفَانِ
 لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِمَوْتِ بَرَاهِمِمْ فَنَادَى أَرَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَجِبَ مَا
 مِنْ شَيْءٍ نَعُدُّونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُمْ فِي صَلَواتِهِ هَذِهِ لَقَدْ جِئْتُ بِالْبَارِئِ إِلَيْكُمْ حِينَ رَأَيْتُمْ
 تَأَخَّرْتُ خَافَتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَحْمِهَا حَتَّى رَأَيْتُ مَا صَاحِبُ الْيَمِينِ يُجْزِي نَصَبُ فِي النَّارِ
 كَانَ يَتَرَفَّى الْحَاجُّ بِعِجْنِهِ فَإِنْ لُفِنَ كَقَالَ إِنَّمَا كَعَلُونَ بِعِجْنِي وَإِنْ تَحُولَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ
 وَحَتَّى لَا يَبْقَى فِيهَا صَاحِبَةُ الْعِرَّةِ وَالتَّيَّ رُبَّمَا كَعَلْتُمْ تَطْعِمُهَا وَكَمَنْ تَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ

[illegible]

نے خیال کیا کہ نہ کروں غرض میں نہ ہوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور میں کوئی چیز ایسی نہیں ہی جو میرے
 اپنی اس نماز میں نہ دیکھی ہو **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَتْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي تَقُولُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّونَ
فَأَنذَرْتُ بِأَسْمَاءَ ابْنَةَ السَّامَاءِ فَقُلْتُ آيَةُ قَالَتْ نَعَمْ فَأَطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ
جَلَسَ حَتَّى يَجْلُو فِي الْفُتَيْ أَوِ الْغُشَى فَأَخَذَتْ قِرْبَةً مِنْ يَمَانِهِ الْجَنْبِي فَجَعَلَتْ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي
أَوْ عَلَى رِجْلِي مِنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخُطِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَمُحَمَّدٌ اللَّهُ وَآتَنِي عَلَيْكُمْ قَالَ أَمَا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ كَرِهَ اللَّهُ
رَأْيَهُ إِلَّا أَن تَدْرَأِيَهُ مَعَ مَا فِي هَذِهِ حَتَّى تَجِبَتْهُ وَالنَّارُ وَرَأَيْتُ قَدْ أَوْحَى إِلَيْكُمْ فَنُتِنُونَ
فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا أَوْ يَمُوتُ فَيُتَنَى النَّسِيمُ الدَّخَالُ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيُتَوَفَّى أَحَدُكُمْ
فَيُقَالُ لَهُ مَا عَلَيْكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُؤْمِنَةُ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ
فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاجْتَنِبُوا وَاطَّعُوا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ فَيُقَالُ لَهُ ثُمَّ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَتُومِنُ بِهِ فَيُخَمَّرُ صَاحِبُهَا مَا لَكَ مِنَ الْكَافِرِينَ أَوْ الْمُؤْمِنِينَ
لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ

جامعہ

الله

شَيْئًا فَعَلْتُ مَرَجِحَةً اسما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سوچ گھن ہوا اور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو انہوں نے انہیں سر سے آسمان کو اشارہ کیا میں نے کہا ایک نشانی ہے (یعنی اللہ کو قدرت کی) انہوں نے اشارہ کر کے کہا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ ضرورت کی وقت نماز میں ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور میں نے ایک مشک جو جو میرے بازو پر تھی اپنے سر پر اور مونہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب کھل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد ثنا کی پھر اوس کے بعد کہا کہ اے چیز ایسی نہیں رہی جو میں پہلے نہ دیکھتا تھا مگر یہاں میں نے اسکو کھڑے کھڑے دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور سر بطور وحی بھی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جانچے جاؤ گے میری دعا کے فتنے سے جانچو جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آویگا اور کہیگا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تھا پھر اگر قبر کالا

مومن ہے تو کہے گا کہ وہ محمد بن احمد کے پیچھے ہوئے اور انہر حرمت کرے اور سلامی ۵۵ ہمارے پاس کلمہ مخفی
اور سیکھا آہ لی خبر لیکر آئے اور عنہ انکی حدیث قبول کی اور انکا کہنا مائنین بارہ وہ یہی جواب دیکھا پھر
(یعنی فرشتہ) اس کا کہنا کہ تو سو جا اور ہم کو معلوم تھا کہ تو ایماندا ہے سو اچھا پہلا سو مارہ۔ اور منافق کہتا
ہے (یعنی فرشتہ کہ) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے سنا تھا کچھ کہتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا یعنی لوگوں کی
دیکھا باہالی کسی میں ہی کچھ کہتا رہا کوئی امر تحقیق سے سیرے یقین میں نہیں تھا معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا
مقلد ہے معنی یہاں اور معنون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق کرتا تھا مسلم نے کہا روایت کی ہے
ابوبکر نے اور ابوبکر نے دونوں نے ابواسامہ سے اس نے شام سے اس کے فاطمہ سے اس کے اسامہ سے روایت
کی کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگوں کو کثرت دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میرے
کہا کیا حال ہے لوگوں کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن نمیر کی جو انہوں نے شام سے روایت کی
عَنْ حُرَّةَ كَالْأَقْلُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ قُلُوبُ الشَّامِ قَرْمَ حَمْدِ عَرَدَةِ كَمَا
سورج کو کسوف ہوا لکھو بلکہ کہو سورج کو خسوف ہوا ف کسوف اور خسوف دونوں کے معنی ایک ہیں
اور چاند اور سورج دونوں کے لیے دونوں لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف
کہنا چاہیے اور چاند کے خسوف اور شمسی عیاض نے اسکی خلاف دعویٰ کیا ہے مگر قول انکا اس آیت
سے رد ہوتا ہے وَنَفِ الْقَمَرِ اور جبہ و اہل علم کا قول ہے کہ خسوف اور کسوف دونوں میں جائز ہے کہ پورا گہن
نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جس میں ذرا رنگ بدل جاوے اور کسوف
وہ ہے کہ پورا تغیر آجاوے خواہ چاند میں خواہ سورج میں اور امام بیہق نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے میں
اور کسوف وہ جو تھوڑے میں اور یہ قول عروہ کلاہ اور بد کو رہوا اسکو وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں
عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ فَكُنِيَ بِكُمْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ دَمًا حَقُّ أَدْرَكَ بِرَدَائِهِ وَقَامَ لِلنَّاسِ قِيَامًا كَوَيْلًا لَوْ
أَنَّ لِنَاسًا أَنْ يَكْفُرَ بِشِعْرَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً مَحْدَثَةً أَنَّهُ لَكُمْ مِنْ حُلُولِ الْيَمَامِ حَرْبٍ
اسلامی کی صحت سے ہی نے کہانی مولا علی علیہ السلام اکین دن گہرا لے کر رعبہ نبی کہ جس دن سورج کو
مہاتھا اور آپ کے گہرے کسی حدت کی بڑی چادر اور شہلی اور چل بیٹھا کہ آپ کی چادر آپ کو لاکر
دی اور غار میں اتنی دیر کثرت ہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہ بھی بھاننا کہ آپ نے رکوع کیا ہے جس پر رکوع ہے

دُکُتْنِیْنَ فِی حُجَّۃٍ وَّ لَمْ یَقَامْ فَرَسُکَیْ دُکُتْنِیْ رَفِی حُجَّۃٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَی النَّصِیْنِ فَقَالَ لَبَّکُمَا لَبَّکُمَا کَعْتُ
 دُکُتْنِیْ فَکَلَا یَجِدُنِیْ جُودًا قَطُّ کَانَ اَهْلُکَ مِنْهُ مَرْحُومَ عِبَادِیْنِ عَمْرُو بْنِ الْعَاصِیْنِ کَمَا سَوَّجَ
 کُیْنِ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور پکارا گیا کہ سب ملکر نماز پڑھیں اور آپ کو دیکھیں
 پڑھیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور سوج صاف ہو گیا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی اتنے لمبے
 رکوع مجھے نہیں کیے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبَا یَعْنِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اِذَا بَايَا بَايَا تَلَا بِحُجُوفِ اللّٰهِ بِمَا عِبَادُکَ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ
 لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا مِثْلَ مَا شِئْنَا فَاصْلُوا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتَّى یَنْکَسِفَا بِکُمَا مَرْحُومَ
 ابی سعید انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوج اور ہاند و نشانیاں ہیں اس کی شانیں
 ہے کہ اس اور ان اپنے بندوں کو ڈرامے اور کس کے مرنے کو سب سے نہیں گناہ میں بہت بڑی گناہ
 دیکھو نماز پڑھو اور اس کو دعا کر دیاں تک کہ اس پر اس کا کہہ دے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ
 رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَا اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیْسَ یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ لَکِنَّمَا
 اِیْتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا مِثْلَ مَا شِئْنَا فَاصْلُوا مَرْحُومَ مَضُونِ اسکا ہی وہی ہے کہ جب تم کو دیکھو
 تو اٹھو اور نماز پڑھو **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبَا یَعْنِیَ اللّٰهُ بِمَا عِبَادُکَ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ
 لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ لَکِنَّمَا اِیْتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا مِثْلَ مَا شِئْنَا فَاصْلُوا مَرْحُومَ مَضُونِ اسکا ہی وہی ہے کہ جب تم کو دیکھو
 سے ہی یہ ایسا اسناد میں مروی ہے مگر اتنی بات زیادہ ہو کہ مسجد میں ہر مہاجر صاحبزادے آپ انتقال
 کیے اس دن سوج گھن ہوا اور لوگوں کو کہا جی کی موت سے یہ سوج ہے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ
 عَنْهُمْ مَا لَیْسَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِی زَمَنِ النَّبَا یَعْنِیَ اللّٰهُ بِمَا عِبَادُکَ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ لَکِنَّمَا
 حَتَّى آتِیَ الْمَوْتُ فَمَا یَقَامُ بِمَلَا بِأَهْلٍ فِیَامَ تَارَکُمْ وَجُودًا یَعْنِیَ اللّٰهُ بِمَا عِبَادُکَ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ لَکِنَّمَا
 اِنَّ هَذَا لَا یَاۡتِیَ إِلَّا بِرَسُولِ اللّٰهِ لَا یَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَاۡتِ یَمُوتُ لَکِنَّمَا یَعْنِیَ اللّٰهُ بِمَا عِبَادُکَ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ
 بِمَا عِبَادُکَ فَإِذَا رَأَيْتُمَا مِثْلَ مَا شِئْنَا فَاصْلُوا اِلَیْ ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ فِی رِقَابِہٖ
 بَرِّ اللّٰہِ وَکَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ لَکِنَّمَا اِیْتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا مِثْلَ مَا شِئْنَا فَاصْلُوا مَرْحُومَ مَضُونِ اسکا ہی وہی ہے کہ جب تم کو دیکھو
 علیہ سلم کے زمانہ میں اور آپ گاہ بگاہ اٹھے کہ فہماست آئی اور مسجد میں آئے اور کثرت نماز پڑھیں ہر
 حسین تمام اندر رکوع اور سجدہ بہت تھا تا کہ میں نے اس کی نماز میں ان کے نہیں دیکھا پھر فرمایا

یَعْنِیَ اللّٰهُ

بَرِّ اللّٰہِ

ہو کر ہے اور دعا کو سن کر بیان تک کہ اُن کا کھل گیا جیسا کہ خود سورقین پڑھیں اور دو رکعتیں تمام
 کیں **ف** اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ نمازیں مکمل تھیں جیسا ہم نے اوپر کہا تھا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَتْرُكُ يَأْتِيَنِي لِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ لَمْ ذَكَرْ تَخَوُّدِي نِيْمًا مَرَّحِمًا سَكَدَ بِي سَ جَوَادِرُ رَاحِلَتِي عَنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ بِلَاؤٍ وَاحِدٍ وَلَا يَخْبِتَانِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا
فَصَلُّوا مَرَّحِمًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا سوچ اور جاننا کسی کے سنے
 جینے سے نہیں کہتا بلکہ وہ اس کی نشان دہی میں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز پڑھو **عَنْ الْغُبَرِيِّ**
أَبْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ أَتَخَسَّفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ أَبُو بَكْرٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْبِتَانِ
بِلَاؤٍ وَاحِدٍ وَلَا يَخْبِتَانِ وَلَا ذَرَأَ آيَتُهُمَا قَادَعُوا اللَّهَ مَلَكُوعًا مَعِي يَنْتَشِفُ مَرَّحِمًا سَكَدَ بِي سَ
جَوَادِرُ رَاحِلَتِي عَنِ عَبْدِ اللَّهِ
نَا الْجَمْعَانِ
ف جنازہ کا بیان **ف** جنازہ فتن ہے بہتر ہے کہ پہلے کے مسخرین ہر اور جنازہ جیم کی زب سے
 ہی درست ہے مگر جیم کی زیر سے فصیح ہے اور بعضوں نے کہا جب جیم کی زب کہیں تو مرزہ مرا ہے اور
 جب زیر کہیں تو وہ پیر اور ہوگی جیسے مرزہ ہے اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے اور جمع اس کی جنازہ
 زب سے آتی ہے **عَنْ ابْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ**
مُؤْتَمَعَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّحِمًا ابی سعید راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پھر
 بار و کو جو قریب رہنے کے ہوں ان کو لا الہ الا اللہ کہنا **وَف** اس میں کہ آخر کلام نکالا لا الہ الا اللہ ہے
 کہ حدیث میں آیا ہے جبکہ یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت میں جاوے گا اور یہ ملعون کا حکم مستحب ہے اور کہا
 ہے علماء کا سپر اور مکر ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اس کو کہنا کہ کہیں تک نہ کر انکار کو کہ شیخ مجاہد نے
 ہے کہ اس کے پاس کلمہ پڑھیں نہ کہ وہ اس کی سن کر نہ منہ لگے اور جب وہ اکیسا پڑھ لے پھر پڑھو
 میں مان اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر ملعون کر دین کہ آخر کلمہ اس کا کہ توحید ہو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
 کہا اللہ بیان کی ہم یہی روایت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد العزیز نے اپنے در اور دیکھی ہے اور

کہ اس روایت کی مجسور ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور ابو خالد بن محمد نے ان سے بیان کیا ہے وہ دونوں اس سے
عَنْ ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ أَمَرْتُكُمْ أَنْ لَا
 اللہ ترجمہ وہی ہے جو ابزرگزم **عَنْ** ابی سلمۃ انہما قالتا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول ما من عبد لم یحبہ مصلیہ فیموت ما امرہ اللہ عز وجل ان ینزلنا الیکہ لیراجعون
 اللہ صخرہ جردنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا فانی انہما اخلف اللہ کہ خیرا امینہما فقلت فکیما ما احبوا
 سلمۃ فقلت انی للسلیلین خیر من انی سلمۃ اولی بکینہما جردنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسم
 ان قلت انما خلف اللہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم مخاطب ابی ابراہیم عطفی بک فقلت ان فی ذلک اذنا غیور فقال اما ابنتہا فکذلک
 اللہ ان یغنیہا عنہا وادعوا اللہ ان ینکحہ بالغنیۃ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسکو مصیبت پہنچے اور وہ دیکھ کر ہنسے
 حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کامل میں اور ہم اسی کی طرف جہنم والے میں یا اللہ بھی اس مصیبت کا ثواب دے
 اور اس کے بدلے میں اس کو اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس کو بہتر چیز دے گا اور اس سے کہتی ہیں کہ
 جب ابو سلمہ (یعنی ان کے شوہر) انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان کو بہتر کن ہوگا اسلیو کہ انکا گھر پہلا تھا جس
 نے ہجرت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہر میں نے بھی دعا پڑھی دانا سے دعا کہ وہ علی خیر رہے
 تھا تو اس نے مجھ کو ابو سلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا اور میری طرف مخاطب بن ابی
 بلتہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھ حضرت کا پیغام دینے آیا میں نے عرض کی کہ میری لکب بیٹی ہے اور
 مجھ میں حضرت سے ذاتی فرمایا کہ انکی بیٹی کے لیے ترسم اس کو دعا کریں گے کہ اسکو بیٹی کے نکاح سے بہتر
 کر دے گا اور ان کے غصہ کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اسکو دیکھا **ف** اس سے اناس اور اسکی
 بعد دعا کی غصہ کی ثابت ہوئی **عَنْ** ابی سلمۃ انہما قالتا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد لم یحبہ مصلیہ فیموت ما امرہ اللہ عز وجل ان ینزلنا الیکہ لیراجعون
 راجعون اللہ صخرہ جردنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا امینہما الا احبہ اللہ لعلہ فی مصیبتہ
 واخلف خیرا امینہما قالت فکیما ما احبوا فقلت کما امر فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فاکلف اللہ فی خیر امینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ جو ابزرگزم مسلمان نے کہا

ہو اسے تعالیٰ ناکہوں کر آنسو دن پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور اس پر عذاب
 کی طرقت اشارہ کیا یا اس پر رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر نہ پڑھ سکے تو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر نہ سکے
 تو عذاب کرتا ہے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثُ عَنْ رِئِیْ اللَّهِ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا جُلِسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَلْدَةِ دَجَلَ مِمَّنْ الْأَنْصَارُ فُسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَكْبَرُوا فَانْصَارُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَلَاءُ الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخْبَرْتُمْ عَنْ عِبَادَةِ اللَّهِ فَقَالَ صَلَوَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَفْعَلُ مَا يَنْهَى عَنْهُ فَيُفْعَلُ وَمَنْ يَفْعَلْ مَا يَنْهَى عَنْهُ فَيُفْعَلْ وَلَا خُفَافَ
 وَلَا أَثْقَالَ وَلَا فُتْرَةَ مَشَقٍّ فِي ذَلِكَ إِلَّا شَيْخًا حَتَّى جُنَاكَ نَاسًا خَرَفُوا مِنْ كُفْرٍ حَقٌّ وَنَا رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَارُهُ الَّذِينَ مَعَهُ مَرَّجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ كَمَا هُمْ رِئِیْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَابَقَ
 سَبَقَ تَبَعُ الْأَنْصَارِ كَالْأَيْكَةِ شَخْصٌ آوَا اور سلام کیا اور پھر لوٹا اور آپ پر چھاپا اسے انصار کے بہائی میرا بہائی
 سہو کیا ہے اس نے عرض کی اچھا ہے آپ فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے انکی اور آپ کبڑے ہو گئے اودھم
 ہی آپ کے ساتھ کبڑے ہو اودھم دس پر کی آدمی تھے کہ نہ ہماری پاس جو تیان شہین نہ مندرے نہ تو بیانش کرتے
 دیکھنا نہ ہوا صحابہ کا اور بیزاری تھی دنیا سے اودھم چڑھاتے تھے اس کلمہ کی زمین میں یہاں تک کہ
 ان تک پہنچو اور اور لوگ جو سہو کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو پاس گئے
 اور جو لوگ آپ کو ساتھ تھے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَرُ
 حَيْثُ الْقَدَرُ الْأَوَّلُ مَرَّجَمَهُ ابْنُ كَبْرٍ حَتَّى كَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى صَبْرًا وَبِهِ هُوَ جَوْدٌ
 شَرُّهُ مِمَّنْ جَوْدٌ سَلِيمٌ وَخَرَمِينَ دَجَلَ لِيكُ كَوْنُ صَبْرٍ جَانِبُهُ شَلُّهُ شَلُّهُ مَكِّي لِرَدِّهِ كَوْنُ تَكْرِيهِ عَنِ
 أَقْرَبِينَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَى أَمْرٍ أَنْ يَكُنِيَ عَلَى صَبْرٍ كَمَا أَتَى الْقَدَرُ
 اللَّهُ وَخَصْرِي فَقَالَتْ وَمَا تَقَالِي صَبْرِي مَلِكًا ذَهَبَ قَبْلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكُنْتُ حَاوِلَ لَكُمُورٍ فَانْتَبَهْتُ بَابَهُ فَكُنْتُ حَتَّى بَابِهِ بَوَايِنَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَكَ الْهَدْيُ فَكُنْتُ
 فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ هُنَا أَوَّلُ صَدَقَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَوَّلِ الْعَدَّةِ مَرَّجَمَهُ احْسَنْ كَمَا كَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ علیہ وسلم ایک عورت کو پاس گئے اور وہ ایک پنڈے کے پر دے رہی تھیں تو آپ نے فرمایا اللہ سو خدا اور
 صبر کر اس نے کہا تمکو میرے سہیبت نہیں پہنچی ہے پھر جب آپ چلے گئے تو کون نے کہا کہ وہ رسول تھا اللہ
 کے تو اسکو ایسا با معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی (یعنی آپ کو جواب دینا برا معلوم ہوا اور وہ اس کے دروازہ پر آئے****

وہی کہتے ہیں

اور وہ ان کو کئی چوکیدار نہ پایا (جس کو دنیا داروں کے دروازے پر ہوتا ہے) اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو
 نہیں پہچانا آپ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو مسلم نے کہا اور یہی روایت کی ہے یحییٰ بن
 حبیب حارثی نے اوتار خالد نے لینے ابن عمارث اور روایت کی اہم سے عقبہ بن مکرم نے اوتار سے
 عبد اللہ بن عمر اور کہا مسلم نے روایت کی مجاہد بن احمد بن ابیہم نے اوتار سے عبد الصمد نے سب نے کہا قدام
 کی ہے عقبہ نے اسی اسناد سے مانند عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی حصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت
 میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزری ایک عورت کی پاس کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی **عَنْ عَمْرِو بْنِ
 حَكَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَكَتْ كُلَّ عَمَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَهْ لَهَا يَا بَيْتُكَ أَلَمْ يَقُلْ إِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَبِثْتَ يَوْمًا كَلِمَةً عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ قَوْمٌ حَمَلُوا عَلَيْكَ** کہ جس نے
 روز نگین حضرت عمر پر دیکھا کسی صاحبزادی ہیں ان حضرت عمر نے فرمایا چپ رہو اگر میری بیٹی کیا تم جانتی نہیں
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گہروا لون کے اوپر بدن سے
ف اس بارہ میں کئی روایتیں حضرت عمر اور ان کے صاحبزادے سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرماتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ ان اوتار
 کو شبہ ہو گیا حضرت ایسا کہ ان فرما نے لگے اے علی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَأَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ** یعنی کوئی کسی کا چہرہ
 ڈاٹھا دگا پھر اوتاروں کے رونے سے میت پر کیوں عذاب ہونے لگا اور یہ حدیث جس سے حضرت عمر استدلال
 کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کو لیے فرمائی تھی کہ لوگ تو اس کے لیے رو رہے ہیں اور اس پر
 عذاب ہر لمحہ غرض اوپر عذاب اس کے کفر کی جہت سے تھا نہ ان کے رونے سے اور علماء نے حضرت عمر کی
 خواتینوں کی تاویل یہ کی ہے کہ مراد اوتار سے وہ مردہ ہے جو وصیت کر گیا ہو ہے وہ مردہ نے اور نہ حکم نے
 کر اور اس کی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اس پر عذاب ہو گا اور جس میت پر لوگ خود رو دیں اور اس سے وصیت
 انکی ہو یا اس کے ولیں کراہت ہو نہ وہ میرا پر غور دن کے رونے سے کیوں عذاب ہو گا اس لیے کہ اسے خود
 فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا بوجہ نہ اٹھائے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور جب
 نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنے لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے تکلیف پاتا ہے اور ان پر
 غم کہا تا ہے اور ان کہا تا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو پھل دیا ہے اور سب قولین سے عمدہ کہا ہے
وَالْمَوْدَى عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا كَلِمَةً عَلَيْكَ

ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہوتی ہے قبر میں اور اس کو اور ہوش
 کر نیکو سبب **عَنْ نُبَيْعِ بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا طُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُغْشِيَ عَلَيْهِ**
تُصْبِيحُ عَلَيْهِ فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ أَمَّا عَلَيْكُمْ أَن رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لَلْمَيِّتِ لَمُعَذِّبٌ
يُبْكِيهِ كَمَا يُبْكِي تَرْجَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی ہوئے بے ہوش ہو گئے اور لو
 اوپر چھوڑ کر رونے لگے پھر جب انکو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے دنیوی **عَنْ**
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ مُصْحِبٌ يَقُولُ مَا أَخَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا مُصْحِبُ أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ
رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَمُعَذِّبٌ يُبْكِيهِ كَمَا يُبْكِي تَرْجَمَةُ ابْنِ عَمْرٍو نے اپنے
 باب ہر روایت کی کہ جب حضرت عمر رضی ہوئے تو مصیب نے کہنے لگے کہ بڑے سیر بہائی تب عمر نے فرمایا
 اے مصیب تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے
 سے **عَنْ**
أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ قَبْلَ مُصْحِبٍ مِنْ تَرْجَمَةِ ابْنِ عَمْرٍو دَخَلَ
عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكُمُورَ قَالَ لَمَّا تَكَلَّمَ عُمَرُ عَلَى تَرْجَمَةِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ
لَعَلَّكَ ابْنُ كُمَيْرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ بَكَى عَلَى عَمْرٍو بَكَى عَلَى نَفْسِهِ فَقَالَ كَأَنَّهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنْهَا لَقَوْلُهَا كَأَنَّ أُولَئِكَ الْيَهُودُ ترجمہ ابوسوی نے کہا کہ جب حضرت عمر کو زخم لگا تو مصیب
 انہو گھر سے آئے اور حضرت عمر کے پاس پہنچا اور ان کے آگے ٹھہرے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے فرمایا
 تم کیوں رونے ہو کیا مجھ پر روتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں اس کی قسم آپ ہی پر روتا ہوں اے سردار
 نمونوں کے تب فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے اس کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کہ ہر لوگ سو دین وہ عذاب کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابوسوی بن بلع سے کیا انہوں نے
 کہا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ لوگ یہود تھے جبکہ حضرت ابی فرمایا تھا **عَنْ**
الْحَنَابِلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا طُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يَلْحَمُكَ مَا سَمِعْتَ
رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْعَوْلِ عَلَيْهِ يُعَذِّبُ وَعَوْلُ عَلَيْهِ مُصْحِبٌ فَقَالَ عُمَرُ
يَا مُصْحِبُ أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ لِلْعَوْلِ عَلَيْهِ يُعَذِّبُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت

عمر بنی ہونے کو غصہ اور ہرجین کر دئے لیکن تو انہوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرمائی کہ جس پر بیز کر دو دین اور سب عذاب ہوتا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ** قَالَ
 كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَتْلُو حِزْبًا زَكَاةً لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ عُمَانٌ وَعِنْدَهُ
 عُمَرُ بْنُ عُمَانَ كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُودُهُ فَابْدَأَ مَا رَأَى أَخْبَرَكَ بِمَا كَانَ ابْنُ
 عُمَرَ يَجَاءُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا هُوَ يُسَمِّنُ اللَّهَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَقُولُ
 عَلَى عَمْرٍو إِنَّ يَوْمَ نِيَعَا هُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ
 بِبُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ مَرِيضَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا مَعَ امْرِئٍ
 الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى أَذْرِكُكَ يَا لَيْبِدُ إِذَا هُوَ يَرْجُلُ نَازِلًا فَوَظِلُّ
 تَجِدُهُ فَقَالَ لِي أَذْهَبَ فَكَلِمَةً لِي مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ صُحَيْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفَرِحْتُ
 إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أُعْطِمَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَأَنْتَ صُحَيْبٌ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيَحْنُ بِنَا فَقُلْتُ
 لَهُ أَرَأَيْتَ مَعَهُ أَهْلُهُ قَالَ إِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ وَرَأَيْتُمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَحْنُ بِنَا قَدِمْنَا
 لَمْ يَلِكْ فِي امْرِئٍ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَبَكَى صُحَيْبٌ يَقُولُ وَآخِافَةً صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ
 أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ قَالَ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَأَرْسَلَهَا مَرِيضَةً وَفَرِحْتُ
 فَقَالَ بَعْضُ قَوْمِي فَلَا خَلْفَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَخَدَّتْ نَحْوَهَا مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ
 فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ
 أَهْلِهِ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُ اللَّهُ بُكَاءَ أَهْلِهِ عَدَا بَابُ إِنَّ اللَّهَ لَجَوَّاهُكَ وَأَبُو
 لَكَ يَزِيدُكَ وَدُرَّ حَتَّى قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
 لَمَّا بَلَغَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوَلَّى عَمْرُؤُا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتَحْدِثُونَ
 عَنْ كَثِيرٍ كَذِبَيْنِ وَلَا مَسْلُومَيْنِ وَلَكِنْ السَّمْعُ يَحْطِئُ مَرَّجِبَةً عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ كَمَا مَنِ بِيضَاهَا
 ابْنِ عُمَرَ كَافِرٌ بَارِدٌ سَبَّاهُ ابْنُ عُمَرَ خُثَمَانُ كَافِرٌ بِمَا رَأَى كَافِرٌ بِمَا رَأَى كَافِرٌ بِمَا رَأَى
 رَضِيَ ابْنِ عُمَرَ كَافِرٌ بِمَا رَأَى كَافِرٌ بِمَا رَأَى كَافِرٌ بِمَا رَأَى كَافِرٌ بِمَا رَأَى كَافِرٌ بِمَا رَأَى
 تَهَادَّيْنِ وَهَذَا بَيْنَهُمَا) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ خبر دے انکو ابن عمر کی جگہ پر وہ آئے اور میرے بازو

۱۴ اور میں نے کہا کہ اگر وہ نہ آئے تو انکو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا

پر بیٹھ گئے اور میں اذن وذن کے چہرے میں تباہی اور ابن عمر اور ابن عباس کے (کہ انہیں میں ایک سہنے کی آواز گہرے
 سے آئی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا کہ کھڑے ہو کہ اذن وذن کو منہ کر دین (یعنی انکو
 سنانے کے لیے کہا) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسکی
 لوگوں کے رونے سے اور عبد اللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنی قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود
 کے لیے فرمائی تھی) اور سہیل بن عباس نے کہا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب ہم پیدا
 میں پہنچے (کہ نام ایک مقام ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ ایک درخت کو سایہ میں اتر رہا ہے
 تو مجھے امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ حبیب
 تھے پھر میں لوٹا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ حبیب بن ہریر
 انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے مدین میں نے کہا ان کے ساتھ انکی سبوی بھی ہے حضرت عمر
 نے فرمایا کیا مصداقہ ہے اگرچہ جو پھر جب مدینہ میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ لگی کہ امیر المؤمنین فرمائی ہوئے اور حبیب
 آئے اور کہنے لگے کہ اے میرے بھائی اور اے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں جو یا تم نے سنا
 نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اوس کے گہر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے
 پھر کہا کہ عبد اللہ نے مطلق کہہ دیا کہ اذن کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تھا کہ بعض
 لوگوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبد اللہ بن ابی بلیدہ کا ہے) اور حضرت عائشہ
 کے پاس گیا اور اس کے یہ سب بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تھا تب انھوں نے (یعنی ام المؤمنین) فرمایا نہیں
 بات نہیں ہے قسم اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردے کو اوس کے لوگوں کے
 رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر ہر اوس کے گہر والوں کے رونے سے عذاب پاتا
 زیادہ ہو جائے اور ولانا وہی ہے اور منانا وہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا وجہ نہیں اٹھاتا
 ایسے کہا ابن ابی بلیدہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا تو اسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہنچی حضرت
 عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جو بڑے نہیں بولتے اور نہ
 انکی بات کو کوئی جوت سمجھ سکتا ہو مگر سنو میں کہی لفظی جو حقائق ہے (یعنی مراد یہ کہ حضرت زینہ بات
 یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سنو والوں نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا) **ف**
 نودی نے کہا کہ اس حدیث میں ثابت ہو کہ حبیب کا ظن غالب ہو اور پھر قسم کہا سکتے ہیں جسو ام المؤمنین

قسم کہانی عبد اللہ بن علی کہنے کا کہ تو قیت ابنہ لعنہما برحقان بکلمہ مال فحسنا
 لتشہدہما قال فخصرہما کبر من رابع عباس رضی اللہ عنہم قال وانی لجالس بینہما اذا قال
 جلسنا لیکرہما فکرم جازا الاخر فجلس الی جنبی فقال عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 لعنہما بن عثمان رضی اللہ عنہ وهو موضحہ الا تخرج عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قال ان لیسیت لیعدت بککاء اھلہ علیہ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما قد
 کان عمر یقول بعض ذلک ثم حدثت فقال صدقت مع عمر من مکة حتی اذا تمنا بالینہ
 اذا هو برکب تحت ظل شجرة فقال اذهب فانظر من هو لا الرکب فذهبت فنظر کما اذا
 هو صحیب قال فاکبرتہ فقال ادعہ لقال فرجعت الی صحیب فقلت او تحمل فالحق
 امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فلما ان اصاب عمر رضی اللہ عنہ دخل صحیب فیکل یقول
 واخاکہ واصحابہ فقال عمر رضی اللہ عنہ یا صحیب انت کبر علی وقد قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان الیسیت یمن بک بعض بکاء اھلہ علی فقال ابن عباس رضی اللہ عنہما کما
 مات عمر ذکرک ذلک لعائشہ رضی اللہ عنہا فقالت یرحمہم اللہ عمر کذا اللہ ما حدث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یعدد المؤمنین بککاء احد واکبر قال ان اللہ
 یزید الکافر عددا ابابکاء اھلہ علی قال وقالت عائشہ فحسبکم القرآن لا ینزد وازیدہ
 وندأ خدی قال وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما عند ذلک اللہ اھلک واکل قال ابن
 ابی ملیکۃ نو اللہ ما قال ابن عمر من شکی ترجمہ عبد اللہ بن ابی ملیکۃ نے کہا حضرت عثمان کے
 صاحبزادی نے انتقال کیا کہ میں اور ہم آگے کہ اکو جزائرمیں شریک ہوں اور ابن عمر اور ابن عباس ہی
 اکو اور میں اندونون کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کو باسن بیٹھ گیا
 اور وہ سر صاحب جا کر تو میرے بازو پر بیٹھ رہا لیکن میں اون دونوں کے بیچ میں ہو گیا پھر عبد اللہ بن
 عمر نے عثمان سے کہا اور وہ ان کے آگے بیٹھ رہے کہ قرآن نے سو منہ نہیں کہتے اس لیے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اور اس گہروالون کو رونے سے اس پر ابن عباس نے
 کہا کہ حضرت عمر تو یوں کہتے تھے کہ بعض گہروالون کے رونے سے (یعنی قرآن نے بعض کالفظ چوڑ دیا) پھر حدیث
 بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ کہ سو لٹا ہوا آتا تھا تاک کہ جب ہم بیدار میں پہنچے تو وہ ان چند

سوار ایک درخت کو سایہ کے نیچہ بیٹھے تو حضرت عمرؓ نے مجھ پر فرمایا کہ دو دیکھو یہ سوار کون ہیں میں نے دیکھا تو
وہ صہیبؓ تھے پھر میں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انہوں نے کہا انکو بلاؤ ابن عباسؓ نے کہا میں انکے پاس گیا
اور صہیبؓ کہا کہ چلو اور امیر المومنینؓ جو ملو پھر جب حضرت عمرؓ کو ختم لگا تو صہیبؓ ان کے پاس آئے اور
رونے لگے اور کہنے لگے اے میرے بہائی اور اے میرے صاحب پہلے کہا عمرؓ نے صہیبؓ کو اسے صہیب
کیا تم میرے اوپر روٹی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر بعض لوگوں کے رونے سے
عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباسؓ نے کہا جب حضرت عمرؓ نے انتقال کیا میں نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ
عہا عنہا سے کیا انہوں نے کہا اللہ رحم کرے عمرؓ پر حضرت نے ایسا نہیں فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہو
مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرما عذاب اوکو لوگوں کے رونے سے زیادہ کہتا
ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں فرماتا ہے کہ کوئی کس
کا بوجہ اٹھائیو الا نہیں اور ابن عباسؓ نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی ہنستا ہے اور وہی اولاتا ہے ہر
ابی بلکہ نے کہا کہ قسم اسکی پھر ابن عمرؓ نے اس پر کچھ نہیں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم
سے عبد الرحمن بن بشیر نے اون سے سفیان نے اون سے عمرؓ نے اون کو ابن ابی ملیکہ نے کہ انہوں نے
کہا ہم ایک جنازہ میں تھے کہ وہ ام ابان حضرت عثمانؓ کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور
مرفوع کیا ایوبؓ اور ابن جریرؓ نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرؓ کی حدیث سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لَلْمَيِّتِ يُعَذَّبُ بِكُلِّ أَلْفٍ مِّنْ رَّحْمَةٍ
عَبْدِ اللَّهِ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کر دینے سے عذاب ہوتا ہے **عَنْ**
أَبِي سُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ قَوْلَ ابْنِ مَرْثَدَةَ لَمَيِّتٍ يُعَذَّبُ بِكُلِّ أَلْفٍ مِّنْ رَّحْمَةٍ
عَلَيْهِ فقال **يُحَسِّمُ اللَّهُ أَبَاعِبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ شَيْئًا لَكُمْ يُحْفَظُ إِنَّمَا مَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ نَجَادَةٌ يَفُودِي وَهُمْ يَكُونُونَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْتُمْ تَكُونُونَ وَادَّةُ لَبْعَدْبُ مَرَحْمَةٍ ابن ابی وہ
سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے آگے ابن عمرؓ اس کہنے کا ذکر ہوا کہ مردے پر ادھائی لوگوں کے
رونے سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمنؓ پر کہ انہوں نے سنا
کچھ اور اسکو یاد نہ رکھا حقیقت اسکی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو اپنے فرمایا کہ تم نور روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اللہ بخیر ابو عبد الرحمن کو انہوں نے جہوت نہیں کہا مگر بول چک ہو گئی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرے کہ لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو روتے ہوئے ہیں اور اس پر قبر میں عذاب ہوتا ہے **عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَرْثَدَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَوْفَةِ قَرَضَهُ بَنُو كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغَيَّرُ بَنُو شُعْبَةَ مِمَّنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَنْجُو عَلَيْكَ فَإِنَّهُ يُعَذِّبُ بِمَا يَنْجُو عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ** ترجمہ علی بن ربیعہ کہہ رہا ہے کہ جس پر کوفہ میں نوحہ ہو وہ کعب کی بیٹی کا ہے تھی اور نغیرہ نے سنا کہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاوے گا اور کعب عذاب ہوگا اور اس کے سببے قیامت کو دن مسلم نے کہا روایت کی مجھ پر علی بن حجر نے اور علی بن مسلم نے انس و محمد بن قیس نے اور علی بن ربیعہ نے اور نغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس پر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ پر ابن ابی عمر نے اور مروان بن معاویہ نے اور اسے سعید بن عبید طائی نے اور علی بن ربیعہ نے اور نغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کی **عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَرْثَدَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَوْفَةِ قَرَضَهُ بَنُو كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغَيَّرُ بَنُو شُعْبَةَ مِمَّنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَنْجُو عَلَيْكَ فَإِنَّهُ يُعَذِّبُ بِمَا يَنْجُو عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ** ترجمہ ابی ہاشم نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاچیز میں ہیں یہ کہاست میں جاہلیت کے رہنے زمانہ کفر کی کہ لوگ انکو چڑھیں گے ایک ٹکر کرنا اپنی حسب پردہ سر سے طعن کرنا دوسروں کی نسب پر اتھیر ماروں جو بالی کی مسید کہنا اور چوتھی بیان کر کے ردنا اور بیان کرنیوالی اگر تو بہ کرے اپنی عمر سے پہلے تو قیامت جب ہوگی تو اس پر پڑھیں ہوگا گندہک کا اور اوڑھنی ہوگی کھلی کی **ف** اس بیان کر کے روئے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل خضہ و کھار ہر ہون تک تو یہ قبل ہوتی ہے اور کہ بعد نہیں **عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو مَرْثَدَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْكَوْفَةِ قَرَضَهُ بَنُو كَعْبٍ فَقَالَ الْمُغَيَّرُ بَنُو شُعْبَةَ مِمَّنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَنْجُو عَلَيْكَ فَإِنَّهُ يُعَذِّبُ بِمَا يَنْجُو عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ** ترجمہ علی بن ربیعہ کہہ رہا ہے کہ جس پر کوفہ میں نوحہ ہو وہ کعب کی بیٹی کا ہے تھی اور نغیرہ نے سنا کہ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاوے گا اور کعب عذاب ہوگا اور اس کے سببے قیامت کو دن مسلم نے کہا روایت کی مجھ پر علی بن حجر نے اور علی بن مسلم نے انس و محمد بن قیس نے اور علی بن ربیعہ نے اور نغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس پر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ پر ابن ابی عمر نے اور مروان بن معاویہ نے اور اسے سعید بن عبید طائی نے اور علی بن ربیعہ نے اور نغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کی

دیکھا گیا پانچ عورتوں نے ام سلمہ اور ام عمار اور ابی اسرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاف کی یا میں کہا کہ ابی اسرہ
 کی بیٹی اور معاف کی بی بی عمار **عَنْ امِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَخَدَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي**
الْبَيْعَةِ أَنْ لَا تَخُنَ فَمَا دَفَتِ مَنَاغِيرَ خَنَسٍ مَنَعَتْ ام سلمہ ترجمہ ام عطیہ نے وہی مضمون بیان
 کیا اور پانچ عورتوں میں سے ام سلمہ کا نام لیا **عَنْ امِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَمَّا تَرَكْتُ هَذِهِ الْأَيَّامَ بَيْنَكَ**
عَلَى أَنْ لَا يُشِيرَ لِي بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يُصَيِّنَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ إِلْيَا حَةً قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَلْ فَلَانٍ فَأَيْضَهُمْ كَانُوا أَسْمَعُ لِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أَسْعِدَ
هُمْ فَقَالَ بَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَلْ فَلَانٍ ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت
 اتری یا یائینک یہ وجہ ہوسن عورتیں آویں تیری یا میں سے کتوں پر بیت و گزہ شریک کریں وہ اس کے ساتھ
 کسی کو اور نافرمانی کریں وہ تیری کسی دستور کی بات میں تو ان باتوں میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ہم سے بیعت لی تو یہی تھا پہر میں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ تو کہہ میں نہ کروں گی
 مگر فلان شخص کے قبیلہ میں سلیم کہ وہ میرے نوجو میں جا بہیت کر زمانہ میں شریک ہوتی تھی تو مجھے ہی
 ان کے ساتھ شریک ہونا ضرور ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ میں ہی
 اس حدیث سے یہی حرام ہونا نوجو کا ثابت ہو اگر آپ نے سب عورتوں سے قرار لیا کہ میں نوجو کریں اور
 ام عطیہ سے یہی قرار لیا کہ وہ بھی کہیں نوجو کریں سو اس قبیلہ کو اور اس کو اختیار ہے کہ بعض حکم میں
 گیا کہ اس کو **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ قَالَتْ لَمْ يَخْطِبْهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ الْجَيْشَ لَمَّا قَامَ عَلَيْهِمْ مَجْرَمُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمٍ**
 دیکھا کہ ام عطیہ نے کہا کہ وہ کہہ کر دیکھا جاتا تھا جن دن کے پہلے نہ کہید نہ نہیں ہو جاتا تھا **عَنْ امِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ لَمَّا**
عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَلِيفَةِ دَخَلَ عَلَيْهِمْ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
جَلِيهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقَالَ أَغْنَيْنَا عَنْكُمْ أَوْ كُنْتُمْ مِنْ ذَلِكَ إِنْ كُنْتُمْ مِنْ ذَلِكَ وَمَا وَشَلَّ وَجَلَّ
فِي الْخَلِيفَةِ كَانُوا أَوْ تَبَيَّنَتْ كَانُوا قَدْ دَخَلُوا عَنْ قَائِلِي لَمَّا فَرَحْنَا أَنْهَاءُ نَا لَقِي بَيْنَنَا حَتَّى فَقَالَ أَغْنَيْنَا
 آیات ترجمہ ام عطیہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارے پاس آئے اور ہم انکی معافی دی کہ نہ تو تھے (یعنی ان کو بخیر کر کے)
 تو انہوں نے فرمایا ہمارے کو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب مانو یاں تو اور میری کہ تین بار اور ڈالو
 اخیر میں کا نور یا فرمایا نہ تو اس کا فخر پر جب نہ لاکھ تو مجھ پر جو جب ہم نہ لاکھ تو انکی خبر دی اور انہیں اپنی قسمت
 ہماری طرف پہنچادی اور فرمایا کہ اس کو اندر کا کپڑا کرو ان کے کفن کا دیکھو برکت کر لیں اور اس سے

ثابت ہوا کہ دیکھ کر سحر و جادو کو کفن دے سکتے ہیں **ف** معلوم ہوا کہ تین باغسل دینا تو ضرور ہی اور اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کر لیں ضرور ہی تو پانچ بار سات بار نہلا دیں مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی حاصل ہو جاوے تو چوبی بار ضرور نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم تھیں مگر صحیح یہ کہ یہ مذنیب تھیں اور اخیر بانی مین کا فرد یا مستحب اور یہی قول جو خافعیہ کا اور مالک اور احمد اور ابوہریرہ علماء کا اگرچہ خفییہ اس کے انتخاب کو قائل نہیں مگر یہ حدیث اور نہ محبت ہی حالانکہ کا فرد بدن کو پاک کرنا ہو جسم کو سخت کرنا ہے اور جلدی سٹرنے نہیں دیتا اور خوشبو ہی اور اس سے ثابت ہوا کہ لیکون کے کپڑوں کو برکت لینا روا ہے **عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ مَسَّطُنَا كَأَنَّهَا خَشْتُ فَرْقُونَ** ترجمہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم اٹھے بالون کی تین ٹرین کر دین لگتی کر کے **ف** یعنی ایک لڑکے کے بالوں کی اور دو چھوڑے جیسے احمد روایتوں میں آیا ہے اور اس لگتی کرنا بالوں میں میت کو سنب ہوا اور یہی مذہب ہر شافعی اور احمد اور اسحاق اور اندلسی کا اگرچہ خفییہ کو نزدیک سنب نہیں اور یہ حدیث اور نہ محبت ہی **عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ قُوِّمَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيْيَةَ قَالَتْ أَنَا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْتَلِ ابْنَتَهُ فِي حَدِيثِ عَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ مَعْدِيكَةَ ابْنَتُهُ فَمَاتَ حَدِيثُ يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي وَجْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ تَرْجُمَهُ ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ اٹھے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی تھیں انہی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبوبات ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جیسے یزید بن زبیر کی حدیث میں ایوب بن مروی ہے اور ابوبکر محمد ہے وہ ام عطیہ کی روایت کرتے ہیں **عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ بِحُجُوهٍ غَيْرَ أَنَّهَا قَالَتْ أَنَا وَخَمْسٌ أَوْ سَبْعٌ أَوْ ثَمَانٌ مِنْ ذَلِكَ إِنْ كُنَّا تَيْنَ ذَلِكَ قَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ وَجَعَلْنَا دَأْسَهَا ثَلَاثَةَ فُرُوقٍ** ترجمہ حفصہ نے ام عطیہ کی ابیہی روایت کیا مگر اتنا ہے کہ اس میں لڑی کہا کہ غسل دو لکھو مین بار یا پانچ یا سات بار یا اس کو زیادہ اگر تم ضرورت جاوے اور حفصہ نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا کر دیے ہم نے بال اوٹکے مر کے تین ٹرین **عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ اغْتَسِمَا وَثَرَا ثَلَاثًا أَوْ سَبْعًا قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ مَسَّطُنَا كَأَنَّهَا خَشْتُ فَرْقُونَ** ترجمہ**

[illegible]

ف کہیں سے آتا سوا سکو بیچ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی
 قرطبہ میں پڑھا اور تہذیب کو کہتے ہیں اور حضرت کو تین ہی کپڑوں میں کفن دیا کہ چوتھا
 کوئی کچرا لباس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی
 سے اور مجدد علماء نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہو کہ ان تین کے سوا
 قمیص اور عمامہ ہی ہو اور انہوں نے مطلب اس حدیث کا کیا ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ
 اور قمیص کے سوا ہوتے اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس
 لیے کہ کسی روایت معتبرہ میں ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ
 تھا اور گویا اس حدیث سے یہ ہی ثابت ہوا کہ جس قمیص میں آپ کو غسل دیا ہوا
 وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی جواب ہے اور ابن عباس سے جمہوری ہے کہ آپ
 کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلہ میں اور ان دو کرتوں میں جن میں آپ
 سے وفات ہوئی تو یہ روایت ضعیف ہو اور قابل محبت لانے کے نہیں اس لیے
 کہ یزید بن ابی زبایہ ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق
 کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے خلاف کہ **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَدْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
ثَلَاثَةِ ثَوْبَةٍ كَانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَحْمٌ لِنَحْتِ ثَوْبَةٍ وَكَثِيرٌ فِي ثَلَاثَةِ أَثَوَابٍ فَقَوْلُ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ
بِثَوْبَةٍ وَكَثِيرٌ فِي ثَوْبَةٍ كَذَبٌ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةُ فَقَالَ أَكُفْنُ فِيهَا
ثَلَاثُونَ ثَوْبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكُفْنُ
ثَلَاثِينَ ثَوْبًا ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
 کہ علی السلام کو میں کے علم میں پہنٹا تھا جو عبد اللہ
 و تار ڈالا اور اخیر میں یہ ہے کہ اسی حلہ کو خیرات کر دیا
 اللہ تعالیٰ عنہ و بعد ازاں ماکو و لیس فیہم قصۃ
 کہیں ترجمہ منہام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی روایت

میان کہ اگر اس میں عبادہ کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ذَوِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا فَيَكُنْ كَقَدْرِ سَعْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَفَرِ
 تَلَا فَنَفَسَ أَقْوَابَ عَوَالِيهِ تَرْجَمَهُ الْإِسْلَامُ فَحَضَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرِ
 كِي كَيْسَ بُوَجِي تَوَابِعُونَ نَفَرًا يَمِينُ كَيْسَ تَبَعِ سَعْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرِ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو ایک چادر میں کی آپ کو اڑا دی گئی **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
 بِهَذَا الْأَسْنَادِ سَوَاءً تَرْجَمَهُ زُهْرِيٌّ وَبِهِ هِيَ مَضْنُونٌ مَرُودٌ هُوَ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَبَ يَوْمًا فَنَدَّ كَرَجُلًا مِّنْ أَهْلِيهِ فَيُضْ فَكَفَنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ
 طَائِلٍ وَفَعِلَ لَكَ فَتَجِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَقْبِرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَيْهِ
 رَأَى أَن يَصْطَلَّ بِمَسَانٍ إِلَيْكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَفَنَ أَحَدُكُمْ أَحَدًا
 فَلْيَحْمِلْ كَفَنَهُ تَرْجَمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَرَنَ مِّنْ كُنَى صَاحِبِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَسَ طَائِلًا
 اور ایک شخص کا اپنے صاحب میں سو کر کیا کہ انکا انتقال ہو گیا تھا اور انکو کفن ایسا دیا تھا جس سے ستر
 نہیں دھپٹتا اور غیب کو دفن کر دیا تھا پس چتر کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کہ رت
 کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز ہی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر حب انسان لاچار ہو جاوے اور
 فرمایا آپ جب تم میں سے کوئی کفن دے اپنے بھائی کو تو اچھا کفن دے دینے تاکہ خوب ڈھانپو والا
 ہو اور جس تمام بدن کا **ف** شاید ٹھکی آپ کی ہوس ہو موعی کہ نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 منان کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کرنے میں نمازیوں کی قلت ہوتی ہے اور جن وقتوں میں نماز
 مکروہ ہے اور نماز جائزہ منہ ہر اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ
 ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاک کر دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد نماز
 کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جاوے اور بعد آفتاب نہ ہوئے کے ہی جب تک غروب نہ ہو جاوے مگر
 یہ کہ کسی بات کا خوف ہو اور البخاری کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و غروب اور ٹھیک پہر
 کی وقت اور لیسٹ نے یہی جمیع اوقات نہیں میں مکروہ کہا ہے دفن کو اور اچھا کفن دینے سے ہر انتہا

یہ ہے من یثا رکن عابد بن سعید بن ابی دقائم حدیث عن ابیہ اذ کان فاعدا حسندا
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اذ طلعا کتاب صاحب القصص فقال یا عبد اللہ بن
عمر الا لستم ما یقول ابوہدیرہ رضی اللہ عنہ اذ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول من حج مع جنازہ من یتیم وصل علیہا ثم تبعها حتی تدفن کان
لہ فی الدار من الاجر کل فیراط مثل لحد ومن صلی علیہا ثم رجع کان لہ من الاجر
مثل لحد فامرک برعس عتابا الی حائشۃ رضی اللہ عنہا ینکحها فکان قول ابیہدیرہ ثم
یرجع الیہ لکھب کما قالک واخذ ابن عمر قبضۃ من حبسک البکد یقلعھا فی یدک علی
رجع الیک الرسول فقال قالک عائشۃ صدق ابوہدیرہ فضرک ابن عمر رضی اللہ عنہما
بالخصی الذی فی یدک الا من ثم قال لکف قد ظننا فی قدرنا یطک کفین فی ترجمہ عامر
عبد اسد کے پاس بیٹھیں تھے کہ جناب مقصودہ والے آؤ اور کہا کہ اے عبد اسد سنو یہ کہ ابوہریرہ کیا کہتے
میں کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا یہ کہ جو جنازہ کو ساتھ اپنے گھر سے نکالے اور سپرد
نماز پڑھے کہ اس جنازہ کو دفن ہونے تک سکود و غیر اطلاق ہو یہ فیراط احد کے برابر اور جو نماز پڑھے کہ لوٹ
جاوے اسکو احد کے برابر اسے تو ابن عمر نے جناب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بیجا لانا تو
کی بات کو پرچین دے گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک شعی مسجد کی کنکریاں ہاتھ میں لی اور انکو
پیش کرنے لگے (یعنی فکر میں تھے) غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابوہریرہ کی بات کو سنا
کہتی ہیں کہ عبد اسد کنکریاں ہاتھ سے پھینک دین اور کہا فوس من بہت فیراط کا نقصان کیا عین
قوبان بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال من صلی علی جنازہ کلمۃ فیراط کان شیخا دنفھا ذلک یترا طاب الخیرا ط مثل لحد
ترجمہ تو بان نے وہی مضمون فیراط کا جو اوپر کئی روایتوں میں گذرا روایت کیا مسلم نے کہا
روایت کی ہر ابن ہشام نے معاذ بن اسد نے اپنے باپ سے اور مسلم نے کہا روایت کی ہر ابن ہشام
نے ان بن ابی عدی نے اور سعید نے اور کتبہ روایت کی ہر ابن ہشام نے ان بن عثمان نے
ان بن ابان نے ان بن سعید کی قنادہ سے اسی اسناد میں اوپر کی روایت کی اور سعید اور
ہشام کی روایت میں یہ کہ کسینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فیراط کو آپ نے فرمایا احد کے برابر ہے

اصحاب آدمی کے جانے سے بندہ اور شہر اور دشت اور جاندار تمام پائے میں فتنہ معلوم ہوا کہ گناہ
 صرف آدمی خود ہی نہیں خراب ہوتا بلکہ تمام مخلوقات آپس کے ایذا پہنچتی ہے اور سب گنہگار سرِ خلیفہ
 پائے میں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجاہد بن مسعود نے ان کے ہاتھ سے اور ہاتھ سے
 کی ہم سرِ اسحق نے ان کو عبدالرزاق نے دو دنوں نے (یعنی مجاہد اور عبدالرزاق نے) عبداللہ بن سعید بن ابی
 نے محمد بن عوف نے انہوں نے کعب بن مالک کو ایک نے سندس انہوں نے ابی قتادہ سرِ انہوں نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے اور یحییٰ کی حدیث میں یہ لفظ میں یہ ترمذیہ من اذی الدنیا و دنسھا علی ریحۃ اللہ بنعمر بن
 اسحاق پائے دنیا کی تخلیفوں سرِ اور اس کی چوڑی چوڑی سرِ اور جگہ کرتا ہے اس کی رحمت کی طرف متوجہ
 اِنْ هَدٰى رَبِّیْ اِنَّ سُوْلَ اللّٰهِ صَٰلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَکَ الْبَٰرِئِ النَّبِیِّ اَشِیْءُ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ فَخْرِجْ
 اِلَیْہِ الْمَصْلُوْکَ بَرَّکَ اَزِیْہِ نَکْبِیْ رَاٰتِ تَرْجَمَہُ اَبُو ہریرہؓ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی بخبر
 کی موت کی جس دن انہوں نے انتقال کیا اور عید گاہ میں گئے اور چار تجزیہ میں کہیں (یعنی نماز جنازہ پڑھی)
ف اس حدیث کو ثابت ہوئی نماز جنازہ اور اجتماع ہے اس پر کہ وہ فرض کفایہ ہے اور صحیح ہے کہ ایک آدمی
 سو بھی ادا ہو جاتی ہے اور فرض تہجد نماز ہے اور تجزیہ جنازہ کا چار ہونا بھی ثابت ہوا اور نہ سب فقیہ
 اور مجاہد کا ہی یہی ہے اور ثابت نماز جنازہ غائب پر اگر چہ فقیہ نے بلا دلیل اسکا خلاف کیا ہے **ع**
 اِنْ هَدٰى رَبِّیْ نَعُوْا اللّٰہَ عَنَّا اِنَّہٗ کَانَ لَکَ اَسْوَلُ اللّٰہُ صَٰلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْبَاقِیْ مَا کَانَ الْحَبَشَہُ
 فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ لَقَالَ اَسْتَغْفِرُ لَکَ اَخِیْہِ کُمْ قَالَ اَبُو ہریرہؓ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ مَسْلُکٍ
 اَنْ اَبَا ہریرہؓ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہٗ اَنْ سُوْلَ اللّٰہُ صَٰلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ یَوْمَہٗ بِالْمَصْلٰی
 فَصَلَّیْکَ بَرَّکَ عَلَیْکَ اَلْبَعَثَ نَکْبِیْ رَاٰتِ تَرْجَمَہُ اَبُو ہریرہؓ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سخاوتی پادشاہ جیفہ کی جس دن انہوں نے انتقال کیا اور فرمایا کہ مغفرت مانگو اپنے بھائی کے لیے زہر
 ہمدردی ہی اس شہادت ہے کہا اور روایت کی مجاہد بن سعید بن مسیب نے اور ابو ہریرہؓ نے ان کو بیان کیا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارگاہ کے ساتھ صفت باندہ ہی عید گاہ میں اور نماز جنازہ پڑھی اور چار
 تجزیہ میں کہیں **ک** مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجاہد بن سعید بن مسیب نے اور حسن طوائفی نے اور
 عبد بن حمزہ نے کہا روایت کی مجاہد بن سعید بن مسیب نے اور وہ ابو ہریرہؓ میں محد کے فرزند انہوں نے کہا
 روایت کی ابو ہریرہؓ باب نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن خباب سے ماثرہ عقل کی روایت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ نَبِيُّكُمْ وَكَفَى اللَّهُ عَنْهُ يَكْفِيكُمْ عَلَى جَنَائِزِكُمْ وَأَنَّكُمْ كُنْتُمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَسَامًا كَمَا لَمْ تَكُنْ تَقَالُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفِيكُمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ
 عبد الرحمن نے کہا زید ہمارے جنازوں کی نمازیں چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں
 کہیں اور منہ پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہی پانچ ہی کہتے تھے **ف** کہا اہم
 ثودی نے یہ حدیث علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور ابن عبد البر وغیرہ نے اس کے منسوخ ہونے پر اجماع
 نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اب کوئی شخص چار تکبیر سے زیادہ کبھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ اون لوگوں نے
 زید بن ارقم کے بعد چار پر اجماع کر لیا ہے اور صحیح قول فقہا کا یہ ہے کہ اجماع بعد اختلاف کو صحیح ہے
 تمام ہوا قول ثودی کا **متفق** کہتا ہے اس کی مدد سے کہ جب ایک راوی معتبر کہتا ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیریں کہیں تو اجماع سے کیوں کر منسوخ ہو سکتا ہے فعل رسول مقبول صلی
 اللہ علیہ وسلم کا جب تک خود آپ سر نہی پانچ کی بالتحیر نہ آجائے اور حال یہ ہے کہ زاد المعاد میں ابن
 قیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ صحیح ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ تکبیریں اور صحابہ بعد
 آپ چار ہی کہتے تھے پانچ ہی چہ بھی بعد اس کی یہی روایت زید کی مسلم سے بیان کی اور یہ کہا کہ امام
 علی بن ابی طالب سہل بن حنیف کے جنازی پر چہ تکبیریں کہیں اور اہل بدر پر آپ چہ تکبیریں کہا کرتے
 تھے اور اور صحابہ پر پانچ اور اور لوگوں پر سو اصحاب کے چار ذکر کیا اسکا واقطنی نے اور ذکر کیا سعید بن مسعود
 نے حکم سے انہوں نے ابن عبیدہ سے کہا انہوں نے کہا صحابہ اہل بدر پر پانچ اور چہ اور سات کہا کرتے
 تھے اور یہ آثار صحیحہ میں تو چار سے زیادہ منع کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 چار سے زیادہ کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ کے بعد چار سے زیادہ کہیں اور جن لوگوں نے
 منع کیا ہے انہوں نے ابن عباس کی روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر
 جنازہ پر چہ نماز پڑھی اس میں چار ہی تکبیریں کہیں اور بعض اخیر فعل پر آپ کا اور اخیر سے اخیر فعل آپ کا
 لیا جاتا ہے اور اس حدیث میں غلال نے اپنے علل میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے خبر دی حارث نے
 کہ سینہ امام احمد بن حنبلہ ابی الملیح کی روایت کو میمون سے جو انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے
 اور یہی حدیث ثوبی ہے امام احمد نے فرمایا کہ کذب ہے اس کی کچھ اصل نہیں اور یہ حدیث روایت کی ہے
 محمد بن زیاد طحان نے اور وہ حدیث میں اپنے دل سے گہڑا کرتا تھا اور منع کرنے والوں نے اس سے بھی

دلیل بخیر ہی ہے کہ بیون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتوں نے نبی کریم ﷺ کو
 پہناڑ پر ہی اودھ چار تجبیر کھی اور کہا یہ تمہاریلئے سنسکے اونی آدم اور اس حدیث کے حال میں
 نے کہا کہ محمد بن معاویہ دنیا پوری کا ذکر ابو عبد اللہ کے پاس کیا بیٹے امام احمد کے پاس اور انہوں نے فرمایا
 کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گھڑی ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی السلیح سے کہ وہ
 راوی ہیں بیون ہو وہ ابن عباس سے کہناڑ پر ہی آدم علیہ السلام کی فرشتوں نے اودھ چار تجبیر
 کہیں تو اسکو ابو عبد اللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جامع اور کہا کہ ابو السلیح کی روایتیں بہت صحیح ہیں
 ہیں اور وہ اس سے بہت ڈر والے تھے اعد پاک تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس
 روایت کو ابی السلیح کی طرف منسوب کریں انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل بخیر ہی منع کرنے والوں نے
 بہت ہی کی روایت سے جو بھیجی نے ابی سے روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتوں
 نے آدم علیہ السلام پر پہناڑ پر ہی اودھ چار تجبیر کھی یہ روایت صحیح نہیں ہے اور مرفوعہ اور موقوفہ دونوں
 طرح مروی ہے کہ معاذ کے پاس سب چار تجبیرین کہا کرتے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہ سے کہا کہ معاذ کے
 چار پارٹ م سوا کر میں اور انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تجبیرین کہیں تو عبد اللہ سے کہا کہ تجبیرین
 کچھ فرق نہیں ہیں امام حنفی بخیرین کہے تم ہی کہو اور جب وہ سلام پیر دی تم ہی سلام پیر دی ہو
 عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ نَجْمًا
 فَعَمُّوْا الْكَافِرَ فَيُخْلَقُ كَذِبًا أَوْ تُؤْضَعُ تَرْجُمَةٌ عَامِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَمَّ جَنَازَهُ دِكْهُوْا كَثْرَے ہو جاؤ پہا تک کا گے جاوے یا زمین پر امارا جاوے ف
 نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوئے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہر بعضوں نے کہا ایک کھڑا ہوئے
 چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہو اور امام احمد اور ابن حنبل
 نے اور ابن ماجہ میں بھی ہے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کثیر ہو یا نہ ہو اور جو جنازہ کے
 اسکو بیٹھنے میں ہی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں ہو کہ جب تک جنازہ ہو
 نہ بیٹھو ادا ونامی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہو اور قبر پر جب
 ہو کھڑا ہونے میں ہی اختلاف ہے بعضوں نے مکرہ کہا ہے بعضوں نے اہل عمل کیا
 مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ کثیر ہو یا نہ ہو اس میں اختلاف ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی

اور متولی نے صحابہ کرام سے کہا ہے کہ کثرا ہونا مستحب ہے اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کثرا ہونا مستحب ہے اور کثرا ہونا جائز ہے اور دعویٰ منسوخ ہونیکا ایسی جگہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو ورنہ یہ تو
 میں سلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث تثنیہ ہے اور روایت کی ہم سے یہی
 رح نے ان ایک روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے
 ابن شہاب سے یہی اسناد ہے اور یونس نے روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم سے کہ فرماتے تھے (اگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ رَجُلًا تَنَاهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا مَعَهَا فَلْيُكَلِّمْ
 حَتَّى تَخْلُفَ أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ كِبَلٍ أَنْ تَخْلُفَ تَرْجِمُهُ عِلَّةً كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي
 كَوْمًا شَخْصًا جَنَازَةً دَكِيحًا تَوَافَّرَ سَاحِلُهَا سَاحِلُهَا جَوَدَ بِيَانَتَاكَ كَدَّهِ أَكْرَمَ لَهَا
 يَزْمِنُ بِرُكْبَانِهَا وَرَأَى أَكْغَ جَانِيَةً سَمِعَ لَهَا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي
 حَمَادُ نَفَرًا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي حَمَادُ نَفَرًا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي
 كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي حَمَادُ نَفَرًا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي
 ابی عدی نے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے
 جرج نے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے ان سے روایت کی ہم سے یہی حدیث ہے
 نَعْفَمِينَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي حَمَادُ نَفَرًا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي
 غَيْرُ مَعْنَا يَعْنِي جَبَّ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي حَمَادُ نَفَرًا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي
 أَكْغَ جَانِيَةً سَمِعَ لَهَا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي حَمَادُ نَفَرًا رَوَايَتُكَ كَمَا نَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا يَأْتِي
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ رَجُلًا تَنَاهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا مَعَهَا فَلْيُكَلِّمْ
 ابوسعيد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی جنازہ کے ساتھ جاؤ تو جب تک کہ
 نہ جاؤ جب تک کہ نہ بیٹھو عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَالَ إِذَا دَأَى أَحَدُكُمْ رَجُلًا تَنَاهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَأْشِيًا مَعَهَا فَلْيُكَلِّمْ حَتَّى تَوَضَّعَ مِنْ كِبَلٍ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو کثرا ہو جاؤ اور جو ساتھ جاؤ وہ نہ بیٹھو جب تک کہ
 رکھنا نہ جاؤ عَنْ حَبْرَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَفَعَهُ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقُمْنَا مَعَهُ نَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّہَا یَعُوْدُیْکَ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ
 کَزَجٍّ فَاِذَا رَاَیْتُمْ الْجَنَائِزَ فَقُومُوا تَرْجِمُوْا تَرْجِمَہُ جَابِرُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نَہَی کہَا کہَا اَیْکَ جَنَازَہٗ اَیَا اور رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم ہر گھر کی دویم ہتی کے سامنے ہر گھر کی پہلی ہتی پر عرض کی یا رسول اللہ وہ یہودی عورت کا جنازہ ہے تو آپ
 نے فرمایا موت گہرا بٹ لی چیز ہے پر حیرت منجنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ سکن جَابِرُ یَقُوْلُ قَامَ
 الشَّيْخُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَاَ الْجَنَائِزَ یَعُوْدُیْ حَتّٰی قَوَّاسَاتُ تَرْجِمَہُ جَابِرُ کَہَرْتِہُ تَقَیَ نَبِیُّ صَلَّی اللہُ
 عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ یا کھڑے رہی ایک یہودی کے جنازہ کے لیے یہاں تک کہ وہ انگلیوں پر چھپ گیا
 سکن جَابِرُ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَجْنَأُ نَزَقَ مَوْتُ یَحْتِی قَوَّاسَاتُ
 تَرْجِمَہُ جَابِرُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کَہَرْتِہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَیْکَ جَنَازَہٗ کے لیے کھڑے ہو یہاں تک
 کہ وہ چھپ گیا سکن اَبْنُ ابْنِ لَیْلَیْنِ اَنْ تَکِیْسَ بَنَ سَعْدٍ وَکَیْسُ بَنَ خَنِیْفٍ رَاَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا
 کَانَ بِالْقَادِیْسِیَّةِ فَمَوْتُ یَحْمَا جَنَازَہٗ فَقَامَ فَقَبِلَ لَہُمَا اَنْہَا لَیْسَ اَہْلُ الْاَمْرِ مِنْ نَقَالَا اَنَّ
 رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَوْتُ یَحْمَا نَزَقَ فَقَامَ فَقَبِلَ لَہُمَا یَعُوْدُیْ فَقَالَ اَلِیْسَتْ
 نَفْسًا تَرْجِمَہُ اَبْنُ ابْنِ لَیْلَیْنِ نے کہا کہ قیس بن سعد اور سہل بن خنیف دونوں قادیسیہ میں ہے اور
 ان کے پاس سے ایک جنازہ گذرا اور وہ کھڑے ہو کر سواں کہا گیا کہ وہ اسی زمین کے لوگوں میں سے ہے
 (یعنی کفار میں سے) تو ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گیا اور آپ کھڑے
 ہو گئے تو عرض کیا کہ وہ یہودی ہے آپ نے فرمایا آخر جان تو ہے مسلم نے کہا رعایت کی وجہ سے وہ قادیسیہ
 ذکر لیئے اور جو عبید اللہ نے اور جو شیبانی نے ان جو عیش نے اور جو عمرو بن مرہ نے اسی اسناد
 سوا و اسہین یہ لفظ میں کہا انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ایک جنازہ گذرا
 سکن قَابِدِیْنِ عِیْسَیْ بْنِ سَعْدٍ بَنِیْ مُعَاوِیَہُ اَنَّہُ قَالَ رَاَیْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَیْنٍ یَقُوْلُ فِیْ جَنَائِزِہٖ
 قَامَ مَا کَانَ قَدْ جَسَرَ یَنْظُرُ اَنْ تَوَضَّعَ الْجَنَائِزَ فَقَالَ اَلَمْ یَقِمْ فَقُلْتُ اَلَمْ یَنْظُرْ اَنْ تَوَضَّعَ الْجَنَائِزَ
 یَا اَحْمَدُ اَبُو سَعْدٍ یَعْلَمُہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فَقَالَ نَافِعُ نَاثِ مَسْعُوْدُہٗ اَلَمْ یَحْمَدُ حَتّٰی عَرَا
 حَتّٰی بَنِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنْتُمْ قَعَدَ تَرْجِمَہُ
 واقعتاً کہا کہ جو کچھ نافع نے کہ میں ایک جنازہ کے ساتھ کھڑا تھا اور وہ بیٹھے ہوئے انتظار کرتے
 تھے جنازہ کو اترنے کا سو انہوں نے مجھ کو کہا کہ تم کس کے منتظر کھڑے ہو میں نے کہا میں منتظر ہوں

جنازہ کے گھر کا اس حدیث کو خیال سوچو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم
 نے روایت کی حضرت علی سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پہر بیٹھ گئے کھڑے
 مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجاہد بن محمد بن منشی اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمرو نے سب نے
 نقض سے ابن منشی نے کہا کہ عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ خبری مجھے واقد بن عمرو بن
 سعد بن مسعود انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبری کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبری کہ سنا انہوں نے
 نے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے تھے جنازوں کے طہن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاتے
 تھے بیٹھ جانا نہ دیکھ کر پہر بیٹھنے لگے اور یہ حدیث اس پر روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقد بن عمرو
 کہ وہ کھڑے رہے یہاں تک کہ جنازہ رکھا گیا اور کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہر سب سے حدیث
 ابو کریم نے اون سے اپنی زائدہ نے ان سے پیچے نے اسی اسناد سے علی بن
 رقیق رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
 فَقَامَا وَقَعَدَا فَقَعَدَا يَتَكَلَّمَانِ فِي الْجَنَازَةِ ترجمہ حضرت علی نے کہا دیکھا
 ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پہر ہم ہی کھڑے
 ہوئے اور وہ بیٹھ گئے پہر ہم ہی بیٹھ گئے بیٹھ جانا نہ میں نے
 اب ہم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر
 مقبہ ہے اور بیٹھ جانا روا ہے یہی بات روایتوں کے رد سے بہت ٹھیک
 ہے مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے ہی حدیث محمد بن بکر نے
 اور عبد اللہ ابن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ نے
 اور وہ قطان بن انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے علی بن
 عوف بن ملائکہ رحمۃ اللہ علیہ قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ تَحْفَظُ مِنْ مَلَأَمٍ
 وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ يَا أَكْرَمَ
 الْمَلَكِ دَوْبِخْ مَلَخَكُ وَارْحَمَهُ بِالْمَاءِ وَالشَّيْءِ
 وَالْبَرِّ وَالْبَرِّ مِنَ الْخَلْقِ كَمَا تَقْبَلُ التَّوْبَةَ مِنَ الْعِبَادِ

کی ہم سبھی حدیث ابوبکر بن ابی شیبہ سے ان سے ابن مبارک اور یزید بن ہارون اور کہا روایت
 کی مجاہد بن سنان اور حجاج بن اسلم اور ابن مبارک اور فضل بن موسیٰ سے ان سے روایت کی حسین سے
 اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا حسب کی مان کا عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما قال لقد
 كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما فكنيت احفظ عنه فسا
 يمتنعني من القول الا ان له محامرا كالا هم اسبق مني وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله عليه وسلم على امرأتين ماتت في نفاستها فقام عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام عليهما
 الصلوة وسماها في رواية ابن مسعود قال حدثني عبد الله بن مسعود قال فقام عليهما الصلوة
 وسماها ترجمہ مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی
 حدیثیں یاد رکھتا تھا کہ اس لیے نہ بولتا تھا کہ مجھ پر توڑ لوگ ورنہ موجود ہوتے تھے سبحان اللہ یہ
 کمال سعادت مندی ہے اور بزرگوار کا ادب ہوا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے
 بچے ہی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ اس کو بیچ میں کھڑے ہوئے نماز کی وقت اور ابن مسعود
 کی روایت کا مضمون یہی یہی ہے عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال اتي النبي صلى الله
 عليه وسلم بفارس سحرودا فركب به فحين انصرف من جنازة ابن الدخاج ونحن
 نكفون جملته ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا آیا ننگے پیٹے کا اور آپ اس پر
 سوار ہو لیے اور ہم آپ کو گرد پھیل رہے تھے جیسا بن دھوا کے جنازہ سے آپ لوگ تھے **فائدہ**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگ تھے وقت جنازہ سے سوار ہو کر چلتے عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن الدخاج اتي بفارس
 عدي فعقله فجعل يركب به فحين انصرف من جنازة ابن الدخاج ونحن نكفون جملته فقال فجعل
 من القوم اتي النبي صلى الله عليه وسلم قال كمن عدي ففعلوا او مد لي في الجنة
 كما في الحديث وقال شعبه في الحديث ترجمہ جابر نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن
 دھوا کی پیٹھ پر ایک ننگی پیٹے کا گھوڑا لائے اور پڑا اس کو ایک شخص نے پہر اپنے پیٹے
 اور وہ کودتا تھا اور ہم سب آپ کے پیچے تھے اور دوڑتے تھے سوا ایک شخص نے کہا قوم میں سرکوبی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنی خوشی ملک ہی میں جنت میں ابن دھوا کے لیے عن

کی مجبور ابو بکر بن خلاو نے انہوں نے شیخے سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت کی مجبور
 حبیب نے اسی اسناد سے یہی حدیث اور میں یہ لفظ میں وہاں وہاں کا طمس تھا یعنی نہ چوڑوں میں کوئی
 تصویر کہ نہ ماردوں اسکو حکن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اِنْ يَجْعَلُ الْقُبُورُ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ قبروں کو بختہ کریں اور اس سے کہ اس پر بیٹھیں اور اس سے کہ اوپر گنبد بناویں
و امام نووی نے کہا اس سے بختہ قبروں کی نفی ثابت ہوئی اور منع نہ ہوا اس کے اوپر بنانا
 عمارتوں کا اور حرام ہوا بیٹھنا قبروں پر یہی مذہب ہر شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے
 سوطا میں کہا ہے کہ اگر اس سے جو قبروں کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکیہ لگانا اور مکان بنانا اور
 امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ
 کے گرائیگا حکم دیتے تھے اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اس سے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکروہ
 کہا ہے بختہ بنانا اور عمارت کثری کرنے کا تو کیا ذکر ہے کھاسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجبور
 سے ماردوں نے اون کے حجاج نے اور کہا روایت کی مجبور محمد بن ارفع نے اون سے عبدالرزاق نے دونوں
 نے روایت کی ابن جریر سے انہوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے کہ کہتے تھے سنا میں نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جہاد پر مذکور تھا حکن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ترجمہ جابر نے کہا اپنے منع فرمایا قبروں کے بختہ بنانے سے حکن ابی ہریرہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَنْ يَجْلِسَ أَحَدٌكُمْ عَلَى جَمَدٍ يَنْتَفِقُ ثِيَابَهُ فَتُكَلِّصَ إِلَيْهِ لَدِيَّةٌ
 خَيْرٌ لِّمَنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ تَرْجَمَةٍ أَوْ تَرْجَمَةٍ أَوْ تَرْجَمَةٍ أَوْ تَرْجَمَةٍ أَوْ تَرْجَمَةٍ
 ایک جنگاڑی پر بیٹھیں اور اس کے کپڑے جلجلا دیں اور اس کی کہاں تک پہنچے تو یہی بہتر ہے اس کے قبر پر بیٹھیں
 کھاسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبدالغزیز نے اور کہا روایت کی مجبور عمرو ناقد
 نے ان سے ابی احمد نے اون سے سفیان نے اندونون نے روایت کی اس میں ہے اسی اسناد سے انہوں نے
 جہاد پر پہلی حکن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَنْ يَجْلِسَ أَحَدٌكُمْ عَلَى جَمَدٍ يَنْتَفِقُ ثِيَابَهُ فَتُكَلِّصَ إِلَيْهِ لَدِيَّةٌ
 سَلَّمَ لَا يَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا عَلَيْهَا ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو حکن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

